UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232807

UNIVERSAL
LIBRARY

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE.

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

شکریہ

ہم نہایت شکر ادا کرتے ہیں اپنے دو ممبروں
بابو چودھری صاحب منصف بلیا ضلع غازی پور اور
رائے شنکرداس صاحب منصف امروہہ ضلع مرادآباد کا کہ اِن دو
صاحبوں نے اپنے بے بہا وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحہ ترجمہ
کرنے میں صرف کیا اور روحانی اور جسمانی محنت اُٹھانے سے سوسیٹی
کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرٹر سین ٹیفک سوسیٹی

۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۵ع

NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLITI[illegible] OF THE
UNIVERSITY OF [illegible].

TRANSLATED IN[illegible]

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY,

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

رسالہ علم انتظام مدن

مولفہ

ناسا ولیم سینیر صاحب ایم اے

سابق پروفسر علم انتظام مدن یونیورسٹي اکسفرڈ

جسکو

باضافہ چند مفید حاشیوں کے

ین ٹیفک سوسئیٹي نے اُردو میں ترجمہ کرکر مشتہر کیا

ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

مضمون	صفحہ
دیباچہ	
علم مدن کی تعریف	۱
مدن کے محدود ہونے کا بیان	۲
دولت کی ماہیت	
لفظ دولت کے معنے	۱۰
اجزاے دولت کا بیان	۱۰
پہلا جز افادہ	۱۰
دوسرا جز تعداد یا مقدار حصول کا محدود ہونا	۱۲
تیسرا جز نقل و انتقال کی صلاحیت	۱۳
تعداد مقدار حصول کا محدود ہونا دولت کا نہایت اعلی جز ہی	۱۹
مالیت کی تعریف	۲۳
طلب یعنی مانگ اور مقدار حصول کا بیان	۲۶
مانگ کی حقیقت	۲۷
مقدار حصول کی حقیقت	۲۷
اصلی اور خارجی اسباب مالیت کے	۲۸
ٹوک صاحب کا بیان تاجروں کی عبرت کے لیئے	۳۲
مالیت کے استقلال اور اس بات کا بیان کہ وہ استقلال کس پر موقوف ہی	۳۵
اُن اعتراضوں کی تردید جو دولت کے معنوں پر ہوئی ہیں	۳۸
علم انتظام مدن کی چار اصلوں کا بیان	
پہلی اصل کا ثبوت جو دولت کی عام خواہش پر مبنی ہے	۴۵
دوسری اصل کا ثبوت جو آبادی کے محدود ہونے کے اسباب پر مبنی ہے	۱۰
مانع ممتنع الزوال کا بیان	۲

مضمون	صفحہ
مانع ممکن الزوال کا بیان	۵۹
تیسری اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبنی ھی کہ محنت اور باقی اور تمام ذریعوں کی قوتیں جنکی بدولت دولت حاصل ھوتی ھی اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتی ھیں کہ اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹہراویں	۸۴
تحصیل دولت کا بیان	۸۴
پیداوار کا بیان	۸۴
اسبات کا بیان کہ کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر ھے	۸۵
جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان	۸۹
خرچ کی تعریف	۸۹
خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان	۹۱
تحصیل دولت کے ذریعوں کا بیان	۹۵
پہلا ذریعہ محنت	۹۵
دوسرا قدرتی ذریعی	۹۶
تیسرا ذریعہ اجتناب	۹۷
سرمایہ کا بیان	۱۰۰
بیان اُن مختلف طرزوں کا جنمیں سرمایہ خرچ ھوتا ھی	۱۰۰
دایر اور قایم سرمایوں کا بیان	۱۰۲
سرمایہ کی تقسیم ثانی کا بیان	۱۱۰
بیان اُن فائدوں کا جو سرمایہ کے استعمال سے حاصل ھوتے ھیں	۱۱۲
بیان فائدہ اول یعنی استعمال آلات کا	۱۱۲
بیان فائدہ دوم یعنی تقسیم محنت کا	۱۲۱
چوتھی اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبنی ھی کہ جبکہ کاشتکاری کا فن یکساں اور مستقل رھی تو ھر ضلع کی زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتنی ھوتی ھی کہ مناسبت اُسکی محنت سے کم ھوتی ھی	۱۳۵
تقسیم دولت کا بیان	
بیان اسباتکا کہ تمام انسان تین گروھوں میں منقسم ھیں یعنی محنتی اور سرمایہ والے اور قدرتی ذریعوں کے مالک	۱۴۶
ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعنی محنتیوں سے متعلق ھیں	۱۴۷

صفحہ
مضمون

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعنے سرمایہ والوں سے متعلق ہیں * ۱۴۷
ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسری گروہ یعنی قدرتی ذریعوں کے مالکوں سے متعلق ہیں ۱۴۸
مبادلہ کا بیان ۱۵۸
قیمت کا بیان ۱۶۰
اِستحصال کی لاگت یعنی کسی چیز کے پیدا کرنے کی لاگت کا بیان ۱۶۲
اِستحصال کی لاگت کی تعریف ۱۶۸
اِنحصارِ تجارت کا بیان ۱۷۲
اِنحصار تجارت کی پہلی قسم ۱۷۲
اِنحصار تجارت کی دوسری قسم ۱۷۳
اِنحصار تجارت کی تیسری قسم ۱۷۵
اِنحصار تجارت کی چوتھی قسم ۱۷۵
قیمت پر اِستحصال کی لاگت کی تاثیر کا بیان ۱۸۵
اِنحصارِ تجارت کی تاثیر قیمت پر ۱۹۱
بیان اِس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتی ہی تو وہاں محنت کا اثر زیادہ ہوتا ہی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت ہوتی ہی تو وہاں اُسکا اثر اُسکی مناسبت سے کم ہوتا ہی ۱۹۸
پہلا نتیجہ پیداوار مصنوعی اور پیداوار خام کی زیادہ مانگ کے مختلف اثر ۱۹۹
دوسرا نتیجہ محصول کے مختلف اثر پیداوار مصنوعی اور پیداوار خام کی قیمتوں پر ۲۰۰
محصول کا اثر پیداوار مصنوعی پر ۲۰۱
محصول کا اثر کھیتی کی پیداوار پر ۲۰۲
محصول دھک کا بیان ۱۰۷
بیان اسبات کا کہ لگان اور منافع اور اجرت کی مقداروں میں کیا مناسبت ہی ۲۱۴
بیان اُن سببونکا جس پر لگان کی کمی بیشی موقوف ہی ۲۲۷
منافع اور اجرتوں کی کمی و بیشی کے سببوں کا بیان ۲۳۳
بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ہووے کہ متام

مضمون	صفحہ
معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کی شرح اوسط کیا ہوتی ہی *	۲۳۵
بیان اسبات کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گراں اور ارزاں استعمال کیئے جاتے ہیں تو اُنکے کیا معنے سمجھہ جاتے ہیں	۲۳۶
اجرت کی تعداد اور محنت کی قیمت کے فرق کا بیان	۲۴۸
بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کی شرح قرار پاتی ہی	۲۵۶
گفتگو اُن سات رایوں پر جو مذکورہ مسئلہ کے مخالف ہیں	۲۵۷
بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ کی کمی بیشی منحصر ہوتی ہی	۲۸۸
بیان اُن سببوں کا جو محنت کی بارآوری پر اثر کرتے ہیں	۲۸۹
بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کی پیداوار سے باز رکھتی ہیں جو محنتی قبیلوں کے برتاو میں آتی ہیں	۲۹۹
اول لگان کا بیان	۳۰۰
دوسرے محصول کا بیان	۳۰۲
تیسرے منافع کی تاثیر اجرت پر	۳۰۷
منافع کی عام شرح کا بیان	۳۰۸
بیان اسبات کا کہ منافع کا تضمینہ کسطرح کرنا چاہیئے	۳۰۹
بیان اُن سببوں کا جنکی روسے منافع کی شرح قایم ہوتی ہی	۳۱۲
سرمایہ کے پیشگی لگانے کے اوسط زمانہ کا بیان	۳۲۲
محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں متدار اجرت اور منافع کی شرح کی کمی بیشی کا بیان	۳۳۱
اول کاموں کے پسندیدہ ہونے کا بیان	۳۳۱
دوسرے کام کے سیکھنے کی آسانی کا بیان	۳۳۷
تیسرے مصروفیت کے استقلال کا بیان	۳۴۳
چوتھے اعتبار کا بیان	۳۴۵
پانچویں کامیابی کے غالب ہونے کا بیان	۳۴۵

مضمون	صفحہ
اجرتوں اور منافعوں کے اختلافونکا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع هوتے هیں	۳۵۹
ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کي دشواري کا بیان	۳۶۵

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۲۲	مقوصہ	مقبوضہ
از ۲۴ تا ۳۸		قیمت	مالیت
۲۶	۶	وصول	حصول
۳۵	۲۶	حاجاتوئي	حاجاتي
۶۶	۱۲	توآضح	تواضع
۱۱۷	۹	مرتت	مرتب
۱۳۹	۲۱	یارم	یارں
۱۵۲	۶	خاس	خاص
۲۱۴	۵	هوئي	هوا
۲۱۷	۱۸	محنت	صحت
۲۴۴	۲۲	ملک	مالک
۲۵۷	۱	روپیئے	ذخیرہ

رسالہ علم انتظام مدن

دیباچہ

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یہہ مژدہ سنایا جاتا ھی کہ اس رسالہ میں بہت مختصر بیان اُس علم فیض آمود کا ھی کہ بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم ھوتے ھیں اور وہ علم گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي ھی اور یہہ بات واضح ھو کہ اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بہت وسیع معني اختیار کیئے ھیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچھہ کچھہ اصول اس علم کے بیان کیئے تو اُنھوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں ھي پر اکتفا نکي بلکہ سیاست مدنیہ کو بھي داخل کیا مرسیر دي لاریوائیري صاحب نے ایک رسالہ تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي انتظام خلایق رکھا اور یہہ اُسمیں بیان کیا کہ یہہ رسالہ ایسے انتظام عام کے بیان میں ھی کہ وہ اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعہ ھی جو دنیا میں ممکن الحصول ھیں اور سر جیمس ستورت صاحب تعریف اس علم کي اِسطرح بیان کرتے ھیں کہ بڑا مقصود اُسکا یہہ ھی کہ تمام لوگوں کو کھانے کمانے کے رنگ ڈھنگ اچھي طرح معلوم ھو جاویں اور جو امور اُنکے مانع مزاحم ھوویں وہ رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري ضروري سامان مہیا ھوویں اور اِس زمانہ کے یورپ کے مورخ بھي اِس علم کے مقصد کو ایسا ھي وسیع سمجھتے ھیں چنانچہ سٹارک صاحب فرماتے ھیں کہ علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم ھی کہ اُنکے ذریعہ سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي ھوتي ھی اور سسمانڈي صاحب کہتے ھیں کہ غایت و مقصود اس علم کا انسان کي

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے ہیں جو بطفیل حکومت حاصل ہوتي ہیں اور سے صاحب یہہ کہتے ہیں کہ اِنتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے ہیں اور یہہ وہ علم ہی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروھوں کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل ہوتے ہیں زمانہ حال کے انگریزي مورخوں کا یہہ حال ہی کہ وہ اقرار اسبات کا عموماً کرتي ہیں کہ ہم اپني توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پانوں نکالے اور بیگانہ کاموں میں ہاتھہ ڈالا یعني علم متنن یا منتظم کے کام میں دست‌اندازي کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي کہ علم انتظام مدن اُن قوانین کا علم ہی جنکے ذریعہ سے ان چیزوں کے حاصل کرنے اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک ہوتے ہیں جو آدمي کو باالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند ہوتے ہیں اور مبادلہ اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي ہی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي ہی کہ اُنکے وسیلہ سے آدمي کي محنت اُس قابل ہو جاتي ہی کہ بہت سي دولت اُس سے حاصل ہووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینی جو تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقے جو عمل درآمد کے لیئے کمال کفایت سے ممکن ہوویں بخوبي تحقیق ہو جاتے ہیں *

علم انتظام مدن کا محدود ہونا

واضح ہو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور ہیں بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان بھي آسان نہیں اور اصل یہہ ہی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي اُن تحقیقوں میں داخل ہیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں منحصور ہی جو اُس خاص گروہ کے باہمي معاملات سے علاقہ رکھتي ہیں جنکے حالات پر اس علم کے محقق کو بحث کرني مقصود ہو اور یقین واثق ہی کہ بیان اُن وسیع تحقیقوں کا ایک چھوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر ھی اور یہہ بھي یقین ھی کہ اپني اور اپنے طالب علموں کي توجہہ کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر محصور کریں تو ھماري کتاب بہت صاف اور کامل اور نصیحت‌آمیز ھوگي بہ نسبت اُسکے کہ ھم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بہت کم محدود و معین ھیں اگرچہ بجاے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے ھیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط ھیں دوڑ دھوپ کریں واضح ھو کہ اگرچہ ایسے ایسے سوال کہ مال و دولت کا قبضہ کہاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروہ کے حق میں جسکا وہ ایک رکن ھی مفید یا مضر ھی اور ھر مختلف گروہ میں دولت کي کیسي تقسیم خواھش کي قابل ھی اور وہ کیا وسیلے ھیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسي ملک میں آسان ھو سکتي ھی بہت دلچسپ اور مشکل ھیں لیکن جن معنوں میں کہ علم انتظام مدن مستعمل ھے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا کہ جہاز راني کا علم ھیئت سے تعلق رکھتا ھی اگرچہ ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروري ھیں جو علم انتظام مدن سے حاصل ھوتي ھیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں کہ سوالات کے حل کے لیئے وھي کافي وافي ھوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریہ ھوویں اور حقیقت یہہ ھی کہ جو ایسي چہان بین کرتا ھی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا ھی اور یہہ علم ایجاد قوانین ایسا ھی کہ اگرچہ اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت پڑتي ھی مگر وہ اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکھتا ھی اسلیئے کہ تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکہ ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بھلائي ھی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبی اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے ھیں جو کمال قوي گواھوں سے ثبوت کو پہنچتي ھیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا ھی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وھم و گمان تک سند لیجاتي ھی اور جو آدمي کہ توضیح اس علم کي کرتا ھی اُسکو صرف یہي قابلیت نہیں ھوتي کہ وہ عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکہ اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکھتا ھی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا ھی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بہبودي سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے متعلق ھوتا ھی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بھي داخل ھوتي ھیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي ھیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُٹھانے کي حاجت نہیں ھوتي یہاں تک کہ جو آدمي اُنکو سنتا ھی بیساختہ بول اُٹھتا ھی کہ یہہ باتیں میرے دلنشین تھیں اور میں اُنکو جانتا تھا اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا ھی وہ بھي ویسے ھي عام ھوتے ھیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح ھو تو یہہ نتیجے بھي ویسے ھي صحیح ھوتے ھیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح ھو کہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق ھیں وہ عموماً درست اور صحیح ھوتے ھیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقہ رکھتے ھیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف ھونا ممکن ھی مگر باوصف اسکے جو کچھہ کہ ٹھیک ٹھیک اصل حالات ھیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے ھیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے ھوتے ھیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلائي کا ترجمہ ھی جسکے معنے یہہ ھیں کہ کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا ھو اُسکے خرید لینی سے یا گورنمنٹ کي اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل ھووے مثلاً ایسٹ انڈیا کمپني کو ایک زمانہ میں ھندوستاں کي تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاھي کے حاصل تھا اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینی سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتی ھیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي ھوئي چیزوں کے بیچنی کا کل اختیار رکھتا ھی وہ اُسکا قدرتي حق ھی وہ قانوناً مانوپلائي نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پواُرلاز کہتی ھیں ایک ایسا مضمون ھی کہ ھندوستانیوں کو بھي اُس سے واقف ھونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید ھوگا اسلیئے ھمنے مختصر حاشیہ لکھنا مناسب نہ سمجھہ کر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکھدیا ھي وھاں ملاحظہ کیا جاوے *

ھیں مگر یہہ بات یاد رکھني چاھیے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے ھي عام اور صحیح ھوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں کہ اپني طرف سے کوئي بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ ھی کہ عمل درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیان کرني حق اُس مولف بلکہ حصہ اُس منتظم کا ھی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم ھوں خوب سمجھہ بوجھہ کر دریافت کیا ھو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم صاحب قیاس کا حق نہیں ھے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب کو سوچ بچار کر سمجھا ھو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب ھو علم انتظام مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے یا اُنسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ ھی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان کردے جنسے غفلت کرنا مضر ھی مگر یہہ نہیں چاھیئے کہ اصلي انصرام امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري ھدایت کے سمجھیں اور اس علم کے ھر مولف کا کام بھي ظاھر ھی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف ھوتا ھی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان ھوسکتا ھی اور اسلیئے اُسکو لازم ھی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور مفلسوں کي ھمدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نام آوري کے ولولوں اور مذھب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرھے جنکو وہ صحیح سمجھتا ھو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا ھي نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا ھو باقي یہہ بات کہ ھر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم ھی فن سیاست سے متعلق ھے اور یہہ فن سیاست ایسا ھی کہ منجملہ اُن علموں کے جو اُسکے ممدو معاون ھوتي ھیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون ھی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ کرنا ضروري ھی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمہ ھے اور اُسکے ایسے ایسے متصود ھیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک ادنے وسیلہ ھے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

ممد و معاون ہے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم ہوا ہے اور وہ مزاحمت دو طرح پر ہوتي ہے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث سے لوگوں کے دلمیں بڑے بڑے تعصب پیدا ہوتے ہیں دوسرے یہہ کہ جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے ہیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے تحصیل کے ذریعوں سے ادھر اودھر ہو جاتے ہیں چنانچہ بلحاظ پہلے امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایتیں کي جاتي ہیں کہ وہ لوگ دولت کے باب میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ آرام خلایق اور مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکھتے اگرچہ جي چاہتا ہے کہ یہہ شکایت کسي معقول اصل پر مبني ہوتي مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یہي نہیں کہ اصول کا بیان کیا کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بھي اُنہیں کا کام ہے ورنہ اور کسي وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں ہوسکتا کہ وہ صرف ایک ہي طرف متوجہہ ہیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سپہ گري کے مصنف کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سپہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ ہے کہ قصے قضاے ہمیشہ کے لیئے باقي رہیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ جو مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلاں طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت ہاتھہ آتي ہے اور پھر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ ضرور اس بیہودگي کا ملزم ہوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر سمجھتا ہے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط کردینے سے یہہ غلطي البتہ ہو جاتي ہے اور اگر کوئي مصنف اس صریح غلطي سے باز رہے اور پھر اپنے جي کو جسقدر چاہے اپنے مضمون خاص سے لگائے رکھے تو اوتنا ہي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے ساتھہ ملانے جلانے سے جنکا وہ ممد و معاون ہوتا ہے کبھي کبھي ایسے دھوکہ میں جاپڑتے ہیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ تحقیقاتیں کرنے لگتے ہیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں ہوتا اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے ہیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں ہوتے اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے ہیں ہم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات کو بطور فخریہ جمع کرتے ہیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاہیئے کہ وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجہ نکالنے کے بدلے ادھر اودھر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے ہوتے ہیں یہہ بات ہمیشہ سني جاتي ہے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور تجربونکا ہے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بھي مثل استعمال اور علموں کے اسبات کا تقاضا کرتا ہے کہ بہت سے واقعات بھي جمع کیئے جاویں اور اُنکا امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع کیئے گئے اُن سے ایسي بڑي دو جلدیں ہوئیں کہ اگراُن تمام رسالوں کو جو انتظام مدن میں لکھے گئے ہیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بھي کم ہو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد ہیں دو چار فقروں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان ہوسکتي ہیں مگر اُن باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹھیک ٹھیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام ہے باعث اُسکا یہہ ہوسکتا ہے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹھائي گئي ہے ہنوز وہ ناتمام ہے *

اور کچھہ دشواري کي یہہ بھي وجہہ ہے کہ جن مطلبوں کي تحقیق اس علم میں کیجاتي ہے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک ہیں کہ اُن کے لیئے اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد ہوتي ہیں بلکہ اگر اُن تمام چیزونکا بھي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي ہیں تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس دشواري کا سبب یہہ بھي ہوتا ہے کہ اصطلاحوں کي تسہیل کے واسطے جن جن لفظوں کا استعمال ہوتا ہی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے ہیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں کہ علمي مطلبوں کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے ہوتے ہیں یا نہایت تنگ اور تاریک اور نتیجہ یہہ ہاتھہ آتا ہی کہ مؤلف اور پڑھنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں چاہتے ہیں جنکا خارج کرنا مقصود ہوتا ہی یا ایسے ایسے مضموں سے الگ ہوجاتے ہیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ہوتا ہی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ہیں کہ ہرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ہوتي ہے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ہین کہ وہ صرف روپیہ سے تعلق رکھتی ہیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھتے کہ غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصہ اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ہی اور صرف مطلبوں کي چہان بین میں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکہ استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ہی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ہوتي مگر حقیقت یہہ ہی کہ کسینے نہیں کي اب بہت تہوڑے عرصہ سے کچھہ توجہہ کي جاتي ہی اور جو کتاب کہ بنام قوموں کے دولت کے مشہور ومعروف ہے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانہ حال کے اکثر فراسیسي مورخوں اور کچھہ تہوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتي بلکہ استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو في زماننا مشہور و معروف ہے وہکتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ہوگئے جنکے معنے باوجودیکہ معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ہیں اُسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھہ تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھہ اور کبھي کچھہ لیئے ہیں جس سے پڑھنےوالے کو حیرانی و پریشاني ہوتي ہی یہانتک کہ انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطي میں پڑے ہیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھہ شکایت نہیں اسلیئے کہ علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ہی چنانچہ ہم بھي لاچار ہوکر انوکھے انوکھے لفظ تراشینگے ہاں یہہ شکایت ضرور ہی کہ ایسي ایجاد اُنکي جیسیکہ لفظ لاگت کي جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نہ تہي علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ہي جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو محنت

کي اجرت کی ساتھہ استعمال کیا تو کبھي وہ معنے اختیار کیئے جو نہایت عام پسند ھیں یعني تعداد اور کبھي وہ انوکھے معنے لیئے جو اُنھوں نے خود مقرر کیئے یعنے مناسبت سے مراد رکھي *

. جو باتیں کہ ھمنے بیان کیں اُنسے صرف یہي غرض نہیں کہ علم انتظام مدن کو جو ابتک بہت کم ترقي ھوئي اُسکا باعث واضح ھووے اور جن وسیلوں سے جلد ترقي اُسکي متصور ھی وہ ظاھر و باھر ھوجاویں بلکہ یہہ بھي غرض ھی کہ پڑھنے والے اس کتاب کي اصلیت سے واقف ھوجاویں چنانچہ اس کتاب میں بہت سے ایسے مباحثے پاے جاوینگے جو چند مشہور لفظوں کے نہایت عمدہ استعمال پر ھوئے ھیں اگرچہ اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نہیں مگر یہہ توقع ھی کہ وہ اُنکو بڑے بڑے باریک مسئلوں پر متوجہہ کرینگے اور نہایت نافع ھونگے گو وہ ترتیب اصطلاحوں کي جو ھمنے اختیار کي ھی پسند نہ آوے *

دولت کي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسبات کے بیان کرنے کے بعد کہ علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وہ علم هی کہ اُسکے ذریعہ سے دولت کي ماهيت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پہلا کام اپنا یہہ هی کہ اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضہ کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیلہ سے بواسطہ یا بلا واسطہ تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یہہ تفسیر کیجاوے کہ دولت سے وہ چیزیں مراد هیں کہ اُنمیں تبدیل و معاوضہ یعني خریدنے اور کرایہ پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وہ چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یہہ بھي واضح رهے کہ لفظ قیمت کي تفسیر کامل آیندہ بیان هوگي باقي یہاں صرف استدر کہنا کافي هی کہ اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضہ میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پہلا جز افادہ

منجملہ اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعہ سے هر شی بجاے خود قیمتدار یا رکن دولت هو جاتي هی افادہ وہ قوت هی جو بواسطہ یا بلا واسطہ راحت جسماني اور نفساني غرضکہ هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکہ هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نہیں جاتا کہ یہہ معني ٹھیک

ٹھیک اُس لفظ سے سمجھي جاویں اُردو زبان میں بھي کوئي لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ھم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھي دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ھووے اگرچہ کوئي شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالي نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماري زبان میں اور کوئي لفظ ایسا بھي نہیں جو اتنا بھي ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماري زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزي زبان میں بھي جس سے یہہ کتاب ترجمہ ھوئي ھی کوئي ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوي ھووے لاچار مالتھس صاحب نے بھي اپني کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فراسیسي زبان میں بھي باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھي باتوں کي گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنھوں نے بباعث نہونے کسي دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسي لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ھر ایسي صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئي چیز مرغوب ھو جاتي ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواھش کی الفاظ پیش کیئے گئی ھیں وہ الفاظ افادہ کي نسبت بھي زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ افادہ جسکي تفسیر بیان کي گئي قیمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئي شخص ایسا بھي ھوگا کہ اپني شی مقصوصہ کو جو تھوڑي بہت کچھہ بھي کام کي ھو ایسي چیز کے بدلے دینی پر راضي ھو جو محض نکمي ھووے بلکہ بیفائدہ چیزوں کا معاوضہ ھر فریق مبادلہ کرنے والی کي جانب سے بالکل بیغرضانہ ھوگا مگر یہہ بات بھي واضح رھی کہ ھم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی ھیں افادہ اُنکا کوئي صفت ذاتي نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ھوتا ھی جو انسانوں کي تکلیفوں سے اور اُنکي راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ھمیشہ ادلتي بدلتے رھتے ھیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کي قابلیت

پیدا ہوتي ہی جس میں ہمیشہ کمي بیشي ہوتي رہتي ہی اِسلیئے مختلف چیزوں کے افادہ کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نہایت مختلف پاتے ہیں پس یہي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث ہوتا ہی

دوسرا جزء

تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا

دوسرا رکن اعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا ہی اور یہہ اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نہیں رکھتي بلکہ تمام چیزوں سے منوط ومربوط ہي اسلیئے کہ بجاے خود کوئي ایسي چیز نہیں ہی کہ تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایان ہووے مگر اِنتظام مدن کي نظر سے ہر شے کو اُسکي موجودہ حالت میں بیحدو بے نہایت سمجھنا چاہیئے اِسلیئے کہ ہر شخص اُسمیں سے جس قدر چاہے بذریعہ محنت کي لے سکتا ہی مثلاً سمندر کا پاني جیسیکہ بحسب ظاہرہم سمجھتے ہیں کہ بہت فراواں و نہایت بے پایان ہی اور جو شخص اس تک پہنچي وہ جسقدر چاہے لیوے مگر جب سمندر کا پاني کسي جگہہ لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین ہی اور ایسي حالت میں وہ پاني اِسطرح کسیکو نہیں مل سکتا کہ اُسکے حوض پر جاکر کوئي قبضہ کرلے بلکہ اُسکے بدلے کوئي مساوي عوض اُسکا دینا پڑتا ہی اور علیٰ ہذاالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں ہم اُسکو بے حد و بے پایان سمجھہ سکتے ہیں اور ہر شخص اُسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا ہی مگر جو ٹکڑا اُسکا کہاں سے نکالا گیا وہ محدود ہوگیا اور قیمت لے آیا اور بہت سي چیزیں ایسي بھي ہیں کہ بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود ہوتي ہیں جیسیکہ دریا کا پاني کہ تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاہیئے اُس سے بھي بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہي باعث ہی کہ کوئي آدمي دول بھرنے کي اِجازت کا محتاج نہیں ہوتا مگر جو لوگ وہاں پن چکیاں چلاني چاہیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافي نہیں ہوتي اور اِسلیئے اُس حق زاید کي نظر سے اُنکو کچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ہی *

واضح ہو کہ کفایت شعاري کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار وصول کي اصطلاح میں وہ سبب بھي داخل ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل ہوتي ہی چنانچہ دولت کي بعض بعض چیزوں کي تعداد اور مقدار وصول اُن ہرجوں کے سبب سے محدود و معین ہوجاتي ہی جنکے روکنی کا کوئي علاج نہیں ہوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائي ہیں اور گینوا صاحب نے جو پتھر کي شبیہیں تراشي ہیں اُنکي تعداد کم تو ہوسکتي ہی مگر بڑہ نہیں سکتي اسلیئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چیزیں ایسي ہیں کہ اُنکي تعداد اور مقدار وصول بیحد بڑہ سکتي ہی مگر اسپر بھي حق یہہ ہی کہ اُنکو محدود ہي سمجھنا چاہیئے اور یہہ سمجھہ اسلیئے نہیں کہ وہ بالفعل محدود ہیں بلکہ اُن ہرجوں کے سبب سے ہی جو اُنکي ترقي کے مانع و مزاحم ہیں مثلاً آج کل یہہ عالم ہی کہ سونے کي نسبت پینتالیس گني زیادہ چاندي کہاں سے نکالي جاتي ہی مگر اسي قدر اُسکا رواج بھي ملک یورپ میں زیادہ ہی حاصل یہہ کہ انسانوں کي محنت کے ذریعہ سے سونے چاندي کي مقداریں بڑہ سکتي ہیں اور روز روز کي ترقیوں سے وہاں تک پہنچ سکتي ہیں کہ حد اُسکي دریافت نہیں اور جس ہرج کے باعث سے وہ مقداریں محدود ہیں وہ صرف انسانونکي محنت کي کمي ہی کہ وہ اُنکے بڑہانے میں ایسي سعي اور کوشش نہیں کرتے جو ضروري و لابدي ہی مثلاً جسقدر محنت کہ آدھي چھٹانک چاندي کے لیئے درکار ہی سولہ گني اُسکي اُسیقدر سونیکے واسطے مطلوب ہی اور اسي سبب سے جس ہرج کے باعث سے سونے کي مقدار محدود ہی وہ اُس ہرج سے سولہ گنا زیادہ قوي ہی جسکے سبب سے چاندي کي مقدار محدود ہی اور اسي لیئے ہماري اصطلاح کے موجب چاندي کي نسبت سونے کي مقدار وصول سولہ گني زیادہ محدود ہی اگرچہ یورپ میں جسقدر سونا موجود ہی اُس سے پینتالیس گني زیادہ چاندي موجود ہی علاوہ اِسکے ایک اور مثال بہت واضح ہی کہ کرتے اور کرتیوں کي تعداد انگلستان میں برابر برابر ہی اور ہر ایک کي تعداد انسانون کي محنت سے بیحد بڑہ سکتي ہی مگر جسقدر محنت کہ ایک کرتي کي تیاري میں صرف

ہوتي ہی اُس سے تگني محنت ایک کرتے کي تیاري میں خرچ ہوجاتي ہے اور اس لیئے جس ہرج کے باعث سے کرتوں کي تعداد محدود ہی وہ اُس ہرج کي نسبت تین مرتبہ زیادہ قوي ہے جسکے سبب سے کرتیوں کي تعداد محدود ہے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کوتین گني زیادہ محدود سمجھتے ہیں اگرچہ تعداد ہرایک کي بالفعل مساوي ہووے حاصل یہہ کہ جب کبھي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑھنے کے قابل ہی تو اُن ہرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد ہوتي ہی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے ہیں *

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح ہو کہ یہہ وصف ایسا ہی کہ جس چیز میں یہہ بات پائي جاتي ہی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت ہوتي ہی اور مراد اس اصطلاح سے یہہ ہی کہ جو قوتیں کہ اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي ہوویں وہ پوري یا تہوڑي ہمیشہ کے لیئے یا تہوڑي مدت کے واسطے منتقل ہوسکیں اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اس مطلب کے واسطے خاص قبضہ کي صلاحیت شرط ہی اسلیئے کہ جس چیز کے دینے سے انکار نہیں ہوسکتا اُسکو دے بھي نہیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا ہی کہ جسکے عدم پر اختیار نہیں اُسکے وجود پر بھي اختیار نہیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بہت کم ہیں کہ وہ بالکل خاص قبضہ کے قابل نہوں بلکہ ہمارے نزدیک کوئي چیز ایسي نہیں کہ وہ خاص قبضہ کے قابل نہو اور بلاشبہہ جو جو مثالیں خاص قبضہ کے قابل نہونے کي بیان کي جاتي ہیں وہ محض غلط ہیں مسٹر سی صاحب اپنے رسالہ علم انتظام مدن میں یہہ بات لکہتے ہیں کہ زمین ہي ایسي قدرتي چیز ہی کہ قوت پیداوار اُس میں موجود ہی اور وہ قبضہ میں آسکتي ہی دریا اور سمندر کا پاني بھي جس سے مچھلیاں ہاتہہ آتي ہیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں ہیں

قوت پیداوار رکھتا ھی اور ھوا بھي ھمکو قوت بخشتي ھی اور سورج گرمي دیتا ھی مگر کوئي آدمي یہہ نہیں کہہ سکتا ھی کہ ھوا اور آفتاب میرے مملوک ھیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق ھوں مؤلف کہتا ھے کہ ھرجگہہ کي دھوپ اور ھوا الگ الگ ھی اور اس بات کا بہت لنبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائدہ ھی کہ بعضي بعضي جگہہ تھوڑي ھوا ھوتي ھے اور بعض جگہہ بہت سي ھوا پائي جاتي ھے یا جزیرہ ملدول † کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کي کرنیں بہت پیداواري کا سبب ھوتي ھیں اور جبکہ ھرجگہہ کي زمین خاص قبضہ کے قابل ھی تو آب و ھوا کي خاصیت بھي جو اُس زمیں سے متعلق ھی خاص قبضہ کے قابل ھوني چاھیئے چنانچہ یہہ سوال کیا جاتا ھی کہ کہ کوت روئي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا باعث ھی اور جواب اُسکا یہہ دیا جاتا ھی کہ وھانکے آفتاب کي گرمي باعث ھی اور یہہ بھي پوچھا جاتا ھی کہ اُن مکانوں کے قیمتي ھونے کا کیا سبب ھی جنمیں سے ھائیڈ ‡ کي چراگاھوں کا تماشا نظر آتا ھی اور جواب اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ اُن مکانوں کي ھوا کي صفائي کا باعث ھے باقي رھے دریا اور سمندر اُنکي بھي ایسي ھي مثالیں ھیں اور اُن میں بھي یھي بات ثابت ھوسکتي ھی چنانچہ انگلستان کے بہت سے دریاؤں پر بہ نسبت اُنکی مساوي سطحہ زمینوں کی خاص قبضہ کي کچھہ کم رغبت نہیں ھی بلکہ وہ اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیادہ باعث ھیں اور جبکہ مسٹر سی صاحب صوبہ لینک شائر میں خود آئی تھے تو اُنھوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا ھوگا کہ ھر ندي میں بارش کا ھر انچھہ دستاویز پتہ اور قبالہ بیع کا مضمون ھوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کي خدمتیں اور فائدے بھي خاص قبضہ کے قابل ھیں کہ بعض اوقات گذشتہ لڑائي میں چھہ لاکھہ روپیہ سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوہ اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار مچھلي کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رھتے ھیں *

† ملدول ایک بڑا جزیرہ ملک اسٹریلیا کے شمالي کنارہ کے قریب اُسي ملک سے متعلق ھی زمین اِسکے آٹھارہ سو میل مربعہ ھی

‡ ھائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شہر ھی جو شہر مینچسٹر سے ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب ھی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کي پوري قابلیت نہیں رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم ہو سکتي ہیں چنانچہ اول قسم میں وہ مادي اشیاء داخل ہیں جو لذات نفسانیہ سے متعلق ہیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي ہیں جیسیکہ کوئي شخص ایک مکان عالیشان کا مالک ہووے اور یہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا ہو کہ بچپہ پن سے اُس میں رہا سہا پالا پوسا گیا ہي یا اُسنے وہ مکان ایسي قطع پر بنایا ہی کہ سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نہو یا اُسمیں ایسے کمرے بنائے ہوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نہوں مگر با وصف اسکے اُس مکان میں جو گرمي پہنچانے اور پناہ دینے کي قابلیت ہے تو اُسکے خریدار اور کرایہ دار بھي پیدا ہوسکتے ہیں اگرچہ زر قیمت یا زرکرایہ میں اسلیئے کمي چاہیں گے کہ گو وہ باتیں مالک کي نظروں میں اچھي اور عمدہ ہیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچھاپن ثابت نہیں مثلاً سینٹ جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یہاں تک بھرپور ہے کہ ایک دولتمند آدمي کے لیئے اچھي ریاست ہوسکتي ہی چنانچہ کمروں کي قطاریں جو اُس میں مرتب کي گئیں ہیں ایک شاندار دربار کے واسطے نہایت مناسب ہیں مگر بادشاہ اور بادشاہي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسي کام کے نہیں اور ایسا ہي کوئي شخص ایلن وک یا بلن‌ہیم کو بطور کرایہ کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصہ دراز سے خوگر اُن مکانوں کے ہیں لطف اُن مکانوں کا اُٹھا سکتا ہی مگر وہ لطف خاص اُسکو ہرگز نصیب نہیں ہوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پرسي اور جارج‌ہل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُٹھا سکتے ہیں اور بہت سي چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکي کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا ہر شخص کي نظر میں بایں نظر گھٹ جاتا ہی کہ وہ ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ میں جاتي ہیں جیسے کہ اگر کوئي ٹوپي یا کوئي میز گھر میں بھیجي جاوے تو خریدار کو وہ شی ویسي ہي معلوم ہوگي جیسے کہ اُسکو سوداگر کي دوکان پر دیکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت ہوگا کہ تمام دنیا کي نظرونمیں قدر اُسکي گھٹ گئي گویا وہ استعمالي ہوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ہمارے داخل ہیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ہو اور بلاشبہہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ہے اسلیئے ہم بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے ٹھیک ایسي معلوم ہوتي ہیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي ہوتي ہیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ہوتي ہیں اور بعض بعض ایسي ہوتي ہیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي ہیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود ہیں اور بہ نسبت ایلن‌وک یا بلن‌ہیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر ہیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل ہوتے ہیں اُنکا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ہوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ہوتا ہی منتقل نہیں ہوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ہوتا ہی اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل ہی جیسے کہ کسي مکان عالیشان کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل ہوسکتي ہے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع‌الزوال ہے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل ہوتا ہی اور وہ طبعي خوشنودي ہی جو اس خیال سے رہتي ہی کہ فلاں فن میں ہم کامل ہیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال ہی وہ وہ فیض رساں نتیجے ہیں جو اُس زمانہ میں حاصل ہوتے ہیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا ہی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو مجھپر منتقل کریگا اور میري جوابدہي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ہوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي ہی جو اُسکو اپنے چستي اور چالاکي کي مشق و مہارت سے حاصل ہی

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب ہوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ھی اور ایسی ھي اگر کوئي مسافر جہاز نشین جہاز والوں کي چابکي چالاکي پر حسدکرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں کہ اُس مسافر کي ذات میں تاب وطاقت یا دلیري بیباکي اپني منتقل کریں مگر جسقدر کہ یہہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر کے مطلب کے واسطے وسیلہ ھیں اور جسقدر کہ وہ وصف اُس غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے ھیں اُسیقدر وہ غریب ایسي خوبي سے اُن وصفونکا مزا اُٹھاتا ھی کہ گویا وہ اوصاف اُسیکي ذات میں مرکوز ھیں اور غالب یہہ ھی کہ قرول بھي شکار میں اُسي طرح کي خوشي پاتا ھی جیسے کہ وکیل نے کچہري میں پائي اور یہہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں ھو سکتا جیسے کہ اُسکے رگ و ریشے مگر جسقدر کہ اُس قرول کي تاب و طاقت اور چابکي چالاکي اور کمال مہارت سواري اُسکو اسبات کے قابل کرتي ھی کہ وہ اپنے اقا کو شکاري کتوں کے قریب رکھے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسي خوبی کے ساتھہ خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے ھیں جیسے کہ زین و لگام اُسکي لے سکتے ھیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمي بھي خرید کیئے جانیکے قابل ھی جیسے کہ گھوڑے خرید کیئے جانے کي صلاحیت رکھتے ھیں اُن ملکوں میں غلامون اور حیوانوں کي قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں کے موافق ھوتا ھی جنسے وہ قابل فروخت کے ھوتے ھیں اگر یہہ سوال اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا کہ صفات ذاتیہ بھي دولت کي چیزیں ھیں یا نہیں تو بحث اُسکي صاف اور حل اُسکا آسان ھوتا اور ھر شخص اینھنز میں یہہ جواب دیتا کہ وصف ذاتي ھي اُسکي تمام قیمت کا باعث ھی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل ھیں مگر فرق اسقدر ھے کہ آزاد آدمي ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے تئیں فروخت کرتا ھی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے ھیں اور ھر کام اور ھر وقت یعني ھمیشہ کے لیئے اُنکي فروخت ھوتي ھی اور دوسرے یہہ کہ غلاموں کے وصف ذاتي آقاؤں کي دولت کا ایک حصہ ھوتے ھیں اور ازادونکے وصف ذاتي جسقدر کہ وہ مبادلہ کے قابل ھوتے ھیں خود اُنہیں کي دولت کا حصہ ھوتے ھیں اور وہ وصف اُنکی فوت ھونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ھوسکتے ھیں یا اُس ملک کي رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کي حاجت نرھي بے قدر و قیمت ھو سکتي ھیں مگر اُن افتادوں سے قطع نظر. کرکے وہ وصف ذاتي بڑي دولت ھیں اور اُن ذاتي وصفوں کي مشق و مہارت سے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ھوتے ھیں وہ اِنگلستان اور اِسکاٹلینڈ اور ویلز کي زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود ھونا دولت کا نہایت اعلیٰ جز ھی

واضح ھو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کي محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکي بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعني مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمي کي اصلي طبیعت ھی اور عز و امتیاز کي محبت پر جو مقتضاے بشریت ھی زندگي بسر کرنیکوایسي دو چار چیزیں جیسے آلو پاني نمک اور دو چار سیر ھی سادھے کپڑے اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا ایندھن اِنگلستان کے ملک کي آب و ھوا میں کافي و وافي ھی اور حقیقت میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کي اوقات ایسي ھي بسر ھوتي ھی اور گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑي چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئي آدمي ان چیزوں پر جي جان سے راضي نہیں ھوتا چنانچہ پہلا مقصود اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ طرح طرح کي چیزوں سے خوراک اپني مقرر کرے، مگر یہہ خواھش سواے پوشاک کي خواھش کے اور سب خواھشوں کي بہ نسبت بہت آساني سے دب جاتي ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور پر ھوتي ھی چنانچہ دریافت ھوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں پورے عیاش ھوگئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے پر راضي تھے اور وہ خوراک افراط سے ھوتي تھي اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے هنگامے برپا هيں اب بهي بهت سے لوگ ايسے هيں که اپنے کهانے پينے کو دو چار چيزوں پر منحصر رکهتے هيں اور اُن لوگوں ميں وہ لوگ بهي داخل هيں جنکي اشتہا کفايت شعاري کے قابو ميں نهيں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواهش هے اور حقيقت يهہ هی که يهہ ايک ايسي لذت هی که وہ اسبات کي متقدم نشاني هی که اُسکے ذريعہ سے ايک قوم وحشي حالتوں سے باهر آتي هی اور وہ جلد پايہ عالي کو پهنچ جاتي هی مگر بعد اُسکے جسقدر تربيت کي ترقي هوتي جاتي هے اُسيقدر ايسي نظروں سے گرتي جاتي هی که نهايت بڑے درجہ کے مرد، و عورت دونوں اور خصوص مرد سيدهي سادهي پوشاک پهننے لگتے هيں *

بعد اُسکے اچهے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شيشہ آلات لگانيکا شوق دامنگير هوتا هی اور يهہ ايسي خواهشيں هيں که جهاں کهيں ظهور اُنکا هوتا هی وہ بالکل سير نهيں هوتيں اور جسقدر که تربيت اور تاديب ميں ترقي هوتي هی اُسيقدر شوق و ذوق بڑهتا جاتا هی چنانچہ ايک معمولي مکان ميں جسقدر عيش و عشرت کا سامان هم آج کل چاهتے هيں وہ اُس سے بهت زيادہ هی جو پهلي صدي کے اميروں کو ميسر هوا تها بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ هنري هشتم کے کمرے سے زيادہ مرتب نپاتا تو وہ راضي نهوتا اور تاريخوں سے دريافت هوا هی که اس بادشاہ عاليجاہ کي خوابگاہ ميں ايک پلنگ اور ايک الماري باسنوں کي اور ايک کهلتي مندتي چوکي اور ايک جوڑا انگيٹهيوں کا اور ايک چهوٹاسا آينہ تها اور با وصف اِسکے که اپنے همعصر بادشاهوں ميں بڑا روپيئي والا مشهور تها اور اب گمان غالب هی که همارے پوتے پڑوتے هماري آسايشوں کو ناپسند کرينگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوينگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹهنڈے ٹهنڈے سانس بهريں گے *

يهہ بات واضح هی که هماري خواهشيں جسقدر کيفيت گوناگوني پر مايل هوتي هيں اُسقدر مقدار اور کميت پر ملتفت نهيں هوتي هيں چنانچہ کسي ايک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي که حاصل

ہوتي ہی وہ حد معین ہي نہیں رکھتي بلکہ پہلے اس سے کہ وہ اپني غایت کو پہنچے روز بروز گھٹتي جاتي ہی اور ایک قسم کي دو چیزوں سے وہ خوشي دوچند نہیں ہوتي جو قسم مذکور کي ایک شے سے حاصل ہوتي ہی اور جسقدر خوشي کہ دو چیزوں سے حاصل ہوگي اُسي قسم کي دس چیزوں سے وہ ہرگز پہنچنے نہوگي غرضکہ جسقدر افراط سے کوئي چیز ہوتي ہی اُسیقدر وہ لوگ بھي بہت سے ہوتے ہیں جنکے پاس وہ چیز ہوتي ہی جو اُسکے ذخیرہ کو بڑھانا نہیں چاہتے یا چاہتے ہیں تو بہت تھوڑا چاہتے ہیں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چیز کي آیندہ مقدار حصول کا افادہ بالکل یا قریب اُسکے جاتا رہتا ہی غرض کہ وہ چیز اُنکي نظروں میں بے قدر ہو جاتي ہے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي جنکو احتیاج اُسکي ہوتي ہی اور مقدار حاجت کي بڑہ جاتي ہی اور اُسکا افادہ یعني وہ خوشي بھي جو اُسکي کسي مقدار معین کے حصول سے حاصل ہوتي ہی زیادہ بڑہ جاتي ہی *

اگرچہ مختلف چیزوں کي خواہش مضبوط و مستحکم ہی مگر بمقابلہ تمناے عز و امتیاز کے بہت ضعیف و خفیف ہی اور یہہ ایک ایسي آرزو ہی کہ اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کیا جاوے جیسیکہ تمام لوگوں میں ہر زمانہ میں ظہور اُسکا پایا جاتا ہے اور لڑکپن سے ساتھہ اپنے آتي ہی اور گور تک ہمراہ رہتي ہی تو اُسکو نہایت قوي جذبہ اور شوق غالب انسان کا تصور کریں *

شان و امتیاز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت ہی اور حق یہہ ہی کہ دولتمندي ایک ایسي عزیز چیز ہی کہ چھوٹے بڑے اُسپر مرتے ہیں اور تمام اِنسان آپ کو اُس تک پہنچنے کے قابل سمجھتے ہیں اور اپنے ہمچشموں میں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے ٹھیک ٹھاک رہنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعدہ ہی جو اصلي حاجتوں کا کھٹکا نہیں رکھتے اور حصول شان شوکت کے واسطے لوگ ایسي ایسي تکلیفیں اُٹھاتے ہیں کہ اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکلیف کا خوف یا کسي خوشي کي اُمید آمادہ نکرتي اور اُن تکلیفوں کو غلامان خانہزاد بھي مار پیٹ کے اندیشوں یا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر یہہ بات ایسي ہی کہ صرف

ظاهر کي ٹيپ ٹاپ سے حاصل هوتي هے چنانچه † دریاے پیکٹولس کے تمام سونے سے اگر اُسمیں استدر هوتا که گویا || میڈاس اُسمیں ابهي نها کر گیا هی اُس شخص کو کچهه بهي عز و امتیاز نهوتا جو اُس سونے کو اُس میں سے حاصل کرکے دکها نه سکتا جو طریقه که اُسکے ذریعه سے مال و دولت کو دکها سکتے هیں وه صرف ایسي اشیاء مرغوبه کا قبضه هی جو تعداد و مقدار حصول میں محدود هیں یعنے وه چیزیں جو کم بهم پهنچتي هیں مگر یهه بات یاد رهے که قلت حصول انکي مرغوبیت کے لیئے کافي نهیں بلکه کوئي بات علاوه اُسکے ایسي بهي چاهیئے که وه اُسکے ذریعه سے مرغوب هو جاتي هیں اور وه بات ایسي هووے که علاوه مالک کے اور لوگوں کے نزدیک بهي افاده اُسکا مظنون هووے اگرچه هر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ایسي کمیاب هی جیسے اور شے عزیزالوجود کمیاب هوتي هی مگر جب که مدرسه میں کام اُس سے نکل چکتا هی تو کوئي بات اُسمیں ایسي نهیں پائي جاتي که وه اُس کے طفیل سے مرغوب خاص و عام هووے اِسمیں کچهه شک و شبهه نهیں که وه یکتا و بے همتا

---

† یهه ایک چهوٹي ندي کوچک ایشیا کے اینےٹولیا کے ضلع میں هی اور دوسرا نام اُسکا بگاني هی کوه دولت داغ میں سے نکلکر شهر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب میں بهتي هے متقدمیں میں سونے کے ریتے کے سبب سے مشهور تهي اور سونے کے ریتے کا سبب ایک جهوٹي کهاني کو قرار دیا تها که میڈاس کے نهانے کے باعث سے سونے کا ریته اُس میں هو گیا

|| بطور کهاني کے یهه بات مشهور هی که یهه شخص فرجیه کا بادشاه اور اور فئیس کا شاگرد تها اور ڈایونیسس کي پرستش کا ترقي دینے والا بڑا دولتمند مگر زنانه تها ڈایونیسس جب تهریس سے فرجیه پر آتا تها تو اُسکا پیر سیلینس نشه کي حالت میں رسته بهک کر میڈاس کے باغ میں آنکلا میڈاس کے آدمي اُسکو پکڑ کر میڈاس کے پاس لے آئی اُسنے اُسکي بهت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکهه کر اُسکے مرید ڈایونیسس کے پاس پهونچادیا تب اُسنے میڈاس سے کها که جو تو چاهے وه مانگ اُسنے کها که جس چیز کو میں چهوؤں وه سونے کي هوجایا کرے یهه درخواست اُسکي پذیرا هوئي جب کهانے پینے کي چیز بهي اُسکے چهونے سے سونے کي هو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي که یهه تاثیر مجهه سے جاتي رهے تب ڈایونیسس نے اُس سے کها که تو دریاے پیکٹولس میں جاکر نها تو یهه بات جاتي رهیگي چنانچه وه اُسمیں نهایا اور اُسکے نهانے سے تمام ریته اُس دریا کا سونے کا هوگیا *

ھی مگر وہ ایک میلی کچیلی دھبہدار بیکار تحریر ھوتی ھی برخلاف اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئی قلمی نسخہ جو قوموں کی دولت کے نام سے معروف و مشہور ھی ھاتھہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا ھوگا اور وھاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد ھمت ھوگا کہ اُس عالی طبع شخص کی طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کی دیکھہ بھال کریں جسکی تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقی رھیگی اور اگر کوئی مورکھہ روپئے والا نمود اور شیخی سے اُسکو خرید کرے تو یہہ متصود اُسکا جب حاصل ھوگا کہ علاوہ ندرت و غرابت کے کوئی اور بات عمدہ اُس میں موجود ھووے *

مگر جن سببوں کے وسیلہ سے کوئی شے مرغوب ھوتی ھی یعنے تعداد ومقدار حصول کے محدود ھونے سے افادہ کی صفت اُسمیں ظہور میں آتی ھی وہ سبب یہانتک خفیف و بے اصل ھوتے ھیں کہ کوئی چیز اُنسے زیادہ خفیف و بے اصل متصور نہیں ھوتی *

واضح ھو کہ الماس ایسی چیز ھی کہ وہ سر دست نہایت مرغوب و محبوب ھی اور اِسی لیئے ایک مقدار معین اُسکی اور چیزوں کی بڑی بڑی مقداروں سے بدل سکتی ھی چنانچہ ایک بازوبند جو شاہ ایران کے پاس موجود ھی اور جواھر اُسکے چھٹانک بھر سے کچھہ کم ھیں لوگ اُسکو دس لاکھہ روپیہ کا بتاتے ھیں اور یہہ دس لاکھہ روپیہ تیس ھزار انگریزی کنبونکی سالانہ محنت کا عوض ھو سکتے ھیں اگر روز روز اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کھوچنے کے واسطے پیدا کیجاتی ھیں وہ محنت صرف ھو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدنی تیس ھزار انگریزی کنبوں یا بارہ ھزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کی برابر ھوگی پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام چیزیں ھو سکتی ھیں جو کسی بڑے شہر کے تمام باشندوں کی محنت سے میسر ھوتیں اور اصل یہہ ھے کہ چند ایسے معدنی ٹکڑوں کو جو وزن و مقدار میں چھٹانک بھر سے زاید نہیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسی قوت ادراک کو سرور اُنسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکھہ بھی دیکھتے دیکھتے تھک جاتی ھی ھماری توھمات نے ایسی قدر و قیمت عنایت کی ھی کہ وہ اُن چیزوں کی قیمت کی برابر سمجھی جاتی ھی جنسے تربیت

یافتہ ہزارہا ادمیونکو آرام پہنچتا ہی اور گمان ایسا ہی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل ہوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا ہوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل ہوئي مگر آدھي چھٹانک کے وزن کا ہیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي ہاتھہ نہیں لگتا ہی چنانچہ تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ ہیرے بھي موجود نہیں ہیں غرضکہ ثبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں محدود و معین ہے کافي وافي ہے اور اسلیئے کہ دولتمند ہونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي ہی تو ہمیشہ الماس ایسي چیز سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور ہونگے اور جن ہرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود ہوتي ہے وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص ہیرے کي کہان دیکھہ پاوے یا ہم آپ کوئیلوں سے ہیرے تیار کرنے لگیں تو پھر ہیرے ایسے ہوتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور ہیروں کے جہاز بھر کر ملک گني کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے ہاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح ہو کہ جو معني دولت کے ہمنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل چیزیں مراد ہیں جو قدر و قیمت رکھتي ہوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور متصور ہوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل ہی کسیقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اس لحاظ پر نہایت ضروري متصور ہوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے ہجوم ہیں ہم بیان کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد ہی جسکی طفیل سے کوئي شي معاوضہ کے قابل ہو جاتي ہی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شری اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح ہووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد ہی جو دو چیزوں کے درمیان میں

ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک اُس سے وہ تعلق مراد ہے جو کسي چیز کي مقدار معین کے بدلے کسي چیز کي مقدار معین حاصل ہوسکتي ہے اور اسي لیئے کسي چیز کي قیمت بدوں اسکے بتاني ممکن نہیں کہ کسي دوسري چیز یا کئي چیزوں سے جنکي رو سے تخمینہ اُسکي قیمت کا منظور ہی صراحتاً یا کنایتاً مقابلہ اُسکا نکیا جاوے اور ایساہي بدون اِسکے بھي ممکن نہیں کہ کسي شے کي مقدار معین کو دوسري شے کي مقدار معین سے مقابلہ نکیا جاوے غرض کہ قیمت اشیاء کي بدون مقابلہ باہمي کے دریافت نہیں ہوسکتي *

یہہ بیان ہوچکا کہ الماس آج کل نہایت مرغوب اور بہت گراں قیمت ہی اور مراد اس سے یہہ تھي کہ الماس کے علاوہ کوئي چیز ایسي چیز نہیں کہ اُسکا مبادلہ ہر جنس سے ہوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض میں وہ مقدار ہاتھہ آوے جو ہیرے کي مقدار معین کے عوض میں آسکتي ہی اور جب کہ شاہ ایران کے بازوبند کي قیمت بیان کي گئي تو ہمنے پہلے سونے کي مقدار بیان کي اور بعد اُسکے اُس انگریزي محنت کي تفصیل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض میں حاصل ہوسکتي ہی اور اگر بیان اُسکي قیمت کا ہم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے کہ دولت کي اور چیزوں کي مقدار جو اُسکي بدلہ حاصل ہوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ایسا شمار کیا جاتا تو تجارت کے معاملوں میں بہت مفید ہوتا اسلیئے کہ اُسکے ذریعہ سے صرف الماس کي قیمت اور چیزوں کي مناسبت سے ظاہر نہوتي بلکہ تمام چیزوں کي قیمت ایک دوسرے کي مناسبت سے دریافت ہوتي چنانچہ اگر یہہ بات تحقیق کیجاتي کہ آدہ چھٹانک الماس کا مبادلہ پندرہ لاکھہ ‡ٹن ہپ‌برن کے کوئیلوں یا ایک لاکھہ ٹن § اس‌سکسس کے گیہوؤں یاانگریزي فلس کیپ کے دو ہزار پانسو ٹن کاغذ سے ہوتا ہی تو اُسکے وسیلہ سے یہہ دریافت ہوجاتا کہ کوئیلوں اور گیہوں اور کاغذوں کا باہم مبادلہ اُسي مناسبت سے ہوگا جس مناسبت سے کہ اُنسے ہیرہ کا مبادلہ ہوتا ہی یعنے کاغذ کے ایک معین وزن کے بدلے چھہ گنا کوئیلہ اور چالیس گنا گیہوں ہاتھہ آتا ہے *

‡ ٹن ایک انگریزي وزن کا نام ہے جو ۲۸ من کے برابر ہوتا ہی *

§ یہہ انگلستان کے ایک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي باهمي قيمت قرار پاتي هی یا جن سببوں کي روسے یہہ امر قرار پاتا هی کہ ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل هوتي هی وہ سبب دو قسموں پر منقسم هوتي هیں چنانچہ اول وہ قسم هی کہ کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي هوجاتي هی اور دوسري وہ قسم هی کہ جنسے یہہ دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق هوتے هیں اور هم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کو جو کسي جنس کو مفید اور فیض رساں بنادیتي هیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے هیں اور جن هرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود هو جاتي هے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے هیں *

غرض کہ اُس عام بیان سے کہ جنسونکا مبادلہ اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر هوتاهے یہہ مراد هے کہ تمام جنسوں کا مبادلہ اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے هیں اور اُن هرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے هیں هوتا هی *

مگر افسوس یہہ هے کہ ان دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے همیشہ یهي معنے سمجھے نہیں جاتے بلکہ کبھي کبھي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا هی کہ وہ لفظ اور لفظ خرچ دونوں مرادف سمجھے جاتے هیں مثلاً اگر یوں کہیں کہ فلاں چیز کي پیداوار بہت هوئي مگر اُسکي مانگ بهي بہت هوئي تو اُس سے مراد هُوگي کہ اُسکا بہت سا خرچ بهي هوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب هي نہیں سمجھي جاتي هی بلکہ وہ اثر بهي سمجھاجاتا هی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکر کام ناکام اُس سے الگ هونے پر راضي هوجاتا هی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے هیں کہ لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد هوتي هی اور مالتهس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں یہہ لکھتے هیں کہ لفظ مانگ کے دو معنے هیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے ہیں جو خرید کي جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے ہیں یعنے اُس زیادتي قیمت کے ہین جو بڑے بڑے گاهک اپني حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور نیز اُسکي قابلیت رکھتے ہیں *

مانگ کي حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُنمیں سے کوئي معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں ہوتے مگر تسلیم کرنا چاہیئے کہ جب یہہ بات کہتے ہیں کہ گیہوں کي فصل کي کمي سے جو اور جئي کي مانگ زیادہ ہوتي ہی تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل ہوتا ہی یعني جو اور جئي کے افادہ کو ترقي ہوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کي خواهش زیادہ ہوئي اور اگر برخلاف اِسکی کوئي اور معنے لیئے جاویں تو وہ محض غلط ہونگے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ گیہوں کي کمي سے جو اور جئي کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئي کے خرید نے کي قوت اور خود شے مبیعہ یا مصروفہ کي مقدار نہیں بڑہ جاتي بلکہ صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے ہیں چنانچہ گہوڑوں کے کہلانے اور شراب کے بنانے کي جگہہ میں کچھہ جو اور جئي آدمیوں کے کام بھي آنے لگتے ہیں اور گہوڑوں کے کہلانے یا بیر وغیرہ شراب پینیکي خواهش سے جوکھانے کي خواهش زیادہ مقدم ہوتي ہے تو جو اورجئي کي خواهش یا وہ راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا ہوتي ہی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور ہے یا جو اور جئي کي مقدار معین کا افادہ ترقي پاتا ہے اسي کو علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے ہیں کہ جو اور جئي کي مانگ بڑہ گئي *

باوجود اِسکے کہ یہہ لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل ہوتا ہے کہ اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد ہونے کے قابل ہے مگر ہم اُس لفظ سے معنے افادہ کے سوا اور کوئي معنے نہ لینگے یا اُس سے وہ مقدار خواهش اور افادہ کي مراد لیوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضہ مطلوب ہووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو ہم پسند نہیں کرتے چنانچہ عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريرون ميں استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج هی جو بازار ميں بکنے کو آتي هيں يهہ شکايت نهيں که يهہ لفظ ان معنوں ميں مستعمل هوا بلکه محل شکايت يهہ هے که جب يهہ معني ليئے جاتے هيں تو اُسکو سواے چند حالتوں اور بهت تهوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے هيں کرتوں اور کرتيوں اور سونے چاندي کي مثال ميں همنے يهہ ثابت کيا که دو جنسوں کي باهمي قيمت هر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نهيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي هی بلکه اُن هرجوں کي زور و قوت پر موقوف هی جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم هوتي هيں اور اسي ليئے جب که هم مقدار حصول کي کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے هيں تو اُس سے يهہ سمجهنا نچاهيئے که صرف کمي بيشي هي مراد هی بلکه ايسي کمي بيشي مرادهے که اُن هرجوں کي کمي بيشي سے پيدا هوتي هی جنسی مقدار حصول محدود هوجاتي هے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

هم بيان کرچکے که دو جنسوں کي باهمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي هی ايک وه جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار حصول مقرر هوتي هے اور دوسرے وه سبب که اُنسے دوسري چيز کي مقدار حصول اور مانگ قرار پاتي هے چنانچه جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هو جاتي هی اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کهتے هيں اور جن سببوں کے وسيله سے وه جنسيں مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هوجاتي هيں جنسے شی مذکورهبالا بدلي جاوے تو وه اُسي شی مذکورهبالا کي قيمت کے خارجي سبب هوتے هيں چنانچه آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر هوتا هی که آدهي چهٹانک سونے کو آٹهه چهٹانک چاندي سے بدلتے هيں اور اس مناسبت کا باعث کچهه تو وه سبب هيں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي مقدار کو محدود کرتے هيں اور کچهه وه باعث هيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے هيں اور اب که هم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے هيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجهيں که وه

اُسکي عام قیمت پر دخل کامل رکھتے ھیں اِسلیئے کہ وہ سبب سونے کو ایسي قوت بخشتي ھیں کہ مبادلہ اُسکا ھر جنس سے ھو جاتا ھی باقي خارجي سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے ھیں کہ مبادلہ اُسکا چاندي سے ھو سکتا ھی پس چاندي کو سونے کي قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت سمجھنا چاھیئے اور سونے کي تمام خاص قیمتوں کے مجموعہ سے اُسکي عام قیمت بنتي ھی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندي مفید اور مقدار حصول میں محدود ھوتي ھی نہ بدلیں اور سونے کي قیمت کے سبب یک قلم بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یہہ بات ضروري قرار پاوے کہ ھر خوش لباس آدمي کے بٹن کھرے کھرے سونے کے ھوا کریں یا جنوبي امریکا کے قصے قضایوں کے باعث سے تمام کار خانہ سونے کے ملک برزیل اور کالنبیا میں یک قلم بند ھو جاویں اور سونے کي اُن مقداروں سے جو ھمکو حاصل ھوتي ھیں پانچ چھہ حصے منقطع ھو جاویں تو اسمیں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ سونے چاندي کي با ھمي قیمت میں اختلاف واقع ھوگا اگرچہ چاندي کا افادہ اور محدودیت مقدار ھرگز نہ بدلے گي مگر ایک معین مقدار اُسکي سونے کي مقدار قلیل سے بدل سکینگے اور ظن غالب یہہ ھی کہ بجاے سولہ اور ایک کي مناسبت کے بیس اور ایک کي مناسبت سے مبادلہ ھوگا جب کہ چاندي اور سونے کي قیمتونکا گھٹنا بڑھنا اپس کي مطابقت کے ساتھہ ھوا تو چاندي کي قیمت اگر چوتھائي گھٹیگي تو سونے کي قیمت چوتھائي بڑھیگي مگر چاندي کے بھاو کا گھٹنا عام نہوگا اسلیئے کہ سونے کي مناسبت سے اگرچہ چاندي کي قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں کا مبادلہ چاندي سے اُسي مقدار پر ھوگا جیسے کہ پہلے ھوتا تھا اور سونیکے بھاو کا بڑھنا عام ھوگا یہانتک کہ اُسکي ایک قدر معین کے بدلے میں چاندي اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کي مقدار پہلے کي نسبت بقدر چوتھائي کے زیادہ آویگي اور جسکے پاس چاندي ھوگي وہ شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کي خریداري کے ایساھي مقدور والا ھوگا جیسے کہ وہ پہلے تھا اور جسکے پاس کچھہ سونا ھوگا وہ تمام مطالب کے لحاظ سے پہلے کي نسبت زیادہ دولتمند ھوگا *

جن سببوں کے طفیل سے ھر قسم کي جنسیں مقدار حصول میں محدود اور مفید ھوتي ھیں ھمیشہ تبدیل و تغیر کے قابل ھیں بعض

اوقات ایسا ہوتا ہی کہ منجملہ اُنکے ایک سبب بدل جاتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے ہیں اور کبھی الگ الگ ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کو بطرف مخالف میلان ہوتا ہی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکی قوت قریب مساوی کے رہتی ہی *

مانگ کی ترقی اور مقدار حصول کے ہرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کی اسانی کی ثمرے سنی کے معاملہ میں بخوبی منکشف ہوئی چنانچہ انگلستان کے اُس بڑے ہنگامہ سے پہلے پہلے جس میں سلطنت کو انقلاب ہوا اوسط قیمت سنی کی فی ٹن تیس ‡ پونڈ سے زیادہ تھی اور جب بحسب اتفاق ایک دریائی لڑائی کے باعث سے مانگ اُسکی بڑہ گئی اور اُس مانگ سے جو ہرج کہ مقدار حصول کے بڑھنے میں پیش آئی تاثیر اُنکی یہہ ہوئی کہ سنہ ۱۷۹۶ میں سنی کی قیمت فی ٹن پچاس پونڈ سے زیادہ زیادہ بڑہ گئی اور بارہ برس تک اُسی قیمت پر بکتی رہی مگر سنہ ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاہوں میں جہانسے انگلستان میں کثرت سے سنی اتی تھی لڑائی ہوئی تو دفعۃ سنی کی قیمت فی ٹن ایکسو اٹھارہ پونڈ ہوگئی اور یہہ قیمت اُس قیمت سے چوگنی تھی جو امن و امان کے دنوں میں عام تھی بعد اُسکے جب لڑائی ختم ہوگئی تو وہ مانگ اُسکی پھیکی پڑی اور مقدار حصول کے ہرج مرج بیکار ہوئے اور جیسی کہ قیمت اُسکی پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی *

ہم یہہ بیان کرچکے کہ جنس کا افادہ یعنی بطریق بیع یا کرایہ کے اُسکی مانگ پر اور اُن ہرجوں پر منحصر ہی جنسے مقدار حصول اُسکی محدود ہوتی ہی مگر باوجود اسکے بہت سی جنسیں ایسی ہیں کہ اُن کی مقدار حصول کے ہرجوں میں کوئی تبدیل واقع نہووے تو بھی اُنکی مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وھمونسے بدل جاتی ہے کہ شاید اُن ہرجوں کی قوت اینده کو گھٹتی یا بڑھیگی اور یہہ حال اُن جنسوں میں واقع ہوتا ہی جنکی مقدار حصول کسی قاعدہ پر معین نہیں ہوتی بلکہ غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں کہ مقدار حصول اُنکی

‡ پونڈ اِنگلستان میں ایک سکہ ہی جو قریباً دس روپیہ کی برابر ہوتا ہی

نہ گھٹ سکتي ھی نہ بڑہ سکتي ھی حاصل ھوتي ھیں مثلاً جیسے کہ زمین کي سالانہ پیداوار ھوتي ھی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا ھے کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف ھووے اگر فصل کي تہائي کم ھووے تو وہ کسي برس دن تک جاري رھیگي یا بذریعہ خرچ کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري ھوگي چنانچہ اگر انگریز روسیوں سے لڑنے جاویں تو سني کي مقدار حصول کے ھرج مرج لڑائي کے جاري رھنے تک ترقي پر رھینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج اور سني کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُوٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے ھیں کہ اُنکے پاس اتني بہت دولت ھی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے ھیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو شبہہ ھوتا ھی کہ کسي چیز کي مقدار حصول کے ھرج غالباً بڑھنے والے ھیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر ھوتي ھی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے ھیں اسي سبب سے قیمت بڑہ جاتي ھی اور اس طرح قیمت کے بڑھنے سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑہ جاتي ھی واضح ھو کہ تجارت کي تفصیلیں کثرت سے ھیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي مشکلیں ھیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي ھمیشہ بدلتے رھتي ھیں چنانچہ اکثر اتفاق ایسا ھوتا ھی کہ بڑے بڑے ھوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں پر عمل کرنا پڑتا ھی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواھوں پر عاید ھوگا اندھا دھوند کام کربیٹھتے ھیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑہ گئي اور اُسکے بڑہ جانے کا کوئي معقول سبب ھوگا یہہ کہتے ھیں کہ اگر ھم لوگ ایک مہینے پہلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل ھوتا اور یہہ نتیجہ نکالتے ھیں کہ اگر ھم اج خریدیں تو ایک مہینے پیچھے بڑا فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پہونچاتے ھیں کہ کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا ھوتا ھی کہ اور چیزوں کي قیمتیں بھي بڑہ جاتي ھیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال کرتا ھی اور کہتا ھی کہ زید نے سني کو قیمت بڑھنے سے پہلے خریدا اور بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑھا نہیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قیمت بڑہ جانیکا سبب دریافت نہیں اُس سے زیادہ روئي کا نرخ بڑہ جانیکا باعث معلوم نہیں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاویگي مگر ظن غالب ہی کہ سني کي مانند وہ بھي بڑہ جاویگي اور یہي باعث ہی کہ میں خرید اُسکي کرتا ہوں *

ہمنے جو یہہ بیان کیا کہ بڑي بڑي دولتیں ایسي ایسي تقریروں سے جو کہوں میں پڑتي ہیں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگري کے معاملوں سے واقف نہیں ہوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمایہ والوں کو کمال حسن عقیدت سے ہوشیار و فہمیدہ سمجھتے ہیں وہ شاید یہہ سوچینگے کہ انکا مبالغہ ہی اور یقین نہیں کرنے کے کہ خیال کو راے پر استدر غلبہ ہوتا ہی مگر ہم اپنے قول کي صداقت کے لیئے ٹوک صاحب کے قول کو سند ٹہراتے ہیں اسلیئے کہ یہہ سوداگر علم و عمل میں دستگاہ کامل رکھتي ہیں جس زمانہ میں کہ اُنھوں نے اپني کتاب لکھي ہی وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجیب حالتوں کو غور و تامل اور نہایت فکر و نظر سے دیکھتے تھے جنکو اُنھوں نے قلمبند کیا ہی چنانچہ یہہ عبارت جو یہاں نقل کیجاتي ہی منجملہ اُن عبارتوں کي ہی جو اُنھوں نے اُن حالات کے نسبت لکھي ہیں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کي شروع میں جنسوں کي قیمتیں بہت بڑہ گئي تھیں *

ٹوک صاحب کا بیان

واضح ہو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ ہی کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخایر موجودہ کي کیفیتیں اور تخمیناً سال آیندہ کي مقدار حصول اور خرچ کے نقشے بذریعہ گشتي چٹھیوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کیئے جاتي ہیں اور اُنپر تقریریں اور بحثیں ہوتي ہیں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذریعہ گشتي چٹھیوں کے دریافت ہوا کہ بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخیرے اُن ذخیروں سے کم ہوگئي جو پہلے برس کے اخر میں باقي تھے چنانچہ تھوڑي بہت فکر کر کے اِس کیفیت سے یہہ نتیجہ نکالا گیا کہ اُن چیزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زیادہ ہوتي جاتي ہی اِسلیئے قیمت اُنکي بڑھني چاہیئے اور اُسکے ساتھہ ہی فصلوں کي کمي اور اور ایسے سببوں کي خبریں اوزادیں

جنسے ثابت ہو کہ آیندہ روئي و ریشم کے مقدار حصول میں کمي ہوگي غرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں کو جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑھائي گئي جنکي سوداگري کي معقول وجہوں سے کسیقدر قیمت بڑھني چاہیئے تھي کیونکہ انکے خرچ کي مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئي تھي مگر جسقدر قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھاني ضرور تھي وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہوني چاہیئے تھي لیکن جب کہ تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا ہی تو کسي چیز کي قیمت صرف حد و غایت سے زیادہ ہي نہیں بڑھتي بلکہ اور جنسوں کي ترقي قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتي ہی اور جب کہ ترقي قیمت کو گونہ سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے کي توقع کامل رکھتے ہیں تو جوں جوں قیمت بڑھتي گئي اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتي گئیں اور یہہ خریدار اب ایسي ہي نرہے کہ وہ بازار کے حال سے واقف ہوں بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار ہونے اور روپئے کے پھیلانے اور بڑے بڑے ساہوکاروں سے معاملہ کرنے کي رغبت ہوئي تاکہ وہ اُس کام میں جي جان سے مصروف ہوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والي بڑي منفعت کا ذریعہ بتایا تھا *

غرضکہ روئي کي خرید اِس قدر ہوئي کہ جسکے حد و غایت نہیں اور پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسي ایسي چیزیں جنکي قیمت کا بڑھنا اُنکے مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تھا بایں نظر خریدي گئیں کہ آیندہ اُنکي قیمت بڑہ جاویگي اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکي قیمتیں بڑہ گئیں اگرچہ روئي کي قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسي بڑي حماقت ہوئي اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے قانونوں سے کبھي ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کي ترقي کا خیال ایسي چیزوں پر منحصر نرہا جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجہہ معقول تھي بلکہ ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت ہوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي ہوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار نہیں گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرھي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزون نصیب نہوئي ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہي کام اُنکا ٹہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر ہایں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي ہو تاکہ اُس چیز کا بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ ہوگي اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي ہی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑہ گئي *

جبکہ ہم یہہ بات سوچتے ہیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ہمارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ہی اور مقدار حصول کے موجودہ یا آیندہ ہرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو ہوتا ہی روز روز مانگ کي حالت پلٹتي رہتي ہی تو یہہ بات صاف واضح ہوتي ہی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي ہی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي بلکہ ہر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ہوتي ہیں کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رہتي ہی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بہاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي ہی اور یہي باعث ہی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي ہو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن ہی جیسیکہ یہہ بات محال ہی کہ ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر ہووے اور بعض جہاز اُس سے قریب اور بعض جہاز اُس سے بعید ہوویں اور باوجود اُسکے تمام جہازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یہہ کہ استقلال کسپر موقوف ہی

یہہ بات غور کے قابل ہے کہ جب ہم یہہ بولتے ہیں کہ فلاں جنس ایک معین زمانہ تک قیمت میں مستقل رہي تو اُس سے کیا مراد ہوتي ہی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظہ سے دے سکتي ہیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط ہیں پیدا ہوتے ہیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے ہیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے ہیں جنکو ہم اصلي اسباب کہتے ہیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑھنا یا گھٹنا عام ہوگا اور پہلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادلہ ایسي دوسري چیز کي تھوڑي یا بہت مقدار سے ہوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نکلي ہوگي اور ایسي مطابقت شاذ و نادر واقع ہوتي ہی بلکہ ہر جنس کي قیمت کا بڑھنا گھٹنا بھي بلحاظ اُس جنس کے ضرور ہوتا ہے مگر فرق اتنا ہی کہ وہ عام و شایع نہیں ہوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع ہوتي ہی اُن دونوں کا اثر جسطرح کہ اور اتفاقوں کے جمع ہو جانے سے ہوتا ہی مساوي رہتا ہی کیونکہ اُس جنس کا افادہ ویسي ہي سلامت رہتا ہی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رہتے ہیں اگرچہ اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تھوڑي یا بہت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے کہ وہ پہلے بدلي جاتي تھي اسلیئے کہ جو کچھہ اُس جنس کے ساتھہ مبادلہ کرنے میں نقصان ہوتا ہی وہ دوسري جنس سے مبادلہ کرنے سے پورا ہوجاتا ہی اور نتیجہ اُسکا یہہ ہی کہ اب یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي ہوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار ندي گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرھي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزون نصیب نہوئي ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہي کام اُنکا ٹہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر ہایں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي ہو تاکہ اُس چیز کا بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ ہوگي اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي ہی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑہ گئي *

جبکہ ہم یہہ بات سوچتے ہیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ہمارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ہی اور مقدار حصول کے موجودہ یا آیندہ ہرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو ہوتا ہی روز روز مانگ کي حالت پلٹتي رہتي ہی تو یہہ بات صاف واضح ہوتي ہی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي ہی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي بلکہ ہر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ہوتي ہیں کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رہتي ہی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بہاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي ہی اور یہي باعث ہی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي ہو تو دوسري جنس کي قیمت گا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن ہی جیسیکہ یہہ بات محال ہی کہ ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر ہووے اور بعض جہاز اُس سے قریب اور بعض جہاز اُس سے بعید ہوویں اور باوجود اُسکے تمام جہازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یہہ کہ استقلال کسپر موقوف ہی

یہہ بات غور کے قابل ہے کہ جب ہم یہہ بولتے ہیں کہ فلاں جنس ایک معین زمانہ تک قیمت میں مستقل رہي تو اُس سے کیا مراد ہوتي ہی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظہ سے دے سکتي ہیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط ہیں پیدا ہوتے ہیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے ہیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے ہیں جنکو ہم اصلي اسباب کہتے ہیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑھنا یا گھٹنا عام ہوگا اور پہلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادلہ ایسي دوسري چیز کي تھوڑي یا بہت مقدار سے ہوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نکلي ہوگي اور ایسي مطابقت شاذ و نادر واقع ہوتي ہی بلکہ ہر جنس کي قیمت کا بڑھنا گھٹنا بھي بلحاظ اُس جنس کے ضرور ہوتا ہے مگر فرق اتنا ہی کہ وہ عام و شایع نہیں ہوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع ہوتي ہی اُن دونوں کا اثر جسطرح کہ اور اتفاقوں کے جمع ہو جانے سے ہوتا ہی مساوي رہتا ہی کیونکہ اُس جنس کا افادہ ویسي ہي سلامت رہتا ہی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رہتے ہیں اگرچہ اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تھوڑي یا بہت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے کہ وہ پہلے بدلي جاتي تھي اسلیئے کہ جو کچھہ اُس جنس کے ساتھہ مبادلہ کرنے میں نقصان ہوتا ہی وہ دوسري جنس سے مبادلہ کرنے سے پورا ہوجاتا ہی اور نتیجہ اُسکا یہہ ہی کہ اب یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم ھی اگرچہ کسي جنس کي قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کي تغیر یا مقدار حصول کے ھرجوں کي تبدل سے ھوتا ھے ھووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے ھو سکتا ھی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسي زمانہ میں اُسیکي مانند تبدل واقع ھوا ھو اور جب کہ بہت سي جنسوں میں ایک سي تبدیل واقع ھوئي ھو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام تبدل ظہور میں آیا ھو تو کوئي صورت تدارک کي متصور نہیں اور جو جنس کہ ایسي تبدیلیوں کي تابع ھوتي ھی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ سکتے ھیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں *

اکثر یہہ بیان ھوتا ھی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا ھی کہ تمام جنسوں کي قیمت یک لخت بڑھتي گھٹتي ھی اگر ھمسے پوچھا جاوے تو ھم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں ھی کیونکہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ھر جنس کي مقدار معین ھر دوسري جنس کي مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیتے ھیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسي جنس میں اندازہ کرتے ھیں اور وہ جنس خارج از حساب روپیہ ھوتا ھی یا محنت ھوتي ھی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال ھوا کہ تمام جنسوں کي قیمت جس میں روپیہ بھي شامل ھی سولھویں صدي سے محنت کے حسابوں کہٹ گئي یعني تھوڑي محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنسیں دیجانے لگیں چنانچہ کوئي چیز ایسي نہیں معلوم ھوتی جسکي مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شہزادي ایلزبٹ کي سلطنت کے اخر عہد میں ملتي تھي اُس سے کم نہ حاصل ھو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کي لڑائي کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلي لڑائي کے بعد بھیجا گیا تھا فرانس میں واپس آیا اور ھزاروں آدمي اُسکے ساتھہ ھوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئي تب وہ پیرس میں داخل ھوا اور وھاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنھوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تھا پھر متفق ھوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کي آخر لڑائي میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباھي نصیب ھوئي بعد اُسکے جزیرہ سینٹ‌ھلینا میں جو بحر اٹلینٹک میں افریقہ کے مغرب کو ھی بھیجا گیا اور وھیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي شامل ھے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیہ کي عوض میں زیادہ محنت اور جنسیں حاصل ھونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے متدمہ میں ھم کرتے ھیں وہ یہہ ھي کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي ھوتي ھیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر ھوتا ھی مثلاً اگر شہر نیوکیسل میں ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت کھان کے اندر سوا روپیہ ھو تو کھان کے باھر اڑھائي روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام ھل میں پانچروپیہ ھوگي یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے ہول تک پہنچ جاوے تو في ٹن آٹھہ روپیہ اُسکي قیمت ھوگي اور رفتہ رفتہ قدر اُسکي یہہ ھو جاویگي کہ اگر گراس وینر سکوئیر کا رھنے والا اپني کوٹھریوں کو † ساڑے بارہ روپیہ في ٹن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی والا سمجھیگا ایک ٹن کوئیلہ اگر ھر حالتمیں في حد ذاتہ وھي ھے مگر علم انتظام مدن کي روسے کھان کے اندر اور اُسکے باھر اور مقام ھل اور گراس وینر سکوئیر میں اُسکو مختلف الجنس سمجھنا چاھیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو بڑھتے جاتے ھیں اُسیقدر مختلف ھرجوں کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ھوتے جاتے ھیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف جنسوں سے معاوضہ کے قابل ھو جاتے ھیں فرض کرو کہ مقام نیوکیسل میں بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئیلوں کے بیس ٹن کو بکتا ھے اور وھي کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے کہ ایک ٹن گیہوں کے بدلہ میں چار ٹن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید اوڈسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رھے کہ کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس جنس کا مقام اور نیز دُوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري ھے اور اکثر حالتوں میں دریافت ھوگا کہ اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہاں اُن کا استعمال کیا جاتا ھی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز ھی چنانچہ دوردراز کي جنس کا خریدار اُسکے مقام استعمال تک لیجانے کي محنت اور اُس محنت

† یہہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي ھی حقیقي نہیں ھی

کي اجرت پر پیشگي روپیہ لگانے کے زمانہ پر محصول ادا کرنے اور علاوہ اُن کے رستہ کي جوکھوں پر لحاظ کرتا ھی باوجود ان باتوں کے اسبات کا خطرہ بھي اُسکو ضرور ھوتا ھے کہ قسم اس جنس کي شاید اُس قسم کے نمونہ سے مطابق نہو جسکے خیال سے خرید اُسکي کي گئي اگرچہ اڈن برا سے لنڈن تک ایک الماس کے لیجانے میں خرچ اور جوکھوں بہت تھوڑي ھی مگر قیمت اُسکي اُسکے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف ھے اور یہہ وصف ایسے ھیں کہ اُنکي حیثیت سے خریداروں کا مطمئن کرنا ایسا دشوار ھی کہ جو قیمت الماس کي کمال آساني سے اڈن برا میں حاصل ھوسکتي ھی وہ لنڈن میں کمال دشواري سے مل سکتي ھی اور اگرچہ کوئیلہ کسي معین کھان کا ایک اچھي قسم کا محقق ھی مگر جو خرچ اور نقصان وقت اور جوکھوں اور محصول نیوکیسل سے گراس وینر سکوئیر تک لیجانے کا لازم آتا ھي وہ ایسے امور ھیں کہ گراس وینر تک پہنچنے پر ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت اُس قیمت سے پچگني بڑہ جاتي ھی جو نیوکیسل میں عام رائج تھي *

اُن اعتراضوں کي تردید جو دولت کے معنوں پر ھوئے ھیں

ھمکو یقین واثق ھی کہ دولت کے یہہ معني کہ وہ تمام چیزیں یا صرف وہ چیزیں ھیں کہ قیمت رکھتي ھوں یا اُنکو خرید سکتي ھوں یا کرایہ پر لے سکتي ھوں باستثناے آرچ بشپ ویتلائي صاحب کے کسي اور مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نہیں رکھتے *

متقدم اختلاف یہہ ھیں کہ بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف مادي پیداوار سمجھتے ھیں اور بعض بعض اُن میں اُن چیزوں کو داخل کرتے ھیں جو آدمي کي محنت سے پیدا یا حاصل ھوتي ھیں اور بعض بعض قیمت یا معاوضہ کو دولت کے معنوں میں داخل کرنے پر اعتراض کرتے ھیں *

اور یہہ سوال کہ غیر مادي چیزوں کو بھي دولت کي چیزونمیں سمجھنا چاھیئے یا نہیں بحث و مباحثہ کا مقام ھے لیکن جب تحصیل دولت کا مذکور ھوگا تب سوال مذکور پر بحث کیجاویگي معلوم ھوتا ھی کہ بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل ٹارنز صاحب اور مالتھس صاحب اور فلورزاستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ہیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف هوتي هی یہہ خیال کرتے ہیں کہ ایسی محدود معنوں میں هرشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے ہیں داخل هو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب داخل ہیں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بھي داخل ہیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں هوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے ہیں کہ ترک کرنا اُنکا اس سے بہتر هی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بھي دخیل هو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتھس صاحب اور کرنل ٹارنزصاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ہیں پہلي راے واضح هوتي هی *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا نام هی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیدہ هوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تھوڑي بہت محنت درکار هووے *

اور کرنل ٹارنز صاحب کا یہہ مقولہ هی کہ مفہوم دولت میں وہ مادي چیزیں داخل ہیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع هوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار هو جو قصداً عمل میں آوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ہیں یعنی ایک افادہ اور دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي هے اور جو چیزیں کہ مضموں افادہ سے خالي ہیں اور برامدکار اُنسے نہیں هوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں هوتیں وہ ایسي هوتي ہیں جیسے همارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وہ چیزیں هماري دولت کے اجزاء نہیں هوتیں بر خلاف انکے وہ چیزیں ہیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت ضروري ہیں اگر وہ علاوہ مفید هونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں هوتیں تو وہ مفہوم دولت میں داخل نہیں مثلاً هوا جو دم کي راہ هم

کھینچتے ھیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو ھم کو گرم کرتي ھیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور بغایت ضروري ھیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج ھی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے ھیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعونسے کچھہ زیادہ ضروري و لابدي نہیں مگر ادخال اُنکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب ھی کہ علاوہ افادہ کے اُنمین یہہ بات بھي پائي جاتي ھی کہ وہ محنت سے ھاتھہ آتي ھیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان ھی کہ دولت کا مخرج صرف محنت ھی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي ھیں انصرام اُسکا خود بخود ھوتا ھی یعني خدا ھمکو بے تکلف دیتا ھی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نہووے تب تک وہ قیمت سے خارج ھی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا ھے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر ھمکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منھہ تک نہ پہونچاوین تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي ھو کہ اُسکے مناسب متصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نہو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع ھو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت ھاتھہ آئے اور محض خداداد ھے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگان سمجھي جاویگي *

واضح ھو کہ مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یہہ بات مفہوم ھوتي ھی کہ وہ مفہوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے ھیں جو قصداً ظہور میں آتے ھیں اور یہہ بات صاف ھی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم ھی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام ھی تو رکابي سے اوٹھانا بھي محنت کا کام ھی اور مجلس دعوت میں ھر مہمان اپني خوراک اُس محنت سے حاصل کرتا ھی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا ھی غرض کہ ایسي ایسي بے تھکانے باتوں سے جنسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا چوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابي ترقي کي مانع ہوئي *

مالتھس اور ٹارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکي یہہ دریافت ہوئي کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئي اور وصف بھي قیمت کے لیئے ضروري چاہیئے اور دوسرے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتي ہیں وہ تمام قیمتي ہوتي ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتي چیزوں کي تحصیل میں تھوڑي بہت محنت صرف ہوني چاہیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروري نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگي جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتي ہی مثلاً سمندر کے کنارے پھرتے پھرتے کوئي موتي اتفاق سے ہاتھہ آجاوے تو کیا اُس موتي کي قیمت نہوگي اور جوہري اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتي کي قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُٹھانے میں صرف ہوئي اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتي ایسے حال میں ہاتھہ آیا کہ میں اُستر مچھلي کھا رہا تھا تو اسصورت میں اُٹھانے کي محنت متصور نہیں ہوتي علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکي قیمت نہوگي اور اگر بجاے اس لوھے کے جو کھان سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ھي لوھا ہوتا تو کیا اُس آسماني لوھے کي قیمت اس لوھے کي قیمت سے زیادہ نہ ہوتي ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروري محنت کا زیادہ ہونا اُسکي قیمت کو پورا کرتا ہی اِسلیئے کہ محنت کي مقدار حصول محدود ہوتي ہی تو یہہ بات لازم آتي ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروري ہی وہ چیز اُسي ضروري محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتي ہی مگر کوئي اور بھي ایساھي سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقي قیمت کے لیئے ایساھي موثر باعث ہی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکي تحصیل میں لابدي ہی اُسکي قیمت کا سبب ہو جاتي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام جنسیں جو ہمارے کام آتي ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور مجسم کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ھي بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتي ھی کہ وہ قیمتي ٹھہتیں یا جس مناسبت سے کہ في الحال اُنکا معاوضہ ھوتا ھی اُسي مناسبت سے نہوتا *

باقي رکارڈو صاحب کو جواب بوجوہ مفصلہ ذیل دیا جاتا ھی اول یہہ کہ دولت کي وہ چیزیں جنکي قیمت کا باعث وہ محنت نہیں جو اُنکي تحصیل میں صرف ھوئي وہ دولت کا کوئي جزء نہیں بلکہ خود کامل دولت ھیں دوسرے یہہ کہ جب مقدار حصول کي محدودیت محنت کي قیمت کے واسطے ضروري ھی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر ھی شرط اُسکي ماننا عام سبب کي جگہہ جزوي سبب کو قایم کرنا ھي نہیں ھی بلکہ حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا ھی جو محنت کو قوت پنہچاتا ھی *

اب ھمکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقي رھا جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے کہ دولت اُن چیزوں کا نام ھی جو قیمت رکھتي ھوں اور جو لوگ لاگت کي جگہہ قیمت کو اِستعمال کرتے ھیں اور دونوں کو برابر سمجھتے ھیں یا ایسي طرح اُسکو برتتے ھیں کہ اُسمیں ھر شے مفید کو شامل کرتے ھیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل ھونے پر اُنکا اعتراض بجا ھی اور ھم بھي معترض ھوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے کہ وہ معني مذکورہ میں داخل ھوتے مگر اور مؤلفونکا یہہ نقشہ ھے کہ اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض ھے چنانچہ وہ یہہ اعتراض کرتے ھیں کہ اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رسالہ ھذا نے پسند کیئے لازم آتا ھے کہ ایک چیز ایک کے حق میں دولت ھو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہہ بات کچھہ چھپي ھوئي نہیں اور یہہ بھي ظاھر ھے کہ ایک ھي وصف ایک آدمي کے واسطے بعض وقتوں میں دولت ھوسکتا ھی اور وھي صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں ھوسکتي جیسے کہ انگریزي قانونوں کا علم انگلستان میں وجہہ معیشت اور فرانس میں فراسیسي اصولوں کي مہارت ذریعہ رزق کا ھے اور بعد چندے یہہ اتفاق پڑے کہ انگریزي قانوں داں اپنے علم و کمال کے سوا کوئي مال اپنے ھمراہ نہ لیجاوے اور فرانس کي سکونت

اختیار کرے یا فراسیسي قانون دان انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو اَسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور ایسي هي وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں هزار خواري سے بسر کریگا اور کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس هوگا اور ایسي هي اگر کوئي بہانڈ متقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جوگانے بجانے اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کہنا شایاں هی کہ وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نوهیں مگر هم بڑے حیران هیں کہ صرف اتني تمیز و تفریق سے هماري تقریر شافي پر جو دولت کے معنوں میں بیان کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ جنسوں کي بہت کثرت هوگي مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باهم مفقود هی تو وهاں هماري اصطلاح کے بموجب دولت کا نام و نشان نهوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نهوگي اسلیئے کہ جہاں کہیں ایسي صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري نہیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نہیں رہ سکتا اور جب کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفہوم میں داخل هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچھا هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض نہیں کہ خلقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا همکو تجربہ نہیں *

علم انتظام مدن کي چار اصول

هم بيان کرچکے که جن حقيقتوں پر بنياد اُس علم کي هے وہ حقيقتيں چند اصلوں ميں محصور هيں اور وہ اصول غور و تحقيق اور صحيح قياس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتيجے هوتے هيں اور وہ کل چار اصول هيں پهلے يهہ که هر شخص جهاں تک ممکن هو بهت تهوڑي محنت اور مال کے خرچ سے زيادہ دولت حاصل کيا چاهتا هی *

دوسري يهہ که دنيا کي آبادي اخلاقي يا جسماني خرابي کے باعث سے يا دولت کي اُن چيزوں کي قلت کے انديشہ سے محدود و محصور هی جو هر فرقہ کي خاص خاص عادتوں سے متعلق هيں *

تيسري يهہ که محنت اور باقي اور تمام ذريعوں کي قوتيں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح سے بيحد و غايت بڑہ سکتي هيں که اُن ذريعونکے حاصلات کو حاصلات آيندہ کے ليئے ذريعہ ٹهراويں *

چوتهي يهہ که جب فن کشتکاري بدستور رهے اور کسي ضلع ميں دستور معمول کے نسبت کسي زمين پر زيادہ محنت کيجاوے تو اُس محنت سے ايسا معاوضہ پيدا هوگا که وہ محنت کي نسبت کم هوگا يا يوں کها جاوے که اگرچہ محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار ميں ترقي هوتي هی مگر اُس نسبت سے نهيں هوتے جس نسبت سے که محنت زيادہ صرف کيجاتي هی منجملہ ان اصولونکے پهلي اصل صحيح قياس کا ثمرہ هی اور باقي تينوں غور و تحقيق کے نتيجے هيں اور اسليئے که پهلي دوسري اصل کے بيانميں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکهتي هيں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بهت کم آتا هی تو پهلے پهل اُن دونوں کو بيان کرينگی اور بعد اُنکے تيسري چوتهي سے بحث کيجاويگي مگر پهلي اور دوسري اصل ايسي بديهي هی که ابهي همکو اُسکا سچ مان لينا چاهيئے کوئي شخص ايسا نهوگا جو انسان کے صرف ذاتي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمايہ کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پهلي اصل کي راستي کي نسبت کسيطرح کا شک و شبهہ کريگا اور دوسري اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و يقين کے ليئے صرف اتني بات تسليم کرني ضروري هی که اگر وہ اصل صحيح اور درست نهوتي تو کوئي زميں عمدہ زمينونکے سوا هرگز کاشت ميں نہ آتي اسليئے که اگر

ایک اکیلے کہیت کے حاصلات بتدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھتے تو اُسي اکیلے کہیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي هوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواهش پر مبني هی

اس بیان سے کہ هر شخص تہوڑي محنت اور تہوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاهتا هی یہہ سمجھنا نچاهیئے کہ مراد اُس سے یہہ هے کہ هر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایان چاهتا هی اور یہہ بهي نہ سمجھنا چاهیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواهش هی یا مقدم مقصود هونا چاهیئے بلکہ مراد اتني هی کہ هو شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نہیں سمجھتا اور بعض بعض ایسي خواهشیں رکھتا هی کہ ابتک وہ پوري نہیں هوئیں مگر وہ یقین کرتا هی کہ دولت کي ترقي سے پوري هوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انہوکي انہوکي هوتي هیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف هوتے هیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار و حکومت چاهتے هیں اور بعضے امتیاز و شہرت پر مرتے هیں اور بعضے فرصت کو دوست رکھتے هیں اور بعضے شغل جسمانی پر جاں دیتے هیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجھتے هیں اور بعضے ایسے سخي داتا هیں کہ نفع رساني کي فکر میں رهتے هیں اور ایسے لوگ بہت کم هیں جو حتی الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز هی کہ سب لوگ اُسکے مرید هیں اور سارا باعث یہہ هی کہ وہ دولت کا خلاصہ هی جسکے پاس وہ هوتا هی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا هی لوگوں کے کام آسکتا هی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا هی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي روز افزوں دے سکتا هی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ هو بڑها سکتا هی (غرضکہ روپیہ کي بڑي بات هی باقي سب خرافات هی) کسي شاعر نے خوب کہا هی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب شوقوں کے هر شوق بہت سي دولت کو کهو سکتا هے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے ہیں اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے ہیں تو یہہ لازم آتا ہے کہ دولت کي خواہش سیر ہونے کے قابل نہیں ہرچند کہ زیادہ دولت کي خواہش میں تمام لوگ شریک ہیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ہیں وہ بیحد و غایت ہیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ہیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف ہوتے ہیں اور ایک ہي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ ہي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ہوا کھانے اور میدان میں رہنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو ہاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ہے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ہیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ہوتا ہے مگر تجربہ کي روسے دریافت ہوتا ہے بلکہ بلا تجربہ ہي معلوم ہوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ہیں وہاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ہوتے ہیں اور مدتوں تک جاري رہتے ہیں جیسیکہ ہالنڈ اور گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریٹ برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ہیں اور یہہ ایسے لوگ ہیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے ہیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رہی ہیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ہیں جسکو انگریز اپنا وبال جاں سمجھتے ہیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ہوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ہوجاتے *

ہمنے جس غرض سے ایسے امر بدیہي پر اسقدر گفتگو کي جو اظہرمن الشمس ہی اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور ہی چنانچہ پہلي وجہہ یہہ ہی کہ اگرچہ ہم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاهیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں اسي اصل سے کام لیا جاتا هے اور اِسلیئے تشریح اسکي مناسب سمجھي غرضکہ یہي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعنے معاوضہ کے مسئلہ کي بنیاد هے اور اس علم میں ایسي هی جیسیکہ علم طبعي میں میلان و کشش کا قاعدہ هی اور یہہ اصل بجاے خود ایسي هی کہ اُس سے آگے عقل کي رسائي نہیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت هیں اور جس تحقیق کامل پر یہہ علم مبني هی اسکے بیان میں یہہ شایان نہیں کہ بنیاد اُسکي چھوڑ دي جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیہي امر کے پڑھنے میں صرف هوگا جس میں شک و شبہہ نہیں *

دوسري وجہہ یہہ هی کہ اگرچہ یہہ اصل ظاهر و باهر هی مگر بعض بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہ شبہہ کیا هی اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے مخالف هی جو نہایت مشہور و معروف هی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی طرف دار هیں اور وہ مسئلہ کسي شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا هی *

واضح هو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد هی کہ کسي چیز کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواهش سے زیادہ هووے خواہ اُس مقدار سے زائد هووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي چیزیں دے سکتے هیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا هیں جو اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجراے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس هیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد طیار هوتي هیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي هی اُسیقدر چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑہ جاتے هیں اور اهل تصنیف اپني محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے هیں کہ کوئي نسخہ دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں هیں کہ نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے هیں لیکن حساب کي رو سے دریافت هوا کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت و دشواري بھي اُس قیمت پر فروخت نہیں هوتی جس قیمت پر شروع میں وہ کتاب مشتہر هوئي تھي چنانچہ معمولي حالت میں پہلے سال میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت هوتے هیں اور دوسرے برس کل تیس چالیس بکتي هیں یہاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً ہو جاتي ہی اور باقي نسخےگاہ بے گاہ کتب فروشوں میں نیلام ہوتے ہیں اور اُنکے حق میں یہي بھلا ہوتا ہی کہ وہ نیلاموں کے ذریعہ سے بک جاویں تاکہ لوگوں میں پھر مشتہر ہوویں مگر بعد اُسکے دریافت ہوتا ہی کہ اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدي نگئیں بلکہ ردي سمجھکر خریدي گئیں *

واضح ہو کہ زائد از حاجت کي تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا کہ اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظہ سے ایسي زائد از حاجت پیدا کرنے کي مثال واضح ہو جاویگي جو لوگوں کي خریداري کے قابل ہونے کے خیال سے نہیں بلکہ اُنکي خواہش کي غلط گماني سے ظہور میں آتي ہی اور جہاں کہیں کہ نئي تجارت جاري ہوتي ہی تو عموماً ان دونوں غلط فہمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکھٹي کي جاتي ہیں کہ وہ حاجت سے زائد سے زائد ہوتي ہیں چنانچہ ہر کسیکو یہہ بات یاد ہوگي کہ جب انگریزوں کي امریکا کے اُس حصہ تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوں کي عملداري ہی رسائي ہوئي یعني انگریزوں کي تجارت وہاں تک پہونچي تو بڑي بڑي انگیٹھیاں اور برف پر چلنے کي جوتیاں اور پاني گرم کرنیکی باسن کسقدر وہاں بھیجے گئے تھے اور جب تک کہ اُن لوگوں کي اصل مفلسي دریافت ہوئي تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکورہ بالا سے روز روز بھرتي رہے اگرچہ یہہ چیزیں اُنکي حاجتوں کے مناسب تھیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تھیں غرض کہ ایسي ایسي غلط فہمیاں اکثر واقع ہوتي ہیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نہیں تعجب یہہ ہی کہ بہت کم آدمي اُنسے بچتے ہیں مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ ان دو سببوں میں سے ایک نہ ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے ایک یہہ کہ دولت کي وہ چیزیں جو حاجت سے زیادہ ہوتي ہیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کي جاتي ہیں کہ وہ محتاج اُنکے نہیں ہوتے اور دوسرے یہہ کہ اُن لوگوں کے پاس ایسي چیزیں موجود نہیں ہوتیں کہ وہ اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے والوں کي خواہشوں کے مناسب و شایاں ہوویں تاکہ وہ اُنکو اُنکے معاوضہ میں دے سکیں اور اصل یہہ ہی کہ ایسا جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسي سبب کے ذریعہ سے واقع ہووے تجارت کي معمولي واردات

گنا جاتا ھی مگر یہہ پہلي اصل اُس راے کے خلاف ھے جسکي رو سے جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا دونو ممکن ھیں اور اُسکي روسے یہہ بات ممکن سمجھي جاتي ھی کہ ایک ھي وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدني ھونا دونو زاید از حاجت ھوسکتي ھیں یعني سب لوگ ھر چیز کا بہت سا ذخیرہ رکھہ سکتے ھیں اور یہہ ایک ایسي بات ھی کہ جو بحثیں سوداگري معاملوں پر زباني ھوتي ھیں اُنمیں اکثر واقع نہیں ھوتي بلکہ اچھے اچھے اھل تصنیف اسبات کو درج کتاب کرتے ھیں اب اُس رائی کي روسے دولت کي تمام چیزیں صرف زیادہ ھي نہیں بلکہ بہت افراط سے زیادہ ھوسکتي ھیں تو مساوي معاوضوں کي قلت زاید از حاجت ھونے کا سبب نہیں ھوسکتي ھی اور یہہ بھي خیال میں نہیں آسکتا کہ تجارت کے معاملہ تمام ایسے بیڈھنگے ھوجاوین کہ بایع و مشتري اُنکے سبب سے بطرز معقول خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رھیں فرض کرو کہ زید کي مطلوب شے بکر کے پاس اور بکر کي مطلوب شے زید کے پاس موجود ھی تو یہہ ممکن نہیں کہ وہ دونو بجاے اسبات کے کہ باھم معاوضہ کریں اپني اپني جنسوں کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپني اپني حاجتوں کي چیزیں موجود ھیں اور زید و بکر سے خریدنا نہیں چاھتے اور اُنکے پاس معاوضہ کرنیکے وسیلے موجود نہیں پس اب اگر یہہ خیال کرنا بیہودہ ھی کہ ایسي عام غلطي کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا ھونا چیزونکا ھوسکتا ھی تو صرف یہہ خیال باقي رھا کہ بالکل زاید از حاجت پیدا ھونا چیزوں کا اس سبب سے ھوسکتا ھی کہ کسیکو کسي شے کي حاجت نرھی یعنے تمام لوگوں کے پاس اُنکي ضروري چیزین اسقدر موجود ھوں جسکے باعث سے ایک دوسرے کي فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت ھونا اُنکا ضروري نہیں اور واضح ھو کہ یہہ بات اُس اصل کے خلاف ھی جسکا ھم بیان کرتے ھیں یعني ھر بشر زیادتي دولت کا خواستگار ھی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود هونے کے اسباب پر مبني هے

بعد بیاں اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمیں کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تہوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواہاں هی همکو لازم هوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي هیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے هیں اخلاقي یا جساني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو هر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق هیں محدود و محصور هی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي هی اور ایسي واضح هے کہ کبھي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ هر قسم کا درخت اور هر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑهنے کے قابل هی همیشہ بڑها کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں هووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج هی یعني جس میں بڑهنے کي صلاحیت هوتي هی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظهور میں آتي هی غرضکہ بہت سي ترقي هوتي هی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑهنے کي قابلیت رکهتا هی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر هوتا هی چنانچہ هم جانتے هیں کہ گیہوں سالانہ درخت هی یعني ایک سال میں آغاز و انجام اُسکا پورا هو جاتا هی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر هے کہ ایک درخت سے چهہ درخت پیدا هو جاتے هیں اور اسي قیاس سے ایک ایکر کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چها سکتي هی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑهنے کي قابلیت رکهتي هی تحقیق هوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي هر پچیسویں برس دوگني هوجاتي هی *

ایک سي آب و ہوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان ہوتي ہی اور یہہ اِسلیئے کہتے ہیں کہ تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي ہی اگر قوت تولید جلد بند نہو تو بچوں کي ریل پیل ہو جاتي ہی امریکا کے اضلاع متفقہ میں جو ایسے اضلاع ہیں کہ اُنھیں میں اِنسان کي نسل بڑھنے کا وہ حساب جو ہمنے بیان کیا بہت صاف محقق ہوا ہی باشندوں کا یہہ حال ہی کہ وہ تھوڑے دنوں جیتے ہیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نہیں ہوتیں اور اسي سے یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصہ حیات ایسا ہی کہ تعداد اُنکي ہر پچیسویں برس میں دوگني ہو جاتي ہی اور اسي حساب سے ہر ملک کے باشندے ہر پانسو برس کے عرصہ میں تعداد سابق سے دس لاکھہ مرتبہ زیادہ بڑہ جاتے ہیں اور اسي قاعدہ سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصہ میں پچاس کھرب اور ایک نیل ہو جاویگي وہ ایسي گھني آبادي ہوگي کہ پانوں رکھنے کو جگہہ نہ ملیگي جب کہ انسان میں بڑھنے کي قوتیں ایسي ایسي ہیں پھر اب یہہ سوال وارد ہوتا ہی کہ اُن ترقیونکے موانع کیا ہیں اور کیا باعث ہی کہ دنیا کي آبادي جیسے کہ پانسو برس پہلے تھي اُس سے دس لاکھہ مرتبہ بڑھنے کي جگہہ بظاہر اب دوگني معلوم نہیں ہوتي اور حقیقت میں چوگني نہیں ہوئي ہی *

مالتھس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یہہ وہ مانع ہی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یہہ وہ مانع ہی جو درازي عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي ہی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي ہوتي ہی جو کہ آبادي کے محدود ہونے کے لیئے صرف بارآوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاہي پر ہی یہہ حساب قایم ہی اسلیئے مالتھس صاحب کے تقسیم کامل ہی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي ہی اور بدکاري اور نفرت شادي سے مانع ممکن‌الزوال ہی اور یہہ بدکاري اخلاق کي برائي ہی اور شادي سے پرہیز کرنے کي وجہہ معقول باستثناء ایسي دو چار باتونکے جو اسقدر تھوڑي ہیں کہ اُنکے ہونے سے نتیجے میں فرق نہیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ ہی کہ وہ دولت کي چیزوں میں

داخل ہیں اور اسي لیئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم دور اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر ہوسکتي ہی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ ہمنے مشاہدہ کیا کہ اس مانع میں وہ سارے سبب داخل ہیں جو انسان کے عرصہ حیات کو ہمیشہ کم کرتے ہیں اور عمر طبعي تک نہیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشے جو تندرستي کو مضر ہیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کھانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت ہاتھہ نہ انا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نہ پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور ہر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شہروں کي آبادي سے ہوا کا خراب ہو جانا اور لڑائیوں کا ہونا اور بچونکا قتل اور قحط سالي اور وبائے عام کا ظہور غرضکہ ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل ہیں اور منجملہ ان سببوں کے بعض ایسے ہیں کہ بمقتضاے قاعدہ قدرت پیدا ہوتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ لوگوں کي جہل و حماقت سے ظہور میں اتے ہیں اور یہہ سب بالواسطہ جسماني خرابیاں ہیں اگرچہ منجملہ اُنکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے ہوتے ہیں *

اور وہ جسماني خرابي جسکا علاج نہیں ہوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نہیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت ہی یعني بھوکوں مرجانا اور یہہ مانع جانوروں کے بڑھنے سے علاقہ رکھتا ہی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا ہی اُسیقدر وہ مانع اسپر غالب ہوتا جاتا ہے چنانچہ نہایت پورے وحشیوں میں وہ مقدم اور علانیہ ہوتا ہی اور بہت تربیت یافتہ لوگوں میں نا معلوم ہونیکے قریب قریب ہوتا ہی مگر نامعلوم ہونے کا باعث یہہ ہی کہ بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے ہوتے ہیں *

ہم ابھي بیان کرچکے کہ یہہ عام قاعدہ ہے کہ زمین کا محاصل زیادہ محنت کي نسبت سے زیادہ پیدا نہیں ہوتا اور نیز یہہ بات بھي بیان کي گئي کہ انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصہ اتنا ہی کہ ایک ضلع معین میں ہر پچیس برس بعد آبادي دوچند ہوسکتي ہی تو بنظر مقدمات مذکورہ بالا یہہ واضح ہوا کہ ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار میں کیجاتي هی جو کسي وقت میں پیدا هوئي تو وہ ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آیندہ کو زیادتي بہت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعہ سے آیندہ ترقي کے وسیلہ وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو توسو برس کے عرصہ میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچی اور جب که یهہ بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگهہ سے لاسکیں تو کیا یهہ امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑهائي سو برس بعد آسي کروڑ انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهہ بات صاف ظاهر هے که پهلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پهلے اور نیز اُس زمانہ سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهہ تک پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب و هوا کي خوبي یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکینگے جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهہ لازم و واجب هے اب اگرچه بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني موانعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بهي پیش نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نه آوے اور کام و پیشه ٹهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشه افلاس و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع و مزاحم نهو تو صرف قحط هي ایسي بري بلا هے که وہ هماراپیچها نچهوریگا اور آبادي کي مزاحمت کرے گا *

اگرچه یهہ بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهہ هی که ایسا کبهي نهیں هوا اور نه آیندہ کو هوگا چنانچه وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پهلے یهہ که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نهونا جو موانع آبادي هیں ایک ایسي بڑي عمدہ تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کي اُجتک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجهها اعلے هے يهه بات ايسي تعليم يافته خلايق کي نسبت خيال ميں نهيں آتي که وه ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد بڑهنے والي آبادي کي خرابيوں کے ليئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو که وه اُن برائيوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے که مانع ممکن الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهه که يهه امر ممکن نهيں که جب قحط مانع ممتنع الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع الزوال اپنے ساتهه نه لاوے بلکه ايکدو ساتهه اُسکے لگے آوينگے چنانچه وباء عام اُس سے منفک نهيں هوتي اور قتل و قتال اُسکے تابع هوتے هيں اور وجهه اُسکي يهه هی که تمام لوگ افلاس وفاقه سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي اُنکو گوارا نهوگا جهاں کهيں که لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هی يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابه کي صورت پيدا هو جاتي هي که اُسکا غربا کي بغاوت نام رکهتے هيں نا تربيت يافته قومونميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هی که وه لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پروس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضه کرتے هيں چنانچه آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياه کرتے هيں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آواره دشت غربت کر ديتے هيں بعد اُسکے جب وه لوگ اُنپر حمله کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهه هی که تمام موانع ممتنع الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقه رکهتے هيں چنانچه آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں اُنکي بربادي کا باعث وه ايک هي مانع نهيں هوتا بلکه چند اور مانع اُسکے پوشيده معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هی اُنميں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع‌الزوال لڑائیاں ہیں جو لوٹ † کھسوٹ کے واسطے واقع ہوتي ہیں اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑي خرابیوں کا باعث ہوتا ہی یہاں تک کہ جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمہ اُٹھایا جاتا ہی وہاں اور مانع بھي ظہور کرتے ہیں چنانچہ حملوں کے خوف سے تمام باشندے ایک جگہہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت ہجوم سے شہروں کي ہوا خراب ہوگي اور کاشت اُن لوگوں کي ایسے کھیتوں میں منحصور رہیگي جو شہروں کے آس پاس ہونگے اور حملوں کے خوف سے اگر تجارت اُنکي ایک لخت تباہ نہوگي تو اتنا خلل ضرور ہوگا کہ وہ تجارت پرورش کا مخرج نہ رہیگي اور یہہ قاعدہ ہی کہ جب دھاوا ہوتا ہی تو اکثر وہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں جن پر دھاوا پڑتا ہی چنانچہ اسي مانع کي بدولت افریقہ اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک برباد ہیں *

اور جب کہ بروس صاحب نے ایبس‌سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنھوں نے اتھارہ ضلع کو مشاہدہ کیا جسپر عرب دیوینا دھاوے کیا کرتے ہیں کہ وہ بالکل ویران پڑا ہی اور مکان اُسکے کھنڈر ہو گئے ان صاحب نے موضع گویگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کي کہ اُسکي فصلوں کو ایک برس پہلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تھا اور حال اُسکا یہہ ہوا تھا کہ تمام باشندے بھوک کے مارے مرگئے تھے اور اُنکي ہڈیاں جابجا پھیلي پڑي تھیں اور کسي نے اُنکو دفن نکیا تھا سیاحوں یعني بروس صاحب کے ہمراہیوں نے کوئي جگہہ ہڈیوں سے پاک صاف نپائي مجبور اُن ہڈیوں ہي پر خیمہ ایستادہ کیا بعد اُسکے دوسري منزل مقام تیوا میں ہوئي چنانچہ وہ صاحب اِس مقام کي نسبت یہہ فرماتے ہیں کہ یہہ مقام

† نہایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع ہی کہ اس رسالہ کے مولف نے نا تربیت یافتہ قوم کا جو حال لکھا ہی خود اہل ہند نے کمبخت سنہ ۱۸۵۷ع میں اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کي سزا تھے آپسکي لڑائي اور آپسکي لوٹ کھسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گھرانے تباہ و برباد ہوگئے نا تربیت یافتہ ہونا دوسرونکو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتا ہی دیکھئے کہ اہل ہند کب جاگتے ہیں اور کب اپنے منہہ پر سے ناتربیت یافتہ ہونیکا دھبہ چھڑاتے ہیں

بھي اُسوقت تک صحیح و سلامت رھیگا جب تک کہ عرب اُسکا قصد نہیں کرینگے اور جسدن کہ رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کھیتوں کو جلا پھونک کر خاک سیا کرینگے تو اُسکے باشندوں کي ھڈیاں بھي ایسے ھي زمین پر پڑي رہ جاوینگي جیسیکہ گریگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تھیں *

جو قومیں تربیت یافتہ نہیں ھوتیں یا کم تربیت یافتہ ھوتي ھیں اُن میں موانع ممتنع الزوال میں سے لڑائي سے دوسرے درجہ کا مانع قحط عام ھی چنانچہ جب کوئي قوم ایسي معاش پر محصور ھوتي ھی جو کمال آساني سے حاصل ھوزے اور یہہ قومیں ایسي ھي ھوتي ھیں تو صرف موسموں کے اُولٹ پھیر سے اکثر قحط نازل ھوتا ھی اور جہاں کہیں لوگوں کے رنگ ڈھنگ اچھے ھیں اور حکم و اِنتظام اُنکا نہایت ٹھیک ٹھاک ھی یعنے وہ اچھي تربیت یافتہ ھیں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خیر و خیرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دلیہ پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے ھیں مگر کچھہ تھوڑي تربیت یافتہ وحشي قومیں جو محتاج و غریب ھوتي ھیں اور غیر ملکوں سے تجارت نہیں کرتي ھیں تو موسموں کے اولٹ پھیر سے نہایت سہمناک قومي بد بختي یعنے قحط کي کڑکڑي مصیبتیں اُٹھاتے ھیں چنانچہ ایسے لوگونکي جسقدر تاریخیں ھمارے پاس موجود ھیں اُنمیں قحط کے حالات نہایت مشہور اور یادگار و قایع کے طرح مندرج ھیں اور واضح ھو کہ یہہ موسموں کي اولٹ پھیر کے فساد ایسي حاجات اور مصائب کے درمیاں جنکو ایسے لوگ اُٹھاتے ھیں جنکي تعداد اسقدر بڑہ جاتي ھی کہ اُنمیں غذا کي پیداوار سب خرچ ھوجایا کرے اور ایسی افراط غلہ کے درمیاں جو لڑائي اور وبائے عام اور قحط تمام کے پیچھے رھے سہے لوگوں کو نصیب ھوتي ھی دایر و سایر رھتے ھیں باقي موانع ممتنع الزوال مثل فساد آب و ھوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصل کمي یا اصل ترقي کی مزاحمت کي نسبت ظاھرا نسبات پر زیادہ باعث معلوم ھوتي ھیں کہ لوگوں کي شادیاں اوائل عمر میں بہت آساني سے ھوا کریں چنانچہ بچوں کا قتل آبادي کے حق میں زیادہ مفید اسلیئے سمجھا گیا کہ دور اندیشي جو شادي کي ایک مانع ھی اُسکے برخلاف ایسي بات بتاتا ھی کہ اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل ھوتي ھی اگرچہ

یہہ بات سوچ لینی آسان ہی مگر اسکا عمل درامد مشکل ہی کیونکہ ماں باپ کے جی بہر جاتے ہیں یہانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رہتے ہیں اور اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ بعض اضلاع کی آب و ہوا ایسے خراب ہوتی ہی کہ وہ ضلعے آباد نہیں ہوتے اور اگر آباد بھی ہوتے ہیں تو ایسے بیگانہ لوگ اُنمیں آکر بستے ہیں جنکی تعداد نئے لوگوں کے آنے جانے سے قایم رہتی ہی چنانچہ اٹلی کے نہایت بڑے حصوں کا حال ایسا ہی دریافت ہوا اور باوصف خوبی آب و ہوا کے بڑے بڑے کارخانہ والے شہروں کے رنگ ڈھنگ بھی ایسے ہی برے نظر آتے ہیں اگر عمدہ عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کی صفائی اور اُنکے اطراف و جوانب کی اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ امریکہ کی پچھلی آبادیوں میں جہاں زمین کی افراط اور وسایل معیشت کی کثرت سے کوئی مانع ممکن الزوال تاثیر اپنی نہیں کرسکتا کوئی ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع ہووے ترقی آبادی کا مانع و مزاحم ہوتا ہی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و ہوا کی خرابی کا زور شور اسبات کی نسبت کہ وہ باشندوں کی تعداد اصلی تھوڑی تھوڑی کم کرے اسبات پر زیادہ باعث ہی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے یعنی ایک نسل دوسری کے بعد پیدا ہووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے بعض بعض اچھے ضلعوں میں جہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہی ایک برس کی اوسط موتیں ازتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور بلاد ہالنڈ کے بہت سے کہادر کے کانونمیں تیئیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ ہوتی ہیں مگر یہہ بات سمجھنا کہ پہلے ملک کی آبادی دوسرے ملک کے نسبت بہت گھنی اور بڑی ترقی پر ہوگی کمال غلط فہمی ہے بلکہ حال اُسکا برعکس ہے اسلیئے کہ پہلے ملک کے دیہات میں جیسی موتیں کم ہوتی ہیں ویسے ہی پیدایش بھی کم ہوتی ہے اور اسلیئے آبادی چھدری اور مستقل ہی اور ہالنڈ میں موتوں کی بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ ہوتی ہی اسلیئے اُسکی آبادی گھنی اور فی الجملہ ترقی پر ہی پس جبکہ تمام خلقت کی تعداد سے سالانہ پیدایشوں کی نسبت معلوم ہوجاوے تو اندازہ ترقی کا موتوں کی مناسبت پر منحصر ہوتا ہی اور اگر تمام خلقت کی تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم ہوجاوے تو پیدایشوں کي مناسبت پر ترقي کا حساب موقوف ہوتا ہے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کي تعداد معلوم ہوجاوے تو کثرت بار آوري پر ترقي منحصور ہوگي اور اگر کثرت بار اوري دریافت ہوجاوے تو حصر زیادتي کا درازي عمر پر ہوگا اور اگر دونوں باتیں دریافت ہوجاویں تو بڑھنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا ہی مگر ایک کے معلوم ہوجانے سے نتیجہ پورا نہیں ہوسکتا اگر سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کي تعداد حال سے بڑي مناسبت حاصل ہووے تو وہاں یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آبادي جلد جلد بڑھتي ہی یا برعکس اسکے موانع ممتنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم ہورہی ہیں یعنے لوگ بہت مرتے ہیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کي قلیل مناسبت سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ خلقت کي تعداد جلد جلد بڑھتي ہی یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپني دکھا رہی ہیں یعنے پیدایش بہت کم ہوتي ہی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط عرصہ حیات سے زیادہ ہی مگر موانع ممکن‌الزوال کي دھوم دھام انگلستان میں اس حد و غایت کو ہے کہ اضلاع امریکا میں ترقي کا اندازہ اضلاع انگلستان سے قریب دوچندکے ہے اور سوئیٹزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا عرصہ حیات جنکا ذکر ہوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے ہی مگر انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کي نسبت نہایت قوي و زبردست ہیں مگر سوئیٹزرلینڈ کي نسبت نہایت ضعیف و ناتواں اور اتنے خفیف و کمزور ہیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر ہوتي ہیں تو سوئیٹزرلینڈ کي آبادي تو اپني حالت پر رہتي ہی اور انگلستان کي آبادي روز روز بڑھتي ہی *

اگرچہ کسي ملک کے رہنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعي گواہي نہیں دیتا ہی کہ اُس ملک کے باشندوں کي تعداد بڑھتي جاتي ہی یا بجاے خود مستقل ہی مگر باوجود اسکے درازي عمر اُن باشندوں کے لیئے کمال صاحب اقبال ہونے کي ایسي عمدہ نشاني ہے کہ اُسمیں غلطي کو بہت کم دخل ہی اور پیدایشوں کي تعداد کي نسبت جسکي بنیاد پر پہلے متنبن بھروسا کرتے تھے درازي عمر ایسي پکي بات ہی کہ وہ دھوکہ

نہیں دیتي غرض کہ پیدایشوں کي نسبت درازي عمر صاحب اقبال ہونے کي دلیل روشن ہی *

واضح ہو کہ کوئي اخلاقي برائي یا جسمي خرابي ایسي نہیں کہ وہ بلا واسطہ یا بواسطہ کوتاهي عمر کي خواهاں نہو مگر بہت سي ایسي خرابیاں ہیں کہ وہ ترقي بارآوري پر صاف مایل و متوجہ ہیں چنانچہ گریٹ برٹن کا عرصہ حیات اُن اضلاع کے عرصہ حیات سے بہت زیادہ ہی جو آبادي میں گریٹ برٹن کي برابر ہیں اور یہہ ازدیاد اسبات کا ثبوت ہی کہ انگلستان کي آب و ہوا اور وہاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کي آب و ہوا و قانون و اصول سے نہایت عمدہ ہیں *

مانع ممکن الزوال

واضح ہو کہ اب ہم موانع ممکن الزوال سے بحث کرتے ہیں جو محدودیت آبادي کے باعث ہوتے ہیں یہہ بات پہلے معلوم ہو چکي کہ بدکاري کي کثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممکن الزوال ہیں *

معلوم ہوتا ہی کہ بدکاري ایسا بڑا مانع نہیں کہ جہاں بین اُسکي بہت سي کیجاوے ہاں یہہ بات مشہور ہی کہ بحر جنوبي کے بعض بعض جزیروں میں بدکاري بعضے عالي خاندانوں کي ترقي کي مانع مزاحم ہوئے اور معلوم ہوتا ہی کہ امریکا کے حبشیوں میں بھي تاثیر اُسنے بہت سي دکھائي مگر جزائر بحر جنوبي کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نہیں کہ اُنکي علیحدہ گفتگو کي جاوے اور جب کہ ہم اُن سب اخلاقي یا جسمي برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائي جاتي ہیں جمع کریں تو غالب یہہ ہی کہ ازالہ بدکاري سے اُنکي ابادي کي ترقي کو بہت تھوڑي مدد پہونچیگي *

باستثناے ان مثالوں کے ایسي عورتیں بہت کم ہیں کہ بدکاري سے بارآوري اُنکي یکقلم مسدود ہوگئي ہو یا قدرے قلیل کم ہو گئي ہو مگر وہ بیسوائیں جو عام پیشہ کرتیں ہیں اس حکم سے مستثنی ہیں اور یہہ بیسوائیں ابادي دنیا سے استدر کم مناسبت رکھتي ہیں کہ اُنکے بارآور نہونے سے جو امتناع ترقي ظہور میں آویگي وہ التفات وتوجہہ کے قابل نہیں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب ہم نفرت شادي کي بحث کرتے ہیں ہماري کتاب کے پڑھنے والے بخوبي واقف ہونگے کہ لفظ شادي سے وہ مخصوص یا دایمي تعلق ہي مراد نہیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا ہی بلکہ وہ اقرار مراد ہی کہ کسي مرد و عورت میں ہم صحبت ہونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع ہووے کہ وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي ہیں ہم پہلے بیان کرچکے کہ شادي سے پرہیز کرنیکي وجہہ معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ ہوتا ہی کہ وہ دولت کے نام سے پکاري جاتي ہیں یا یوں بیان کریں کہ وجہہ اُسکي دور اندیشي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ بعض بعض معاملے ایسے واقع ہو جاتے ہیں کہ بہت سے بھلے آدمي باوجود اسقدر دولتمندي کے کہ گھر باہر کے خرچ اُنکو معلوم بھي نہیں ہوتے کوارے رہ جاتے ہیں مگر یہہ لوگ اتنے تھوڑے ہیں کہ وہ التفات و توجہہ کے قابل نہیں یعني وہ لوگ آبادي کو نقصان فاحش نہیں پہونچا سکتے *

موانع ممکن‌الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نہیں گہٹاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشہ قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نہیں تو ہمسے کوئي غلطي مشکل سے ہوگي اگرچہ بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشہ ہي ترقي آبادي کا مانع ممکن‌الزوال ہی مگر باوجود اسکے یہہ امر بھي اظہر من‌الشمس ہی کہ مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشہ مختلف مختلف طورونسے تمام لوگوں کو ہوتا ہی بلکہ ایک ہي چیز کي حاجت کا اندیشہ مختلف گروہوں کے لوگوں پر انہوکے اثر پیدا کرتا ہی چنانچہ اناج کي قلت کا اندیشہ تمام انگریزوں کي طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشہ اور کہٹکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشہ مختلف گروہوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاہر کریگا غرض کہ ہر چیز کي کمي کا اندیشہ نئے نئے اثر پیدا کرتا ہی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکہ تین قسمونپر مناسب سمجھي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور ہوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشہ سے ہوتے ہیں چنانچہ

حتی الامکان اب یہہ بیان چاہیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یہہ ایسي قدیم اصطلاحیں هیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نہیں هوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑھنے والونکو یہہ بات یاد دلاني ضرور نہیں کہ یہہ اصطلاحیں کسي نہ کسي سے تعلق رکھتي هیں اور کوئي شخص ایسا همیشہ خاص هونا چاهیئے کہ کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت عیاشي هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکھنے کے واسطے لابدي هووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معہودہ میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجھا جاوے کہ اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بني رهے *

اور عیاشي کے سامان سے یہہ متصود هی کہ کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و وقار کے لیئے ضروري نہو *

یہہ بات واضح هی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک هي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتي هیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے هی کہ کوئي انگریز ایسا نہیں هی کہ برهنہ پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نہ پہونچاوے اور وهي جوتیاں اِسکاٹلنڈ کے نہایت ادنے باشندوں کے حق میں اسلیئےعیاشي هیں کہ وهاں کے رهنیوالے بدون اُٹھانے کسي تکلیف اور بعیزتي کے برهنہ پا پھرتے هیں اور جب کہ کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایہ ادنی سے پایہ اوسط تک ترقي کرتا هی تو وهي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتي هیں اور یہہ شخص بھي اِسلیئے جوتیاں نہیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبنے سے

† هندوستان میں بھي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹلینڈ کے هی یعنے هندوستان کے نہایت ادنی درجہ کے آدمي بغیر کسي تکلیف وبیعزتي کے برهنہ پا پھرتے هیں

محفوظ رهیں بلکہ اُسکے همسروں میں ابرو بهي بني رهے اور منجملہ اُن لوگونکے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیاں پهننے کے عادي هوتي هیں وہ جوتیاں ایسي ضروري هیں جیسیکہ تمام انگریزوں کو ضروري هیں اور ترکي یعنے روم کا یہہ حال هی کہ وهاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقہ کشي تکلف میں گني جاتي هے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج هی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقہ کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نهیں کرتے بلکہ خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے هیں اور حقیقت یہہ هی کہ بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقہ کشي ایسي عمدہ چیزیں گني جاتي هیں کہ مهمان اُنکا مستحق هوتا هی یهان تک کہ اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وہ ایسا خلاف تکلف سمجها جاتا هی جیسیکہ روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقہ کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مهمان نوازي تصور کیا جاتا هی جیسیکہ بلاد یورپ میں حقہ پیش کیا جاوے *

کہتے هیں کہ کهان میں سے کویلہ کاٹ نے والے اور جهازوں سے اسباب باهر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے هیں بدون سهارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹها نهیں سکتے اگر یہہ بات راست هی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي هي اور ایسا هي ایک کاڑي یا وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري هی اور سوداگر کو عیاشي هی *

باقي یہہ سوال کہ فلاني جنس تکلف سمجهي جاوے یا عیاشي

اور متوسطہ درجہ کے آدمي صرف پانو کی حفاظت هي کے لیئے جوتیاں نهیں پهنتے بلکہ برهنہ پا پهرنا اپنے همسروں میں بے عزتي بهي سمجهتے هیں اور اشراف آدمیونکا برهنہ پا پهرنا اور بهي زیادہ بیعزتي گني جاتي هی هندوستان میں اُس فرش پر جهاں بیٹهتے هیں جوتي پهنے جانا خلاف دستور یا یوں کهو کہ بے ادبي هی مگر اُس مقام سے جهاں سے ابهي فرش شروع نهیں هوا یا اُس جگهہ جهاں فرش نهیں هی گو وہ جگهہ کیسي هي صاف هو جوتي اُتار کر جانا ایسي هي بیعزتي کي بات هی جیسیکہ فرش پر جوتي پهنے جانا بے ادبي هی

گني جاوے ایسا سوال ھی کہ جواب اُسکا جب تک نہیں دیا جاتا کہ استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانہ دریافت نہوجاوے جو پوشاک کہ سو برس پہلے محض تکلف تھي وہ اب موٹي جھوٹي گني جاتي ھی اور جو مکان و متاع کہ اب بھلے آدمي کي نسبت تکلف سمجھا جاتا ھی وہ سو برس پہلے پارلیمنٹ کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تھي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کہلانیکے قابل ھوتي ھی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیادہ مضبوط و مستقل اور نہایت عام ھوتے ھیں اور یہہ اسباب ضرورت کچھہ اُن عادتوں پر منحصر ھیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچھہ اُسکے کام اور پیشہ کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آساني پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي ھیں اور کچھہ اُس بستي کي آب و ھوا پر جہاں وہ رھتا سہتا ھی موقوف و منحصر ھیں *

منجملہ اسباب مذکورہ بالا کے پہلے دو سببوں یعني عادت و پیشہ کو جوتیوں اور پورٹر شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و ھوا بڑا مقدم سبب ھی چنانچہ جو ایندھن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لیئے ضروري و لابدي ھیں وہ گرم ولایتوں میں محض بیکار و بیفائدہ ھیں اور اس لیئے کہ پیشہ و عادت آھستہ آھستہ بدلتے ھیں اور آب و ھوا میں کبھي کبھي تغیر آتا ھی تو وہ جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشندونکے لیئے ضروري ھوتي ھیں سیکڑوں برس نہیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں ھمیشہ بدلتي رھتي ھیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وہ مانع شادي خفیف ھوتا ھے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظہور میں آتا ھے جن مطلبوں بلکہ جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد ھوتے ھیں وہ خیال ایسے قوي اور مضبوط ھیں کہ بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نہیں ھرگز تھامے نہیں تھمتے بلکہ اصل یہہ ھے کہ قلت ضروریات کے خوف سے بھي ترقي آبادي کي روک تھام قرار واقعي نہیں ھوتي چنانچہ تربیت نایافتہ ملکوں میں جہاں قلت ضروریات کثرت سے ھوتي ھے مانع ممکن الزوال معطل سا رھتا ھے اگرچہ اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجھہ بوجھہ اور خطروں کي

سوچ بچار ہوتی ہیں مگر وہ اتنے دور اندیش اور عاقبت بیں نہیں ہوتے کہ وہ خطرات اُن پر دخل و اثر کریں یعنی وہ لوگ اُن کی پروا نہیں کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافتہ ہیں کہ تاثیر دور اندیشی کے قابل ہیں حال اُنکا یہہ ہے کہ یہہ خطرہ کہ اولاد اُنکی بھوکوں مرجاویگی اُنسے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے چلن کا کوئی عام قاعدہ مقرر نہیں کرتے بڑا مانع ممکن‌الزوال آبادی کا تکلفات کے ہاتھہ سے جانیکا اندیشہ یا اس امید کے پورے نہونے کا کہتکا ہے کہ بہت دنوں تک تنہا رہنے سے وہ اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاہ و حشمت کے وسیلے ہوں اور جب کہ کوئی انگریز شادی اور دوراندیشی میں سوچ بچار کرتا ہے تو جن باتونکا خوف اُسکو ہوتا ہے اُن میں خویش و اقارب کی فاقہ کشی اسلیئے داخل نہیں ہوتی کہ قوانین پرورش غربا کا سہارا ہوتا ہے یعنی وہ یہہ سمجھتا ہے کہ سرکارے محتاج خانوں سے کام اُنکا چلتا رہیگا *

یہہ تسلیم کیا کہ خواہشیں اُسکی نہایت خفیف و ضعیف ہوویں مگر باوجود اُسکے بدون پراگندہ دلی اور پریشاں خاطری کے یہہ خیال نہیں کرسکتا کہ عالم تجرد کی آمدنی اُس قدر و منزلت کے لیئے جو آج کل اپنے ہمچشموں میں حاصل ہے شادی کے بعد بھی کافی ہو جاوے اور جن تعلیموں کے فایدوں کے مزے آپ اُٹھاتا ہے اولاد اپنی اُن سے محروم رہے اور بات کو بنا لگے باقی جو بڑے آدمی ہیں اور کار و بار اُنکے بخوبی جاری ہیں وہ شادی سے بخوف تنگدستی پرہیز نہیں کرتے بلکہ باعث اُسکا یہہ فکر ہوتی ہے کہ عالم بیفکری میں دولت کو ترقی ہوگی اور انجام اُنکا یہہ ہوتا ہے کہ جب ترقی میں کوشش کرتے ہیں تو سعی انکی خالی جاتی ہے اور بجاے ترقی تنزل نصیب ہوتا ہے یہانتک کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسی فکر و تلاش میں وہ وقت گذرجاتا ہے جس میں وہ خانگی خوشیاں انجام پاتی ہیں جنکو ہر شخص اپنی جوانی میں غالباً تجویز کرتا ہے *

تکلفات کی ایسی ہی خواہشوں کے باعث سے وہ ملک تربیت یافتہ جو برسونسے بستے چلے آتے ہیں ایسی آبادی کی برائیوں سے امن و امان میں ہیں جسکی تعداد ایسے پرورش کے وسیلوں سے جو ارام و راحت

سے بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتي ہے باقي ایسے پرانے مضمون جنپر عام شکایت ہو سوا اسبات کے کہ پہلے لونگوں کي سادہ مزاجي اور حال کے لوگوں کي عیاشي کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت تہوڑے ہیں اور لوگوں کا یہہ حال ہی کہ وہ جیسي تعریف ایسے افلاس کي کرتے ہیں کہ جس میں نان خشک پر قناعت اور نمود کي باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا سے پرہیز کیا جاوے ویسي تعریف کسي خوبي کي نہیں کرتے اگرچہ وہ بیجاے خود نہایت نافع ہووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو اپنی بزرگوں سے نسبت کرتي ہیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کي مذمت کیجاتي ہی جسکو ہر نسل اپنے گہرانے سے مخصوص کرتي ہی اُسقدر کسي بري شے کي مذمت نہیں کیجاتي اگرچہ وہ شي بجاے خود کیسي ہي بري ہو *

سرسري نظر سے یہہ بات دریافت ہوتي ہی کہ جسطرح کہ اسراف کي عادتوں سے کسي شخص خاص کي دولت میں کمي آتي ہی اُسیطرح سے یہہ لازم ہی کہ کسي قوم کي دولت میں تاثیر اُسکي ایسي ہي ظاہر ہووے اور یہہ بات بہي معلوم ہووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے ہي مزے اُٹہاوے تمام لوگ محتاج ہوجاتے ہیں اور وجہہ اُسکي یہہ ہی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع ہوگیا اور جو کہ قومي سرمایہ لوگون کي بچت کي جمع سے مجتمع ہوتا ہی تو یہہ امر تحقیق ہی کہ اگر ہو شخص اپني آمدني بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا ہوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ ہوگي مگر یہہ بات ایسي ہي محقق ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو ثمرہ اُسکا بہي ویساہي برا ہوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ ہوتا ہے *

یہہ دریافت ہوچکا کہ اگر مانع دوراندیشي آبادي کي ترقي کي قوتوں کي روک تہام نکرے تو اُنسے طرح طرح کي اخلاقي برائیاں اور بہانت بہانت کي جسمي خرابیاں پیدا ہونگي ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں کہ اگر ہرشخص اپنے خرچوں کو اپني ضروریات پر محصور کرے تو اُسکا بہي نتیجہ بہت برا ہوگا چنانچہ اس صورت میں تمام لوگوں کي ساري حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر محصور رہینگي جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروري ولابدي هیں اور وہ حاجتیں بھي کوزیوں کے مول کي چیزوں سے برآمد هونگي منجملہ تربیت یافتہ قوموں کے کچھہ تھوڑے سے لوگ زمین کے بونے جوتنے میں مصروف هوتے هیں اور یہہ دستور قدیم هی کہ جب کسي قوم کي دولت روز بروز ترقي پاتي هے تو کاشتکار بہت کم هو جاتے هیں چنانچہ بلاد انگلستان کے کل باشندوں کي تھائي بھي کھیت کیار کے کام میں مصروف نہیں اور جو لوگ کہ مصروف بھي هیں وہ عیاشي کي چیزیں پیدا کرتے هیں البتہ آلو ایک ایسي غذا هے کہ اناج کي نسبت چھہ گني ملتي هے اور گوشت سے بیس گني زیادہ ملتي هے اور ادنی باشندگان ایرلینڈ کے قیافوں اور قوتوں کي جانچ تول سے هم کہہ سکتے هیں کہ یہہ خوراک مثل اناج اور گوشت کي صحت بخش بھي هے اناج و گوشت جسقدر کہ آلوؤں کي نسبت گراں قیمت هیں اُسیقدر وہ عیاشي کي چیزیں هیں علاوہ اسکی لوگوں کے مال و متاع کي حیثیت کے موافق اور دولت کي کم خواهش کے بموجب کاشت کے طریقوں کا استعمال ایسي طرح ممکن نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے بڑا محاصل حاصل هووے بلکہ مقصود یہہ هوتا هے کہ کاشت کے وسیلہ سے وہ محاصل حاصل هووے جسکي کاشتکار کو ضرورت هے مگر اس مطلب کي تحصیل میں اور کاموں کے لیئے وقت یا محنت کي کفایت کرنے سے بہت سي پیداوار ضایع هوگي *

اگر علاوہ ضروریات کے کسي اور چیز کي خواهش نہووے تو زمین اور محنت دونوں کي موجودہ تقسیمیں مختلف هو جاوینگي اِسلیئے کہ کوئي خاندان اُس چھوٹے قطعہ زمین سے زیادہ پر قبضہ نچاهیگا جو آلوؤں اور دودہ بہم پہنچانے کے لیئے کافي وافي هووے فرض کرو کہ اُس چھوٹے سے قطعہ کو لوگ ایسا درست کریں کہ نہایت عمدہ باغ کے مقابل هووے باوجود اِسکے اُسکے چین و تردد سے اتني فرصت هاتھہ آویگي کہ اپنے خاص استعمال کے واسطے چھوٹي موٹي چیزیں جو ضروري ضروري هوویں تیار کریں تو ایسي صورت میں تمام خدائي کاشتکار هوجاوے گي سات لاکھہ اکسٹھہ هزار تین سو اڑتالیس گھرانے جو آج کل انگلستان میں کاشتکاري کرتے هیں باوجود اِسکے کہ اُنکي سعي و محنت سے بہت بڑي پیداوار حاصل نہیں هوتي انگریزي ستائیس لاکھہ پنتالیس هزار تین سو

چھتیس گھرانوں کي پرورش کے سامان بدون بہت سي اعانت اور امداد پیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے ھیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاري میں مصروف ھو جاویں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیدوار ھي ھووے تو ظن غالب ھے کہ انگلستان کي زمین معمولي موسموں میں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہہ چھہ کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمین بیس کرور آدمیوں کي جگہہ اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب کہ اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفقہ میں واقع ھوئي کوئي قوي مانع موجود نھووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور ھو جاویگي اور اسمیں شک و شبہہ نہیں کہ بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ میں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصہ دراز تک اُس ترقي سے نہایت زیادہ اور جلد ھوگي جو اضلاع امریکا میں جلوہ گر ھوئي کیونکہ موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود ھو جاوینگے اور شادیوں کي دھوم‌دھام ھوگي اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نہونگے اسلیئے کہ قلت کا کھٹکا نرھیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا نرھیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم ھو جاوینگے

یہاں تک تو یہہ ایسي معقول صورت ھی کہ اُسکي بدولت اگرچہ لوگ آراستہ اور مہذب اور دولتمند نہیں ھونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وہ بہت سے مزے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق ھیں بلا تکلف اُٹھاویگي مگر یہہ بات واضح ھی کہ یہہ صورت ھمیشہ قائم نرھیگي بلکہ ازھائي سو برس تک بھي قائم نہ رہ سکیگي چنانچہ اس مدت تک یورپ کي آبادي تیس کھرب کے قریب قریب آپہونچیگي اور یہہ آبادي اِسقدر ھی کہ بڑے سے بڑے تصور میں یہہ بات نہیں آسکتي کہ تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد ھوسکے *

غرضکہ جلد یا دیر میں ترقي کا امتناع ضرور ھی ھم معلوم کرچکے کہ دوراندیشي ایسا مانع ھی کہ اسکے باعث سے کوئي بد بختي ظہور میں نہیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے ھیں ایسي قوي و توانا ھی اور ھر آدمي اپنے چال چلن پر تکیہ اور نصیبوں کي زورآوري پر ایسا بھروسا رکھتا ھی کہ شادي سے باز نہیں رھتا آخر وہ برائیاں اکثر واقع ھوتے ھیں جنکا اندیشہ مانع دوراندیشي

گو بجاے خود قائم کرتا ھی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ھونے سے عیاشیاں جاتي رھتي ھیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکي صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کي تقدیر پر تحصل کے قابل ھوتي ھیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعني اس صورت میں کہ ضروریات خانگي میں سارے خرچ منحصر ھوں تمام مانع دوراندیشي قلت ضروریات کے اندیشہ میں منحصر ھوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ھوگا کہ مانع ممتنع الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کي غلط فہمي سے واقع نہوگي جنکے تمام انسان تابع ھیں اور جو لوگ شادي کرنے کي خواھش رکھتے ھیں وہ بھي اُس سے مستثنیٰ نہیں بلکہ ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگي جنکو کسي اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ھی کہ ایک بري فصل کا تدارک ھو جاوے مگر جبکہ بري فصلیں پے درپے ھونے لگیں اور کبھي کبھي ایسا واقع بھي ھوتا ھی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر ھو رھا ھی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسي بري فصلیں بڑي فضول خرچ قوم پر ٹوٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکي یہہ ھو سکتي ھی کہ چند روز اُن فضولیونسے باز رھیں چنانچہ جو اناج کہ ھر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف ھوتا ھی وہ ایسا ذخیرہ ھی کہ رفع قلت کے واسطے ھمیشہ موجود ھی اور جو غلہ خانگي جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ھی غریب غربا کے کام آ سکتا ھی علاوہ اُنکے یہہ ڈھنگ بھي معقول ھی کہ لوازم عیاشي کي جگہہ ضروري ضروري چیزیں بیگانے ملکوں سے مگانے لگیں مثلاً شراب کي جگہہ غلہ منگایا کریں *

یہہ بات کہہ سکتي ھیں بلکہ کہا بھي گیا ھی کہ جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکي زیادہ اور کہیں نہایت کم جیسا کہ اب تک ھی رھے تو نقل مکان اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعہ ھی کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشي بیکار رھتے ھیں *

اور یہہ بات پر ظاھر ھی کہ جسقدر سرمایہ اور فن کاشتکاري فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹ لینڈ کي نشیب کي زمینوں میں صرف ھوتا ھی اگر اُسي حساب سے تمام قابل آبادي دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک ارب لوگوں سے جو بالفعل روی زمین پر موجود ھیں دس گنے بلکہ

سو گني بلکہ پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کي ایسي ھی بلکہ اس سے بہتر پرورش ممکن اور متصور ھی اور غالب ھی کہ یہہ ھمارا خیال کئي سو صدیوں میں پورا ھوجاوے مگر تجربوں سے ثابت ھی کہ کوئي ایسي کثیر و تربیت یافتہ قوم جسکے ھر چہار طرف اور تربیت یافتہ قومیں بستي ھوں نقل مکان پر ایسا بھروسا نہیں رکھہ سکتي کہ وہ آبادي کا مستقل اور کامل اصلاح کرنیوالا ھی اور یہہ بات ھم اِسلیئے کہتے ھیں کہ اوسط ایشیا اور شمالي یورپ کے خانہ بدوش گروہ اور ایسي چھوٹي چھوٹي بستیوں کے مناسب آبادي سے زیادہ بسنے والے جیسیکہ قدیم یونان اور فنیشیا کے چھوٹے صوبوں کے باشندے تھے کبھي کبھي اپنے ملک سے نکل جاتے تھے چنانچہ وہ خانہ بدوش لوگ ھتیار لگاکر پرائے ملکوں پر دھاوے کرتے تھے اور قدیم یوناني یافیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تھے اور اُن امریکا والوں نے جو یورپ والوں کي آل و اولاد تھے اُس وسیع حصہ زمین یعني امریکہ میں جو یورپ کے پس پشت ھے سیکڑوں برس تک اسقدر جگہہ پائي اور نیز آیندہ کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتني جگہہ ھاتھہ آویگي کہ ایسي آبادي کے واسطے درکار ھو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پھیل سکے مگر یہہ ایسي مثالیں ھیں کہ اُنکي پیروي اھل یورپ اس زمانہ میں کہ وہ نہایت شایستہ اور آباد ھیں نہیں کرسکتے کیونکہ تمام زمین تصرف میں آچکي اور بیگانہ ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نہیں اور مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنون و مذاھب کے تباین کي وجہہ سے سفر سے باز رھتا ھی اور جو سفر کہ وہ کرسکتا ھی وہ دریا کا سفر ھی سو اُسمیں بڑا پھیر پڑتا ھی اور بہت خرچ ھوتا ھی اور بعد سفر کے اگر کہیں پھونچیگا تو وہ ایسا اُجڑا ملک ھوگا جسکي اب و ھوا خراب ھوگي یا وہ ایسا ضلع ھوگا جو پہلے سے آباد تھا سو اُس میں بھي کاموں اور زبانوں اور فنون اور مذاھب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے ھرج پیش آویں گے پس جبکہ ایسي ایسي مشکلیں ظہور میں آني ممکن ھیں تو نقل مکان کثرت سے پے درپے نہوسکیگا بلکہ ایک ھي سلطنت کے مختلف حصونکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل ھو نقل مکان بہت کم کرسکتے ھیں چنانچہ آسٹریا کي سلطنت میں بعض بعض ایسے مقام ھیں کہ وہ اُوجڑ ھیں اور بعض بعض ایسے ھیں کہ وہ کمال آباد

ہیں مگر لنبارڈے کے میدانوں میں سے ہنگری میں آکر بستیاں آباد نہیں ہوتیں لیکن اگر کوئی قوم یورپ کی جو بجاے مانع دور اندیشی کے نقل مکان کو کامل مانع قایم کرسکتی ہی وہ صرف انگریزوں کی قوم ہی چنانچہ دنیا کے ہر نصف کرہ میں بڑے بڑے اوجز ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف ہی اور وہ لوگ آج اتنے جہاز رکھتی ہیں کہ ابتک دیکھی نہیں گئی چنانچہ اُن جہازوں میں سوار ہوکر اُن مقاموں میں پہنچ سکتی ہیں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطی اُسقدر سرمایہ موجود ہی کہ اج تک کہیں اکھٹا نہیں ہوا اور انگریز ایسے ہیں کہ بڑی بڑی مہموں میں علی‌الخصوص سفر دریا وغیرہ میں بہت مشہور و معروف ہیں اور سیکڑوں برس سے یہہ فائدے اُٹھاتے چلے آتے ہیں چنانچہ عہدتوڈرز سے لیکر آج تک ادھر اودھر کے ملک اتنے انگریزوں کے ہاتھہ آئے کہ جسقدر یورپ میں اُنکے پاس تھے اُنسے وہ بہت زیادہ ہیں اور باوجود اسقدر دراز عرصہ کے نقل مکان نے کیسا تھوڑا سا اثر انگریزوں کی ابادی کی تعداد پر کیا ہے چنانچہ گروہ کے گروہ جو ملک سے باہر بھیجے گئے اور اب بھی بھیجے جاتے ہیں اُسیقدر اور اُنکی جگہہ بہت جلد قایم ہوگئے اور ہو جاتے ہیں انگریزوں نے ایک شہنشاہی کی بنیاد ڈالے اور غالب یہہ ہی کہ بہت سی اور سلطنتوں کی بنیادیں ڈالینگے مگر جب کہ ایک بستی کہیں قایم ہو جاتی ہی تو وہانکے لوگوں کی بڑی ترقی اُن تھوڑے لوگوں کے ذریعہ سے نہیں ہوتی جو اُس بستی والوں کے اصلی ملک سے پہونچتے رہتے ہیں بلکہ وہ ترقی انسان کی قوت بارآوری کی نرکنے سے ہوتی ہی *

اس کتاب کے کسی اگلے حصہ میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانکی مانع ہوتے ہیں مگر سر دست یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ تمام تجربوں سے یہہ بات ثابت ہی کہ نقل مکان ایسے ملکونکی آبادی میں رخنہ اندازی نہیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین ہندوستان کے بہت بڑے اور نہایت آباد اور درجہ اوسط کے تربیت یافتہ ہیں پس معلوم ہوتا ہےکہ شادی کرنے کے معاملہ میں دور اندیشی اور بڑی فضول خرچیوں کی عادتیں ہی ایسی مستقل مانع ہیں کہ اُنکے باعث سے آبادی اتنی بڑہ نہیں سکتی کہ وسائل خوراک کی برابر پہونچے جسکی بدولت مانع

ممتنع‌الزوال پے درپی ظاہر ہوتے ہیں اور اِسلیئے کہ دور اندیشی کے خیال تربیت یافتہ ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں ہی پائے جاتے ہیں تو یہہ صاف واضح ہوتا ہی کہ جسقدر کوئی قوم آئین تربیت اور اسباب دولت میں ترقی کرتی ہی اُسیقدر مانع ممکن‌الزوال مانع ممتنع‌الزوال پر غالب ہوتے جاتے ہیں اگر یہہ بات سچ ہی تو بہت بڑی آبادی کی برائی یعنے ایسی آبادی کی برائی جسکو ضروریات کافی اور با قاعدہ حاصل نہو سکیں اُس قدر کم ہوتی جاویگی جسقدر کہ علم و دولت کو ترقی ہوتی جاویگی چنانچہ دولت کی روز بروز ترقی ہونے سے جو چیزیں ایک نسل کی نسبت عیاشیاں گنی جاتی تھیں اُسکی اولاد کی نسبت تکلفات سمجھی جاوینگی اور عیش و آرام کا صرف مزاحی نہیں زیادہ بڑھتا جاتا ہی بلکہ اُنکا موجود نہونا بیعزتی سمجھا جاتا ہی محنت کی بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑھنے سے لازم آتا ہی کہ پہلے لوگوں کی نسبت سے لوگ بہت سی راحت پاویں اور جو کہ یہہ بات بہت مفید ہی کہ ترقی خلقت کے ساتھہ ساتھہ آرام کی بھی زیادتی ہووے بلکہ ترقی خلقت سے پہلے حاصل ہو اور مقتضاے کارخانہ قدرت بھی یہی ہی کہ علاج واقعہ کا پیش از وقوع ہووے *

اگرچہ یقین اسبات کا واثق ہی کہ تربیت کی ترقی سے وجہہ معاش اوبھوتی جاتی ہی اور آبادی کا دباو کم ہوتا جاتا ہی مگر باوجود اسکے ہم یہہ بھی انکار نہیں کرتے کہ تمام اُن ملکوں میں جو مدت سے آباد ہیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جہاں نئی نئی بستیاں آباد ہوتی رہتی ہیں اور وہاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں پر صرف کیئے جاتے ہیں موجود ہے اور یقین کامل ہی کہ یورپ کے بہت کم حصے ایسے ہیں کہ اُنکے باشندوں کی تعداد کم ہونے پر بھی بہ نسبت پہلے کی زیادہ دولتمند نہوتے اور جس مناسب مقدار سے اُنکی آبادی ترقی پاتی ہی اگر وہ قایم نرہے تو وہ لوگ آیندہ بھی زیادہ دولتمند نہونگے لوگوں کی بہتری کی کوئی تدبیر کامل جب تک نہیں ہوسکتی کہ تحصیل دولت کی ترقی اور خلقت کی ترقی کو اُسکی مناسبت پر روکنے کا کوئی معقول علاج نکیا جاوے اور پہلا مطلب یعنی تحصیل دولت کی ترقی کی تدبیر متنوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نہونے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور ھی غرض کہ پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف ھی اور یہہ امر واضح رھے کہ لوگوں کي بہتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر ھی چنانچہ ھر شخص اُسپر عمل کرسکتا ھی یا غافل رہ سکتا ھی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے کہ آج کل یورپ میں مروج و معمول ھے یہہ بات واضح ھوتي ھی کہ پہلے مطلب پر مستقل رھنے سے بھلائي کي زیادتي متصور ھی اور جو منتظم کہ منجملہ ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا ھی اور دوسرے مقصد سے غافل رھتا ھی وہ لوگوں کي بھلائي کے صرف ایک حصہ کي تدبیر کرتا ھی *

اب یہہ بیان کرنا مناسب ھی کہ ھماري رائے ایسي راے نہیں ھے کہ تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے ھوں بلکہ ھماري تقریر ھرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا ھی کچھہ نہ کچھہ مخالف ھی ھر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصہ میں جسکو اصول آبادي کہتے ھیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا ھی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں ھي مخالف نہیں ھیں بلکہ اُن مسئلونکے بھي مخالف ھیں جنکي ھمنے چہان بین کي ھی چنانچہ ایک طرف ایسے لوگ ھیں کہ اُنکے اعتقاد میں یہہ بات بیٹھي ھی کہ تعداد خلقت کي ترقي کے ساتھہ قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي ھی نہیں ھوتي بلکہ خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم ھوتي ھی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محکم امتحان ھی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے ھیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف ھوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم ھیں اور جسقدر کہ اولاد اُنکي ممکن‌الوقوع ھو وہ جلد پیدا ھووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے کہ ضروري دباؤ یعني قحط سالي واقع ھووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ ھین کہ اُنکے جیئوں میں یہہ بات سمائي ھی کہ تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ ھونے پر مایل

رهتي هی یا یهه تقریر کیجاوے که وجوه معاش کیسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنکی غایت تک پهنچیگي بلکه اُنکي حد و غایت سے باهر نکل جانے پر جدو جهد کریگي اور آبادي کي روکنے والي صرف وه بد بختي اور خرابي هے جو اُسکي حد سے باهر نکلنے کے باعث سے پیدا هوتي هے *

واضح هو که هم جو کچهه اس معامله میں گفتگو کرچکے وه پهلے قسم کے مصنفوں کا جواب تها اعاده اُسکا قرین مصلحت نهیں مگر دوسري قسم کے مصنفوں کي رائیں ملاحظه کے قابل هیں چنانچه مکلک صاحب اور مل صاحب اور مالتهس صاحب کي کتابوں کي عبارات مفصله ذیل گذارش کیجاتي هیں *

مکلک صاحب نے کتاب دولت اقوام پر جو عمده عمده مطالب تحریر کیئے منجمله اُنکے وه مطلب نهایت دلچسپ هی جو آبادي سے تعلق رکهتا هی اور مقصود اُسکا یهه بات ثابت کرنا هی که امریکا کے اضلاع متفقه کي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشته میں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بهت دنوں تک آینده کو نهیں بڑه سکتي اور حقیقت یهه هے که اس عاقبت اندیشي کي صدق و صحت پر همکو یقین کامل حاصل هے باقي خلاصه مفصله ذیل جو هم لکهتے هیں اُس سے یهه غرض نهیں هے که مکلک صاحب کي رایوں سے جو امریکا کي نسبت اُنکي هیں مخالفت کریں بلکه ساري وجهه اِسکي یهه هے که جسطریق سے آبادي کے عام مسئله کو اُنهوں نے قرار دیا هم طرز اُسکي پسند نهیں کرتے *

مکلک صاحب فرماتے هیں که یهه بات کهي جاسکتي هے که جو ترقیاں که قیاس کي روسے ترقي خلایق کے زمانه میں فن کاشتکاري میں واقع هوویں یا کسي آینده زمانه میں جدید اور زیاده بارآور فصلوں کي قسمیں رواج پاویں اُنکي تاثیروں کي مراعات واجب ولازم هے مگر یهه بات آساني سے معلوم هوسکتي هے که اگر ایسي ترقیاں اور تبدیلیاں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنکا اثر چند روزه هوگا اور اس اصل کی صدق و تحقق کو اُنکے اثر سے ضرر نهیں پهونچ سکتا که انسانوں کے بڑهنے کي قوت وجوه معاش کے بڑهنے سے بهت زیاده رهیگي فرض کرو که غله اور مثل اُسکے اور چیزوں کي مقدار کسي عجیب ترقي کے باعث سے جو انسانوں کي پرورش اور آسایش

کے لیئے گریٹ برٹن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتي ہے دوچند ہو جاوے جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقي ہونے سے اخلاقي رکاوٹ یعني دوراندیشي کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقي رہے اور بہت جلد جلد شادیاں ہوا کریں اور ترقي کے قاعدہ کو ایسي قوت تاثیر ہاتھہ آوے کہ تہوڑے دنوں میں تمام آبادي پہر وجوہ معاش کے برابر پہونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلي کے جو لوگوں کي عادتوں میں بمقدمات شادي اُس زمانہ میں ظاہر ہووے جسکا انجام ترقي یافتہ ذخیرہ خوراک کي برابر آبادي کا پہونچ جانا ہے اسبات کي بڑي جوکہوں ہوگي کہ شاید کثرت آبادي حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے لگیں پس اگرچہ یہہ بات ممکن نہیں کہ ترقي بہبودي کے لیئے کوئي حد مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہہ امر ظاہر ہی کہ وہ ترقي معاش کي ایک عرصہ دراز تک اُس مناسبت سے جاري رہ نہیں سکتي جس مناسبت سے آبادي کو ترقي ہوگي گو کیسي ہي کثرت سے خوراک اُس آبادي کو بہم پہونچ سکتي ہو خلقت کي ترقي میں کم پیداواري کے قابل زمینوں پر کاشت کرنا جنکي پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت سي محنت و سرمایہ صرف کیا جاتا ہی ایک صریح بات کي دلیل ہی جسکو سب جانتے ہیں کہ جسقدر خلایق کي ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر خوراک کے ترقي کرنے میں روز روز مشکل زیادہ ہوتي جاتي ہی *

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکھي ہی اُس سے اُنکي راے واضح ہوتي ہی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر † سرمایہ آبادي سے بہت جلد بڑھنے کي طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رہیگا اوراگر خلاف اسکے آبادي سرمایہ سے زیادہ زیادہ بڑھنے پر مائل ہو تو بڑي مشکل پیش آویگي اسلیئے کہ محنت مزدوري روز روز کم ہوتي جاوے گي اور اُسکي کمي سے لوگونمیں مفلسي پہیلتي جاوے گي اور ساتہہ اُسکے شامت و بدبختي جو اُسکے لازم نتیجے ہیں ظہور پاتے جاوینگے اور جب مفلسي شایع ہوجاوے گي تو آدمي زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یہانتک پہونچے گي کہ بہت سے خاندانوں میں سے کچہہ تہوڑے آدمي وجہہ معیشت

† مل صاحب لفظ سرمایہ کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال کے لوازم اور محنتي کي خوراک سمجھتے ہیں *

کي قلت سے پرورش پاسکیں گے اور جس مناسبت سے کہ آبادي سرمایہ سے زیادہ بڑھیگے اُسي مناسبت سے نئے پیدا ہوئي لوگوں میں سے مرینگے غرضکہ خلقت و سرمایہ کي ترقي برابر رہے گي اور پھر اجرت زیادہ نہ گھٹیگي اور یہہ بات کہ اکثر مقاموں میں سرمایہ کي حقیقي ترقي کي نسبت آبادي جلد جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ہی اکثر ملکوں کے لوگوں کي حالت کے ملاحظہ سے ایسي ثابت ہوئي ہی کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں ہوسکتا چنانچہ اکثر ملکوں میں بہت سے لوگ روٹي کپڑیسے محتاج ہیں اور اگر حسب‌اتفاق ایسا ہوتا کہ تعداد خلقت سے سرمایہ زیادہ بڑھتا تو یہہ بات ہرگز واقع نہوتي بلکہ مزدوري زیادہ ہوتي اور مزدوریکے زیادہ بڑہ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروریات کي مصیبتوں سے بچے رہتے انسانوں کي شامت و بد بختي کا باعث ان دونوں خیالوں میں سے ایک ہوسکتا ہی یعنے خواہ یہہ ہو کہ تعداد خلقت کا میلان سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانیکا ہی اور خواہ یہہ کہ سرمایہ جسقدر بڑھنے کا میلان رکھتا ہی اسقدر بڑھنے سے کسي نہ کسي باعث سے باز رہتا ہی غرض کہ یہہ تحقیق ایسي ہی کہ بڑے کام آسکتي ہی *

مل صاحب اس تحقیق کا نتیجہ نکالنے کے طریق پر دوسرے خیال کے ظہور سے انکار کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہی کہ پہلا خیال اُنکے نزدیک قایم ہی یعني خلقت سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانے پر مائل ہی *

مالتھس صاحب نے جو ایک مدت تک حکمت کے علم و عمل کي مشاقي کي معلوم ہوتا ہي کہ اُس عرصہ میں اُنکي رائیں بہت بدل گئیں چنانچہ اُنکي بڑي کتاب کے پہلے نسخہ میں کثرت آبادي کو انسانوں کي دایمي بہبودي کے لیئے مانع مستحکم قرار دیا گیا اور پچھلے نسخہ میں بھي مقامات مفصلہ ذیل سے وھي معنے مفہوم ہوتے ہیں *

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ایسے ملک بہت تھوڑے ہیں جنمیں تعداد خلقت کي طرفسے وجوہ معاش سے زیادہ ہوجانے پر ہمیشہ جدو جہد نہوتي ہو اور اس جد و جہد دایمي سے غریب لوگ ہمیشہ آفت زدہ رہتے ہیں اور اُسیکے باعث سے اُنکو دایمي بہبودي نصیب نہیں ہوتي اور یہہ اثر لوگوں میں اسطرح پیدا ہوتے ہیں کہ کسي ملک کي وجہ

معیشت مثلاً ایسي فرض کیجاوے کہ وہان کے رہنے والوں کي سہل پرورش کے واسطے ٹہیک کافي ہووے اور ترقي آبادي کي جدو جہد دایمي جو بڑے بڑے گروہوں میں پائے جاتي ہی تعداد خلقت کو اس سے پہلے زیادہ کردیتي ہی کہ وجہہ معیشت کو ترقي ہووے اور حاصل یہہ ہوگا کہ جس خوراک سے ایک کرور دس لاکہہ آدمیوں کي پرورش ہوتي وہ ایک کرور پندرہ لاکہہ میں منتسم ہوگي غرضکہ غریبوں کي مٹي خراب ہوگي اور بہت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کي تعداد اُن کاموں کي تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگي جو بازاروں میں ضروري ہونگے اور اسي باعث سے محنت کي اجرت بہت کم ہوگي اور ذخیرہ کي قیمت بہت زیادہ ہوجاویگي اور مزدور لوگوں کایہہ حال ہوگاکہ جسقدر وہ پہلے کماتے تھے اُسیقدر کمائي کے واسطے بہت زیادہ کام کرینگے اور ایسے بڑے وقتوں میں شادي کرنے سے ہراس اور کنبے پالنے کي فکر اسقدر ہو جاویگي کہ آبادي کي ترقي رک جاویگي اور انہیں دنوں محنتوں کي ارزاني اور مزدوروں کي افراط اور خصوص اِسبات کے لزوم سے کہ پہلے دنوں کي نسبت تھوڑي اُجرت پر بہت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِسبات پر دلیر ہو جاوینگے کہ اپني اپني زمینوں پر بڑي بڑي محنتیں کریں اور قازي مٹي کو لوتیں پوتیں اور جو کچہہ بویا ہو اُسکو کہتیانے سے ترقي دیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ وجوہ معاش اسقدر ترقي پاویں کہ آبادي کي مناسبت پر ہو جاویں جیسیکہ بحسب فرض پہلے برابر تھیں اور محنتي لوگ روٹي کہانے لگیں اور پہلي حالت پر عود کریں اور موانع آبادي کم ہو جاویں مگر تھوڑے دنوں بعد پھر وہي خرابي پیش آویگي *

اور مالتھس صاحب کا دوسرا قول یہہ ہے کہ اصول آبادي کے موافق نسل اِنسانوں کي غذاؤں کي نسبت بڑہنے چڑہنے پر زیادہ مائل ہی چنانچہ دائمي میلان اُسکا یہہ ہی کہ وہ لوگوں کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچاتي ہی اور واضح ہو کہ حدود وجہہ معیشت سے وہ نہایت کم مقدار معاش مراد ہی جس سے اُس آبادي کي پرورش ہو سکے جو ایک حد تک قائم رہے اور حد سے آگے نہ بڑہے انتہی *

جب سینیر صاحب نے یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ درصورت نہونے مخل سببونکے وجوہ معاش آبادي سے زیادہ چستي و چالاکي کے ساتھہ بڑہنے کے

قابل ہیں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپنی باتوں پر جمے رہے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکی تقریروں سے مفہوم ہوتے تھے *

چنانچہ بجواب اُسکے اُنھوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے ہو یعنی آبادی خوراک کی چیزوں کے بڑھنے کی نسبت بہت زیادہ بڑھتی جاتی ہی معنے اُسکے یہہ ہیں کہ بشرط دور ہو جانے موانع آبادی کے آبادی کی بڑھتری خوراک کی چیزوں کی بڑھتری پر غالب رہتی ہی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتی ہی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے ہیں کہ آبادی کو خوراک کی پیداواری کی حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے ہیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادی خوراک سے زیادہ بڑھتی ہو یا خوراک آبادی پر غالب رہتی ہو یہہ بات سچ ہی کہ باستثناء اُن نئی بستیوں کے جہاں بستی والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے ہیں ہر جگہہ خوراک کو آبادی دباتی رہتی ہی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقی ہوتی ہی اُس سے بہت جلد آبادی بڑھنے پر ہمیشہ مستعد رہتی ہی اور سب لوگ اِسبات پر متفق ہیں کہ عقل و دوراندیشی کی حیثیت سے ایسی قوت انسانوں کو عنایت ہوئی ہی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادی کے زور سے خوراکوں پر عاید ہوتی ہیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے ہیں اور اِسبات پر بھی متفق ہیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کی وسعت ہوتی جاتی ہی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب ہی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگی اور محنتی لوگوں کی حالت بہتر ہو جاویگی انتہی *

غرضکہ مذکورۂ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبی واضح ہی کہ مالتھس صاحب کی رائے مل صاحب اور مکلک صاحب کی تقریر سے مخالف ہی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کی ترقی سے وہ خرابیاں رک جاوینگی جو آبادی کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید ہوتی ہیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف ہی کہ اِنسانوں کے بڑھنے کی قوت وجہہ معیشت کے بڑھنے سے ہمیشہ غالب رہیگی اور مل صاحب کی اس تقریر کے خلاف ہی کہ یہہ میلان آبادی کا کہ وہ اکثر مقاموں

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتي ھی چنانچہ بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اُسپر بحث و تکرار نہیں ھوسکتے مگر آرچ بشپ ویتلائے صاحب اپني رسائي فہم سے مقام مفصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹہراتے ھیں *

چنانچہ وہ کہتے ھیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادي وجہہ معاش کي نسبت بہت زیادہ ترقي کي آمادہ ھی اور اسي وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کي مقداروں پر ھر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئي نئي تدبیر سوچي نجاوے تو اِنسانوں کي بھلائي کم ھوتي جاویگي اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے ھیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکي نسبت في زماننا دولت زیادہ ھوگئي ھی وجہہ اُسکي مشترک ھونا لفظ میلان کا دو معنوں میں ھی جو آبادي کي بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل ھی واضح ھو کہ کسي نتیجہ کي طرف میلان سے کبھي ایسے سبب کي موجودگي مراد ھوتي ھی کہ بشرط نہونے کسي مانع کے اُسکي تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا ھو جسکي طرف وہ میلان پایا جاتا ھی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست ھی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئي اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا ھی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا ھی معني اُسکے یہہ ھیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر ھمیشہ رھتي ھی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا ھي آدمي کا جسم سیدھا کھڑے رھنے کي نسبت پڑے رھنے پر زیادہ میلان رکھتا ھی یعني میلان کي کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسي چیزیں ھیں کہ ھوا کے تھوڑے صدمہ سے وہ آدمي گر سکتا ھے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رھتا ھی خلاصہ کلام یہہ کہ معني اس کلام کے کہ آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي یہہ ھیں کہ انسانوں میں ایسے خواص ھیں کہ اگر کوئي مانع روک ٹوک اُنکي نکرے تو آبادي معاش سے زیادہ بڑہ جاویگي *

مگر کبھي کسي نتیجہ کیطرف میلان سے ایسے حالات کي ہیئت مجموعي مراد ہوتي ہی جنسے کسي نتیجے کے وقوع کي توقع پڑتي ہی غرض کہ یہہ وہ دو معني ہیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُنمیں مستعمل ہوا اور دوسرے معنوں کي رو سے زمین اپني گردش پر بھاگنے کي نسبت اور آدمي کھڑے ہونے پر پڑے رہنے کي نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ہے اور ایسا ہي جب کسي ملک کي تاریخ میں نہایت وحشي زمانہ کو کمال تربیت یافتہ زمانہ سے مقابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت ہوسکتي ہی کہ خلقت کي علم و تربیت کي ترقي میں مقدار خوراک آبادي کي نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي ہی چنانچہ انگلستان میں باوصف اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادي بہت زیادہ بڑہ گئي ہی مگر خوراک سے یہ نسبت اُسکے بہت کم کي مناسبت رکھتي ہی جیسے کہ پانسو برس پہلے رکھتي تھي یعنی اب بھي آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے بہت کم ہی مگر یہہ مناسبت بھي خواہش سے زیادہ ہی *

اگر دنیا کي موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت قدیم تاریخوں سے ظاہر ہوتا ہے نہایت خراب و خستہ ثابت ہووے تو یہہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ تعداد خلقت کي مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر مائل ہی اور اگر یہہ ثابت ہو کہ وجوہ معیشت باشندوں کي تعداد کي برابر چلي آئي ہی تو یہہ بات صاف واضح ہو جاویگي کہ خوراک و خلقت کي ترقي برابر ہوتي رہي ہی اور اگر وجوہ معیشت تعداد خلقت سے بہت زیادہ بڑھتي پائي جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبي ظاہر ہو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رہتے ہیں بلکہ خلاف اُسکے یہہ صحیح ثابت ہو جاوے کہ وجوہ معاش آبادي کي نسبت جلد تر بڑھنے پر مائل ہیں اب غور کرنا چاہیئے کہ اُن قوموں کي قدیم تاریخوں سے کیا دریافت ہوتا ہی جو اب تربیت یافتہ ہیں یا اب جو وحشي قومیں ہیں اُنکا حال اب کیسا ہی حال اُنکا یہہ ہی کہ مفلسي اُنکي قدیم ہی اور قحط سالي کي مار مار رہتي ہی اور آبادي اُنکي تھوڑي اور وجوہ معاش آبادي سے بھي نہایت تھوڑي ہیں یہہ ہمنے مانا اور تسلیم کرنے کے قابل ہی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج ہیں کہ حال اُنکا نہایت شکستہ ہی پھر بھي اُنکي ہمیشہ بدبخت رہنے سے

بلحاظ اسبات کے کہ اُنکي تعداد کي بڑھتري اُنکي دولت کي بڑھتري کي نسبت زیادہ میلان رکھتي ھی ھم کیا نتیجہ نکال سکتے ھیں لیکن اگر کوئي ملک ایساھو کہ افلاس اُسکا وحشیونکے عام افلاس سے قلیل ھو تو وھاں یہہ بات درست ھوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنمیں وہ ملک ھوگا وجوہ معاش آبادي سے زیادہ بڑھنے پر مائل ھیں اب یہي حال ھر ایک تربیت یافتہ ملک کا ھی اگرچہ ایرلینڈ والے اب بھي غریب اور کثرت سے ھیں مگر باوجود اسي لاکھہ ھونے کے بہ نسبت اُس وحشیانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کھیلنے والے اور مچھلیوں کے مارنیوالے تھے بہت کم تکلیف اُٹھاتے ھیں انگلستان کي قدیم تاریخ میں بڑي بڑي خشک سالیاں اور کڑي کڑي وبائیں جو قحط سالي کے نتیجے ھیں جابجا مندرج ھیں مگر آج کل باوجود اسبات کے کہ تعداد آبادیکي بہ نسبت پہلے وقتوں کے تگنے چوگنے ھوگئي قحط و وبا کے چرچے سنے بھي نہیں جاتے *

امریکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثالیں ھیں کہ وھاں خلقت نے بڑي اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ایسے میدان تھے کہ آبادي کي قوتوں نے وھیں کمال اپنے دکھائے مگر باوصف اسکے کہ وھاں ترقي خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکھائے ترقي خوراک کي برابري نکرسکي پہلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بھي فاقہ کشي اور نہایت محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم ھوتا ھے کہ جسقدر اُنکي تعداد خلقت میں ترقي ھوئي اُسیقدر وجوہ معاش بھي بڑھتي گئیں بلکہ تعداد خلقت سے پہلے خوراک کو ترقي نصیب ھوئي اگر یہہ بات مانی جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربیت کي صلاحیت رکھتي ھے اور وحشي قوموں کي نسبت تربیت یافتہ لوگونمیں وجوہ معیشت زیادہ ھوتي ھیں اور یہہ باتیں ایسي ھیں کہ انسے انکار نہیں ھوسکتا پس یہہ لازم آتا ھے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر زیادہ میلان رکھتي ھے *

اگرچہ خود مالتھس صاحب نے اپنے پہلے مشتہر کیئے ھوئے نسخوں میں کبھي کبھي ایسا مبالغہ کیا جو نئي تحقیق کرنے والونکا خاصہ ھے مگر جو غلطي کہ اُنھوں سے صادر ھوئي اُس سے اُن کے عملي نتیجونمیں کسیطرح کي مضرت نہیں پہونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتھہ کي برابر

انسانوں کے مربي قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں ھے کہ کچھہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل ھو بشرطے کہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کي خوشحالي یا تباھي معاش و آبادي کي مناسب مناسب ترقیوں پر محصور و منحصر ھے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں ھیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي ھیں اور یہہ ایسے اصول ھیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے ھیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے ھیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے ھیں جو اپني رایوں کو مسلم جانتے ھیں *

باقي اسبات کا بیان کہ معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب ھیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماھر ھووے زیادہتر اُس مؤلف کا کام ھے جو سیاست مدن میں کامل ھو ھاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتا ھے کہ علم اور جان و مال کي نگھباني اور تجارت بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر ھرایک کي رسائي وہ مقدم اسباب ھیں جو ایک ھي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے ھیں اور لوگوں کے عالي حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں سستي بخشتے ھیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعي موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومي ھوتي ھے اور جان و مال کي جوکھوں اور جہالت ایسے عام اسباب ھیں کہ بدولت اُنکے محنت کي اجرت گھٹتي ھے اور ایسي وحشیانہ حالت پیدا ھوتي ھے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پھونچنے میں دوڑدھوپ کرتي ھے اور وہ قوت صرف تباھي اور خستہ حالي سے مغلوب ھوتي ھے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے ھیں اور وہ بجاے خود ملحوظ ھونے کے قابل ھیں اور وہ خاص اسباب ایسے ھیں جیسے کہ ملک چین میں اولاد کي لغو خواھش اور وہ ملکي منصوبے جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم ھوئی اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان ہوسکتي ھے کہ جس چیز سے کوئي قوم پست ھمت ہوتي ھے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي ھے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي ھے جس چیز سے لوگوں کي ھمتیں بڑھتي ھیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت زیادہ ھو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتي ھے یعني وجوہ معاش زاید ھو جاتي ھیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامي کي علامت ھے اور اسبات کي دلیل ھے کہ اُس سے اور بھي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود ھوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامي بھي ایک نتیجہ ھے *

باجود اُن قولوں کے جو ھمنے اوپر لکھے ھمکو یقین ھے کہ مل صاحب اور مکلک صاحب کي بھي یہي رائیں ھیں اور یقین واثق ھے کہ منجملہ اِن مشہور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ یورپ کے رھنے والوں کي حالت پانسو برس کے عرصہ سے روز بروز ترقي پر ھے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بھي نہیں ھے کہ وہ ترقي غایت کو پہونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین ھے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں کي اُس حالت کا جو غالباً شدني ھے حال بیان کرتے ھیں تو اُنکا بیان ھمارے بیان کے مطابق ہوتا ھے اور جہاں کہ صرف مضمون آبادي کي علیحدہ گفتگو کي تو وھاں ایسي تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر اعتراض کرنے کي دلیري ہووے اور یہہ بات یقیني ھے کہ اُنہوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہ نہوئے اور اس اپنے گمراہ نہونے کي وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے سے خراب و گمراہ ھوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسري واقف ھیں وہ اُسي طرز تقریر سے گمراھي میں پڑے ھیں جسمیں وہ آبادي کا مسئلہ بیان کیا گیا ھے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہي جاوے کہ انسانوں کي نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھنے اور ملک کي آبادي کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچانے پر میلان رکھتي ھیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ نکالتے ھیں کہ جو شے ھونے والي ھے وہ ضرور واقع ھوگي اور اسلیئے کہ

خلقت کي تعداد کي ترقي سے اِفلاس کي طغياني ممکن ھے تو وہ لوگ سمجھتے ھيں کہ مفلسي ضرور آويگي اور اِس ليئے کہ تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتي ھے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کي قوت غالب نرھيگي تو وہ يہہ سمجھتے ھيں کہ عدم غلبہ ضرور واقع ھوگا اور بہت لوگ خود کام اور ايسي شامت مارے ھيں کہ وہ اس مسئلہ کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے ھيں جس سے نہايت تکليف و ھرج سے بھاگنے کا حيلہ اُنکے ھاتھہ آتا ھے جو تجويز بہبودي کو لازم ھے علاوہ اُسکے وہ لوگ يہہ سوال بھي کرتے ھيں کہ نقل مکان کو وسعت دينے سے کيا فائدہ متصور ھے اِسليئے کہ جسقدر دنيا خالي ھے وہ آبادي کي ضرور ھونے والي ترقي سے پوري ھوجاوے گي اور † قوانين اناج کي تبديل کي کيا حاجت ھے اسليئے کہ اگرچہ معاش ايک عرصہ دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رھے تو تھوڑے عرصہ ميں معاش اور آبادي پھر برابر ھو جاويگي اور ھم لوگ ايسے خراب رھينگے جيسے کہ پہلے تباہ تھے *

منجملہ اُن لوگوں کي جو عقل و فہم کي نسبت زيادہ نفسانيت سے تقريريں کرتے ھيں بہت سے ايسے لوگ ھيں کہ ان مسئلوں کے سمجھنے کي قابليت نہيں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں ميں سے سمجھتے ھيں جو مسلم و مقرر ھيں اور حقيقت اُنکي يہہ ھی کہ وہ لوگ اس تمام علم کو تقريروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے ھيں اور بجاے اُسکے کہ تقريروں کي درستي کو ٹھيک ٹھاک کريں اُن مدارج کي تحقيق سے انکار کرتے ھيں جو ايسے ايسے برے نتيجوں کے مخرج و منشاء ھيں *

واضح ھو کہ اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث يہہ ھوا کہ ايسے غلط فہميوں کي پھيلاوت ديکھي گئي اگرچہ يہہ رد و بدل ايسي ھے کہ بعض لوگ اُسکو ايسي تقرير سمجھتے ھيں جو لفظ ميلان کے استعمال سے تعلق رکھتي ھے اور بعضے لوگ ايسا خيال کرينگے کہ ايسي حقيقت کے ثبوت ميں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تھي *

---

† قوانين اناج گريٹ برٹن ميں کے اُن قوانين کو کہتے ھيں جنميں غير ملکوں کے اناج کي اُس ملک ميں آني کي ممانعت ھے باستثناے اُن روزوں کے جنميں قيمت معين مقدار سے زيادہ ھو جاوے يہہ قوانين سنہ ۱۸۴۶ ع ميں منسوخ ھو گئے *

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني ھے کہ محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھی اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتي ھیں کہ اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئلہ ابادي کے حالات بیانکرکے اُن و سائل دولت سے بحث کرتے ھیں جن سے دولت حاصل ھوتي ھی مگر سب سے پہلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري ھی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي ھیں *

پیداوار کا بیان

واضح ھو کہ جہانتک علم انتظام کو سروکار ھی وھانتک اجزاء مادیہ کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کہتے ھیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل ھوتي ھی اُسکو پیداوار بولتے ھیں غرضکہ نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کہتے ھیں اور یہہ بات یاد رھے کہ پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد دلانا کچھہ ضرور نہیں کہ خود مادہ نقصان و زیادت کے قابل نہیں اور جو تغیر کہ آدمي اور اور آزمودہ وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا ھی وہ صرف اتني بات ھی کہ اُسکي صورت بدلي جاتي ھی اور اسلیئے کہ اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي ھی اور منجملہ تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا ھی جو دولت کے

مخارج گني جاتي هيں باقي اور کل تبديليوں کو قسم پيداوار سے خارج کيا گيا واضح هو که جيسے ايک لڑکا دريا کے کنارے سے ريت اُٹھاکر قلعه بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا ديتاهے اور وه دونو لڑکے اپنا اپنا کام دکھاتے هيں ايسا هي ايک آدمي محل بناتا هی اور دوسرا اُسکو ڈها ديتا هی مگر فرق اتنا هي که آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا کام ضايع جاتا هے اور اسي ليئے آدمي کي نسبت يهه بات کهني مناسب هے که اُسنے ايک چيز اپنے زور بازو سے پيدا کي اور اُسکے کام کے نتيجے کو پيداوار کهنا عين صواب هی عام اس سے که وه ويرانه کے بسانے پر مرتب هو يا آبادي کے اوجاڑنے کا نتيجه هو *

بيان اسبات کا که کل پيداوار اجناس اور خدمات ميں منحصر هی

واضح هو که کل پيداوار کو مادي اور غير مادي قسموں پر تقسيم کيا جاوے يا يوں بيان کيا جاوے که کل پيداوار اجناس اور خدمات ميں منحصر هی اور ظاهر يهه معلوم هوتا هی که يهه تقسيم آدم اسمتهه صاحب کي اُس تقسيم سے ماخوذ هی جسميں کل محنتوں کو بارآور اور غير بارآور قسمونميں منحصر کيا هی غرضکه جن لوگوں نے تقسيم آدم اسمتهه صاحب کو کمال افضل سمجها تو اُنهوں نے ساتهه اُسکے يهه بهي کيا که ايسي محنت کو غير بارآور کهنا مناسب نسمجها که بدوں اُسکے تمام محنتيں پوري نهوں چنانچه اُنهوں نے حاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور غير مادي خدمات کي اصطلاحيں نکاليں *

ليکن معلوم هوتا هی که بارآور اور غير بارآور محنتوں يا مادي اور غير مادي پيداواروں کے پيدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں کے درميان ميں جن جن تميزوں کا ارادہ کيا تو وه تميزيں ايسے اختلافوں پر منحصر هيں جو خود اُن چيزوں مين پائے نهيں جاتے جنسے بحث کيجاتي هی بلکه جن جن طريقوں سے وه چيزيں همکو متوجهه کرتے هيں وه اختلاف اُنميں موجود هيں اور جن حالتوں ميں که خصوص تبديل هر هم ملتفت نهيں هوتي بلکه حاصل تبديل منظور نظر هوتا هے تو ايسي حالتون ميں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبديل کا مرتکب هوا بار آور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے ھیں برخلاف اُسکے جب کہ حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکہ صرف تبدیل ھي تبدیل پر التفات ھووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے ھیں جیسے کہ ایک چمار چمڑے اور دھا گے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا ھی اور سپاھي پہیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا ھی منجملہ اُن دو صورتوں کے پہلي صورت کا یہہ حال ھی کہ نظر ھماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین ھی اسلیئے یہہ کہتے ھیں کہ چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یہہ صورت ھی کہ یہاں نفس فعل ملحوظ ھی حاصل فعل سے کچھہ علاقہ نہیں اور یہي باعث ھی کہ اس شخص کي نسبت یہہ بات کہہ نہیں سکتے کہ اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکہ یہہ صاف کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یہہ بات یاد رھے کہ ھر حالت میں فعل اور حاصل فعل ھوتا ھی مگر فرق اتنا ھی کہ کبھي نفس فعل ملحوظ ھوتا ھی اور کبھي حاصل فعل پر نظر ھوتي ھی *

منجملہ اُن سببوں کے کہ اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر ھوتي ھی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ ھوتا ھی پہلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي ھی جو ظہور میں آتي ھی اور دوسرا سبب وہ طریقہ معلوم ھوتا ھی جس طریقہ سے تبدیلي کے فائدہ کو اُس تبدیلي کا فائدہ اُٹھانے والا خرید کرے *

جہاں کہیں کہ تہوڑي سي تبدیل واقع ھوتي ھی اور خصوص ایسي صورت میں کہ شے تبدیل یافتہ تبدیل کے بعد بھي بجوں کي توں اُسي نام سے باقي رھي تو التفات اپنا فعل پر مائل ھوتا ھی اور نظر بریں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ باورچي نے گوشت بنایا بلکہ یہہ کہتے ھیں کہ اُسنے اُسکو پکایا مگر یہہ کہہ سکتے ھیں کہ گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے کہ تبدیل اُسمیں بہت واقع ھوئي غرضکہ تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط ھی چنانچہ درزي کي نسبت یہہ کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے کپڑیکا کرتہ بنایا اور رنگریز کي نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچہ تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیادہ ھی مگر فرق اتنا ھی کہ جب

کپڑا درزي کے هاتهہ سے نکلتا هی تو نام اُسکا بدل جاتا هی اور رنگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نهیں بدلا اور کوئي چیز اُسمین پیدا نهیں هوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طرز هی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي هی چنانچہ کبهي کبهي ایسا هوتا هی کہ نہ پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي هوتا هی اور نہ هم لوگ اُسکي خرید کے عادي هوتے هیں بلکہ حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي هوتے هیں جسپر وہ محنت صرف هوتي جیسے کہ جب دواکي ڈبیا خریدتے هیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ هوتي هی اور کبهي کبهي جو چیز هم خریدتے هیں وہ خود ملحوظ نهیں هوتي بلکہ اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي هی جیسے کہ هم فصاد یا طبیب کو نوکر رکهتے هیں واضح هو کہ ان تمام صورتوں میں توجہہ کي اصل خاصیت یہہ هی کہ وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي هی کہ جسکي بیع و شراکي عادت هی اور جسقدر کہ همکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت هی جو صرف محنت سے حاصل هوتي هی اُسیقدر هم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجهتے هیں چنانچہ مصوري اور بازیگري وہ کام هیں کہ دونوں کا حاصل وہ خوشي هی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل هوتي هی اور جو وسیلے کہ مصور اور بازیگر اختیار کرتے هیں وہ ایک هي قسم کے هوتے هیں چنانچہ دونوں آلات جسمانیہ سے کام لیتے هیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیہ سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا هی اور بازیگر اُنهیں آلات جسمانیہ سے بازیاں دیکهاتا هی اور اچهي اچهي باتیں بناتا هی اور نفس محنت کو بیچتا هی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا هی جسپر محنت صرف کرتا هی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا هی کہ خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي هیں چنانچہ وہ خدمتگار جو تہہ‌خانہ سے کوئیلہ نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا هی وہ ویسا هی کام کرتا هی جیسے کہ کهان کهودنے والا آدمي کوئیلہ کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا هی مگر جب کہ کوئیلے کهان سے باهر نکل کر کوئیلہ والوں کے تہہ‌خانہ تک پهنچ جاتے هیں تو وہ کوئیلوں کي قیمت اداکرتا هے اور نوکر کو لانے کي تنخواہ دیتا هے

اور یہي باعث ہے کہ کہان کھودنے والے آدمي کي نسبت یہہ بات کہتے ہیں کہ اُسنے جنس مادي یعني کوئیلوں کو پیدا کیا اور نوکر کي نسبت یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادي یعنے نفس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یہہ ہی کہ وہ دونوں شخص ایک ہي شے کو پیدا کرتے ہیں یعني مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے ہیں مگر ہمارے التفات کي یہہ صورت ہی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسري حالت میں حاصل فعل پر مائل ہوتا ہی *

جب کہ لوگ از بس جاہل ہوتے ہیں تو تمام چیزیں اپنے ہي گھروں میں بناتے ہیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگري اور دلاوري کے چرچے رہتے تھے ساري بیگمات اور شاہزادیوں کا یہہ عالم تھا کہ اپني لونڈي باندیوں کي کارگذاري میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک ہو جاتي تھیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گھروں سے نکالکر کارخانوں تک پھنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل ہی راست اور درست ہو تو یہہ کہنا مناسب ہی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بننے والے غیر باراور محنتیوں سے بار اور محنتي ہو گئے اور غیر مادي خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادي جنسوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ ہم ایسي اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُسکي رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپني پیداواروں کے خواص کے خدمات و اجناس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم ہوتے ہیں مگر باوجود اُسکے خدمات و اجناس کي تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ساتھہ اسکے یہہ بھي مانتے ہیں کہ خدمت کو بلفظ تبدیل اور جنس کو بلفظ شے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رہے *

جب تک کہ کوئي شخص ایجاد شے میں مصروف نہووے تو حسب دستور اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچھلي پکڑنیوالا اگر اِتفاق سے ایسي مچھلي یعنے سیپي پکڑے کہ اُسمیں موتي پایا جاوے تو اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ہی بلکہ اُسکو موتي کا اتفاق سے پاني والا کہینگے برخلاف اُسکے اگر جزیزہ لنکا یعنے سیلون

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپیوں کو پکڑتا رہتا ھے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ھے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے ھی اور اُسکے قیمتي ھونیکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے اُسکو مقام بیقدري سے نکالا اور جوھریوں تک پہونچایا مگر فرق اِتنا ھی کہ ایک صورت میں بیقصد ھاتھہ آیا اور دوسرے صورت میں قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام یہہ ھی کہ ایک صورت میں ھماري توجہہ مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر ھوتي ھے اور اِس سبب سے اُسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے ھیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضہ کرنیوالا کہتے ھیں مگر اِس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ اُن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاھیئے *

خرچ کي تعریف

علماء اِنتظام کا یہہ دستور ھی کہ تحصیل کے مقابلہ میں لفظ خرچ کا استعمال کرتے ھیں اور مراد اُس سے یہہ لیتے ھیں کہ وہ دولت کے کسیقدر حصہ کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصیل کا مقصود بالذات اُسکو سمجھتے ھیں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھیں کہ خرچ کے معنوں سے اُن وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذریعہ سے تمام اجناس مفید اور قابل خواھش ھو جاتي ھیں اور فن و محنت کي پیداوارونکا خرچ کرنا اُس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع ھو جاتي ھیں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے اُن چیزوں کي قابل معاوضہ قیمت ضایع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے اُنمیں پیدا ھوئي تھي اور حقیقت یہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل ھووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتہیٰ *

اگرچہ یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ جو چیزیں پیدا ھوتي ھیں وہ

فنا ہوتي ہیں مگر یہہ امر مسلم نہیں کہ وہ فنا کرنے کے لیئے پیدا ہوتي ہیں بلکہ برتاؤ کے واسطے پیدا کیجاتي ہیں مگر معدوم ہونا اُنکا استعمال سے لازم ہی اور کوئي شخص اُنکو جان کر معدوم نہیں کرتا بلکہ حتی الامکان اُنکے حفظ و صیانت میں کوشش کرتا ہی اور حقیقت یہہ ہے کہ بعض بعض ایسي چیزیں ہیں کہ باستثناء اتفاقي نقصانوں کے معدوم ہونیکي صلاحیت نہیں رکھتیں چنانچہ عجائب خانوں میں بت اور جواہر خانوں میں طغما اور جواہر سیکڑوں برس تک رہتے ہیں اور کسي طرح کا نقصان نہیں ہوتا اور بعض بعض ایسي چیزیں بھي ہیں کہ وہ استعمال کے ساتھہ فنا ہوجاتي ہیں جیسے کہ کھانے اور جلانے کي چیزیں کہ وہ برتاؤ کے ساتھہ معدوم ہوجاتي ہیں اور اسلیئے کہ وہ جنسیں نہایت ضروري ولابدي ہیں تو لفظ خرچ کا استعمال عام اسطرح پر کیا گیا کہ اُس سے ہو چیز کا برتاؤ سمجھا جاتا ہے مگر بہت سي جنسیں ایسي ہیں کہ اُن ذریعوں کے باعث سے معدوم ہوجاتي ہیں جنکے مجموعہ کا نام وقت و زمانہ قرار دیا گیا ہی اور اُسکے روک تھام میں نہایت کوشش کرتے ہیں اگر یہہ بات صحیح ہووے کہ تمام تحصیلوں کا اصلي منصود خرچ ہی تو ہر مکان کے بسنے والے کو خرچ کرنے والا کہنا چاہیئے نہ یہہ کہ اُسکو برباد کرنے والا کہیں کیونکہ اگر وہ مکان اباد نرہے تو اور زیادہ جلد برباد ہوگا اگر بجاے لفظ خرچ کے لفظ استعمال کا برتا جاوے تو انتظام مدن کي بحث میں ترقي متصور ہووے مگر مقررہ اصطلاحوں کے بدلنے میں ایسي مشکل ہی کہ ہم چارناچار خرچ کا استعمال برابر کرینگے مگر معلوم رہے کہ ہماري مراد اُس سے کسي شی کا استعمال ہے اور استعمال اُسکا وہ برتاؤ ہی جس سے وہ شی اکثر فنا ہوتي ہی مگر یہہ فنا ہونا لازمي نہیں *

ہر ایک ملک کي دولت کا حصر اس سوال پر اکثر ہوتا ہی کہ ملک والوں کے شوق ذوق اُنکو ایسي چیزوں کي طرف مایل کریں جو بتدریج معدوم ہوتي ہیں یا ایسے جنسوں پر رجوع کریں جو بہت جلد معدوم ہوتي ہیں *

مگر حصر دولت کا باشندوں کے خرچ بارآور یا غیر بارآور کي ترجیح پر بہت زیادہ ہوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسي شے کا استعمال ہي کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل ہووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسي شے کا استعمال ہی جس سے آیندہ کوئي پیداوار حاصل نہووے خرچ غیر بارآور کي یہہ علامت ہے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نہو باقي اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکي یہہ ہوتي ہی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود ہوتي ہیں اُنمیں کمي آجاتي ہے *

بعض بعض ایسي چیزیں ہیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں جیسے کہ قیطوں اور زردوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواہرات جو صرف آراستگي کے کام میں آتے ہیں اور جاڑے گرمي کي روک تھام اُنسے نہیں ہوتي اور تماکو اور ھلاس اور سارے نشے اسي قسم میں داخل کیئے جاتے ہیں جنکي نسبت غایت سے غایت یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ مضرت سے خالي ہیں اور بہت سي چیزیں ایسی ہیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کي جاتي ہیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نہیں ہوتا اور یہہ وہ قسم ہی کہ بیلچہ سے دخاني کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جہاز اس قسم میں داخل ہیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کي مرضي کے موافق ہوسکتا ہی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئي اور چیز قایم ہوجاوے یا بجز حال کي خوشي کے اور کوئي بات اُس کا نتیجہ نہووے جس شے کي امداد و اعانت سے انسان کي حیات قایم رہ سکتي ہي استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کي خاص پرورش میں ہووے جو خود اُسکو پیدا کرتے ہیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نہیں مگر فرق یہہ ہی کہ پہلي صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے ہوتا ہے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے ہوتا ہی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں ہوتا ہے اور یہي باعث ہے کہ لوگوں کي تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نہیں ہوتي اس لیئے کہ ایسی لوگ بہت کم ہیں کہ بعض بعض باتوں کي روسے دونو قسموں میں داخل نہوں چنانچہ ایک ہي آدمي بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آیندہ کمانے کے لیئے ضروري ہووے بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل ہے اور وہي آدمي بحسب اخراجات غیر ضروریہ کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل ہے اور محض غیر بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بیہودہ خرچ کرتے ہیں اور اُس خرچ کے عوض میں آیندہ کچھہ پیدا نہیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اسرافات بیہودہ سے پاک صاف ہیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو بذریعہ اپني پہلي محنتوں یا ارث و ہبہ کے زرکافي پاس اپنے رکھتے ہیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے ہیں مگر یہہ لوگ بہت کم ہیں اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس ہوتے ہین اُن میں ایسے بہت کم ہوتے ہیں کہ اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیلہ رکھتے ہوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نہو برخلاف اُسکے تربیت یافتہ قوموں میں مال و دولت اور جاہ و حشمت اور محنت و مشقت کي تمنا اور لوگونکو فائدے پہنچانے کي آرزو ہوتي ہی ان ہي باتونکا شوق ہماري خلقي کاہلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف ہمکو مستعد رکھتا ہے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ ہوتا ہے اور تحصیل جاہ و حشمت کي جستدر راہیں کہلتي جاتي ہیں اور جسقدر کہ لیاقت اور دولت کي قدر و منزلت علو خاندان کے مقابلہ میں لولونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي ہے اور جستدر کہ وہ وحشیانہ تعصب جو محنت و مشقت کو بہت برا جانتا ہے کم ہوتا جاتا ہے اور جستدر کہ پکا مذہب لوگوں کو یہہ بات سکھاتا ہے کہ انسانوں کو بہ نسبت خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائدہ رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا ہی غرضکہ جسقدر تربیت کي ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر وہ تمام اسباب جنکی طفیل آدمي دیدہ و دانستہ محنت و مشقت پر راضي ہوتا ہی زور و قوت پاتے جاتے ہیں اگرچہ تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور کاہلي میں کاٹتے ہیں بجاے خود بڑھتي ہی مگر پھر بھي اُن بدبختوں کي مناسبت مستعد لوگوں سے کم ہوتي جاتي ہی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي دوسري قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو لوٹ کھسوٹ یا مانگ تانگ سے اوقات اپني بسر کرتے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ لوٹ کھسوٹ سے اپني بسر کرتے ہیں تعداد اُنکي ترقي تربیت کے باعث سے کم ہوتي جاتي ہی مگر منگتے فقیروں کي نسبت، گونہ شک ہی کہ تعداد اُنکي کم ہووے اسلیئے کہ فضول دولت اُنکي موجود گي کا ضروري سبب معلوم ہوتي ہی اور یہي ظن غالب ہے کہ فضول خرچوں کے ساتھہ اُنکي تعداد بھي بڑھتي جاویگي اور یہہ بات اپنے تجربوں سے دریافت ہوئي کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبني نہیں یا اُنکي عمل درآمد اچھي طرح نہیں ہوتي تعداد اُنکي بڑھني ممکن و متصور ہی مگر یہہ بات شک و شبہہ کے قابل نہیں کہ اجراے تجارت اور شہروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے ہتے کتے تگڑگدوں کي تعداد استدر کم ہو جاني ممکن ہی کہ وہ نہایت خفیف سمجھي جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تیسري قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو ضعف و ناتواني اور کبرسني کے باعث سے ہمیشہ کمانے کے قابل نرہیں اور ہمیشہ کے لیئے اسلیئے کہتے ہیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج ہوویں جو بسبب ضعف و نقاہت مرض کے کمانے کے قابل نہیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نہیں کما سکتے مگر پرورش اُنکي اسلیئے ضروري ہی کہ وہ آیندہ کما ویںگے اور یہہ لوگ یعني بوڑھے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بہت کثرت سے ہوتے ہیں اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ اُنکي کثرت تعداد میں تعداد آبادي کي مناسبت سے کمي نہوگي اسلیئے کہ جو سبب بیماري اور نقصان صحت کے دور کرنے والے ہوتےہیں جہاں کہیں اُنسے وہ بیماري اور نقصان بالکل علاج پذیر نہیں ہوتا وہاں وہ طول حیات کے باعث ہوتے ہیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نہیں دیتے مگر جو علم و آگاہي کہ انگلستان کي مجلس عام کي پانچویں جولائي سنہ ۱۸۴۵ ع کي اُس رپورت میں ہی جو ارباب اُن سوسیئٹیوں کے لکھي گئي جو ناتوانوں کے لیئے مقرر ہوئیں اُس سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا في صدي ارھائي آدمي کے قریب ہیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد یعنے اُن لوگونکي تعداد جو پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے ھیں نہایت تھوڑي ھے کوئي ایسا ملک بھي ھے جو قید غلامي اور قوانین غلامي سے آزاد ھووے اور پھر اُسمیں مطلق بار اور خرچ کرنیوالے پائے جاویں اِسلیئے کہ ادنیٰ مزدور بھي ایسا خرچ رکھتے ھیں کہ وہ اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي نہیں علاوہ اُسکے ھم لوگ اپنے پلے ھوئے جانوروں کے لیئے یہہ کوشش کرتے ھیں کہ جو چیز اُنکے لیئے ضروري ھے اُس سے زیادہ ندیں اور جن ملکوں میں کہ آدمي پلؤ جانور سمجھے جاتے ھیں وھاں یہہ گمان ھو سکتا ھے کہ غلاموں کا خرچ بھي ایساھي محدود و معین ھوگا یعني ضروریات سے زیادہ نہوگا لیکن عموماً غلام بھي ایسے ھو جاتے ھیں کہ کسیقدر اُنکي حاجتوں سے زیادہ پرورش اُنکي کي جاتي ھی *

تقسیم مذکورہ بالا یعني تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیربارآور سے دریافت ھوا کہ قریبا سب لوگ ایسے ھیں کہ کسي ایک قسم سے خصوصیت نہیں رکھتے بلکہ اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص میں واقع ھووے ایک نہ ایک قسم میں داخل ھو سکتے ھیں اور جسقدر کہ کاشتکار آدمي سیدھي سادھي خوراک اپنے مطلب کے لیئے کھاتا ھی اور موٹا جھوٹا کپڑا پہنتا ھی اور ایسے مکان میں رھتا ھی کہ جاڑے گرمي کے لیئے کافي وافي ھووے تو اُسقدر وہ بارآور خرچ کرنیوالا کہلاتا ھی باقي حقہ اور چین شراب سے لیکر بیر شراب تک اور مکان و بدن کي زیب و ارایش اُسکا غیربارآور خرچ ھی *

واضح ھو کہ مراد اِس بحث سے یہہ نہیں کہ علاوہ ضروریات کے تمام ذاتي خرچ غیربارآور ھیں اِسلیئے کہ جو لوگ بڑے بڑے عہدوں پر مقرر ھیں بات اُنکي اُسوقت تک ٹھیک ٹھاک نہیں ھوتي ھی کہ مال و دولت کي نمایش اور شان و شوکت کي آرایش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نہ بٹھاویں چنانچہ ایک جج یا کسي بادشاہ والا جاہ کے ایلچي کو اپنے منصب کے موافق ایسا عملہ رکھنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانہ بیس ھزار روپئے ھووے اور وہ بجاے اُسکے چالیس ھزار روپیہ خرچ کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور ھوگا اور دوسرا نصف خرچ غیربارآور ھوگا مگر یہہ سمجھنا نچاھیئے کہ اُسکي گاڑي کے پیچھے وہ تیسرا پیادہ کہ

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر محض بے فائدہ ھی وہ بھی غیربارآور خرچ کرنیوالا ھی کیونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا ھی وہ اُسکے خدمت کی اُجرت ھی اور جسقدر کہ وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا ھی کہ اداے خدمت کے قابل رھے وہ اُسکا خرچ بارآور ھی البتہ اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا خرچ کرتا ھی اور یہہ بھی نسمجھنا چاھیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگوں کے تمام خرچ بلکہ خرچ ضروری بھی بارآور ھیں اِسلیئے کہ وہ بیچارہ محنتی جسکوآدھی مزدوری ملی اور سالانہ مزدوری اُسکی سو روپیہ اور خرچ اُسکا دو سو روپیہ ھوویں تو وہ سو روپیہ غیربارآور طور سے خرچ کرتا ھی *

تحصیلِ دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور ھوا جنکے برتاؤ سے تحصیل ھوتی ھی *

اول ذریعہ محنت

مقدم وسیلہ تحصیل کا محنت ھی اور وہ قدرتی وسیلے ھیں کہ اُنسے بدون امداد اِنسانوں کے ھمکو مدد حاصل ھوتی ھی *

اور محنت وہ جسمانی یا نفسانی حرکت ھی جو تحصیل مطلوب کے واسطے قصداً کیجاتی ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ بیان ایسی اصطلاح کا چنداں ضروری نہیں جو بجاے خود درست اور نہایت عام فہم ھووے مگر بلحاظ اسباب قیمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں میں اِستعمال کیا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ تشریح اُسکے نہوگے تردد سے خالی نرھیگا اور تعین مراد کی حاجت رھیگی پہلے بیان ھو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے یہہ سمجھا کہ قیمت صرف محنت پر محصور ھی اور جب کہ ایسے لوگوں سے جواب اِس سوال کا پوچھا گیا کہ متکوں میں شراب پڑی پڑی پرانی ھو جاتی ھی اور چھوٹے درخت بڑے ھو جاتے ھیں اور باوصف اُسکے کہ کوئی محنت نہیں ھوتی مگر قیمت میں دونوں بڑہ جاتے ھیں تو جواب اُسکا یہہ دیا کہ شراب کی ترقی اور درختوں کی نشو و نما کو ھم یہہ سمجھتے ھیں کہ کسیقدر

اُنہو محنت صرف ہوئي مگر یہہ وہ جواب ہی کہ معني اُسکے سمجھہ سے خارج ہیں محنت کے معنے اس اندیشہ سے بیان کیئے گئے تا کہ یہہ بات نہ سمجھیں کہ وہ قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے ظہور میں آتے ہیں مفہوم محنت میں داخل ہیں علاوہ اسکے پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد رہے کہ مفہوم محنت سے وہ سب کام خارج ہیں جو بذات خود یا بذریعہ اپنے پیداواروں کے معاوضہ کے قصد سے نکیئے جاویں چنانچہ ایک اجرت پر نامہ پہونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل بہلانیکے لیئے سیر و تماشا کرتا پھرتا ہی اور شکاري جواري اور جلسوں میں اپني خوشي سے ناچنے والي میمیں اور ہندوستان کي ناچنی والیاں جو طوایف کہلاتي ہیں غرض کہ یہہ تمام لوگ اپنے اپنے موافق ایکسي محنتیں اُوٹھاتے ہیں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجھنا جو صرف اپني دل لگي اور تفریح طبع کے لیئے محنت اُوٹھاتے ہیں کمال خطا اور نہایت بیجا ہی

دوسرے قدرتي ذریعے

جو ذریعے کہ قدرت سے ہمکو حاصل ہوتے ہیں اور جنکو ہم قدرتي ذریعہ کہتے ہیں اُنمیں ہر بارآور ذریعہ داخل ہی جو بدون امداد انسانوں کے تاثیر و عمل کي قوت رکھتا ہی *

اگرچہ قدرتي ذریعہ کي اصطلاح اچھي اصطلاح نہیں مگر ہمنے اس لیئے اُسکو اختیار کیا کہ اچھے اچھے مشہور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي معنوں میں کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بھي ایک وجہہ ہی کہ سواے اُسکے کوئي لفظ ایسا ہاتھہ نہ آیا کہ وہ بہت سا مورد اعتراض نہو واضح ہو کہ منجملہ قدرتي ذریعوں کے مقدم ذریعہ زمین ہی اور زمین میں تمام کھانیں اور دریا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکہ جو کچھہ اُسپر ہی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پیدا ہوتا ہی سمجھنا چاہیئے اور مناسب یہہ ہی کہ اشیاء مذکورہ پر سمندر اور ہوا اور روشني اور گرمي اور علم طبعي کے قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقیہ جنکے ذریعہ سے طرح طرح کي چیزیں پیدا کرتے ہیں بے تکلف بڑھاویں اور یہہ تمام بارآور ذریعے زمین کے نام سے پکارے جاویں زمین کے اعتبار کي عام وجہہ یہہ ہی کہ ان سب ذریعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل ہیں زمیں منفعت کا بڑا مخرج ہونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتي ہی اور خاص وجہہ یہہ ہی کہ زمیں کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھي قبضہ ہو جاتا ہی واضح ہو کہ قدرتي ذریعے مادوں کي بہم پہونچانے کے لیئے جنپر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروري و لابدي ہیں مگر وہ قدرتي ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں ہوتے کہ اُنپر عام دسترس ہووے اسلیئے کہ ہم بیان کرچکے ہیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم ہی اور جو شے کہ عموماً حصول کے قابل ہی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کي محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل ہوتا ہے نہایت بارآور قوتیں ہیں مگر انضمام ایک اور تیسري اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروري ہے کہ وہ قوتیں تمام و کامل ہو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتي لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رہنے والے تمام اپني محنتوں کو ایسي باتوں کي تحصیل میں صرف کریں کہ سود اُنکا سردست ہووے اور جوں جوں کہ آمدني پیدا ہوتي جاوے وہ بےتکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپني غایت سعي و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھي ناکافي پاوینگے *

واضح ہو کہ اس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں ہوتی اجتناب کے نام سے پکارتے ہیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کي ایسي چال چلني مراد ہے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود ہو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرہیز کرے یا حاصلات بالفعل کي نسبت حاصلات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ ہمنے اس اصل کو قایم کیا تھا کہ محنت اور باقي اور تمام ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ہوتي ہے اسطرح بیحد و غایت بڑھ سکتي ہیں کہ اُن ذریعوں کي حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹہراویں تو ہمنے تحصیل دولت کے اسي تیسرے ذریعہ کي تاثیروں کي طرف اشارہ کیا تھا واضح ہو کہ لفظ اجتناب کي بحث جوہم

آیندہ کرینگے اس اصل کي تشریح ھے اور وہ ایسي واضح ھے کہ اُسکو دلیل اور برھان کي حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ھے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامي کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کي جگہہ قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لیئے کہ زمین ایک فرد خاص ھے اور قدرتي ذریعہ اُسکي جنس ھے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات ھے کہ اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشہور ھو جاتي ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ھے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجھہ میں آتے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھي بایں شرط تسلیم کرینگے کہ معني مجوزہ اُنکے اُنکو جتائے نجاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کي چیزیں مراد ھیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي ھیں اور سرمایہ کو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعی اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معني بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئي بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لیئے کہ قدرتي ذریعہ سے مادي اشیاء بہم پہنچتي ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتي ھیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتي ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتاھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتي ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا اُنسے وجود سرمایہ کے لیئے نہایت لابدي ھے اور جیسے کہ اجرت کو محنت سے واسطہ ھے ویساھي منافع کو سرمایہ سے علاقہ ھے یہہ بات بہت واضح ھے کہ معمولي معنوں کی نسبت لفظ اجتناب کے نہایت وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یہہ ھے کہ صرف اجتناب پر توجہہ اُسوقت ھوتي ھے کہ مفہوم اُسکا مفہوم محنت سے علحدہ ھووے چنانچہ اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈھال سے بخوبي واضح ھوتا ھی جو کسي درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدوں تک پہونچنے دیتا ھی مگر اُسوقت کم واضح ھوتا ھی کہ وہ درخت لگاتا ھی یا اناج بوتا ھے اور دیکھنے والوں کو اُسوقت اُسکي محنت پر نظر ھوتي ھی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل ھونے کي توقع پر اپني طبیعت کو مارتا ھی اُسکا خیال نہیں ھوتا جسکو ھم اجتناب کہتے ھیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یہہ وجہہ نہیں کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں ھوتا بلکہ صرف یہہ باعث ھی کہ کوئي لفظ ایسا ھاتھہ نہ آیا کہ وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نہو چنانچہ ایک مرتبہ اتفاق ایسا ھوا کہ لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا کہ اس لفظ کے مفہوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں ھوتا مثلاً چھتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي ھی مگر جسکو اصل منافع کہتے ھیں وہ اُس سے حاصل نہیں ھوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاري کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یہہ خرابي پائي کہ تھوڑي احتیاط و محنت اُس سے مفہوم ھوتي ھی اور یہہ تسلیم کیا کہ اجتناب استعمال و رواج کي رو سے تھوڑي محنتوں سے منفک نہیں ھوتا مگر باوصف اسکے وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجھنا ضروری ھی *

اور یہہ بھي مانا گیا کہ یہہ اعتراض اجتناب پر ھوسکتا ھی کہ صرف اجتناب سے جسکے معنی کسي فعل سے پرھیز کرنا ھی یہہ نہیں سمجھا جاتا کہ ایک کام سے پرھیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بھي مراد ھی اور علی ھذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بھي یہي اعتراض وارد ھوسکتا ھی مگر آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں ھوا کہ وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں ھیں جنسے کامونکا کرنا صریح ظاھر ھوتا ھی جو لطف و لذت ھم اُٹھاسکتے ھیں اس سے پرھیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چھوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب ہونا ایسي کوششیں ہیں کہ اُنمیں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا ہی اور یہہ کوششین خلقت کے ہر گروہ میں باستثناء ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے ہوتي ہیں بلکہ اُنمیں بھي ہوتي ہیں اگر یہہ بات نہوتي تو خلقت کي حالت کو ہرگز ترقي نہوتي مگر جب خوب چھانا بینا تو منجملہ اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں بڑائي حاصل ہوتي ہی ذریعہ اجتناب کو نہایت موثر پایا اور باب ترقي میں تاثیر اُسکي پہلے پہل تھوڑي تھوڑي ہوتي ہی اور اخر کار اُسکو نہایت وسعت ہوجاتي ہی قوموں میں سے نہایت کم تربیت یافتہ قومیں بلکہ ایک ہي قوم کے مختلف گروہوں میں سے وہ گروہ جو نہایت کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ہمیشہ نا عاقبت اندیش اور نہایت کم اجتناب کرنیوالے پائے جاتے ہیں *

سرمایہ کا بیان

ہم ابھي بیان کرچکے ہیں کہ سرمایہ وہ دولت کي چیزیں ہیں جو آدمي کي سعي و محنت کا ثمرہ ہوتي ہیں اور دولت کي تقسیم و تحصیل میں کام آتي ہیں اور ہر چیز سرمایہ کي اجتناب و محنت اور قدرتي ذریعوں کے اجتماع کا نتیجہ ہوتي ہی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے ہیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایہ خرچ ہوتا ہی

جب کہ کسي آدمي کے پاس کوئي چیز دولت کي موجود ہو اور وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے کہ کچھہ لطف اور مزہ اُٹھے بلکہ بطور سرمایہ کے بایں نظر خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعہ کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹھہ طریقہ ہیں کہ اِرادہ اُسکا اُنمیں پورا ہووے *

اول یہہ کہ وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے کہ جو انار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب ہوتے ہیں وہ بلا واسطہ اُسي شی سے حاصل ہوویں جیسکہ سرنگوں میں بارود اور دخاني کلوں میں کوئلے خرچ ہوتے ہیں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکھہ چھوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصہ هی اگرچہ وہ ارادتاً اور ضروري نہووے چنانچہ تمام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکہ مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتھے یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکھے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذر نے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بھاؤ تاؤ بدل جانے سے بھاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بھاري فصل هونیکے ساتھہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مہیا رکھے جیسے کہ دوکانداروں کي کاملطیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چھٹے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعہ کے اُس ذریعہ کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدلہ میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آٹھویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچہ جو سرمایہ والے کہ آٹھوں گانٹھہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آٹھوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جملہ اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایہ اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

کہ علم وآلات اور جملہ ضروریات اُسکي اسطرح خرچ ہوتي ہیں کہ بالواسطہ کسي اور شے کے اُنکا معاوضہ حاصل نہیں ہوتا ہاں فرق اتنا ہی کہ علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک یا اُسوقت تک خراب نہوگا کہ وہ اپنا پیشہ نچھوڑے اس لیئے کہ پیشہ چھوڑنے پر علم اُس پیشہ کا خراب ہوجاتا ہے اور آلات اور مکاں اور پوشاک اور خوراک غرض کہ جملہ اسباب اُسکے برابر خرچ ہوتے اور قایم ہوتے چلے جاتے ہیں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل ہے اور باقي اشیاء کا خرچ آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور وہي شخص اپني شراب کا ایک حصہ اُسوقت تک باقي رکھتا ہی کہ تہوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي ہوجاوے اور تہوڑي شراب اس لیئے موجود رکھتا ہے کہ گاہک اُسکے خالي نہ پھریں اور دوکان اُسکي کہوٹي نہو یہانتک کہ آخر کار اُسکو بیچ کھونچ برابر کرتاہی اور بعد اُسکے قیمت اُسکي یوں خرچ کرتا ہی کہ کسیقدر اُس زمیں کا کرایہ دیتا ہی جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسیقدر اپنے ملازموں کي تنخواہ میں ادا کرتا ہی اور کسیقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت میں لگاتا ہی اور کسیقدر دوبارہ میکشي اور نیز اس کے سامانوں کي درستي میں صرف کرتا ہی تاکہ دوکان اُسکي ذخیرہ سے خالي نرہے اور جو کچھہ کہ شراب کي قیمت میں سے باقي رہتا ہی اور باقي رہنے میں کوئي شک شبہہ نہیں ورنہ حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي ہوجاوے تو اُس بقیہ کو فائدہ کہتے ہیں اور اُس بقیہ کي یہہ صورت ہی کہ منجملہ اُس کے کسیقدر اُن جنسوں کے دوبارہ بہم پہونچانے میں صرف کرتا ہی جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکہیں اور بقاے صحت کے لیئے ضروري و لابدي ہیں اور باقي کو کہاتا اوڑاتا ہے جو غیر بارآور خرچ ہے یا اپنے سرمایہ کي ترقي میں یا کسي اور کا سرمایہ قایم کرنے میں مثل اپني اولاد کي تعلیم و تربیت کے خرچ کرتا ہے اور یہہ خرچ بارآور ہے *

دایر اور قایم سرمایونکا بیان

واضح ہو کہ آدم اسمتھہ صاحب نے سرمایہ کو اقسام قایم و دایر میں تقسیم کیا چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ صرف دو طریقوں میں سرمایہ اسطرح خرچ ہوسکتا ہی کہ اُس سے امدني یا منافع حاصل ہووے *

چنانچہ پہلا طریقہ یہہ ہی کہ اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایہ صرف کیا جاوے اور پھر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایہ کہ اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں ہوتا کہ وہ مالک کے قبضہ میں اپني شکل و شمایل پر موجود رہے چنانچہ سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں ہوتیں کہ وہ روپئے کے بدلہ بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں ہوتا کہ وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدلہ صرف نکرے غرضکہ سرمایہ اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رہے اور شک نہیں کہ تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل ہوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایہ دائر کہتے ہیں *

اور دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ وہ سرمایہ زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکہ ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدني یا منافع بغیر اسبات کے کہ ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادلہ میں آویں جاویں حاصل ہو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایہ نام رکھتے ہیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر ہوتے ہیں اور جو آلات اور کلیں کہ پیشوں میں کام آتي ہیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک کہ اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانہ نہ سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانہ والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایہ اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رہتے ہیں مگر بعضوں کے لیئے یہہ آلات بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں چنانچہ درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آلہ درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاہتے ہیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائی درکار ہوتے ہیں مثلاً لوہے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کي بھٹیاں اور لوہے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب ہیں کہ بہت سے خرچ کرنے پر تیار ہوسکتے ہیں اور کاشتکاروں کے سرمایہ کا وہ حصہ جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف ہوتا ہی قائم سرمایہ ہی اور جو حصہ کہ ہالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ ہوتا ہی وہ دائر سرمایہ ہی پس کاشتکار اپنے سرمایہ کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علحدہ کرنے سے فائدہ

اُٹھاتے ھیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ھی کہ انکے دودہ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ھی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ھوتے ھیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ھوتا ھی وہ دایر سرمایہ ھی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ھوتا ھی انتہیٰ مولف کہتا ھی کہ ھمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئي صاف اعتراض وارد ھوا ھاں شاید اسمیں کوئي شک شبہہ ھو کہ قایم اور دایر سرمایوں کي اصطلاح بہت اچھي ھی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسي تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معني بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ھو گئیں اور جب سے وھي معنے معمول و مروج رھے مگر رکارڈو صاحب نے معمولي استعمالوں کي حفظ و مراعات نکي اور یہي باعث ھوا کہ اُنکي تحریرونکا افادہ کم ھوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کي اصطلاحوں سے ایسے معني مراد لیئے کہ وہ معمولي معنوں کے بالکل مخالف ھیں اور مل صاحب بھي اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معني اُنہوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ھے بیان اُسکا مناسب متصور ھوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ھیں کہ معدوم ھونا اُسکا جلد جلد ممکن ھو اور اکثر پیدا ھوتا رھنا اُسکا نہایت ضروري ھووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ھیں جو آھستہ آھستہ خرچ ھووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکي قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ھیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتي اور بڑے پایدار ھوویں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ھی اور برخلاف اُسکے اُس جوتي بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ھی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کي اجرتوں میں دیتا ھی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ھوتي ھیں جو ایسي جنسیں ھیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کي نسبت معدوم ھونیکے بہت زیادہ قابل ھیں انتہیٰ واضح ھو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ھاں

جسطرح کہ اُنہوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي ہے اُسکي نسبت راست اور درست ہے اسلیئے کہ آہستہ آہستہ اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُنسے زیادہ کوئي اصطلاح بیجا اور بیہودہ نہوگي مگر عجب یہہ ہے کہ خود اُنہوں نے اور نیز مل صاحب نے یہہ تصور کیا کہ تقسیم اُنکي آدم اسمتھہ صاحب کي تقسیم سے مطابق ہے مگر ظاہر ہے کہ تقسیم اُنکي بجاي خود نادرست ہے اور تقسیم مذکور کے برعکس ہے اسلیئے کہ درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایہ ہیں کہ اُسکے پاس وہ بہت دنوں تک رہتي ہیں اور وہي بقول رکارڈو صاحب کے جلد معدوم ہونیکے قابل یعني دایر سرمایہ قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یہہ ہے کہ لوہا ڈھالنے والونکي لوہے وغیرہ کي ڈھلي ہوئي چیزیں آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر اور رکارڈو صاحب کے نزدیک قایم سرمایہ ہے *

قایم اور دایر سرمایہ کي جو اور قسمیں آدم اسمتھہ صاحب نے بیان کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فہمي اور سرمایہ کي حقیقت زیادہ تر واضح ہوتي ہی *

وہ فرماتے ہیں کہ قایم سرمایہ میں چار قسم کي چیزیں داخل ہیں *

اول وہ آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے ہیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم ہو جاتي ہے *

دوسرے وہ عمارتیں جو مثل دوکانوں اور ذخیرہ خانوں وغیرہ کے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ یہہ تمام اشیاء مذکورہ بھي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات ہیں اور اُنکو آلات ہي سمجھنا چاہیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وہ کام جو زمینوں کے سکھانے بنانے اور کمانے کھتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے ہیں پس ترقي یافتہ کھیتوں کو بھی ایساہي سمجھا جاوے کہ گویا وہ بھي اوزار ہیں جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني ہو جاتي ہے *

چوتھے وہ مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے ہیں اسلیئے کہ طالبان علم و ہنر کي پرورش میں جب کہ وہ تعلیم پاتے ہیں یا کوئي پیشہ سیکھتے ہیں جو کچھہ خرچ ہوتا ہے وہ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ گویا اُنکي ذاتوں میں قایم سرمایہ ہے غرضکہ کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب ھے کہ وہ تجارت کي ایک ایسي کل ھے کہ اسکے ذریعہ سے محنت نہایت آسان اور کم ھو جاتي ھے *

اور اسیطرح دایر سرمایہ کے بھي چار رکن ھیں *

ارل روپیہ جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایہ کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم ھوتے ھیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے ھیں *

دوسرے وہ گلے گائے بیل بھیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواھوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رھتے ھیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ اور تعمیروں کي وہ مادي اشیاء جو پوري نہوئي ھوں اور کارخانہ والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضہ میں باقي ھوں *

چوتھے وہ کام جو بنکر تیار تو ھو گئے ھوں مگر کارخانہ والوں اور سوداگروں کے ھاتوں میں ھوں جیسے کہ لوھاروں اور سناروں اور سادہ کاروں کے کام مرتب ھوویں اور اُنکے کارخانوں سے باھر نجاویں غرضکہ دایر سرمایہ میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں ھوتے ھیں اور وہ روپیہ پیسہ جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پھنچاتا ھے داخل ھے انتھی *

ھاں یہہ احتمال باقي ھے کہ ان قسموں میں دو مناسب باتیں چھوٹ گئیں اور بعضي بیفائدہ داخل ھیں مگر عموم نظر سے یعني تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظہ سے واضح ھوتا ھی کہ سرمایہ کي قسموں کو عمدہ بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چھوٹ گئیں اُن میں سے پہلے وہ حیات کي ضروري چیزیں ھیں جنکو مزدور اور سرمایہ والے دونو اپني پرورش میں صرف کرتے ھیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آھستہ آھستہ ضایع ھوتي ھیں اور مالک اُنکا کرایہ پر اُنکو چلاتا ھے *

ھم یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن ضروري چیزونکو جو مزدور لوگ اپنے پاس آمادہ رکھتے ھیں اقسام سرمایہ سے خارج کرنے کي کوئي وجہہ بیان کي ھے وہ صرف اتنا بیان کرتے ھیں کہ حتی الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا ھے اور صرف اُسکي محنت سے اُسکو آمدني ھوتي ھے غرضکہ وہ صاحب ضروریات کو سرمایہ نہیں ٹھہراتے بلکہ محنت کو سرمایہ سمجھتے ھیں اور جب کہ

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب سے متفق ہوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ صرف بارآور وہ خرچ ہی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے ہیں اور یہي امر ہے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل ہوسکتي ہے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا ہے اپني مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نہیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا ہے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہیں کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے حاصل کرے انتہیٰ *

یقین کامل ہی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني کل کي بھٹي میں جو کوئیلے جلائے جاتے ہیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ ہوتے ہیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نہایت ضروري ہی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُٹھاتا ہی اُس صرف ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا ہی بجز اِسبات کے کیا فرق ہی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُٹھاتا ہی اور دخاني کل کو کچھہ مزا نہیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا ہوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري ہوتي اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے ہوتے کہ نہ کھانے سے کمزوري ہوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رہے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نہوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري ولابدي کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا ہی کہ کھانے پینے کي بارآوري ضائع ہوجاوے ہل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ ہوتا ہی مگر وہ اس نظر سے کم نہیں ہو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني محنتوں کا ثمرہ سمجھتے ہیں اور اِس میں کچھہ شک ہی کہ کام کے مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف ہوتي ہی امریکا والے جاگیردار جو اپنے اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے ہیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ خرچ بارآور ہی *

آدم اِسمتھ صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایہ پر چلتي ھیں اصطلاح سرمایہ سے خارج کرنے کي وجوھات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچہ بیان اُنکا یہہ ھی کہ لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصہ خرچ بالفعل کے واسطے لگا رھتا ھی اور نشان اُسکا یہہ ھي کہ اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں ھوتا اور اِس حصہ میں وہ تمام مکان داخل ھیں جو رھني کي نظر سے بنائے جاتے ھیں اگر کوئي مکان جو خود کچھہ پیدا کرنیکے حیثیت نہیں رکھتا ھی کرایہدار کو دیا جاوے تو اُس کرایہدار کو کرایہ اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا ھی کہ وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل ھوتي ھی چنانچہ جہاں کہیں نقلیں اور سوانگ ھوتی ھیں تو وھاں ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایہ دي جاتي ھیں اور سوداگر مہینے یا سال بھر کے لیئے اسباب اپنا کرایہ پر دیتے ھیں مگر جو محاصل کہ ایسي ایسي چیزوں سے حاصل ھوتا ھی وہ ھمیشہ کسي اور آمدني سے پیدا ھوتا ھی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے ھیں اور بہت سے ایسے مکان جو بہت اچھي طرح بنائے گئے ھوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي ھوتي رھے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے ھیں اگرچہ اُنکے تمام ھونیکا زمانہ دور و دراز معلوم ھوتا ھی مگر حقیقت یہہ ھی کہ ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي ھوویں خرچ بالفعل کے لیئے رکھي جاتي ھیں اِنتہی *

اگر آدم اِسمتھ صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایہ کو آیندہ خرچ ھونیوالي چیزوں پر محصور رکھا ھوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نہوتا مگر یہہ بات دریافت ھوچکي کہ وہ ایسي چیزوں کو جوخرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں اُسوقت تک سرمایہ میں داخل سمجھتے ھیں جب تک کہ اُن لوگوں کے ھاتھہ میں نہ پہونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک السّاس کا جُتہ جب تک جوھري کي دوکان پر رکھا ھی سرمایہ ھی جیسکہ آدم اسمتھہ صاحب نے اِقرار اُسکا علانیہ کیا تو ایک مکان جسکو ابھي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا ھو سرمایہ سے کیوں خارج ھو گیا یہہ بات معلوم کرني مشکل ھی

کہ آدم اسمتھہ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا ہی فناء اور استحکام ایسي صفتیں نہیں ہیں کہ اُنسے ایسي شی میں جسکو صحیح سرمایہ کہہ سکتے ہیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایہ نہیں کہہ سکتے کوئي امتیاز ہوسکے چنانچہ بہت سي ایسي چیزیں ہیں کہ بطور بارآور خرچ ہوتي ہیں مگر عمر اُنکي بہت تھوڑي ہوتي ہے جیسے کہ گاس جسکي روشني سے گھر میں چاندنا ہو جاتا ہی اور برخلاف اُسکے ایک امیر خاندان کے جواہرات سرمایہ نہیں ہوسکتے اگرچہ اُنکي پایداري کي کوئي حد معین نہیں ہاں یہہ امر قریب قیاس ہی کہ ایک مکان ایسا تعمیر کیا جاوے کہ وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ سرمایہ نہ ٹھہرے بلکہ حقیقت یہہ ہی کہ ان چیزوں کا فاني ہونا آدم اسمتھہ صاحب کي راے کو توڑتا ہی اسلیئے کہ وہ فاني ہونا اُنکو ایسي چیزوں سے مشابہہ کرتا ہی جنکو آدم اسمتھہ صاحب نے سرمایہ قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض ہوتے ہیں وہ آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر سرمایہ کي تیسري قسم میں داخل ہیں اور جب کہ وہ حوض آہستہ آہستہ یہاں تک خالي ہو جاتے ہیں کہ اُنمیں سے اخیر بوتل بھي پي جاتي ہی تو وہ سرمایہ تمام ہو جاتا ہی ایک مکان جو ساز و سامان سے درست ہووے اور کرایہ پر دیا جاتا ہو یا ایسا کتب‌خانہ جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي ہوویں یا سیر کي گاڑي یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں صرف فرق اتنا ہی کہ ان چیزوں کا خرچ ہوتا رہنا شراب کے خرچ سے بہت کم اندازہ کرنے کے قابل ہی چنانچہ جب کبھي استعمال اُسکا ہوتا ہی تو کوئي نہ کوئي جز اُسکا فاني ہو جاتا ہی اور کرایہ پر لینے والے اُس جز کو ایسي ہي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے ہیں جیسے کہ شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے ہیں یہہ بات راست ہی کہ گاڑي اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ ہوویں اور کرایہ‌دار اُنکا کرایہ دوسري آمدني سے ادا کرے جیسے کہ یہہ امر ہر ایسي شے کي قیمت میں پیش آتا ہی جسکا خرچ بطور غیر بارآور ہوتا ہی مگر جب تک کہ گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں ہوتے اُنکی مالکوں کے حق میں وہ ایسا ہي سرمایہ ہی جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا ہی کہ ہمجنس اُنکے پیدا ہوویں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے ہیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ ہیں اور زندگي کي ضروریات بھي اسي قسم میں داخل ہیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دھنسي پھنسي رہتے ہیں کھانے پینے میں صرف کرتے ہیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ ہی جنکي بدولت مقدار حصول برابر قایم رہتي ہی اور دخاني کل کي بھٹي کے کوئلے جو کوئیلوں کي کھان کے کھودنے اور لوہے کے آلات جو لوہے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے ہي وہ جہاز جو لکڑي ڈنگڑي اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ ہیں کہ اُنکو مکرر بارآور کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ وہ اشیاء ہمجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ ہیں مگر ہمجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي ہیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ ہی کہ وہ پیمک بناتي ہی مگر اُس پیمک سے کرئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے ہي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رہتے ہیں جنکا خوچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں ہوتا وہ خود بارآور سرمایہ ہیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو بولتے ہیں کہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر ہیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے ہیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي ہیں اُنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں اُنکا بہت بڑا حصہ اور اُنکي قیمت کا بھي بہت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا ہی *

هم دریافت کرچکے کہ دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد تھوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُس سے بھي تھوڑي ھے مگر جسقدر دولت کي ترقي ھوتي جاتي ھی اُسیقدر ھر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑھاتا جاتا ھے یہانتک کہ غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے بڑہ جاتي ممکن ھی اور اکثر اوقات زیادہ ھوجاتي ھی چنانچہ جب کسي شہر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظہ کیا جاوے تو یہہ امر بخوبي واضح ھوگا کہ قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں اُن چیزوں کي قیمت سے بہت زیادہ ھوگي جو آیندہ تحصیل دولت کے لیئے تیار کي گئیں * .

آدم اسمتھہ صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفہوم سرمایہ سے خارج کیا جنپر ھم گفتگو کر رھی ھیں مگر ھمنے جو اُنکو مفہوم سرمایہ میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجھوں سے آدم اسمتھہ کي پیروي کي اول یہہ کہ خارج کرنا اُنکا معمولي زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا ھی چنانچہ یہہ کھنا کہ ایک ایسا جوھري جسکي دوکان میں پانچ لاکھہ روپئے کے جواھرات موجود ھیں سرمایہ نہیں رکھتا ایک ایسي بات ھی کہ اُسکو دوچار سمجھنے والے ھي سمجھہ سکتے ھیں دوسرے یہہ کہ اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بھي ھوتا جسکي ضرورت شدید ھی تو بھي سرمایہ کي اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معوض بحث میں واقع ھیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے ھیں جن سے یہہ چیزیں بنائي جاتي ھیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتي ھیں چنانچہ وہ کھردرا ھیرا اور وہ سونا جسمیں وہ جڑا جاتا ھی اگر الگ الگ سرمایہ ٹھہریں تو یہہ بات کمال مشکل سے دریافت ھوسکتي ھے کہ ایسي اصطلاحوں میں جنکي روسے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایہ میں داخل نرھیں کیا فائدہ ھاتھہ آتا ھی اور کیا آرام ملتا ھی علاوہ اسکے کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبہہ نہیں کہ جن دنوں سرمایہ والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکھتا ھی تو اُس عرصہ کي مناسبت سے کچھہ نکچھہ اُسکو فایدہ حاصل ھوتا ھی باقي یہہ بات کہ یہہ فائدہ کیوں ھاتھہ

آتا ھی ھم پھر ثابت کرینگے مگر یہہ امر کہ ھاتھہ آنا اُسکا ضرور ھی قبول و تسلیم کے قابل ھی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق ھی کہ جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل ھووے وہ سرمایہ میں داخل ھی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایہ کے استعمال سے حاصل ھوتے ھیں

واضح ھو کہ جو مقدم فائدے اجتناب سے یاسہل طریق پر یوں کہو کہ سرمایہ کے استعمال سے حاصل ھوتے ھیں وہ دوفائدے ھیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جملہ آلات دو قسموں پر منقسم ھوتي ھیں ایک وہ کہ قوت پیدا کرتے ھیں اور دوسرے وہ کہ قوت پہونچاتے ھیں چنانچہ پہلي قسم میں وہ کلیں داخل ھیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي ھیں جیسے وہ کلیں کہ ھوا یا پاني یا بھاپ کي قوت سے چلتي ھیں اور دوسري قسم میں وہ تمام آلات داخل ھیں جنکو اوزار بولتے ھیں جیسے چھري برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پہونچتي ھی یا وقت اُنکا کم صرف ھوتا ھے مگر کاریگروں کے ھاتھوں سے اُنکو زور پہونچتا ھے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرني مناسب ھی جسمیں وہ تمام آلات داخل ھیں جن سے پیدا ھونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نہیں ھوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل ھیں کہ اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نہیں جاتا جیسے وہ زمیں کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج کہ اُس زمیں میں بویا جاوے یہہ دونو ایسے آلات ھیں کہ اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا ھوتا ھی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخہ ایسے اوزار ھیں کہ آرک رائیٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور ھیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اِطلاق ان پر متعارف نہیں علاوہ اُنکے بہت سي چیزیں ھیں کہ اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا ھی جیسے دوربین کہ اُسکو حرکت سے کچھہ واسطہ نہیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکہ ھر شی ایسي جس سے ایصال قوت اور ایجاد حرکت متصود نہو بلکہ برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود ھو *

جز آلات کہ آدمي کام لینے والے کے ھلانے جلانے سے ھلتے جلتے ھیں وہ نہایت سیدھے سادھے ھوتے ھیں اور کچھہ پیچیدہ نہیں ھوتے یہانتک کہ بعضے الات اُنمیں سے نہایت کندہ ناتراش لوگوں میں پائے جاتے ھیں جیسے کہ قدرت سے وحشي لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتي ھی وہ وہ حیوانات ھوتے ھیں جو اُنکے آس پاس رھتے ھیں مگر علاوہ قدرتي آلات کے قدرت کے انعام کا فائدہ اُوٹھانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض ھتیار ضروري و ابدي ھیں *

یہہ بات معلوم رھے کہ ھم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کي مشاقي مراد رکھتے ھیں جسکے معني ایسے وسیع و فراخ ھیں کہ بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آیندہ کے فائدوں کو ترجیح دیتے ھیں چنانچہ تربیت یافتہ لوگوں میں یہي امر معمول و مروج ھی یعني استقبال کو حال پر ترجیح دیتے ھیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کي نسبت بھي یہي بات راست آتي ھی جنکو حال کي لذت یا آیندہ کي پیداوار کے لیئے اپني مرضي کے موافق استعمال میں لاسکتے ھیں جیسے کہ کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسي ھي ھوتے ھیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنانے میں یہہ بات درست بیٹھتي ھی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں میں ممکن نہیں جیسے اوزار اور کلیں کہ استعمال اُنکا ھمیشہ بارآور ھوتا ھی توقي یافتہ لوگوں میں نہایت عام اوزار پہلے برسوں بلکہ پہلي صدیوں کي محنتوں کے ثمرے معلوم ھوتے ھیں چنانچہ بڑھئي کے اوزار نہایت سیدھے سادھے معلوم ھوتے ھیں مگر اُس سرمایہ والے نے جسنے کہان کو پہلے پہل کھودا جس سے بڑھئي کي کیلیں اور برمی حاصل ھوئے حال کے مزہ کو کسقدر ھاتھہ سے دیا ھوگا یعني آیندہ کے فائدوں کي توقع پر روپیہ صرف کیا ھوگا اور اُن لوگوں نے جنھوں نے ایسے ایسے آلے بنائے کہ اُنکے ذریعہ سے کھانیں کھودي گئیں آیندہ کے فائدوں کي توقع پر کسقدر محنت و مشقت کي ھوگي اور حقیقت یہہ ھے کہ جب تمام اوزاروں پر غور کي جاتي ھے

تو باستثنائے انگہز آلات اکہز لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے ہیں اور اس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ منجملہ اُن لاکہوں کیلوں کے جو بلاد انگلستان میں ہر سال بنائي جاتي ہیں کوئي کیل ایسي نہیں جو کسیقدر ایسي محنت کا ثمرہ نہووے کہ وہ ثمرات آیندہ کي تحصیل کے واسطے یا ہماري اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجہ نہو جو فراسیسوں کي فتح انگلستان سے پہلے بلکہ اُس عہد سے پیشتر عمل میں نہ آیا ہو جب کہ انگلستان میں سات بادشاہتیں قایم تہیں*

یہہ راے کہ کل فائدے اجتناب کے ثمرے ہوتے ہیں ایسي پوري استعدادوں سے بھي منسوب ہے جنکو آدم اسمتہہ صاحب نے ایسا سرمایہ قرار دیا کہ اُن کے موصوفوں کي ذاتوں میں وہ قایم و برقرار ہی بہت سي صورتوں میں یہہ استعدادیں ایک عرصہ دراز کي ایسي سعي و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ ہوتي ہیں کہ موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹہاتے ہیں اور وہ ایسي محنتیں اور خرچ ہوتے ہیں کہ وہ لذت بالفعل کي تحصیل کے لیئے صرف ہوسکتے تہی مگر حقیقت میں منافع استقبال کي امید پر اُٹہائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مربیوں اور نگہبانوں کا بہت سا خرچ یعني لذت بالفعل کا نقصان ہوتا ہی آٹہہ یا نو برس کي عمر تک لڑکے کي پرورش ایک ایسا بوجہہ ہی کہ وہ ہرگز ٹل نہیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نہیں کہہ سکتے مگر جو کچہہ کہ بعد اُس زمانہ کے خرچ ہوتا ہی وہ تمام دیدہ و دانستہ کیا جاتا ہی یہاں تک کہ وہ لڑکا نو دس برس کي عمر میں کشتکاري کے پیشہ سے اوقات اپني بسر کرسکتا ہی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسري سے زیادہ کما سکتا ہی اور اکیس برس کي عمر میں ایسي مزدوري کرنے لگتا ہے کہ اُس سے زیادہ عمدہ بعد اُسکے حاصل نہیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یہہ ظاہر ہی کہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا ہنر بلا صرف کثیر حاصل نہیں ہوسکتا چنانچہ ڈیڑھ سو دو سو روپئے ادنیٰ شاگردي کي فیس میں دیئے جاتے ہیں اور وہ فیس کاشتکاروں کي سالانہ اوسط آمدنی کي تخمیناً آدھي ہوتي ہی ہنر کے کام کي اُجرت کا بہت سا حصہ اُس اجتناب کا صلہ ہوتا ہی جو اُس ہنرمند کي تعلیم کے صرف کثیر میں سمجھا جاتا ہی *

همکو یہہ ماننا چاهیئے که یہہ تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نہیں که وہ ایسي کامل وحشیانہ حالت میں هیں جو اِس علم کي منشاء سے خارج هی چنانچہ وحشي اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وہ وقت صرف نہیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے هیں اگرچہ وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے هیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے اجتناب رکھتے هیں اُنکي ترقي کے پہلے درجہ میں جب وہ شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پہونچتے هیں که اوقات اُنکي دودھہ و دهي سے بسر هونے لگے اجتناب کا استعمال سمجھا جاتا هی اور مویشیوں کے دودھہ گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آني کے لیئے اُس سے بہت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار هی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بہت زیادہ هي اجتناب نہیں بلکہ ایسا اجتناب درکار هوتا هی که اُسکو روز بروز ترقي هوتي رهے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعہ هو وہ ملک اپني حالت پر قائم رهتا هی اور جہاں طرح طرح کے کارخانہ اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج هوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نہیں رهتا چنانچہ وہ سرمایہ جس سے پچاس برس پہلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانہ داروں میں اول درجہ کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایہ سے جو آج فرانس کو حاصل هی بلکہ اُس گران سرمایہ سے جو نیدرلینڈز کي بادشاهت میں جو اب قائم نہیں هی موجود تھا بہت تھوڑا اور کم کارآمد تھا اگر اِنگلستان والوں کا سرمایہ اُسي حالت پر رهتا تو یہہ لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجہ پر پہونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند هو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور انکے حریفوں کے سرمایہ روز بروز بڑھتے جاویں تو پھر وهي نتیجہ پیدا هو سکتا هی *

واضح هو که اجتناب اور آلات کے استعمال کے باهمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور هوا جو استعمال آلات پر مرتب هوتے هیں مگر یہہ مطلب کچھہ تو اس وجہہ سے مختصر بیان کیا جاویگا که اُسکا مفصل بیان گو کیساهي اختصار سے کیا جاوے

هماري اس کتاب کے حدوں سے باهر نکل جاویگا اور دوسرے یهه که جهاں کاریگروں اور مصنوعي چیزوں پر بحث کي گئي وهاں اسمضموں کي تحقیق بخوبي هوئي اور کچهه اس وجهه سے که هم بخوبي واقف هیں که هماري کتاب کے پڑهنے والے یهه بات اچهي طرح جانتے هیں که انسانوں کي قوتیں آلات کے استعمال سے بهت زیادہ بڑه جاتي هیں اگرچه غالب یهه هے که کسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات کے تعلق اور نتیجے تفصیل وار نهیں سمجهے اور نه آیندہ کو کوئي آدمي سمجهے گا تاکه اُسکے ذریعه سے زیادت قوت کا اندازہ کرسکے یهاں جو کچهه هم بیان کرنا مناسب سمجهتے هیں وہ صرف اُن آلات کے چند حالات هیں جو حرکت پیدا کرتے هیں جسکو علمي اصطلاح میں قوت کهتے هیں *

زمانه حال کي پیداوار کو زمانه قدیم کي پیداوار پر اسلیئے فضل و تفوق هے که آج کل استعمال کلونکا هوتا هی چنانچه همکو شبهه هے که اگر قدیم رومي سلطنت کے تمام باشندوں کے جان و مال کپڑا طیار کرنے پرصرف هوتی تو ایک پوري نسل سے اتنا کپڑا تیار هوتا جو صرف ضلع لنک شائر کے تهوڑے لوگ ایک برس میں تیار کرتے هیں بلکه یقین کامل هی که جو کپڑا وهاں تیاو هوتا وہ اس کپڑے سے نهایت خراب هوتا جن متحرک قوتونکا رومي یا یوناني استعمال کرتے تهے وہ صرف چهوٹے قد کے جانور اور پاني اور هوا تهیں اور ان قوتوں کو بهي بهت کم کام میں لاتے تهے چنانچه هوا سے صرف اتنا کام لیتے تهے که کشتیوں کو دهشت کے مارے کنارے کنارے لیجاتے تهے اور دریا کا بهتاؤ آنے جانیکے واسطے کرتے تهے اور اسپر بهي کمال حسن و خوبي سے نکیا بلکه جیسا پایا ویسا بهتا دریاؤں کو نهروں کے ذریعه سے نه مالایا اور گهوڑوں کو صرف بوجهه اُٹهانے اور گاڑي کهینچوانے میں برتا تسپر بهي تسموں سے مدد لینا نسوجها اور استعمال اس قوي کل کا جسکو هم † چکي کهتے هیں بهت کم کیا جسکے ایک چرخه سے جو هوا یا پاني یا بهاپ یا کسي حیوان کي قوت سے پهرتا هے ایک لڑکے کے قبضه میں ایسي قوت کا استعمال هوجاتا هے جو بعض وقتوں مین هزار کاریگروں کے برابر هوتي هے *

† چکي اُن تمام کلوں کا نام ٹهرایا گیا جنمیں پهیه اور چرخیوں وغیرہ سے کام هوتا هی

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگے جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگي ہوتي ہیں نہایت عمدگي سے ظاہر ہوتي ہے مگر بات یہہ ہے کہ اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتھہ بہت بڑي ہولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعہ سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوٹي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظہور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگہہ نہوگا جیسے کہ روئي کے بڑے کارخانہ میں ہوتا ہی چنانچہ بہت بڑا کارخانہ روئي کا جو ہمارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانہ ہے جسکو مارزلینڈ صاحب نے سٹاک پورٹ میں درست و مرتب کیا اور اسلیئے کہ اُس کارخانہ کے مشاہدہ سے کلونکي قوت اور نیز اسباب کي حقیقت کہ وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل ہیں کمال وضوح سے واضح ہوتي ہی بیاں اُس کارخانہ کا مختصر مختصر مناسب سمجھا جیسے کہ ہمنے اُس کو سنہ ۱۸۲۵ ع میں مشاہدہ کیا *

واضح ہو کہ مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسی اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تھے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کي صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کي خاکنائي میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راستہ کیا کہ بڑے بڑے قطر کے ساتھہ پہیہ اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں راہ ملے کہ وہ اُنکے گہومانیکے لیئے کافي وافي ہووے چنانچہ ان پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تھي اور اُن چرخوں سے وہي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تھي جو عمود کے چرخوں سے چھوٹے چھوٹے دندانہ دار پہیوں کے ذریعہ سے ملے جلے تھے اور ہر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانہ کے کمرے کي چہت کے نیچے پہرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے کہ دریا کے پاني سے چلتے تھے وہ تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تھے جو چھہ چھہ بلکہ سات سات منزل کي تہیں اور ہر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخوں سے چھوٹے چھوٹے تہرس پہیوں کے وسیلہ سے جنکو ڈھول کہتی ہیں اور وہ ہر کل کے بڑے چرخ سے علاقہ رکھتے تھے اور قسموں کے ذریعہ سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے ہوئے تھے وہ دورے حرکت جاري رہتي تھي اور منجملہ ان کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی گھنٹہ یا فی روز یا فی ہفتہ کے واسطے ایک کمرے کے تھوڑے بہت صحن کو بطور کرایہ دیتے تھے اور افق نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کی اجازت دیتے تھے اور کرایہدار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ہوتا تھا اور فی الفور اپنی چھوٹی کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے تمام پہیئے اور بیلن اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام ایسی تیزی اور درستی اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ہوتی تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ہی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور وشور سے چلتی تھیں اور بعض کاموں میں ایسی چلتی تھیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم نہوتی تھیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جنوبا شمالا سوت طیار کرتی اور اُسکو بلدیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تھیں اُسکو اُسنے دھوچا اور اُس اون کا روئی کی .نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی الحقیقت جب سے دریاے مرسی بہتا ہی جسپر ہزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنہوں نے اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفائدہ گئی جو ایسی اطاعت سے کام دینیکے قابل ہی *

کلوں میں یہہ بات عجیب ہی کہ ترقی بےپایاں کی قابلیت رکھتی ہیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۴ع میں کلوں اور کاریگروں کی تحقیق کے لیئے مقرر ہوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت ہوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ہوئی کہ تمام کلیں ترقی بےپایاں کے قابل ہیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی ایجادیں بیکار ہوجاتی ہیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ہیں *

ہولڈس ورتھ صاحب جو مقام گلاسگو کے سوت کاتنے والے اور کل بنانے والے ہیں یہہ فرماتے ہیں کہ گلاسگو کی نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

مینچسٹر کي اچھي اچھي چکیوں کي برابر ھیں جو تین چار برس پہلے بنائي گئیں تھیں ان صاحب کي کارروائي کي تاریخ سے ھماري راے مذکورہ بالا یعني کلوں کي قوت میں قابلیت تقسیم و ترقي بے پایاں بخوبي ثابت ھوتي ھی *

کمیٹي نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کي تھیں مینچسٹر سے یا کہیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ھاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے ھاتھہ آنے میں اتني دقت پیش آئي اور ھزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ھوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ھاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاري سے وہ کلیں بنائیں جو پہلي چکي کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسري چکي بنائي جسکي کلیں اُسي کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسري چکي بہت بڑي تیار کي مگر اُسکي کلیں خاص اپنے ھاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسري چکي کي کلیں آپ نے اپنے ھاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھي اور علاوہ اسکے یہہ بات بھي تھي کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کي تبدیل پر راضي نہیں ھوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ھوئي تھیں انتھیٰ *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھي جاتي ھی کہ وہ امریکا کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے ھیں چنانچہ وہ جواب دیتے ھیں کہ تیس برس کے قریب قریب پیچھے سمجھتا ھوں مگر امریکا کے کارخانہ روز روز ترقي روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ھیں اور وھاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ھیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزي کلیں انگریزي مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانونمیں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ھیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلم ھے

کہ امریکا والے بھي ویسا ھي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے کہ وہ لوگ اسبات کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشاق ھو جاوینگے اور واضح ھو کہ یہہ تقریر انگلستان اور اسکات لینڈ کے حالات کے مقابلہ سے کیجاتي ھے چنانچہ روئي کاتنی کا کام اسکات لینڈ والوں یعني ھمارے بھائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور ھم لوگ اُن سے ھمیشہ پیچھے رھے ھیں اور کبھي اُنکے برابر نہوسکے اور یقین واثق ھی کہ اُیندہ کو بھي برابر نہونگی *

ایک قوم کي تاریخ میں ساٹھہ برس کا عرصہ بہت تھوڑا ھوتا ھے مگر باوجود اس تھوڑے عرصہ کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکات لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع ھوئي چنانچہ اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ ھوگئي اور زمین کا کرایہ تگنے کے قریب قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل ھوگئے جو تگنے سے زیادہ ھوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ ھوا اگرچہ یہہ باتیں گونہ تکلیف سے خالي نہیں اور اُنہیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باھر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہہ صورت پیش اُئي کہ اناجوں کے قانون بدل گئی چنانچہ پہلے باھر کو غلہ لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے تھے مگر اب باھر لیجانا موقوف کیا بلکہ باھر سے لینابھي کچھہ کچھہ موقوف ھوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا کہ اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں ھوتي *

جبکہ انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسبات کي وجہہ معقول ھاتھہ نہ آوے تو یہہ تسلیم نہیں ھوسکتا کہ آیندہ ساٹھہ برس کي ترقیاں گذشتہ ساٹھہ برس کي ترقیوں کے برابر نہونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے نہایت بعید ھیں اس لیئے کہ حالات مذکورہ بالا سے یہہ صاف واضح ھوتا ھی کہ روئي کي کلیں روز بروز ترقي پاتي جاتي ھیں اور دخاني

† کچے مصالحوں سے ھمیشہ ایسي چیزیں مراد ھونگي جنسے اور چیزیں طیار ھوسکیں جیسے روئي چمڑا لوھے وغیرہ سے کپڑہ اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے ھیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماری یاد کی بات ہی کہ پہلی پہل استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور کاریوں میں اُسکا برتاو حال میں ہی شروع ہوا اور ظن غالب ہے کہ بہت سی ایسی توتیں قدرت کے کارخانہ میں مخفی پڑی ہیں اور اگر معلوم بھی ہوئی ہیں تو وہ ابتک برتی نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار ہا اور آلات کا حال معلوم ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ کام نہیں دیتے اور مجموعہ کی تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئی مثلاً چھاپہ کا فن اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد ہیں چنانچہ غالب ہی کہ چھاپہ کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا اس لیئے کہ شہر پوم پے میں ایسی ایسی روٹیاں پائی گئیں کہ نان بائی کے نام کے شروع کے حروف اوپر اچھی طرح نقش کیئے ہوئے تھے اور کاغذ اتنی مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکی معلوم نہیں ہوتی مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کی حالت میں کم قیمت تھے اور جبکہ اُسوقت میں بلبلی چمڑا سی بہاری قیمتی چیز جسپر رومی مصری لکھتے تھے اور پیپرس سی نازک چیز جو مصر کے ایک درخت کی چھال تھی لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھی جاتے تھے تو اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے خرچ کو کافی ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت ہی اُس محنت کی جو نقل و نسخ کے لیئے ضروری ہوتی بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکی امداد و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتی کہ منجملہ عیاشی کی قیمتی چیزونکے کتابیں بھی سمجھی جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چنداں مفید نہ تھی باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑی ایجاد انسانوں کی تاریخ میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدے دوم یعنی تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتناب یعنی استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کی نسبت تقسیم تحصیل اچھی اصطلاح ہے مگر آدم اسمتھہ صاحب کی سند سے تقسیم محنت کی

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھی استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رہے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتھ صاحب کی مراد معلوم ہوتے ہیں اور معلوم ہونیکی وجہہ یہہ ہے کہ اگرچہ آدم اسمتھ صاحب نے بحسب اپنی عادت کے کہ وہ اصطلاحی معنوں کے بیان پر توجہہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جیسیکہ مناسب تھے بیان نہیں کیئے مگر وہ اپنی کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کی اندرونی بیرونی تجارت سے حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے ہیں جو تقسیم محنت پر مرتب ہوتے ہیں۔ اور اس سے یہہ بات صاف واضح ہوتی ہے کہ تقسیم محنت سے اُنکی مراد تقسیم تحصیل ہی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکی مراد ہر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسی کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا ہی یا کچھہ پیدا کرتے ہیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا ہی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ہیں آدم اسمتھ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا ہی پہلے ہرکاریگر کی چستی و چالاکی کی ترقی دوسرے مراعات اُسوقت کی جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہونے سے ضایع ہوجاتا ہی تیسرے بہت سی کلوں کا ایجاد ہونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتی ہیں اور اُنکی بدولت ایک آدمی بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا ہی *

آدم اسمتھ صاحب ہی سب سے پہلے مولف ہیں جنہوں نے تقسیم محنت کی بہت سی تاکید فرمائی چنانچہ اُن مثالوں کی قوت اور گوناگونی کے سبب سے جن مثالوں سے اُنہوں نے تقسیم محنت کی تشریح کی ہی اُنکی کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور ہی مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے ہیں تقسیم محنت کے فائدوں کی تعریف بہت مبالغہ سے کی اور کہیں کہیں بیان کافی سے کوتاہی ہوتی اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد ہونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر ہوجاتی ہیں تقسیم محنت کی بدولت ظہور میں آیا نہایت عام ہی یعنی یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ کاریگروں نے ہی اُنکو ایجاد کیا اور حال یہہ ہی کہ منجملہ ہمارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ

کاریگر نتھے اور کبھی اُن کاموں میں مصروف نہیں رہے جو کام اُن اوزاروں کی بدولت سہل اور آسان ہوجاتے ہیں چنانچہ یہہ بات بخوبی ثابت ہی کہ ارکرائیٹ صاحب ذات کے نائی تھے اور کپڑا بننی کی کل کو ایک پادری صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر ہم یہہ بات کہیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کی تقسیم ظہور میں آئی یعنی بہت سے کاریگر ہوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے ہر آدمی کے پاس اکہرے لوگوں میں ہر قسم کا آلہ ہوتا ہی اور ہر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا ہی اور جب کہ ترقی یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو صرف وہی لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ہیں جو کلوں کی امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ہیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ میں تعلیم یافتہ ہیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ہوجاتے ہیں اور محنت کی تقسیم اُنکا ضروری نتیجہ ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ اوزارونکا استعمال اور محنت کی تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح پر عمل کرتے ہیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ہوسکتے یعنی وہ باہم لازم اور ملزوم ہیں چنانچہ ہر بڑی کل کی ایجاد کے بعد محنت کی تقسیم بہت کثرت سے ظاہر ہوتی ہی اور ہر تقسیم محنت کی کثرت کے بعد نئی نئی کلیں ایجاد کیجاتی ہیں *

واضح ہو کہ کاریگروں کی بڑھی ہوئی چالاکی اور اُن کے وقتوں کا ضایع نہونا جو ایسے ضایع ہوتے ہیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے شایاں اور سزاوار ہیں جتنی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائی اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ہیں اور منجملہ اُن کے کاریگروں کی چالاکی بڑا نتیجہ ہی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاہی کی جو مذکورہ بالا فائدوں سے نہایت عمدہ ہیں *

ان فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ہوتا ہی کہ جسقدر سعی و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروری درکار ہی اُسیقدر دوڑ دھوپ ویسی ہی سیکڑوں ہزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچه ڈاک اس فائدہ کے ثبوت کے لیئے مشہور مثال هے اسلیئے که جسقدر محنت مقام فالموتهه سے مقام نیویارک تک صرف ایک چٹھي پہونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسیقدر محنت پچاس چٹھیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چٹھیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یہانتک که اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پہونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وہ اپنے اُن تمام خطونکو پہنچانیکے جو ڈاک کے ذریعہ سے ایکدن میں پہونچ سکتے هیں غرضکه چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چٹھیات کے پہونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں که اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وہ اُنسے هرگز پیدا نہو سکیں *

اور گورنمنٹ کي فائدہ رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکہڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهتا هی چنانچه بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشه اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال که اُس کے پاس هوتا هی منقولہ هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی که وہ مال اپنے مالک سے علیحدہ نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناہ ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یہہ مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نہیں هوتا چنانچه ایک اِیبسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یہہ عرض کیا که اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یہاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یہہ سمجهیں که یہہ شخص اور کہیں کا رهنیوالا آدمي هی یہاں کا رهنیوالا نہیں اِسلیئے که یہاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نہیں هوتي *

مگر جو محنت که هر ایسا شخص اُٹهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهتا هی وهي محنت بهت آدمیوں کي اپني حفاظت بلکه گروہ کثیر کي نگهباني کے واسطے قدر کافي سے زیادہ هوتي هے اور ایسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے که هر حکومت کا مدار ایسا بیدار مغز آدمي هوا هوگا که اُسنے اطاعت کی

عوض میں خلق کی خراست منظور کی ہوگی حاکم اور اُسکے وزیروں اور ملازموں پر واجب و لازم ہوتا ہی کہ غریبوں کو ظلم و تعدی سے بچاویں اور مکر و فریب سے محفوظ رکھیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدی کے جسکا خوف تربیت یافتہ لوگوں کو دامنگیر رہتا ہی یہہ حیرت ہوتی ہی کہ کیسے تھوڑے سے آدمی لاکھوں کی پاسبانی کرسکتے ہیں جیسے کہ پندرہ ہزار جنگی اور پندرہ ہزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریٹ برٹن کے ایک کرور ستر لاکھہ باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں اور کوئی تجارت ایسی نہیں کہ جسمیں اُن آدمیوں کی نسبت جو اس بڑے کام میں مصروف و مشغول رہتے ہیں بہت سے لوگ سرگرم نہوں ۔

مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ محنت کی تقسیم جو حکومت کی اصل و اصول تسلیم کی گئی کچھہ کچھہ برائیوں پر بھی مشتمل ہی چنانچہ جو لوگ حفاظت ملک کی کرتے ہیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض ہونی ضرور ہی اور جو لوگ اپنی حفاظت، کا بھروسا اوروں پر رکھتے ہیں وہ اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے ہیں اور حفاظت کے ارادہ اور ہمت کو کھودیتے ہیں یعنی آرام طلب ہو جاتے ہیں اور ایسی صورتوں میں حکام و رعایا کا لین دین ایسی اصول پر نہیں ہوتا کہ جنکی رو سے اور معمولی معاوضے ہوتے ہیں چنانچہ حکام اپنی خدمتوں کا معاوضہ ٹھیک ٹھیک اپنی رعایا سے نہیں لیتے بلکہ جو کچھہ کہ جبر و ہیبت سے حاصل ہوسکتا ہی وہ اسطرح پر چھین لیتے ہیں کہ رعایا کے صرف آیندہ پیداوار کی قوتوں کو کچھہ نقصان و مضرت نہیں پہونچتی اور حقیقت یہہ ہی کہ حکام اکثر زیادہ لیتے ہیں اسلیئے کہ اگر ہم دنیا پر نظر ڈالیں تو یہہ امر دریافت ہوگا کہ ایسی حکومتیں تھوڑی سی ہیں جنکے ظلم و تعدی سے رعایا کے اقبال و دولت کو بہت ضرر نہیں پہونچتا چنانچہ جب ہم لوگ افریقہ اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑھتے ہیں جہاں لاکھوں آدمی اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توہمات کے مقابلہ میں خاک سیاہ سمجھتے ہیں تو بری حکومت کی برائیوں کو غایت درجہ کی برائیاں تصور کرتے ہیں جو انسانوں پر عاید ہو سکتی ہیں مگر یہہ برائیاں اُن برائیوں کے مقابلہ میں محض ناچیز ہیں جو عدم حکومت کی صورت میں پیش آتی ہیں، چنانچہ مصر اور ایران اور نوبیا کے باشندے یا اُنسے

کیتکر † دھومي اور اشنتي کے رهنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے هیں عدم حکومت کي تباهت لوگوں کو استدر شدید معلوم هوتي هی که وہ هر قسم کا ظلم اسلیئے خوشي سے اُٹھاتے هیں که عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رهیں وہ مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي هیں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا هی جن جن درجوں میں وہ عمدہ عمدہ حکومتوں کے محکوم هیں اور وہ تفاوت ایسے بڑے تفاوت هیں که بعض بعض اوقات هم بهول جاتے هیں که تمام انسان ایک هي نسل سے هیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بهتر پائي جاوے تو یهہ بات لازم آتي هی که نهایت عمدہ حکومت کے فائدے بے نهایت هونگے نهایت عمدہ حکومتیں جو دنیا میں هوئیں وہ گریٹ برٹن اور ان ملکوں کي حکومتیں هیں جو گریٹ برٹن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر ابهي تک اُس کمال سے بهت دور پڑي هیں جسکے وہ قابل معلوم هوتي هیں ان حکومتوں میں چهوٹے چهوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے هیں جو خاص اُنهیں کے لیئے تعلیم پاتے هیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضہ قدرت سے خارج هیں اور اس باعث سے یهہ خیال کیا جاتا هی که علم سیاست مدن کي تحصیل و تکمیل جو نهایت وسیع اور دشوار علم هی بڑے پایہ کے لوگونسے قدرتي تعلق رکهتي هی یا وہ علم ایسے وقتوں میں حاصل هوسکتا هی جو محنت کي دور دهوپ کے بکهیڑوں سے محفوظ هوویں جهاں کهیں که حاکم ظالم هوتے هیں اور تمام کامونکا مدار اُنپر هوتا هے تو وهاں بڑي بڑي برائیاں کچهہ تو اُنکي جهل و حماقت سے اور کچهہ اُنکے غیظ و غضب سے پیدا هوتي هیں اور جهاں کهیں که لوگوں کو حکومت میں دخل و شرکت هوتي هی اگر وهاں برائیاں پیدا هوں تو اُن کا خاص باعث یهہ هوتا هی که وہ حکومت فضل و هنر سے عاري هوتي هی مگر اُمید قوي هوتي هی که تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک ایسے اصل محکم هی جسپر حکومتونکي بنیاد قایم هی اُن لوگوں کے بهت عمدہ تعلیم کے اهتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے هیں

---

† دهومي اور اشنتي یهہ دونوں سلطنتیں افریقہ کے مغربي حصہ میں هیں اور باشندے وهاں کے نهایت بیرحم اور وحشي هیں *

هم غریب حاکموں کی جہل و نا تجربہ‌کاری سے بھی ایسے ہی معاملہ رہینگے جیسے کہ آج اُنکے ظلم و نا انصافی سے ماموں رہتی ہیں *

تقسیم محنت کا دوسرا نتیجہ جسکو آدم إسمتھ صاحب نے تصریح و توضیح سے نہیں بیان کیا وہ قوت ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک تجارت کرنیوالی قوم علاوہ اپنے ملک کے فائدوں کے دنیا کے اُن حصوں سے جنمیں تجارت ہوتی ہی قدرتی اور کسبی فائدوں کو حاصل کرتی ہی کرنل تارنز صاحب نے جو اول مولف ہیں غیر ملک کی تجارتوں کو تقسیم محنت میں شامل کیا ہی چنانچہ اُنہوں نے قوموں کی باہمی تجارتوں کو ملکی تقسیم محنت کا خطاب دیا *

معلوم ہوتا ہی کہ خدا کی قدرت نے یہہ إرادہ کیا کہ ایک کو دوسرے سے ربط و تعلق ہونے سے تمام دنیا کے باشندے تجارات و معاملات کے ذریعہ سے ایک خاندان والوں کی طرح باہم منوط و مربوط رہیں چنانچہ بلحاظ اس بڑے مطلب کے ہر ملک و ولایت بلکہ ہر ضلع اور ہرگنہ میں پیداواروں کو طرح طرح سے مختلف کیا اور اسی مطلب کے واسطے مختلف نسلوں کی حاجتوں اور اُنکے حاصل اور پیداواروں کی قوتوں کو جدا جدا کیا اگلے لوگوں کی دولت پر جو زمانہ حال کی دولت سبقت لیگئی سارا باعث اُسکا یہہ ہی کہ ہم لوگ اگلے لوگوں کی نسبت طرح طرح کی چیزوں کا برتاؤ کرتے ہیں چنانچہ ہر سال إنگلستان میں تخمیناً تین کروڑ پونڈ چائے بیگانہ لوگوں سے لیتے ہیں اور مقدار مذکور کے خریدنے اور لانے میں دو کروڑ پچیس لاکھ روپئے کے قریب قریب خرچ ہوتے ہیں یعنی فی پونڈ بارہ آنے صرف ہوتے ہیں اور یہہ اتنا روپیہ ہی کہ پینتالیس ہزار آدمیوں کی اُجرت کی برابر ہوتا ہی جیکہ ہر آدمی کی مزدوری فی سال پانسو روپیہ قرار دیئے جاویں اور انگریز لوگ کاشتکاری کے ذریعہ اور کوئلے کی کانوں کے وسیلے سے اور بجاے بارہ آنہ فی پونڈ کے بیس روپیہ فی پونڈ خرچ کرنے سے یعنی بجاے پینتالیس ہزار آدمیونکی اُجرت کے بارہ لاکھ آدمیونکی اُجرت کے لگانے سے عمدہ سے عمدہ چائے تیار کر کرچین کے محتاج نرہنے کا فخر حاصل کر سکتے ہیں مگر بارہ لاکھ آدمی اُن آدمیوں کے برابر ہیں جو بلاد إنگلستان میں کپڑے کا کام کرتے ہیں مگر ایک ہی تجارت سے کہ وہ بھی کچھہ بڑی تجارت نہیں اگلے

چائے حاصل ہو جاتي ہی اور غالب یہہ ہی کہ یہہ چائے اُس چائے سے بہتر ہوتي ہی جو اِنگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل ہوسکتي *

چین اور اِنگلستان کي آب و ہوا میں اختلاف ہونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور ہی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اِختلاف ہی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج ہی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع ہوتا ہی اور بہت سے توجہہ درکار ہوتي ہی بلاد چین میں استقدر اجرت کم ہی کہ ایسے ایسے کاموں یعني پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں ہوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا ہی کہ وہ گوارا نہیں ہوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي ہیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے ہیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا ہے جیسے کہ کاشتکار آدمي گھوڑوں کے گھوڑوں سے ہل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي ہی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے ہیں کہ کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں ہوتے بلکہ وہ اُن جنسونکو اُنکے آخري خریدارور تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے ہیں جنمیں اُنکو مطلوب ہوتي ہیں اور آرام و راحت حاصل ہوتي ہے جب کہ ہم لندن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد ہیں اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان میں صرف ہوتا ہے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف ہوتا ہے اور جو کچھہ کہ صرف اُس صوبہ کا ہی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل ہوتا ہی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم ہوتي ہی کہ اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي ہی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ سے

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ہے کہ خوردہ فروش جو اپنے اپنے خریداروں کے دایرہ کا مرکز ہوتا ہے اُنکی حاجات ضروریہ کی اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ہے اور تہوک بیپاری جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اپنے خریداروں یعنی خوردہ فروشوں کی مانگ کی اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبی سمجھتا ہی اور اسی انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ہے اور بیپاریوں کے خرید کی اوسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے ہیں کہ حسب لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑی بڑی رسدونکا انتظام کرلیتے ہیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کی آمادگی اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے ہوتے ہیں اُنکے شرح و بیان کی ضرورت نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسی چرواہے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائی سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائدہ ہے اور یہہ وہی فائدے ہیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کی مناسبت سے منافع حاصل کرتے ہیں جسمیں سوداگری کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رہتے ہیں *

اب اسبات کے ثبوت پر بحث کرتے ہیں کہ محنت کی تقسیم اجتناب یعنی استعمال سرمایہ پر زیادہ تر منحصر ہے چنانچہ آدم اسمتھ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے اکھڑ لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنے لیئے سازو سامان درست کرتا ہی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاری رہنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور ہر شخص اپنی دوڑدھوپ سے اپنی حاجتوں کے پورا کرنے میں سعی و محنت کرتا ہی چنانچہ جب وہ بھوکا ہوتا ہی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا ہی اور جب کہ کرتا اُسکا پھٹا پورانا ہوجاتا ہی تو کسی جانور کی کھال سے وہ ملبوس بناتا ہی اور جب کہ گھر اُسکا کنڈھر ہونے لگتا ہے تو وہ درختوں اور اُنکے آس پاس کی مٹی سے بحسب اپنی تاب طاقت کی مرمت کرتا ہے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبی رواج پا جاتے ہے تو ایک آدمی کی پیداوار اُسکی حاجتوں کے تہوڑے حصہ کے لیئے کافی وافی ہوسکتی ہے اور اُن حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کی محنتوں سے انجام پاتا ہی جنکی پیداوار کو اپنی پیداوار یا اپنی پیداوار کی

قیمت سے خرید کرتا ھی لیکن خرید اُسکی اُسوقت تک ممکن نہیں کہ پیداوار اُسکی تمام ھوکر فروخت نھوجاوے اسلیئے یہہ بات ضرور ھی کہ مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسی جگھہ جمع ھونے چاھیئیں جو اُسکی پرورش کے واسطے کافی ھوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات کو اُسوقت تک بہم پہونچاسکیں کہ کام اُسکا پورا ھوکر فروخت ھوجاوے چنانچہ جولاھا اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نہیں ھوسکتا کہ اُسکی مصروفیت سے پیشتر کسی نہ کسی جگھہ خواہ اُسکے قبضہ میں یا کسی اور آدمی کے قبضہ میں ایسے ذخیرے جمع نھوویں کہ اُسکی پرورش کے واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافی وافی ھوں کہ اُسکا تانا بانا تمام ھوکر فروخت ھوجاوے غرض کہ موجود ھونا ایسے ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروری و لابدی ھی کہ وہ ایک مدت تک کام میں مصروف رھی انتہی *

گمان غالب ھے کہ امر مذکورہ بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے کہ بہت سے حال ایسے ھیں کہ پیدا ھونا اور بکنا اُنمیں برابر ھوتا ھی محنت کی نہایت عمدہ تقسیمیں وہ ھیں کہ اُنکی روسے چند آدمیوں کو باقی آدمیوں کی حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا ھی لیکن خدمات اُنکی جب پوری ھوجاتی ھیں تب بکتی ھیں اور یہی بات اُن سب پیداواروں پر صادق آتی ھی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے ھیں باقی اور کسی صورت میں ضروری نہیں جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب کے لفظونسے مستفاد ھوتا ھی کہ تحصیل کے کسی کام میں آدمی کے مصروف ھونے سے پہلے پہلے ذخیرونکا جمع ھونا چاھیئے تا کہ خوراک اور اوازمات اُسکو اُسوقت تک بہم پہونچیں کہ اُسکا کام پورا ھوکر فروخت ھوجاوے یہاں یہہ بات مسلم ھی کہ وہ اسباب اُسکو بہم پہونچتی رھیں مگر پہلے اس سے کہ وہ کام اپنا شروع کرے جمع ھونا اُنکا ضروری نہیں اسلیئے کہ وہ چیزیں اُس زمانہ میں پیدا ھوسکتی ھیں جب کہ اُسکا کام جاری ھے چنانچہ ایک تصویر کے شروع ھونے اور بکنے میں برس گذر جاتے ھیں لیکن مصور کا کام شروع ھونے سے پہلے اُسکی معاش اور تمام اوزار و لوازم بابت اُن برسونکی خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں نہیں آتے بلکہ اُسکی محنت کے زمانہ میں وقتاً فوقتاً پیدا ھوتے رھتے

ہیں مگر غالب یہہ ہی کہ آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ مراد نہیں کہ اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانہ میں درکار ہووے انصرام اُسکا پہلے اس سے ہونا چاہیئے کہ وہ کام شروع ہووے جسکو اُس امداد و اعانت کي ضرورت ہو بلکہ مراد اُنکي یہہ ہی کہ جب کام شروع ہووے تو ایک ایسا ذخیرہ یا مخرج موجود رہے جس سے وہ مددیں حاصل ہوتي رہیں جو اُسکے لیئے درکار ہوتي جاویں اور اُس ذخیرہ میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیہ کے موجود رہیں چنانچہ مصور کے پاس چربہ کا ہونا اور جولاہے کے پاس کوچ وتر اور اَور لوازمات کا اتنا کافي ہونا ضروري نہیں کہ کام اُنکا پورا ہوجاوے بلکہ اتنا ضروري ہے کہ وہ کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو اینده درکار ہوتي ہیں بارآور ہونا اُس ذخیرہ کا کافي وافي ہی جسپر وہ کاریگر بھروسہ رکھتا ہی تاکہ اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رہے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رہنے کے واسطے سرمایہ کا اِستعمال شرط ضروري ہی تو یہہ امر نہایت واضح ہی کہ پیدا کرنیوالوں کے گروہوں کو بذریعہ اپنے علیحدہ علیحدہ محنت کے ایک کام میں متفق ہونیکے واسطے بہت سا سرمایہ درکار ہوگا اور ایسي صورتوں میں طیار شدہ جنسوں کي قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں ہر شخص کي محنت کي مناسبت سے تقسیم ہونے کے واسطے بہت بڑے سرمایہ کا مدت تک اِستعمال میں رہنا ضرور ہے یا یہہ کہا جاوے کہ بہت بڑے اِجتناب کي ضرورت پڑتي ہی قدرت کي رو سے ہر شخص اپني اپني ذاتي محنت کي پیداوار کا مالک ہوتا ہی مگر جہاں کہیں بہت سي تقسیم محنت ہوتي ہی تو وہاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نہیں ہوسکتا چنانچہ ہم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعنے قیطوں یا فیتہ کے تھان کي طیاري میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ کئي ہزار آدمي ہونگے بلکہ کئي دس ہزار ہونگي اور جب کہ تعداد اُنکي کثیر و وافر ہی تو یہہ بات صاف ہی کہ اگر یہہ لوگ اُسکي طیاري میں حقوق اپنے دریافت بھي کر سکیں تو بھي آپ کو مالک نہ سمجھینگے اور سب اپنے حق رسي کے واسطے فروخت اُسکي نکرسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي ہی جو جنس کي تیاري میں پیشگي سرمایہ سے امداد و اعانت کرتے ہیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے ہوتا ہی اور اس مشکل کے حل ہونے کے واسطے یہہ بھي ضرور ہی کہ مختلف سرمایہ والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف ہوتے ہیں الگ الگ گروہوں میں ترتیب دیا جاوے اور ہو سرمایہ والے کي یہہ صورت ہوني چاہیئے کہ جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے ہاتھہ بیچي کہونچي تو وہ اپنے خریدار قائم‌مقام سے اپنے سرمایہ اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیتہ کے تھان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ ہی کہ وہ بیان کے قابل ہی چنانچہ بیان اُسکا یہہ ہی فرض کرو کہ جس روئي سے وہ بنایا جاتا ہی اُسکو کسي ٹنسسي یا لوئیزیانہ کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگہباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پھولنے پھلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کھیتي پک پکاکر طیار ہوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف ہوئے اور جب روئي صاف پاک ہوکر طیار ہوئي تو اُسکو دریاے مس‌سس‌سپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وہاں جاکر روئي کے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ اسقدر کافي تھي کہ اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا ہوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تھیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بھجوانے میں مصروف رکھا تھا اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل ہوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکھتي تھي جو مزدوروں کے دینے اور روئي کے کے بیچنے میں صرف ہوا یا یوں کہیں کہ جو اجتناف اُسنے اپنے روپیہ کے اِستعمال سے مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل ہوا یہ اُس خوشي کا بدلا سمجھا جاوے جو اُسکو جب حاصل ہوتي کہ وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگہہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکھتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چھہ مہینے رکھکر لورپول کے سوداگر کے ہاتھہ فروخت کیا اگرچہ نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض ہوتا ہی جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچسٹر کے کاتنے والونکے ہاتھہ بیچا اور اس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل ہوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا ہاتھہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف ہوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنہوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنہوں نے کشتي کے پورے ہونے سے پہلے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار ہوئي شامل ہیں اور حقیقت یہہ ہی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل ہی کہ شیوع اُسکا وہ زمانہ ہی جب کہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز ہوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُس زمانہ کے بابت وصول ہوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے ہاتھہ اُسکو فروخت کیا *

بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنا جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو ململباف اور فیتہساز کے ہاتھہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کی تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رہے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنہوں نے پہلے برسوں کي محنت سے کارخانہ اور کلیں بہم پہونچائیں اور تیسرے کاتنے والے یعني اپني ذات کا منافع وصول کیا اور یہہ بیان کرنا کمال دشوار ہی کہ وہ سوت جولاہے کے پاس سے دھوبي کے پاس اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس سے تھوک بیپاري

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشوں کے پاس اور اُنکے پاس سے اخیر خریدار کے پاس آیا اور علی‌ھذاالقیاس اُس سوت کی تھوڑی گردش کا حال فیتہ کی صورت میں بھی دقت سے خالی نہیں فیتہ‌ساز کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وھاں سے آخر خریدار کے پاس اتا ھی غرضکہ ھر درجہ پر ایک تازہ سرمایہ والا تمام گذشتہ سرمایوں کو ادا کرتا ھی جو پہلے ادا کیئے گئے یہانتک کہ اگر جنس ناتمام ھوتی ھی تو اُسکی تکمیل کے درپے ھوتا ھی اور اُن لوگوں کو پیشگی اجرت دیتا ھی جو آیندہ طیاری میں مصروف ھونگے اور جو سرمایہ کہ وہ پیشگی لگاتا ھی اور جسقدر فائدہ کہ اُس عرصہ کی مناسبت سے متصور ھوتا ھی جسمیں اُسنے اُس سرمایہ کو ایسے صرف بیہودہ میں صرف نکیا جس سے کچھہ فائدہ متصور نہوتا یہہ تمام اُسکو دوسرے سرمایہ والے سے حاصل ھو جاتا ھی جو اُس سے خرید کرتا ھی *

یہہ امر واضح ھی کہ ھمنے اس سلسلہ میں وہ محصول بیان نہیں کیا جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانے میں سرکار کو دینا پڑتا ھی اور نیز وہ کرایہ بھی محسوب نکیا جو مختلف مقبوضہ قدرتی ذریعوں کے استعمال کی عوض میں ادا کیا جاتا ھی جنکی خدمتیں مطلوب ھوتی ھیں کرایہ کا بیان اسلیئے چھوڑا گیا کہ اُسکی تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر ھوتی ھے کہ اُسکی طرف اشارہ کرنے سے مضمون زیادہ پیچیدہ ھو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسلیئے نہیں کیا کہ وہ اُن خرچوں میں داخل ھے جنکا ذکر ھوچکا جو روپیہ کہ بطور محصول حاصل کیا جاتا ھی وہ اُن لوگوں کی اجرت و منفعت میں صرف ھوتا ھی جو بذات خود یا اوروںکے ذریعہ سے نہایت عمدہ عمدہ خدمتوں کا انجلم دیتے ھیں یعنی لوگوں کو ظلم و فریب سے بچاتے ھیں اور یہہ لوگ کارخانہ‌داروں اور سوداگروں کے ایسے کام آتے ھیں جیسے کہ گھر کا چوکیدار کام آتا ھی جو ذخیرہ خانوں کا محافظ ھوتا ھی یا جیسے کہ لوھار کام آتا ھی جو ذخیرہ خانوں کو لوھے کی جھڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا ھی *

جب سے کہ دریاے مس‌سس‌سپی کے کناروں پر روئی جمع کی گئی ایک پونڈ روئی کی قیمت میں جو کچھہ بتدریج ترقی اُس زمانہ تک ھوئی جبکہ وہ بازار میں آنے کے واسطے محصول گھر کے دروازہ پر لیس

کي صورت میں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالات دریافت کرنے کا قصد اس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چھوٹاسا رسالہ ھے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر قیمت کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کہیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشوفیوں سے زیادہ هوتا هی پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هونیکے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص جانکاهیوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتھي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني ھے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رھے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي ھے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي ھے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي ھے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا ھے اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تحصیل کے متدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروري ھے کہ بارآور ذریعوں کو جب کہ زمین کي کاشت میں برتا جاوے اور جب کہ اُنہیں ذریعوں کو کچے مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چيزيں طيار کرنے ميں برتا جاوے تو ان دونوں صورتوں ميں اُن ذريعوں کے فعل و تاثير ميں ايک بڑا فرق هو جاتا هے غرض که کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثيروں کا فرق اور تفاوت بيان کرنا ضروري هے اور اسي بحث ميں منجملہ اُن چار اصلوں مذکورہ بالا کے جنپر همارے نزديک اس علم کي بنياد هی چوتهي اصل کو بيان کرتے هيں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثيروں ميں جو فرق و تفاوت پايا جاتا هے وہ صرف اسبات ميں پايا جاتا هے که کاشتکاري کي محنت اوازمات کي ايک معين مقدار سے زيادہ پيدا کرنے کي قوت رکهتي هے اور کارخانوں کي محنت زيادہ پيداوار کي طاقت نهيں رکهتي هم معلوم کرچکے هيں که اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسيم سے آدمي کي سعي اور محنت کو اتني اعانت هوتي هے که سردست اُسکا حساب نهيں هوسکتا اور بحسب ظاهر وہ اعانت بيحد و حساب بڑهنے کي قابليت رکهتي هے اگرچه کلوں کي خوبي اور ترقي سے ايک آدمي سيکڑوں بلکه هزاروں آدميوں کا کام کرسکتا هے اور ترقيوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح پر معمولي محنتوں کے هونے سے زيادہ زيادہ مفيد جنسيں طيار هوسکتي هيں مگر اُسيقدر محنت بلکه زيادہ محنت سے بهي جو لوازمات کي معمولي مقدار پر صرف کيجاوے به نسبت پهلے کے اُسي قسم کي کامل جنسيں بهت زيادہ طيار نهيں هوسکتيں اگر وہ محنت جو آج انگلستان ميں روئي کے کارخانوں پر صرف کي جاتي هے دوگني هو جاوے اور کچے مصالح کي مقدار معمولي طور پر قايم رهے تو طيار جنسوں کي مقداروں ميں ترقي محسوس نهوگي اور يهہ ممکن هی که اس پيداوار کي قيمت پهلے کي نسبت زيادہ هوجاوے اور زيادہ باريک اور بهتر هو يعني عرض اور طول اُسکا بڑہ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي تبديلي کے مقدار اُسکي بجز اس صورت کے نهيں بڑہ سکتي که وہ تهوڑاسا کچا مصالحه جو اُسکي طياري ميں ضايع جاتا هی محفوظ رکها جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف هی هاں ايسي ولايتوں ميں ترقيوں کے قابل نهيں هوتي جو ايسي حدود ميں واقع هيں جنميں هميشه برف رهتا هی يا زمين اُنکي کنکريلي يا ريتلي يا پتهريلي هوتي هی

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کي پیداوار ایسي محنتوں کے ذریعہ سے جو روز روز عروج و ترقي پاتي ہیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم ہوتي ہی علاوہ ایسي وسیع دلدل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پاني سے بھرے رہتے ہیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا ہوتے ہیں کوئي زمین ایسي سخت بنجر نہیں ہوتي مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے پتہر کو جلادینے سے جسپر دلدل قائم ہوتي ہی جیسے کہ ایرلنڈ میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اُس زمین میں کے پتیري کے ریشوں کو بذریعہ چونہ کے نباتے ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت زرخیز ہوجاتي ہی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کرور ستر لاکھہ ایکڑ زمین کے قریب ہی اور اُسمیں پچاسي ہزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھي کاشت کي حالت میں ہی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے ہیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئي جاتي ہیں اور کوئي پچاس لاکھہ ایکڑ زمیں اوجڑ پڑي ہی اور جسقدر آباد ہی اس سے پیداوار لیجاتي ہی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کي تعداد سے بہت ہي تھوڑی مناسبت رکھتي ہی جو غیر محدود محنت اور بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل ہوني ممکن ہی اگر چونہ اور مارل جو چکني مٹي اور کھریا مٹي سے مرکب ہوتي ہے اور علاوہ اُنکے اور کہاں کي چیزوں کي کھاتوں کا استعمال اچھي طرح سے ہوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رساني کے عمل سے کسي جگہہ پاني کي کمي بیشي باقي نرکھي جاوے اور جتني زمینیں کہ ویران اور خراب پڑي ہیں اُنمیں درخت لگائي جاویں اور احاطہ بندیاں کیجاویں اور جو زمینیں کہ زیر کاشت ہیں اُنکي کمائي بجاے ہل سے کھودنے کے آدمیوں کي محنت و مشقت سے مکرر سہکرر بخوبي کیجاوے اور بیجوں اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑنے اور کھودنے میں بڑي محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں کي خوراک بجاے چرانے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالي جاوے غرض کہ جسقدر محنت ایک امیر آدمي بستي کے آس پاس کے اپنے باغیچوں پر صرف کرتا ہی اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کي اراضیات پر جي توڑکر کیجاوے تو تمام ملک کي پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زیادہ زیادہ بڑھ سکتي ھی روئے کے ایک پونڈ سے طیار ھونا ایک پونڈ سے زیادہ کام کا کسي بڑي محنت یا عمدہ کل سے ممکن نہیں معلوم ھوتا مگر ایک بشل بیج سے ایک ھي روڈ زمین میں جو ایک ایکڑ سے بہت کم ھوتا ھے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف کیا جاوے چار بشل بلکہ آٹھہ بشل بلکہ سولہ بشل پیدا ھوسکتے ھیں *

اگرچہ انگلستان میں زمین ایسي صلاحیت رکھتي ھی کہ مقدار حال کے نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زیادہ پیدا کرسکے مگر غالب یہہ ھے کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور یقین ھے کہ گاھی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث یا ایسے قوانیں کے جاري رھنے یا جاري ھونے کے سبب سے جو انگریزوں کے کار خانوں کي ترقي کے مخالف ھوں کارخانے اُنکے بند نہو جاویں تو پیداوار اُنکي آیندہ صدي میں بمناسبت پہلي صدي کے ترقی کرسکتي ھے بلکہ اُس سے بھي زیادہ ھوسکتي ھے شاید چوگني ھوجاوے یا اُس سے بھي زیادہ *

جو فائدہ کہ زمین میں دوام ترقي پیداوار کا زیادہ محنت کي عوض میں موجود ھے گو وہ زیادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس کمي کي مناسبت سے جو ترقي پیداوار کو ترقي محنت سے عموماً ھوتي ھے گھٹ جاتا ھے یعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث سے پیداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي ھی اور کارخانوں میں یہہ نقصان ھی کہ جسقدر پیداواروں میں ترقي کرنا منظور ھو اُسیقدر لوازمات مصالحے زیادہ خرچ ھونے چاھیئیں مگر وہ نقصان اُس ھمیشہ کي زیادہ ھونے والي آساني سے پورا ھوجاتا ھے بلکہ بہت سا مفید ھوجاتا ھی جس سے مقدار کثیر چیزوں کي طیار کیجاتي ھی *

سو برس گذرے کہ گریٹ برٹن میں جو مقدار روئي کي ھر سال غیر ملکوں سے آتي تھي بارہ لاکھہ پونڈ کے قریب قریب ھوتي تھي اور جسقدر کہ ھر برس گریٹ برٹن میں روئي کے کام اب طیار ھوتے ھیں وہ چوبیس کروڑ پونڈ روئي سے زیادہ زیادہ کے ھوتے ھیں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل چیزیں طیار کي جاتے ھیں مقدار میں دوسوگني زیادہ ھوگئي مگر یہہ بات ظاھر ھی کہ اُنکي طیاري میں جو محنت صرف ھوتي ھی وہ دوسو گني ابتک نہیں ھوئي بلکہ اُسکي تیس گني ھونے میں بھي شبہہ

هی گریٹ برٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار کا کام کرتے هیں سنہ ۱۸۳۱ع کي مردم شماري میں چوبیس لاکھہ ترپن هزار اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آٹھویں حصہ کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئي کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں کہیں لیجانے میں مصروف هیں تو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ تھوڑے لوگ اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت هیں لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کي کلیں ایسے کام کي نہ تھیں تو بارہ لاکھہ پونڈ روئي کي سالانہ طیاري میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور تھي دس هزار خاندانوں کي سالانہ محنت سے کم کي ضرورت نہ پڑي هوگي بلکہ غالب هی کہ زیادہ کي ضرورت هوئي هوگي غرضکہ اب یہہ نتیجہ هاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے همکو درکار هوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار هوتے هیں اور اِس زیادہ مقدار کے زمین سے حاصل هونے میں بہ نسبت سابق کي محنت کے جو کم مقدار کے حاصل کرنے میں خرچ هوتي تھي دو سو گني محنت سے زیادہ خرچ هوتي هوگي مگر باجود اُسکے اُس محنت کي کمي کے باعث سے جو ایک مقدار معین سے پارچہ کي طیاري کے لیئے ضروري هوتي هی جنس طیار شدہ کي قیمت هیشہ کم هوتي رهي هی اور وہ ایسي قیمت هی کہ اُس سے اُس محنت کي مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروري هوتي ظاهر هوتي هی اور جب کہ سنہ ۱۷۸۶ع میں اُون کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت سو نمبر کے یارم کپڑے کي جو ایک پشمینہ کي قسم هی اُنیس روپیہ في پونڈ تھي اور بعد اُسکے جب سنہ ۱۷۹۲ع میں آمدني سالانہ تین کرور چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب هو گئے تو اُسي یارم کي قیمت في پونڈ آٹھہ روپیہ هوگئي یہاں تک کہ ۱۸۰۶ع میں جب آمدني اُون کي چھہ کروڑ هوگئي تو مول اُسکا في پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائي هو گیا اور جب کہ مقدار اُسکي اور بڑہ گئي جیسیکہ آج کل طیار هوتا هی تو مول اُسکا تیرہ روپیہ في پونڈ هو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتي هوئي جسکے پارچہ طیار هوتے هیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھي هوتي گئیں اور تقسیم محنت بھي زیادہ هوتي گئي اور ان دونوں کے اثر

اُس ترقي کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئي جس سے کچھ لوازم کي تحصیل بتدریج ترقي مقدار پارچون کے ضروري و لابدي ظہور میں آئي بہت زیادہ رہے *

واضح ہو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے بخوبي واضح ہوگا کہ کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات حاصل ہوتي ہی کہ پیداوار محنت سے بہت کم ہوتي ہی یعني مثلاً بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے ہیں اگرچہ پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زیادہ ہوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زیادہ پیدا ہونا ایک اتفاقي امر ہی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں * ۰

چنانچہ ہم ایک کھیت ایسا فرض کرتے ہیں کہ اُسمیں ہزار ایکڑ زمین کے ہوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور تین سو ایکڑ بیچ کي راس کے اور باقي کل بنجر ہوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بھیڑیں چرا کریں اور وہ اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے ہوں بعد اُسکے اب یہہ فرض کرو کہ اُس کھیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چھہ سو کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کي بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکھو کہ پیداوار اُسکي پہلے کي نسبت دوچند ہوئي یا نہیں تو صورت اُسکي یہہ ہی کہ بیس آدمي جو زیادہ ہوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے بیس آدمیوں کي محنت سے پہلے زمین پر پیدا ہوا تھا اُس پیداوار سے یہہ پیداوار بنجر زمین کي بلاشبہہ کمتر ہوگي اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین اُس پہلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتادہ تھي اور اگر ان بیس آدمیوں کو اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تھي تو یہہ بات صاف ہی کہ جسقدر پہلے محنت سے پیداوار حاصل ہوئي تھي اس محنت کي پیداوار بلاشبہہ کم ہوگي یعني اگرچہ زمین کي پیداوار زیادہ ہوگي مگر دوچند اسلیئے نہوگي کہ اگر دوچند ہوجاتي تو عمدہ زمینوں کے سوا باقي اور زمینوں کي کاشت کبھي نہوتي *

اسلیئے اگر کاشتکار اُس زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں ہے اسطرح زیادہ محنت صرف کرسکتا کہ جسقدر محنت زیادہ کرتا جاوے اُسکي

مناسبت سے پیداوار بھي زیادہ ہوتي جاوے تو یہہ امر صاف ہی کہ کتر زمیں کے تیں سو ایکڑوں پر ہرگز کاشت نکرتا اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر حال ایسا ہوتا یعني کاشتکاري پر زیادہ محنت صرف کرنے کا معاوضہ بقدر محنت ہوتا تو کاشتکار ایک ایکڑ بلکہ ایک ہي روز کي کاشت کیا کرتا اور یہہ بھي فرض کیا کہ منجملہ بڑھی ہوئے محنتیوں کے اُس کاشتکار نے تھوڑے مزدوروں کو کسیقدر ہنجر کے چیر نے پھاڑ نے میں مصروف کیا اور تھوڑوں کو اپنے زمین کامل کي کاشت میں لگایا جو زیر کاشت تھي اور جب کہ وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو یا پانسو اور نہایت سارے پانسو کوارٹر اناج کے پہلے کي نسبت زیادہ پیدا ہونگے مگر یہہ بات تحقیق ہی کہ کل پیداوار چھہ سو کوارٹر کي برابر نہوگي جیسے کہ پہلے سے پیدا ہوتي تھي خلاصہ یہہ کہ پیداوار بڑھیگي مگر دوچند نہوگي *

واضح ہو کہ یہہ فرضي کہیت تمام انگلستان کي سلطنت کا ایک چھوٹا سا کینڈا ہی چنانچہ انگلستان میں بہت ضلع خراب اور افتادہ ہیں اور ہر قسم کي زرخیز اراضیات بھي زیر کاشت ہیں جنمیں سے بعض بعض ایسي زمینیں ہیں کہ في ایکڑ چالیس بشل گیہونکے پیدا کرتي ہیں اور بعض بعض ایسي ہیں کہ في ایکڑ بارہ تیرہ بشل اُن میں پیدا ہوتے ہیں اور اُن پر بھي وہي محنتیں صرف کیجاتي ہیں جو اچھي زمینوں پر صرف ہوتي ہیں اب اگر پیداوار کي ترقي منظور ہووے تو تدبیر اُسکي عموماً یہہ ہوسکتي ہی کہ اُس زمین کو بوئیں جوتیں جو بنجر ہونے کے باعث سے بوئي جوتي نگئي تھي یا اُس زمین پر زیادہ محنت کریں جو ہمیشہ سے زیر کاشت اپنے تھي مگر ہر صورت میں جو پیداوار زیادہ ہوگي وہ اُس محنت سے جو زیادہ کي گئي مناسبت نرکھیگي بلکہ بلاشبہ کم ہوگي اور یہہ بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ایسي واضح ہوتي ہی جیسے کہ ایک کہیت فرضي کي مثال سے واضح ہوئي *

اگرچہ یہہ اصل محکم جسکي توضیح اور تشریح میں ہم مصروف ہیں کثیرالوقوع ہی مگر عام و شایع نہیں اسلیئے کہ یہہ چند امور اُس سے مستثنی ہیں اول یہہ کہ کاشتکار یا زمیندار کي جہل اور غفلت اور نیز ملکیت کے ہرجوں کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک اُس اوسط درجہ کي محنت بعضي زمینوں پر نہیں ہوتي جو ویسي ہي اور زمینوں

کي جاتي هی اور جب که ایسي زمین پر زیادہ محنت کي جاوے تو اسبات کي بخوبي توقع هوسکتي هے که جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوتي هی اُسیقدر یهه محنت بهي جو اس زمین پر کي گئي بارآور بلکه اُس سے زیادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گیلي زمینوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطه بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئی مگر بڑے منافعوں کي امید پر زمین کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ایسے اندهے هو جاتے هیں که اس قسم کے کام ایسے وقتوں میں اُٹهاتے هیں که ابهي وقت اُنکا نهیں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کامونکو ملتوي نهیں رکهتے که اُن کے اختیار کرنے سے پهلے کچے مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچها موقع هاتهه آوے اور جو کام ملکیت کے هرجوں کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زیادہ بارآور هوتے چنانچه ایک عام آدمي کے احاطه میں هل کے نیچے اکثر اوقات ایسي زمین آجاتي هے که پهلے بارآور نهونا اُسکا کچهه کم زرخیز هونے کے سبب سے نتها اور اسي قسم کے اثار اکثر ایسي جائدادوں میں ظاهر هوتے هیں که وہ جائدادیں بعد اُس زمانه کے بے قید هو جاتي هیں جس زمانه میں ایک عرصه تک حق کاشتکاري کي یهه صورت رهي هو که کاشتکار اپنے پٹوں کي میعاد یا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بهروسا نرکهه سکا هو غرض که ایسی صورتوں میں تهوڑي سي محنت زیادہ کرنے پر بهت سي پیداوار کي توقع هوسکتي هی *

لیکن عام قاعدہ کا نهایت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هی که ازدیاد محنت کے ساتهه ازدیاد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچه عمدہ آلات اور فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زیادہ تقسیم غرض که فن کاشتکاري کي ترقیاں عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهه ساتهه اُسوقت هوتي هیں که ترقي محنت کے ساتهه ترقي سرمایه اور ترقي ابادي بهي هو جاوے اور زمین کے ضعف و ناتواني پر فن کشتکاري کي ترقیاں همیشه غالب آتي هیں یعني جو کمي که ضعف و قوت کے باعث سے پیداوار میں آتي هی اُسکو پورا کرتي هیں بلکه زیادہ بارآور کردیتي هیں *

گذري هوئي صدي میں گریٹ برٹن کي کل پیداوار سالانه دوچند سے بهت زیادہ هو گئي مگر یهه بات غالب نهیں که سالانه محنت کي تعداد

بھي دوچند ہوگي جو اُسپر صرف کي گئي تھي اور يہہ نہيں سمجھا جاتا کہ اُس زمانہ ميں گريٹ برٹن کي آبادي دو چند سے زيادہ ہوگئي اور مقدم ترقي آبادي کي جو اب تک ہوئي ہی وہ صرف اُن ضلعوں ميں ہوئي ہی جنميں بڑے بڑے کارخانے ہيں مگر وہ گذشتہ صدي باوجوہ اپني بد اقبالیوں کے انگريزوں کي تاريخ کا کمال اقبالمند زمانہ ہی اِسليئے کہ اسي زمانہ ميں لاکھوں ايکڑ زمين کے گھيرے کيئے جو پہلے وقتوں ميں ناکارہ پڑے تھے اور جسقدر فن کشتکاري کہ وہ انگريزوں کو آج آتا ہی اُسي زمانہ ميں مرتب ہوا اور اُسي زمانہ کي بدولت وہ تمام نہريں اور سڑکيں ہوئيں جنکے ذريعہ سے آفات اتفاقيہ روکي تھامي جاتي ہيں اور تمام سلطنت ميں زمين کي حيثيت کے موافق محنت ہوسکتي ہی اور يہہ بات ممکن ہی اگرچہ غالب نہيں کہ صدي آيندہ ميں انگريزوں کي ترقي اسيقدر زيادہ ہوگي اگرچہ وہ ترقي غير معين ہی مگر غير محدود نہيں اور يہہ بات ممکن نہيں کہ کسي ضلع کي پيداوار اسطرح ہميشہ بڑھتي رہے جيسيکہ علم حساب ميں عدد عمل ضرب سے بڑہ جاتے ہيں اگرچہ اُسپر غايت سے غايت محنت کيجاوے *

برخلاف اُسکے اگر کارخانہ کے مزدوروں ميں جسقدر زيادتي کيجاوے تو اُسکي مناسبت سے ہي قوت پيداوار کي زيادتي نہيں ہوتي بلکہ اُسکي مناسبت سے بہت زيادہ بڑہ جاتي ہی مثلاً اگر تين لاکھہ خاندان گريٹ برٹن ميں چوبيس کرور پونڈ روئي کے کپڑے طيار کرنے اور ايدھر اودھر ليجانے ميں اب مصروف ہيں تو يہہ بات ثابت ہی کہ چھہ لاکھہ خاندان اڑتاليس کرور پونڈ روئي کے کپڑے بلاشبہہ طيار کرسکينگے اور ايدھر اودھر ليجا سکينگے بلکہ يقين واثق ہی کہ وہ لوگ اس سے زيادہ بھي کرسکينگے يعني بہتر کرور پونڈ روئي کا کپڑا طيار کرکے ايدھر اودھر ليجا سکينگے اور جس ہرج کے لحاظ سے ہم يہہ پيش گوئي کرسکتے ہيں کہ وہ ہرج انگريزوں کے کارخانوں کي ترقيات آيندہ کا مانع و مزاحم ہووے وہ صرف يہہ ہی کہ لوازمات اور خوراک وغيرہ کے حاصل کرنے ميں غير ملکوں سے روز بروز مشکل بڑھتي جاتي ہے اور اگر کچي پيداوار يعني کچے مصالحے چيزيں طيار کرنے کي بڑي قوت کے ساتھہ قدم بقدم چل سکيں تو دولت و آبادي کي ترقيوں کي کوئي حد باقي نہو *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماہیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلی دو قسموں کا بیان ہوچکا اور اب قسم ثالث یعنی تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا ہی یعنی بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم ہوتی ہی انسان کے جن گروہوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا ہی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادلہ کے ذریعہ سے ہوتی ہی ہاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے ہیں کہ اُنمیں دولت کی تقسیم مبادلہ بدون ممکن ہو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیہ کا محتاج اور مستحق نہیں علم انتظام انسانوں کی اُس حالت ترقی یافتہ سے تعلق رکھتا ہی جسکو انسانوں کی قدرتی حالت کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ اُنکو اُس حالت کی طرف قوانین قدرت سے ترغیب ہوتی ہی اور ہر شخص اُس حالت میں جو کچھہ چیزیں خرچ کرتا ہی یعنی استعمال میں لاتا ہی اُنمیں اکثر بلکہ کل کے حاصل ہونیکا بھروسہ اپنے ہمجنسوں پر رکھتا ہی اپنی حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعہ سے پورا کرتا ہی جن سے اپنے ہمجنسوں کی حاجتوں کو بھی رفع کرتا ہی *

واضح ہو کہ تحصیل و مبادلہ کے الفاظ کو ہم معمولی رواج کے نسبت نہایت وسیع معنوں میں اِستعمال کرتے ہیں چنانچہ اِس امر کا ذکر اُوپر آچکا کہ مفہوم تحصیل میں ہم زیادہتر تصرف یعنے قبضہ کرنے کو سمجھتے ہیں اور مبادلہ میں محصول سرکار کو داخل کرتے ہیں اسلیئے کہ ہماری رائے میں جو کچھہ منتظمان سلطنت پاتے ہیں وہ اُنکو اسبات کے عوض میں دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ یہہ خدمتگذاری کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانہ ملک والوں کے مکر و فریب اور غضب و تعدی سے تھوڑا بہت بحسب اپنے مقدور کے بچاتے ہیں ہاں یہہ ضرور ہی کہ اس قسم کے مبادلہ کا کام خاص خاص اصلوں پر مبنی ہوتا ہی چنانچہ جس سلطنت میں خود جمہور یا اُنکے مختار حکومت نہیں کرتے تو وہاں حکام اپنی مقدار یافتنی کو آپ مقرر کرتے ہیں اور جہانتک کہ اپنی عام

رعایا سے بزور و تعدي لے سکیں وہاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے ہیں اور جن ملکوں میں کہ جمہور آپ یا اُنکے مختار حکم راني کرتے ہیں تو کوئي رہنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصہ کے پاک صاف نہیں رہ سکتا۔ گو کوئي شخص حفظ عام کے فائدہ اُٹھانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے کہ یہہ معاملہ یعني ادائے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع ہوتا ہی مگر پھر بھي ایک قسم کا مبادلہ ہی اور بہرحال یہہ مبادلہ نہایت مفید ہی اِسلیئے کہ بڑي سے بڑي سلطنت میں بھي رعایا کو کمال ارزاني اور نہایت تکمیل کے ساتھہ بمقابلہ اُس حالت کے حراست نصیب ہوتي ہی جسمیں ہر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام ہوتا ہی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں ہو سکتي ہیں چنانچہ ایک قسم میں وہ قاعدے داخل ہیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق ہیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل ہیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کی پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے ہیں *

پہلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان ہوگا جنکي رو سے مبادلے ہوتے ہیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور ہوگا کہ قواعد مذکورہ کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں یعنے پہلي قسم میں اشیاء مبادلہ سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادلہ کرنیوالوں کا مذکور ہوگا *

جن متفرقہ مسئلوں سے کہ علم اِنتظام مرکب ہی اُنکے باہم دیگر تعلق رکھنے سے مصنفوں کو یہہ بڑي دقت پیش آتي ہی کہ جب تک کئي اور مسائل کا حوالہ نہ دیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئلہ کي بھي بخوبي نہیں ہوسکتي اور یہہ امر تقسیم دولت سے زیادہ خصوصیت رکھتا ہی چنانچہ بدون اِسکے کہ مبادلہ کے عام قواعد کا حوالہ نہ دیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نہیں کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق ہیں اور علیٰ ہذاالقیاس بدون اسبات کے کہ ہمیشہ مبادلہ کرنیوالوں کا حوالہ نہ دیا

چاوے یہہ بات متصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ہیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي ہی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ہووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ہوتي ہی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ہوتے ہیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروہوں میں منقسم ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ہیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعني اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ہوتي ہی اور منجملہ اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام ہی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ہیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام ہی *

واضح ہو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني ہی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ہیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ہوا کرتا ہی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ہوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ہونے ضروري ہوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومۃ الصدر گروہوں کے ہر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب ہی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ہیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاہیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے ہیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاہر ہووے اور ایک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاہیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا ہی مگر ہر گروہ کی کیفیت کے علیحدہ بیانسے معلوم ہوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں ہیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعنی محنتیوں سے متعلق ہیں

جاننا چاہیئے کہ پہلے گروہ کے واسطے یہہ لفظ استعمال میں ہیں یعنی محنت کرنا اور محنتی اور اجرت یہہ بات یاد رہے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئی لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاہر ہوتا ہی اور محنتی وہ شخص ہی جو محنت مزدوری کرتا ہی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ ہی مگر یہہ پوچھا جاتا ہی کہ وہ کیا شی ہی جسکے ذریعہ سے محنتی محنت کرتا ہی جواب اُسکا یہہ ہیٰ وہ شی اُس محنتی کے قوائے نفسانی یا جسمانی ہیں واضح ہو کہ اس اصطلاح کے زیادہ ہونے سے پہلے گروہ کی اصطلاحیں پوری ہوجاتی ہیں یعنی محنت کرنا تحصیل کی غرض سے قوائے جسمانی یا نفسانی کو عمل میں لانا ہی اور جو شخص ایسا کام کرتا ہی اُسکو محنتی اور محنت کرنیوالا کہتے ہیں اور جو کچھہ اُس محنت کی عوض میں اُس شخص کو ملتا ہی اُسکو اجرت بولتے ہیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعنی سرمایہ والوں سے متعلق ہیں

اس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اوُر منافع استعمال میں ہیں اوُر ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا ہی اور اُس کا معاوضہ ظاہر ہوتا ہی مگر کوئی لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع ہے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسی نسبت رکھتا ہے جیسے

کہ محنت اجرت کے ساتھہ رکھتي ھی ھم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامي کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ ھونے سے دوسرے گروہ کي اصطلاحیں پوري ھو جاتي ھیں اور واضح ھو کہ سرمایہ دولت کا ایک ایسا جز ھی کہ وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پیدا ھوتا ھی جو دولت کي تحصیل و تقسیم میں کي جاتي ھی اور اصطلاح اجتناب سے یہہ غرض ھی کہ سرمایہ کے غیر بارآور استعمالوں سے پرھیز کیا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بھي مراد ھی جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگہہ تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا ھے اور جو آدمي کہ اسطرح پر عمل کرتا ھے وہ سرمایہ والا کہلاتا ھے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعني قدرتي ذریعوں کے مالکوں سے متعلق ھیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبي واضح ھوتا ھے جاننا چاھیئے کہ اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي ھوتا ھے چنانچہ جب وہ راحت کو چھوڑتا ھے تو اجرت اُسکو حاصل ھوتي ھے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تھام کرتا ھی تو منافع اُسکو ملتا ھی مگر ھر ایک ملک میں بہت سي پیداواریں ایسي بھي ھوتي ھیں کہ وہ بلامشقت ھاتھہ آتي ھیں اور جو لوگ ایسي پیداوار کو پاتے ھیں نہ محنت کرتے ھیں اور نہ اجتناب کرتے ھیں بلکہ صرف وہ اوروں کي پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے ھاتھہ اپنا پھیلاتے ھیں *

اجتناب اور محنت کي انسانوں کو مشق رھنے کے واسطے موجود ھونا قدرتي قوتوں کا ضروري ھے جنمیں انساني قوتوں کو داخل نہ سمجھنا چاھیئے منجملہ اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود ھونے اور ان کے برتنے کے طریقوں کے مشہور ھونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچہ وہ بجاے خود مفید و سود مند ھیں مگر اس باعث سے کہ وہ سب کو کمال آساني سے ھاتھہ آجاتي ھیں انکي کچھہ قیمت نہیں ھوتي اور جو پیداوار کہ قدرتي قوتوں کے ذریعہ سے حاصل ھوسکتي ھی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل ہوتا ہی وہانتک اُس پیداوار کی قیمت ہوتی ہی نظر ہریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت ہوتی ہی جو اجرت اور منافع کی تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر ہوتی ہی اور اگر جاری رہنا اُس پیداوار کا منظور ہوتا ہی تو اُسیقدر قیمت ملتی رہنی چاہیئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑی پیدا ہونے کے لیئے قدرتی قوتوں کے موجود رہنے کی ضرورت برابر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑی کی مقدار حصول بیحد ہی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رہنے والے کے چھونپڑے میں اُس لکڑی کی قیمت جو اُس چھونپڑے میں لگی ہوئی ہی اُن قدرتی ذریعوں کے سبب سے جنسے وہ پیدا ہوتی ہی نہیں لگائی جاتی کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کھڑا رہتا ہی اُسکی کوئی قیمت نہیں ہوتی بلکہ خریدار اُس لکڑی کا صرف اُس اجتناب و محنت کی وہ قیمت دیتا ہے جو لکڑی کے کاٹنے بنانے میں ضروری ہوتے ہیں *

مگر کسی متبوضہ قدرتی ذریعہ کی مدد سے کسی پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتی ہوجانا ممکن ہی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتی ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتی ہوتی اور وہ پیداوار مذکورہ ایسی قیمت پر فروخت ہوتی ہے جو منافع اور اجرت کی تعداد سے کسیقدر زیادہ ہوتی ہے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو مجتنی اور سرمایہ والا لیتا ہی باقی جو کچھہ بچتا ہی وہ اُس قدرتی ذریعہ کے مالک کا حق ہوتا ہی اور مالک کو وصول ہونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کی یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث ہی کہ اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم ہوسکتا تھا یعنی اُسنے مملوکہ قدرتی ذریعہ کے استعمال کی اجازت دی *

اگر انگریزی بلوط کے درخت کی قیمت میں سے پودہ لگانے والے کی اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنھوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منھا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھی کسی نہ کسی قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائی دیا جاتا ہی اور یہہ حق اِنسان کی کارکردگی کا نہیں بلکہ قدرتی ذریعہ کی قیمت ہی *

منجملہ قدرتي ذریعوں کے زمین اپنے دریاؤں اور بندروں اور کھانوں سمیت ایک بڑا ذریعہ ھی اور جن شاذ و نادر حالتوں میں کار آمدني زمین کي مقدار غیر محدود ھوتي ھے وہ ایسي حالتیں ھوتي ھیں جیسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد میں ھوتي ھی تو ھرفرد بشر کو زمین ھاتھہ آجاتي ھی اور اس باعث سے کہ اُس زمین کے استعمال کے عوض میں کسي کو کچھہ دینا نہیں پڑتا کل پیداوار کا مالک صرف کاشتکار ھوتا ھی اور تقسیم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمایہ والوں اور محنت کرنیوالوں میں ھو جاتي ھی جنکے اجتناب و محنت کا نتیجہ ھوتي ھی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آبادیوں میں بھي اُنکے بسنے پر تھوڑا عرصہ گذرنے میں بعض بعض ایسي ایسي زمینیں پائي جاتي ھیں کہ اُنسے خواہ قسم زمین یا اُسکے موقع کي عمدگي سے ایسا محاصل حاصل ھوتا ھی جو سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زاید ھوتا ھی اور ایسي زمینوں کو اگر زمیندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمایہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچھہ بچت ھووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمایہ والی کو لگنہ پر دے تو بھي وہ بچت اُسکو ملیگي اور زمین مذکور کا کاشتکار ایسي صورت میں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوینگے کہ گویا اُس زمین میں سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچھہ زیادہ نہوا کیونکہ جو کچھہ فاضل رھا وہ زمیندار کا حق ھی اور اس صورت میں کل پیداوار کے بجاے دو حصوں کے تین حصے ھوجاتے ھیں یعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زمیندار ھي اپنا سرمایہ لگاوے یعني اُس زمین کو آپ بووے تو اُن حصونمیں سے دو حصے یعني لگان اور منافع پاتا ھی اور اگر غیر شخص کے سرمایہ سے کاشت ھونے دیتا ھی تو وہ صرف لگان پاتا ھی مگر یہہ بات ضرور ھی کہ زمین کا مالک زرلگان پاتا ھی خواہ وہ منافع سمیت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک میں خاص خاص ملکیتیں قایم ھوجاتے ھیں تو گو یہہ امر صحیح ھی کہ پیداوار میں سے تھوڑي سي پیداوار کچھہ زیادہ سرمایہ لگانے کے باعث سے بدوں ادا کرنے زیادہ زرلگان کے حاصل ھوتي ھی اور اسي سبب سے اُس پیداوار کو لاخراجي

کہتے ہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھی ایسی واضح ہی کہ کوئی بیگہہ بسوہ جو زیر کاشت ہوتا ہی زرلگان سے خالی نہیں ہوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش ہوتا ہے مگر مقدار اراضی کی محدودیت اور قوت پیداوار کی موجودگی کے باعث سے زرلگان کا ہونا ضروری و لابدی ہی *

اگرچہ یہہ بات ظاہر ہی کہ اراضی بڑا قدرتی ذریعہ ہی مگر صرف یہی قدرتی ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھی قدرتی ذریعے موجود ہیں چنانچہ قدرتی افعال کے علم ہی سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفی رہتا ہی یا قانوں کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا ہے ایسا محاصل ملتا ہی جیسے کہ زمین کا لگان ہوتا ہی ایک گنوار نائی کو یہہ ترکیب سوجھی تھی کہ وہ بیلنوں کی کل کے ذریعہ سے روئی کا سوت کاتتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے اسقدر دولت ہاتھہ آئی کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھی نصیب نہوئی تھی اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت ہاتھہ آجانی ممکن تھی اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اورونکے ہاتھوں سے الگ تہاگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسی شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا ہی تو وہ شخص اُس مالک کی مانند ہوتا ہے جو اپنی زمین پر خود کاشت کرتا ہے اور اُس شے کی پیداوار سے بعد ادائے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقی رہتا ہے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں ہوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ ہوتا ہی جو انسان کی پیدا کی ہوئی نہیں ہی بلکہ وہ قدرتی پیدایش ہی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل ہوتا ہی جیسے کہ مالک اراضی کو زر لگان اُسکا ملتا ہی یہانتک

§ اسی علم سے مواد ٹیکا لگانے کی ترکیب ہی جو چیچک کا علاج ہی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھي زر لگان اکثر کہتے ہیں چنانچہ جب کسي نئي ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کي † سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ہوتي ہی تو جو روپیہ اُس استاد سند یافتہ کو کسي کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ہی اُسکو بھي انگلستان کے تجار اپني اصطلاح میں زرلگان کہتے ہیں اور علیٰہذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسي حالت اور نوسل سے تعلق رکھتي ہیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسماني اور نفساني قدرتي ذریعوں میں شمار کرنے چاہیئیں اور جو کچھہ کہ بعد ادائے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیوں سے حاصل ہوتا ہے اُسکي تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ہوتا زمیندار اور اُن خوبیوں کے مالک میں صرف اتنا فرق ہے کہ مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکہ نہیں دے سکتا ہے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رہنے دیگا اور اسي لیئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رہیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھي حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھي جاوے یعني پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کي جاویں تو یہہ ترتیب اچھي معلوم ہوتي ہی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعني محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ لگان کي اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ہونا چاہیئے جو بلا تردد حاصل ہوتا ہے یعني وہ سب اسمیں شامل ہی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبي کي بدولت ہاتھہ آوے اور حاصل ہونے والیکو کچھہ کوشش نکرني پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دي گئي اگرچہ وہ کسي اعتراض کي مورد نہیں ہوسکتي مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دیني نہایت دشوار ہی اسلیئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسي قسم کي گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

† کسي موجد کو جو سند ملتي ہی وہ اس مضمون کي ہوتي ہي کہ اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئي اُسکي ایجاد کي ہوئي ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع کے ہندوستان بھي جاري ہی

معین اور محدود ہیں پس اُنکو ایک ایسی انوکھی اصطلاح ٹھہرانا کہ زمین کے مفہوم میں تمام قدرتی ذریعے جو خاص خاص ملک ہونیکے قابل ہوں اور زمیندار کے معنوں میں وہ ہر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک ہو داخل کیا جاوے محض بیجا ہی اور اسی وجہہ سے یہہ ضرورت پیش آئی کہ بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتی ذریعے اور قدرتی ذریعوں کے مالک کی اصطلاحیں قرار دی جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور ایک اُس حصہ پیداوار کے لیئے جو وہ مالک پاتا ہی قایم ہو جاوینگے جیسیکہ پہلے گروہ میں قواے جسمانی اور نفسانی اور محنتی اور اُجرت کی اصطلاحیں مقرر کی گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والے اور منافع کی اصطلاحیں ہیں مگر اب بھی احتیاج ایک اصطلاح کی باقی رہی جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابلہ میں واقع ہووے یعنی جس لفظ سے کہ وہ عمل سمجھا جاوے جسکے ذریعہ سے قدرتی ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا ہی اور کوئی تکلیف اور خرچ اُسمیں اُٹھانا نہیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا ہی کہ وہ شخص اپنے مملوکہ ذریعہ کو بیکار و معطل رہنے نہ دے اسلیئے یہہ بات ضرور نہیں کہ اُس عمل کے لیئے کوئی خاص نام مقرر کیا جاوے جب کوئی شخص اپنے قبض و تصرف میں کوئی ملکیت رکھتا ہی تو یہہ فرض کیا جاتا ہی کہ وہ شخص اُس ملکیت کو بیکار نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اُسکو خود استعمال کرتا ہی یا کسی کرایہدار کو دیتا ہی اور یہہ معمول و مروج ہی کہ لگان کا پانا لفظ مالکیت سے مفہوم ہوتا ہی اور جب کہ لفظ قبضہ کے معنے قدرتی ذریعوں کے مالک کی نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں کہ اُس سے اُس ذریعہ کے فائدہ کا وصول ہونا یعنے زر لگان کا حاصل ہونا سمجھا جاوے تو کچھہ قباحت لازم نہیں آتی ہاں اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کی استعداد ذاتی کاہلی کے باعث سے محض بیکار پڑی رہتی ہی لیکن ایسی صورت میں علم اِنتظام مدن کی رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضہ سے خارج سمجھنی چاہیئے اور حقیقت بھی یہی ہی کہ جب لیاقت کا اِستعمال نہ کیا جاوے تو وہ لیاقت مفید نہیں ہوتی *

اگرچہ کل پیداوار کی تقسیم تین حصوں پر متصور ہوتی ہی یعنی

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا ہی اور دوسرا وہ جسکو محنتی پاتا ہی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتی ذریعوں کا وصول کرتا ہی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک ہوتے ہیں مگر یہہ اِتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ کسی ایک کام یا شی کی پیداوار کی تقسیم اقسام مذکورہ پر حقیقت میں واقع ہووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم ہوتی ہی کہ مختلف گروہوں کے پیدا کرنے والے باہم شریک و سہیم ہو جاتے ہیں اور اُسپر اتفاق کرتے ہیں کہ مشترک کوششوں کی پیداوار فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا باہم تقسیم ہوگا اور یہہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع ہوتی ہی کہ کام کی درستی محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر منحصر ہوتی ہی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کی نگرانی نہیں کر سکتے اور یہہ حال مچھلی کے اُس شکار کا ہی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع ہوتا ہی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتی ہی جو پہلے سے مشخص ہو جاتی ہی بلکہ جب دریا کا سفر پورا ہوتا ہی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کی چربی فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا جہازی لوگوں اور مالکوں میں تقسیم ہو جاتا ہی اور یہی کام اُن لوگوں میں ہوتا ہی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتی خرچ سے جہاز بناکر اپنے گورنمنٹ کی استعانت کے واسطے لوٹتے ہیں اور باقی اور دریائی کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے ہیں ایسا ہی ہوتا ہی اور وہ طریقہ بھی اِسی طریقہ کے لگ بھگ ہی جسمیں اراضیات کو بٹائی پر دیا جاتا ہی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج ہی اور یہہ امر ممکن ہی کہ اِنسانوں کے بعض بعض گروہوں میں یہہ دستور ہمیشہ جاری رہے اور حقیقت اُسکی یہہ ہی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا ہے اور آدھی پیداوار اُس سے بانٹ لیتا ہے اور نصف باقی کاشتکار کی محنت اُسکے مزدوروں کی مزدوری میں محسوب ہوتی ہے مگر یہہ ایسی مستثنی باتیں ہیں جو خاص خاص ضرورتوں کی وجہہ سے کرنی پڑتی ہیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے ہوتی ہیں اور معمول اور مروج یہہ ہے کہ ایک شخص کی نسبت یہہ تصور کیا جاتا ہی کہ وہ

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع ہی اور ویل مچھلی اُسکے قریب ملتی ہی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق ہی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا مول دیتا ہی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق ہی وہي سرمایہ والا ہی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کي وجہہ سے دیتا ہی وہ محنتیوں کي خدمتوں اور قدرتي ذریعہ کے استعمال کا مول ہوتا ہی *

اکثر اوقات ایسا واقع ہوتا ہی کہ جب پہلے پہل قدرتي ذریعہ بڑھتا جاتا ہی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بہت عرصہ گذر جاتا ہے چنانچہ انکلستاں میں ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کھیتي نکلے اور مویشي کي طیاري کو اس سے زیادہ دن لگتے ہیں اور گھوڑے کے طیار ہونے پر اُس سے بھي زیادہ عرصہ گذر جاتا ہی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت ہونے تک ساٹھہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا ہی پس یہہ امر ظاہر ہی کہ زمیندار اور محنتي زرمعاوضہ کا انتظار اتني مدت نہیں کرسکتا اور حقیقت یہہ ہی کہ ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابي ہی یعني زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئی کہ بعد ایک مدت کے فائدہ ہاتھہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا ہوتا ہی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا ہی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل ہوتا ہے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پہلے سرمایہ والے کي امداد و اعانتونکا مول پیشگي ادا کرتا ہی یعني زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسماني اور نفساني کا کرایہ دوسرے کو دیتا ہی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق ہوتا ہی بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي کي مقدار سے رکھتي ہی اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگي دیا جاتا ہی سرمایہ والوں کے کام کي درستي ہوتي ہی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم ہوتي ہے تو سرمایہ والا نقصان اوٹھاتا ہے اور اگر دونوں برابر ہوویں تو بھي اُسکو نقصان پہونچتا ہے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پہونچا یعني اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نہیں ہوتي کہ حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت ہوني چاہیئے جسمیں وہ زرپیشگي لگا رہا تو بھي سرمایہ والے کو ضرر پہونچتا ہی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت ہوتي ہے

جو سرمایہ والے کے حق میں لاگت سے کم ہوتي ہی پس سرمایہ کا لگانا ایک امر موہوم کي توقع پر ہوتا ہی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کي معین مقدار کا خریدنا ہوتا ہی جس سے معاوضہ کا حاصل ہوتا ممکن بھي ہی اور غیر ممکن بھي ہی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور محنتي لوگ پیداوار کے باہم تقسیم کرنے والے ہوتے ہیں قابل سماعت نہیں اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کي ہوتي ہے اور وہ اُسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجتناب اختیار کرکےیا کسي دوسرےسرمایہ والے کے اجتناب کي قیمت ادا کرکے خریدتا ہے اور جبکہ پیداوار کو سرمایہ والا پاتا ہی تو کچھہ جزو اُسکا اپنے صرف میں لاتا ہی اور باقي بیچ ڈالتا ہی یہانتک کہ اگر وہ چاہے تو کل زر قیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اُس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف نکرے کہ اُسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رہی یا پھر شروع کرے تو وہ سرمایہ والا نرھیگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہی کہ جب تک وہ شخص اُسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اُسنے پہلے لي تھی کافي سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اُسکا سرمایہ والوں کے طریقوں پر قایم نہیں رہتا اور اگر وہ چاہی کہ دنیا میں بڑا آدمي کہلائے تو اُسکو عموماً یہہ مناسب ہی کہ بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر وہ روپیہ صرف کرتا ہی اُسکو ایک ہي مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اُسکو بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس ہزار روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي بابت بیس ہزار روپیہ دیئےاور اور سرمایہ والونسے کشاورزي کے اسباب خرید نے میں دس ہزارروپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چوالیس ہزار روپئے کوفروخت کیا تو اُسکو اختیار حاصل ہے کہ کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ہزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کي اجرت اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوہزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں صرف کرے اور چالیس ہزار روپیوں کي جگہہ

بیالیس ہزار روپیہ زمین کے کرایہ اور زیادہ محنتیوں کي اجرت اور زیادہ اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایہ و منافع کي بیشي حاصل کرے غرض کہ جس طور سے چاہی وہ اُس چوالیس ہزار روپیہ کو خرچ کرے مگر اُسکو یہہ امر ضروري ہی کہ مالکان اراضي جنمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے ہیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایہ والوں کو وہ روپیہ دیوے *

اصطلاحات مذکورہ بالا پر یہہ اعتراض کیا گیا کہ وہ اصطلاحیں ناکامل ہیں اسلیئے کہ لگان اور منافع اور اجرت سے وہ جزو پیداوار سالانہ کے مفہوم ہوتی ہیں جنکو پیدا کرنے والے اپني حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے ہیں اور وہ ایک قوم کي آمدني ہوتي ہی اور علاوہ اسکے پیداوار مذکورہ کا ایک بڑا جز سرمایہ کے طور پر نہ آمدني کے طور پر ایسا چاہیئے کہ اُسکے استعمال سے یہہ غرض نہو کہ زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایہ والوں کي حاجتیں پوري ہوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مہیا کیئے جاویں بلکہ صرف اتني غرض ہووے کہ پیداوار کے وسیلہ قایم رہیں چنانچہ منجملہ کل آمدني اُس سرمایہ والے کے جسکي آمدني چوالیس ہزار روپیہ فرض کیئے گئے یہہ متصور ہوسکتا ہی کہ دوہزار روپیہ کا غلہ قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوہزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہی کہ بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نہیں *

جواب اس اعتراض کا یہہ ہی کہ مویشیوں کی خوراک اور بیج اجتناب اور اراضي اور محنت کا نتیجہ ہی اور اسي نظر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا ہوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی گئی اور اس بات سے کہ اُنکو حظوظ بالفعل میں خرچ نہیں کیا گیا پیداوار آیندہ میں صرف ہوئے اُنکي خاصیت نہیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا ہوئے تو وہ آمدني میں شامل تھی اور اُنکا سرمایہ ہوجانا ایک ایسي بات ہی کہ وہ بعد کو واقع ہوئي کوئي شخص اس کلام پر اعتراض نہیں کرسکتا کہ فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یہہ سمجھا جاوے کہ مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر ہوتي ہی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفساني میں صرف هوا کرتي هی تو یهه عام کلام که وه آدمي اپني آمدني سے کم خرچ کرتا هی غلط هوجاتا هی *

شاید امر مرقومه بالا سرمایه کے حال قدیم کي چهان بین سے واضح هوگا پهلے زمانه میں پیداوار کے وسیله ایک محنت اور باقي وه بارآور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مهیا هوتے هیں اور زمین کے پهلے رهنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل هوتي تهي مگر بعد اُسکے جب وحشي آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا که اُنسے اور جانور پیدا هوویں اور تهوڑے تهوڑے دانے غله کے بیج کي نظر سے رکهه چهوڑے تو اُنهوں نے سرمایه کي بنیاد ڈالي اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار هوئي اُسمیں کچهه لگان اور کچهه اجرت اور کچهه سرمایه شامل تهی اگرچه انهوں نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نهیں کیا تب بهي اُس پیداوار کي وهي حالت رهي *

هاں یهه بات تسلیم کرني چاهیئے که منجمله پیداوار سالانه کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایه کے قایم رکهنے میں صرف هوتا هی اور اس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف هی اور حقیقت میں کوئي خاص نام بهي اُسکا نهیں هی مگر هم کو یهه نهایت عمده ترتیب معلوم هوتي هی که اُس جزو کے استعمال آینده سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانه یا منافع میں تصور کریں *

مبادله کا بیان

واضح هو که مراتب مذکوره بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کي مذکور هو چکي جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کي تقسیم هوتي هی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے یهه انتظام ظهور میں اتا هی که مبادله میں ایک پیداوار کي کس مقدار کے بدله میں دوسري پیداوار کي کتني مقدار حاصل هوتي هے اس معامله کا اُس موقع پر کچهه کچهه لحاظ کیا گیا جهاں مالیت کي بحث همنے کي هی مگر اس لیئے که جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توضیح اچھي طرح نہوئي تھي تو مسائل مفصلہ ذیل کے علاوہ کوئي تحریر اُسوقت نہوسکي *

پہلے یہہ کہ وھي چیزیں مبادلہ کے قابل ھیں جو انتقال کي صلاحیت رکھتي ھیں اور مقدار حصول اُن کي محدود ھی اور راحتوں کے پونچانے اور تکلیفوں کے روکنے کي قابلیت یا واسطہ یا بلا واسطہ رکھتي ھیں اور اس قابلیت کو افادہ کہتے ھیں دوسرے یہہ کہ اُن دو چیزوں کي باھمي قیمتیں جنسے یہہ غرض ھوتي ھی کہ منجملہ اُن کے ایک چیز کي کسقدر مقدار کا مبادلہ دوسري چیز کي کسقدر مقدار سے ھوسکتا ھی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر ھیں ایک وہ جنکے ذریعہ سے ایک چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت ظہور میں آتي ھی اور دوسرے وہ جنکے وسیلہ سے دوسري چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت قایم ھوتي ھی چنانچہ جن سببوں سے کسي جنس یا خدمت کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظہور میں آتا ھی اُنکا نام ھمنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب اصلي رکھا ھی اور اسي نام سے پکارے جاتے ھیں اور جن سببوں سے اُن جنسوں یا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظاھر ھوتا ھی جنسے جنس یا خدمت مذکورہ بالا کا مبادلہ ھوسکتا ھی اُنکا نام ھمنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب خارجي رکھا ھی تیسرے یہہ کہ مالیت قائم ھونے کے واسطے مقدار حصول کي محدودیت جسکو عام محاورہ میں قلت اضافي ھیں اگرچہ بالکل کافي وافي نہیں ھوتي مگر تقرر مالیت کے لیئے ایک جزو اعظم سمجھي جاتي ھی اور اُسیپر افادہ کا جسکو مانگ بھي کہسکتے ھیں حصر ھوتا ھی جب کہ مالیت کي بحث ھوئي تھي تو مقدار حصول کے ذریعوں کا مذکور نہیں ھوا تھا مگر اب یہہ بیان کرکے کہ اجتناب اور محنت اور قدرتي ذریعے تین وسیلہ پیداوار کے ھیں توضیح اسبات کي کیجاتي ھی کہ کس کس مانع سے پیداوار کي مقدار حصول محدود ھوتي ھی اور کس کس طریق سے تاثیر اُن موانع کي اشیاء مبادلہ کي باھمي مالیتوں پر ھوتي ھی *

قیمت کا بیان

واضح ہو کہ اگلي بحث میں لفظ عام مالیت کي جگہہ لفظ قیمت کا عموماً اِستعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معني روپیہ کي صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح ہو کہ کسي شی کي مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اُور سب اشیاء کي مراد ہوتي ہی جو شی مذکور کي ایک مقدار مفروض کے معاوضہ میں حاصل ہوسکتي ہی دریافت نہیں ہو سکتي مگر خاص مالیت اُس شی کي دوسري شی کي صورت میں مبادلہ کے ذریعہ سے تحقیق ہو سکتي ہی اُور ہر مبادلہ کرنیوالے کو یہہ خواہش رہتي ہی کہ تھوڑا دیوے اُور بہت سا لیوے تو حتی الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرني پڑتي ہی کہ تمام اشیاء مبادلہ کي مالیت کے کون کون سے اصلي سبب ہیں مگر یہہ کام بڑا دشوار ہی چنانچہ ایسے مبادلہ کا رواج گھٹانے کے واسطے جس میں ہر شی کے اصلي سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑي بڑي تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ ہاتھہ آئي کہ اب ایک مبادلہ یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسي قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونہ قرار پاتا ہی اُور اُسي تدبیر کے پھیلانے سے ہر قسم کے مبادلوں کے واسطے وهي نمونہ قائم ہو سکتا ہی چنانچہ اگر تجربہ کي رو سے یہہ امر دریافت ہو کہ جب مختلف دو چیزوں کي مفروض مقداریں تیسري چیز کي مقدار مفروض سے مبادلہ ہوتي ہیں تو اُن دو چیزوں کي مالیت کي مناسبت حاصل ہو جاتي ہی یعنے اُنکي مالیت کي مقدار تیسري شی کے حساب کرنے سے دریافت ہوجاتي ہی یہاں تک کہ اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کي کئي چیزیں جنمیں ہر چیز ایکسي صفتیں رکھتي ہو منتخب کي جاویں جنکے ذریعہ سے ہر طرح کا مبادلہ عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاہر ہی کہ انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور ہیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ ہی کہ سب لوگ اصلي سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والي ہوتي ہی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے ہیں اور مبادلہ کي دقت و دشواري آدھي رہجاتي ہی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ اگر دو چیزوں میں مبادلہ کرنا منظور ہو تو تیسري چیز کي ایک مقدار مفروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کی وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتی ہے اور دونوں چیزوں کی مالیت کی مناسبت معلوم ہوجاتی ہی اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ ٹھہرائی گئی خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ایبسنیا میں مروج ہے یا وہ کوڑی ہو جیسے کہ ملک گنی کے کناروں پر جو اِفریقہ کی جانب غرب میں واقع ہی معمول ہے یا قیمتی دھاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج ہی وہی چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتی ہی اور جبکہ اُس شے کا عمل درآمد قایم ہو جاتا ہے تو روپیہ کی صورت کی مالیت ہی یعنی قیمت ایسی مالیت ہوتی ہے جس سے سب واقف ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ سونا چاندی جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کی صورت میں استعمال کرتی ہیں نہایت کمیاب اور پایدار ہیں اُنکے اصلی اسباب کی جہت سے اُنکی مالیت میں تبدیل نہیں ہوتی نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجھا جاتا ہے کہ اگلی بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کی مالیت جہانتک اصلی سببوں پر منحصر ہی غیر مبدل تصور کی جاوے *

اس امر کی توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتی ہے اُنکی تاثیر قیمت پر کیا ہوتی ہے یہہ بات مناسب متصور ہوئی کہ تحریر اس مسئلہ کی جو صاف بدیہی ہی اور اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت ہی یعنی جہاں کہیں صرف ایسے قدرتی ذریعے جنکی مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتی کہ وہ ہر شخص کے ہاتھہ آجاتے ہیں برتے جاتے ہیں تو اُس جگہہ ضرور ہے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کی وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا ہی اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسی حالت میں حاصل ہوئی ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپنی کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئی آدمی ایک شی کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعہ سے دوسری شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کی طرف متوجہہ ہوتے ہیں جنسے مقدار حصول

محدود هوتي هی واضح هو که بعض بعض جنسیں ایسے ذریعوں کا ثمرہ هوتي هیں جو بالفعل موجود نہیں اور بعضي ایسے ذریعوں کے نتیجے هیں جنکي تاثیر ایک غیر محقق عرصہ دراز کے بعد هوتي هی ایسي جنسوں کي مقدار حصول نہیں بڑہ سکتي اور نہ اُسکے بڑهنے کي توقع هوسکتي هی وہ چیزیں جو قدیم زمانہ کي هوویں اور اگلے لوگوں کي یادگار باقي رهي هوویں وہ پہلي قسم میں شامل هیں اور نہایت کم یاب قدرتي یا مصنوعي تمام چیزیں جیسے کہ بڑا هیرا یا کوئي عمدہ تصویر یا لاثاني مورت دوسري قسم میں داخل هیں اور ایسي چیزوں کي قیمت کسي قاعدہ کي روسے قرار نہیں پاسکتي بلکہ لوگوں کے شوق و دولت پر منحصر هوتي هی اور حقیقت یہہ کہ ایسي چیزوں کي قیمت صرف وهمي هوتي هی اسلیئے کہ جیسے لوگوں کے وهم و خیال هوتے هیں وہ مول اُنپر منحصور هوتا هی چنانچہ کئي برس گذرے کہ بک‌کاک‌سیبو بیس هزار روپیہ کو فروخت هوا اور دو برس بعد سات هزار روپیہ کو فروخت هوا اور یہہ امر ممکن هی کہ پچاس برس کے بعد وهي آٹهہ آنہ کو بکے اور نویں صدي میں اگلے زمانوں کي یادگار چیزیں ایسي گراں قیمت تهیں کہ مول اُنکا معین نہوسکتا تها اور اب وهي اپنی بیکاري کے باعث سے کسي مول کے قابل نرهیں مقصود یہہ هی کہ بحث آیندہ میں اشیاء مرقومہ بالا سے کچهہ بحث نہوگي بلکہ لحاظ اُن چیزوں کا کیا جاویگا جنکا حصول ازدیاد کے قابل یا کسي قاعدہ مقررہ کے مطابق هو یا اسقدر قاعدہ سے مناسبت رکهے جو حساب میں آسکتا هو *

جو جنسیں محنت و اجتناب اور قدرت کي ایسي مدد سے پیدا هوتي هیں جو هر فردبشر کو نصیب هوسکتي هی اُنکي مقدار حصول کا مانع اجتناب اور محنت کرنے والونکا نہونا هی کیونکہ اُنکے پیدا هونے میں اجتناب و محنت ضروري هیں یعني اُن جنسوں کي مقدار حصول اُس لاگت کے سبب سے محدود هوتي هی جو اُنکے پیدا کرنے میں لگتي هے *

استحصال کي لاگت یعني کسي چیز کے پیدا کرنے کي لاگت کا بیان

وہ لوگ جو آج کل کے علماے انتظام مدن کي تصنیفات سے واقفیت

رکھتے ھیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف ھونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم انتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل ھی مگر تعریف اُسکي کبھي صحت سے نہیں ھوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم ھوتي ھی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح اجتناب یا ایسي ھي کسي دوسري اصطلاح کے ھوسکتی *

وکارڈو صاحب جنھوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے ھیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار ھی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم ھوتا ھے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکھتے ھیں اور مالتھس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے ھیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ھوتي ھی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے فیصدی پر معمولي منافع استحصال کي لاگت ھیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چھالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے ھیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو ھی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر ھمکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے ھیں اور اسلیئے ظاھر ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق ھیں اور اُنکي اور مالتھس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق ھی کہ مالتھس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف ھوچکي بلکہ وہ محنت مراد ھی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي ھی اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتھس صاحب کا قول اسلیئے درست ھے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں اوٹھائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں ھوتي اس لیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا ھے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري ھوتي ھیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جواب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یاتیوز هي هوجاوے تو اُس سے یہہ نتیجہ حاصل هوگا کہ تمام موجود جزاہوں کي مالیت میں باوجود اسبات کے کہ جو محنت اُنپر صرف هوچکي اور تبدیل اُسکي ممکن نہیں کمي بیشي آجاویگي اور جب کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب یہہ بات لکھتے هیں کہ جس جنس میں محنت لگ چکتي هے تو تاثیر اُس محنت کي جنس مذکور کي مالیت پر هوتي هی تو اُنکي غرض یہہ سمجھي جاتي هی کہ استحصال کے حالات مبدل نہیں هوتے *

کرنل تارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني یہہ بیان کیئے هیں کہ وہ وہ سرمایہ هی جو استحصال میں صرف هوتا هی غرض کہ وہ صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نہیں ٹہراتے اور اُنکي راٹیوں سے اس مضمون کي نہایت وضاحت هوتي هی اسلیئے همکو اُنکا خلاصہ لکھنا ضرور هوا*

چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ جو مصنف بازار کي قیمت اور اصلي قیمت کو برابر ٹہراتے هیں وہ لوگ معمولي منافع کو اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت میں داخل کرتے هیں مگر یہہ ترتیب غلط هی حکیمانہ نہیں کیونکہ ذخیروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نہیں هوتے بلکہ وہ ایک نئي چیز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا هوتي هے مثلا ایک کاشتکار اپني اراضي کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غلہ صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غلہ پیدا کرتا هی اس صورت میں بیس کوارٹر غلہ جو لاگت سے زیادہ پیدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زاید یعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا هی اس لیئے کہ استحصال کي لاگت سوکوارٹر تھي اور اُسکے معاوضہ میں بیس کوارٹر فاضل هاتھہ آیا اور اب اگر یہہ ممکن نہیں کہ بعد منہائي مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا هی وہ بھي ایک جزء اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سوکوارٹر کے هوں تو یہہ بھي ممکن نہیں کہ بازاري قیمت اصلي قیمت کي برابر هووے اگر فرض کیا جاوے کہ تیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے غلہ فروخت هوتا هے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کي پیداوار کي وہ اصلي قیمت یا

‡ ایک کوارٹر برابر چھہ من سولہہ سیر کے هوتا هی في سیر اسي روپیہ بھر

سو کوارٹر غلہ جو استحصال میں صرف ہوا تین ہزار روپئے ہونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غلہ کے جو خرچ مذکور کے معاوضہ میں حاصل ہوئی مول اُنکا تین ہزار چھہ سو روپئے ہونگے غرضکہ جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ ہی وہي منافع ہی پس یہہ بات قرار دیني کہ استحصال کي لاگت میں منافع شامل ہی گویا یہہ کہنا ہی کہ سو کوارٹر غلہ یا تین ہزار روپئے جو کاشت میں صرف ہوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین ہزار چھہ سو روپئے کي برابر ہیں جو اُس زراعت سے پیدا ہوئے *

کارخانہ داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحدہ شی ہی چنانچہ کار خانہوالا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا ہی اور اُسکے معاوضہ میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا ہی اور یہہ امر ضروري ہے کہ آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکی پیشکي لگانے سے وہ مال حاصل ہوا مول اُس مال کا زیادہ ہو ورنہ کارخانہ دار کو اِجراے کام کي رغبت باقي نرہیگي یہاں تک کہ اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نہوگي تو کارخانہ داري یکقلم موقوف ہو جاویگي غرض کہ مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد ہوتي ہی وہي مقدار زائد کارخانہ والے کا منافع ہوتا ہی اور یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ کار خانہ دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل ہی اِسلیئے کہ اگر ایسا کہا جاوے تو یہہ لغو بات سچي ہوئي جاتي ہی کہ جو کچھہ خرچ سے بچتا ہی وہ بھي خرچ کا جزء ہوتا ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ آلات اور خوراک و مصالح میں تین ہزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین ہزار چھہ سو روپئے کي مالیت کا ہی تو فرق ان دو نون رقموں کا وہ روپئے کي مقدار ہی جو مالک کو بطور منافع ہاتھہ آیا خلاصہ یہہ کہ بدون اس لغو بات کے تسلیم کرنے کے کہ تین ہزار روپیہ تین ہزارچھہ سو روپیہ کي برابر ہیں یہہبات درست نہیں ہوسکتي کہ سالانہ منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل ہوتا ہی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے کہ وہ استحصال کے لاگت کا جزء ٹہرے

ایک ایسي مقدار فاضل ھی کہ بعد وضع کل خرچ کے بچتا ھی اور کاشتکار اور کارخانہدار اپني منافعوں کو اِجراے کام میں صرف نہیں کرتے بلکہ اُس منافع کو پیدا کرتے ھیں اور جو کچھہ وہ پیشگي لگاتے ھیں منافع کوئي جزء اُسکا نہیں ھوتا بلکہ جو محاصل کہ اُس سے حاصل ھوتا ھی منافع جزء اُسکا ھوتا ھی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نہیں کیا جاتا کہ اختتام کام تک وہ خود موجود نہیں ھوتا پس استحصال کي لاگت، یعني پیشگي سرمایہ منہا ھوکر جو کچھہ فاضل رھتا ھے وھی زر منافع گنا جاتا ھی اور لاگت سے علیحدہ ایک نئي چیز ھوتا ھی نظر بوجوہ مذکورہ بالا یہہ توقع پڑتي ھی کہ تحریر مرقوم الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي ھوگي کہ علماء اِنتظام جنکا یہہ مقولہ ھی کہ مال و متاع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل ھوتا ھی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر ھوتي ھیں صاف غلطي کرتے ھیں اِسلیئے کہ بازاري قیمت وہ کہلاتي ھی جو بازار میں مبادلہ کے ذریعہ سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي ھی اور اصلي قیمت وہ ھی جو قدرت کے بڑے ذخیرہ میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي ھی اور اُس میں سرمایہ کي وہ متعدد چیزیں شامل ھیں جو کسی شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یہہ امر ممکن نہیں کہ اس اصلي قیمت میں وہ زر فاضل داخل ھووے جسکو منافع کہتے ھیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتھہ ھوتا جاتا ھے *

کرنل تارنز صاحب کي رائیں وھاں تک واجبي ھیں جہانتک وہ اُن باتوں سے تعلق رکھتي ھیں جن کي وہ چھان بین کرتے ھیں اِسلیئے کہ نفع ایک وسیلہ نہیں بلکہ وہ ایک نتیجہ ھی کہ بدون اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نہیں رہ سکتا کیونکہ بجز اس امید کے کوئي کارخانہدار یا کاشتکار اپنے سرمایہ کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نہیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کھانیکي چیزیں بھي ضروري اور مزہدار نہوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیادہ نہیں ھو سکتا جیسا کہ غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جزپیٹ بھرنا ھی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رھنا ھی *

مالتھس صاحب سے بسبب نہونے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں هوسکي معلوم هوتا هی که اُن صاحب کے دل میں یهه بات هوگي که محنت کے علاوہ کچهه اور بهي استحصال کے واسطے ضروري هی چنانچه اُنهوں نے خیال کیا هوگا که اکیلي محنت سے ایک کفدست میدان قیمتي لکڑي کا جنگل نہیں هوسکتا یعني جو آدمي که درخت لگاتا هی اگرچه وه پودونکے لگانے اور حفاظت کرنے میں محنت صرف کرتا هی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعید کي توقع پر تکلیف و تردد بهي سهتا هی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے هوتے هیں وه لوگ اُن چهوٹے درختوں کو فروخت هونے کے قابل هونے تک پهونچنے دیتے هیں چنانچه وه بهي اپنے فائده چهوڑ چهاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے چهوڑ جاتے هیں پس معلوم هوتا هی که مالتهس صاحب نے یهه امر سمجها که لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یهه تمام جانکاهیاں بهي داخل هیں اور جب اُنکے اظهار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نه پایا تو اُنکے لیئے وه نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام هی یعني لفظ منافع کا قرار دیا اور جب که اُنهوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز قرار دیا تو معلوم هوتا هی که لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتهے بلکه مراد اُنکي وه کام کاج تهے جنکے معاوضه میں منافع ملتا هی اور اسیطرح کي غلطي وه لوگ بهي کرتے هیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا جز قرار دیتے هیں اور حال یهه هی که مراد اُنکي اجرت نہیں بلکه خود محنت مراد هی جسکے معاوضه میں اجرت هاتهه آتي هی *

باقي کرنلڈارنز صاحب کي غلطي کا یهه منشا هی که اُنهوں نے ایک امر لازمي کو ترک کیا اسلیئے که اگرچه اُنهوں نے منافع کو استحصال کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے که وه صاحب یهه تسلیم کرتے هیں که جهاں کهیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے هیں تو وهاں اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیاده جلد بازار میں پهونچے تو اُس پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق هو جاتا هی مگر وه اُس اصل کو بیان نہیں کرتے جسپر وه فرق و تفاوت منحصر هے اور وه اصل یهه هےکه اگرچه کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر هوتي هی مگر ایک صورت میں اجتناب تهوڑا عمل میں آتا هی اور دوسري صورت میں بهت سا برتا جاتا هی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح هو که استحصال کي لاگت سے وه مقدار محنت و اجتناب کا مجموعه مراد هی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور يهه استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند هوئي دو قسموں پر منقسم هی ايک وه لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي هی اور دوسرے وه که خرچ کرنيوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي هی پهلي قسم ميں اجتناب اور محنت هی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسيطرح کي خدمت فروخت کرتا هی اِس غرض سے گوارا کرتا هی که اِستحصال کو جاري رکھے اور دوسري قسم ميں وه اجتناب و محنت هي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليتي هيں اُٹھاتے هيں اگر وه سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پهلي قسم کي لاگت نهايت تهوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نهايت بڑي قيمت کي دليل هوتي هی کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکھيگا جسکي قيمت لاگت سے کم ملےگي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تهوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُنميں سے بعضے سب کے ليئے پيدا کر سکتے هوں اُن جنسوں کي بلکه اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي مالیت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ همت کر سکتے هيں اور اُنکو مساوي فائده کے ساتهه پيدا کر سکتے هيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر هوتي هی اِسليئے اُن کي قيمت محنت و اجتناب کا وه مجموعه هی جو اُنکی استحصال کے ليئے ضروري هی اگر اُنکي قيمت گهٹ جاتي هی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف هوتے هيں اُس محنت و اجتناب کے زر اوسط معاوضه سے گهٹ جاتا هی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي هی اور اسي ليئے انجام کار ايسا هوتا هی که اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف هو جاتا هے يا گهٹ جاتا هے که مقدار حصول کے کم هونے سے اُنکي مالیت پهر ترقي پکڑتي هے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زياده هوجاتي هے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضه سے زياده معاوضه پيدا کرتے هيں اس خبر کے پهيلتے هي اُس کام کرنيکي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب ہوتا ہی سرمایہ و محنت کی مار مار ہوتی رہی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداری کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے ہو جاتے ہیں اور جب تک کہ زیادتی مقدار حصول سے استحصال کی لاگت قیمت کے مساوی نہیں ہوجاتی تب تک وہ جوش خروش کم نہیں ہوتا *

کئی برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال ہوا کہ نیوریور کمپنی کے ذریعہ سے پانی اُنکو ہاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پانی کی جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتنی تھی کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکی قیمت بھی بڑھی اور انجام کار وہ قیمت استحصال کی لاگت سے اتنی بڑہ گئی کہ پانے کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانے کے پیدا کرنے والے ہو جانے کی ترغیب ہوئی چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رسانی کے واسطے قایم ہوئے اور جوں جوں پانی کی مقدار حصول زیادہ ہوتی گئی اُسیقدر قیمت بھی گھٹتی گئی یہانتک کہ نیوریور کمپنی کے حصوں کی مالیت پہلے کی نسبت قریب ایک چہارم کے رہگئی یعنی ایک لاکھہ پچاس ہزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس ہزار روپئے تک باقی رہگئے اور یقین یہہ ہی کہ اگر لندن کی ترقی ایسی ہی ہوتی رہیگی تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پانے کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکی لاگت سے قیمت زیادہ ہو جاویگی پھر نئے نئے گروہ پیدا ہونگے اور جو دقت آج کل لوگوں کو پیش آتی ہی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پانی کی مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پانی کی قیمت پھر پھراکر پہلی حالت پر آجاویگی *

اگرچہ ہر قسم کے کام اختیار کرنے کی آزادی ہر ایک کو حاصل ہونے میں استحصال کی لاگت سے قیمت قایم ہوتی ہی مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ استحصال کی لاگت کے اثر میں بہت سا خلل پڑتا ہی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا ہی کہ کوئی مخل سبب موجود نرہے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگی منتقل ہوسکیں اور ہر پیدا کرنے والے کو ہر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبی علم ہوے تو انہیں صورتوں میں استحصال کی لاگت کا اثر پورا ہوسکتا ہی مگر یہہ امر واضح ہی کہ یہہ سارے تصور اسلیئے راست نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروری ہی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں ہیں یعنی مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑی محنتوں اور وقتوں کے نتیجے ہوتے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم ہوتے جاتے ہیں اور اس سے بھی بڑا رکن سرمایہ کا علم اور لیاقت ظاہری اور باطنی ہوتی ہی اور یہہ تمام اوصاف صرف اُنہیں کاموں میں مستعمل ہوتے ہیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کیئے جاتے ہیں اور علاوہ اُسکے کسی معین کام کا فائدہ بالکل اُس عقل و ہوشیاری پر منحصر ہے جسکی امداد و اعانت سے وہ کام جاری رہتا ہی کیونکہ ایسے سرمایہ والے بہت تھوڑے ہونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سوائے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بھی کمتر ہونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینہ کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعہ سے کارخانے پہلے قایم ہوتے ہیں اُنکے گذر جانے کے بعد بھی وہ جاری رہ سکتے ہیں مگر اور کارخانوں کی نسبت جوں جوں اُنکا بیفائدہ ہونا واضح ہوتا جاتا ہی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود ہو جاتے ہیں محنت اور سرمایہ جو اُن کارخانوں میں لگا ہوتا ہی وہ ایسا ضایع جاتا ہے کہ کوئی عوض اُسکا حاصل نہیں ہوسکتا اسی وجہہ سے جن کارخانوں میں سرمایہ اور محنت کی گنجایش فائدہ سے ہوسکتی ہی اُن میں سرمایہ اور محنت خاطر خواہ اُنکے نہیں پہونچتی اور اس عرصہ میں ایک کارخانہ کی پیداوار استحصال کی لاگت کی نسبت تھوڑے مولوں اور دوسرے کارخانہ کی پیداوار مہنگے مولوں بکتی ہی غرضکہ یہہ بات واضح رہے کہ علم انتظام کا علاقہ خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکہ عام سے ہی اور جبکہ یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ استحصال کی لاگت ایسی صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث ہوتی ہی کہ سب کو کسی کارخانہ کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل ہو تو یہہ مقصود اُس سے ہوتا ہی کہ استحصال کی لاگت کے سانھہ قیمت مستقل نہیں لگی رہتی بلکہ وہ ایک مرکز ہی کہ اُسکی طرف قیمتوں کا جھکاؤ لگاؤ ہمیشہ رہتا ہی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہہ بیان ہوچکا کہ ہوکام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل ہونے کی صورتوں میں یعنی جبکہ سب لوگ برابر فائدوں کے سانھہ پیدا کرنے والے ہوسکتے ہیں تو پیدا کرنے والے یعنی بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعنی خرید نےوالے کے استحصال کی لاگت مساوی المقدار

ہوتي ہی اور جو جنس استحصال میں پیدا ہوتي ہی فروخت اُسکي استحصال کي لاگت پر ہوتي ہی یعني اُس قیمت پر ہوتي ہی جو مقدار محنت اور اجتناب کے مجموعہ کے مساوي ہوتي ہی اور بحسب رواج عام کے وہ قیمت اُس سرمایہ اور اجرت کے برابر ہوتي ہے جسکا ادا ہونا اس غرض سے ضرور ہوتا ہی کہ پیدا کرنے والا اپنے کاربار کو جاري رکھے تھوڑے دنوں سے یہہ راے عام ہی کہ ہرکام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل ہونے کي صورتوں میں بہت سي جنسیں پیدا ہوتي ہیں چنانچہ رکارڈو صاحب نے اپني کتاب موسومہ اصول علم دولت و محصول کے تیسرے صفحہ میں لکھا ہی کہ جن اسبابوں کي خواہش لوگوں کو رہتي ہی منجملہ اُنکے اکثر محنت سے پیدا ہوتے ہیں اور اگر اُنکے پیدا کرنے میں محنت اچھي طرحسے کي جاوے تو وہ اسباب اتنے زیادہ پیدا ہوتے ہیں کہ بیحد و حساب ہو جاتے ہیں اور جب کبھي ذکر اُن اسبابوں کا اور اُن کي قیمت کے مبادلہ اور اُن قاعدوں کا جنکي روسے اُنکي باہمي قیمت قایم ہوتي ہی کیا جاتا ہی تو وہ اسباب مراد ہوتے ہیں جنکي مقدار انسانوں کي محنت سے بڑہ سکتي ہی اور اُنکے استحصال میں سب کو ایک سا اختیار حاصل ہوتا ہی انتہی *

اب یہہ بات ظاہر ہی کہ جس استحصال میں کسي خاص مملوکہ قدرتي ذریعہ کي شرکت نہیں رہتي وہي استحصال ایسا ہی جو ہر کام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل ہونے کي حالت میں ہوتا ہی اور ایسي جنسیں بہت تھوڑي ہیں جنکي استحصال کے کسي درجہ میں زمین و موقع یا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لیاقتوں کي خوبیوں یا اُن ترکیبوں سے جو بہت لوگوں پر مخفي ہیں یا جنکي تقلید ازروے قانون ممنوع ہی امداد و اعانت نہیں پہونچتي اور جب امداد ان ذریعوں کي حاصل ہوتي ہی جنکا نام ہمنی قدرتي ذریعے رکھا ہی تو بمقابلہ اُس نتیجہ کے جو بدون امداد مذکورہ صرف اجتناب و محنت سے ہاتھہ آتا ہی نہایت عمدہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی اور وہ جنس جو اسطرح پیدا ہوتي ہے وہ انحصار تجارت کا مفہوم ہوتي ہی اور وہ شخص جسکا کوئي قدرتي ذریعہ مملوک ہوتا ہی وہ محاصر تجارت کہلاتا ہی *

انحصار تجارت کا بیان

واضح ہو کہ انحصار تجارت کي چار قسمیں ہیں *

پہلي قسم

یہہ وہ قسم ہےکہ محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نہیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل ہوتا ہی جنسے وہ اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑھا سکتا ہی کہ اُس میں کمي نہیں ہوتي بلکہ روز روز ترقي ہوسکتي ہے جو جنس کہ حالت مذکورہ میں پیدا ہوتي ہے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب قریب ہوتي ہي اور ظاہر ہی کہ جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبھي ہمیشہ کے لیئے کم نہیں ہوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نہیں ہوسکتي کہ وہ آپ یا اُنکي طرف سے تھوڑے لوگ پیدا کرنے والے ہوجاویں تو اُنکو اُٹھاني پڑے چنانچہ آرک رائیٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صفت کے یارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں ہوسکتا تھا جو بلااعانت سندي کل کے طیار ہوتا تھا اورجو اجتناب و محنت کہ آرک رائیٹ صاحب یارن کپڑہ میں لگاتے تھے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بھي فروخت نہیں کرتے تھی پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تھي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تھي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تھا چنانچہ ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصہ بھي نہ تھي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تھي *

ارک رائیٹ صاحب کي ایجاد کي ہوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ کي طیار ہوسکتي تھي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نہیں ہوتا تھا جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل ہوسکتي ہی وہ بیلنوں کي کسي ترتیب سے ہاتھہ نہیں آتي چنانچہ جو ململ کے تھان

هندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلون کے بدون طیار کرتے هیں وہ تهان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پیداواروں سے زیادہ باریک اور پائیدار هوتي هیں غرضکہ آرک رائیٹ صاحب جو قیمت حاصل کرسکتے تهے وہ اُور پیدا کرنے والے آلات کي همسري سے محدود تهي اگرچہ یہہ اور آلات زیادہ خرچ کے طلبگار تهے مگر اُنسے کار براري مساوي درجہ کي هوتي تهي اور ارک رائیٹ صاحب جو قیمت لیتے تهے وہ زیادہ تر محدود اِس وجہہ سے تهي کہ صاحب ممدوح اپنے فائدہ کیطرف بهي نظر رکهتے تهے اُنهوں نے ایسي کل ایجاد کي تهي کہ تاب وتواں اُسکي بجاے تنزل کي روز بروز ترقي کرتي تهي کل کا کارخانہ اسلیئے بنانا کہ سو یا هزار پونڈ روئي کا سوت ایک سال میں طیار هووے ایک فعل عبث هی اسلیئے کہ جو خرچ ایک هزار پونڈ کے سوت بنانے میں پڑتا هی اُس سے کچهہ تهوڑا زیادہ دس هزار پونڈ کے بنانے میں لگتا هی اور جو خرچ کہ دس هزار پونڈ کے بنانے میں پڑتا هے اُسکے دوگنے سے کچهہ کم چالیس هزار پونڈ کي طیاري میں لگتا هی غرض جسقدر متدار کچی مصالحہ کي طیاري کے واسطے زیادہ هو اسیقدر استحصال کي لاگت کم هوجاتي هی چنانچہ دس هزار پونڈ یارن اگر ایک لاکهہ کو بکتا اور ارک رائیٹ صاحب کو پچاس هزار روپئے کا نفع هوتا تو اُسیطرح لاکهہ پونڈ یارن کے بکنے پر پانچ لاکهہ روپئے کا فائدہ هوسکتا اور دس لاکهہ پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکهہ روپئے کا فائدہ متصور هوتا مگر ظاهر هی کہ ایسا واقع هونا اسلیئے ممکن نهیں کہ جب محدودیت مقدار حصول پر مالیت منحصر هی تو وہ صاحب زیادہ مقدار مال کي بغیر اسمات کے فروخت نهیں کرسکتے کہ قیمت میں تخفیف کرکے خریداروں کے دلمیں غبطہ پیدا کریں اور اگر تخفیف قیمت نکرتے تو بدون اِسکے کہ بهت سا مال اُنکا باقي رہ جاتا فروخت اُسکي نکرسکتے پس فروخت هونے مال کي دوام ترقي کے واسطے ارک رائیٹ صاحب کا صرف یہہ طریق تها کہ همیشہ قیمت کي اسقدر تخفیف هوتي رهنے پر راضي رهتے تهے کہ اُسکے ذریعہ سے تعداد اُن لوگوں کي همیشہ بڑهتي رهي جو خرید پر آمادہ اور خریداري کے قابل هوویں

‡ جیسیکہ هندوستان میں ڈهاکہ کي ململ طیار هوتي هی اُس خوبي کي ململ کلوں سے طیار نهیں هوسکتي *

اور جیسا کہ ہمیشہ دستور ہی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسی وجہہ سے وہ صاحب ایسی قیمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کی لاگت سے تو بہت زیادہ ہوتی تھی مگر خریداروں کے استحصال کی لاگت سے زیادہ کم ہوتی تھی غرضکہ ارک رائیٹ صاحب کی انحصار تجارت نہایت محدود تھی یعنے اُنکی معلوفہ لینی کی ایک حد معین تھی اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھی نوبت نہ پہونچے *

دوسری قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کی قسم مذکورہ بالا کی نقیض ہی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا ہی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتی اور اور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور مقدار حصول کی زیادتی نہیں ہوسکتی بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل ہوتا ہی چنانچہ کانستینشیا شراب کی خوش مزگی کئی بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل ہی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سی شراب لینی کی نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکی ہو جاوے اور جب کہ کانستینشیا کمپنی کے مالک کے سوا کوئی شخص اُس شراب کا پیدا کرنے والا نہیں ہوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کی لاگت استحصال کی جہت سے شراب مذکور کی قیمت میں کمی نہیں آسکتی بلکہ اگر وہ مالک چاہے کہ اُس شراب کے خرچ میں زیادتی ہو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں ہوتی اسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ ہونے کے قابل نہیں اور اسی نظر سے اُسکا خرچ بھی زیادہ نہیں ہو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھی کم نہیں ہوسکتی بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ ہوسکتی ہے اور حد اُسکی صرف خرچ کرنیوالوں کی رغبت اور قابل خریدلیے ہونے سے معین و قائم ہو سکتی ہی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداری کی وجہہ سے شراب مذکور کی کمال خواہش پائی جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کی قیمت دو لاکھہ روپئے ہو سکتے ہیں جسکی لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ ہونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بین بین ہی یعني قسم دویم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہیں اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل ہی کہ محاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا ہي نہیں ہوتا بلکہ زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بھي بیحد بڑھا سکتا ہی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت ہی چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي ہوتي ہی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چھاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑھا سکتا ہی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں ہو سکتي اِسلیئے کہ وہ اُسکو چھپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق ہوتا ہی وہ صرف یہہ ہي کہ اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم ہوتي ہی اور بخوبي محدود ہونا قیمت کا چھپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکھتا ہی جیسا کہ کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال ہوتا ہی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چھپنے کي تعداد زیادہ ہوتي ہی اُسیقدر چھپوائي کے خرچ میں تخفیف ہوتي ہی چھپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر ہی کہ اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ ہونے سے کمي ہوتي جاتي ہی کچھہ تھوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے ہوں مگر اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دس ہزار نسخے جو بحساب في نسخہ ڈیڑھ اشرفي کے فروخت ہوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل ہوا *

چوتھي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي ہی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور ہی

کہ جب اِستحصال کے لیئے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور ہوتي ہی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف ہوں اور جسقدر کہ محنت و اجتناب میں ترقي کیجاتي ہی بہ نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم ہوتي ہی اُن ہي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا ہوتا ہی جو ہر ملک والوں کي خوراک معمولي ہوتي ہی جیسیکہ ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور ہندستان ‡ میں چاول ہیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتھي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت ہی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم ہیں کہ اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں ہوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد ہیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي ہے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں ہونگي نظر برین قواعد مذکورہ کي تفصیل تھوڑي بہت مناسب متصور ہوئي *

زمین واضح ہو کہ ہر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زرخیزي اور موقع کي خوبي رکھتي ہی اور ہر درجہ کي زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتي ذریعے قایم ہوتے ہیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پہونچتي ہیں جیسکہ ہم دریافت کرچکے ہیں کہ ہر خطہ زمین سے گو وہ کیسي ہي زرخیز ہو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رہنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیادہ کیا جاوے ہمیشہ کم حاصل ہوتا ہی تو یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل ہیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد ہوتا ہی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کي قسم کے ذریعے دستیاب ہو سکتے ہیں تو کم درجہ کي قسم

‡ اِسمقام پر ہندوستان سے بنگالہ مراد ہی اگرچہ ہندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا ہوتے ہیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول ہی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود سمجھني چاہیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے ہاتھہ آسکتے ہیں باقي تنقیح اس امر کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق ہی یعني کس حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک اجتناب و محنت زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ ہو سکتا ہی لوگوں کي دولت و حاجت سے ہمیشہ متعلق ہی یعني تنقیح اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کھیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت و رغبت لوگوں میں پائي جاتي ہی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري ہو سکتي ہیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسیکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین ایسا قدرتي ذریعہ ہی کہ سب کو ہاتھہ آسکتا ہی اور اُسکي پیداوار کا مبادلہ زیادہ پیدا ہونے پر بھي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي مساوي المقدار ہوتي ہی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور کم آباد کا ہی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکوں میں واقع ہیں جیسے کہ ملک میکسیکو کے اضلاع ٹائیراکالینٹ کے بڑے حصہ کے رہنیوالی اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق تھوڑي تھوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے ٹکڑوں سے رہنے سہنے اور کھانے پہننے کا ساز سامان مہیا کرتے ہیں سنا ہی کہ اُن ضلعوں میں ایک ہفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا طیار ہو جاتا ہی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت غیر محدود رہیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو کیسي ہي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوینگے *

جب کسي ملک کے رهنیوالے ملک اپنا چهوڑ چهاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پهلا کام اُنکا یهه هوتا هی که ایک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکه وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگهه جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا که اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے که موقع کي خوبي سے اُنکو یهه بات حاصل هے که هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمیں بونا چاهے اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصله پر اپنے قبضه میں لاوے که اُسکو کهیت کے آنے جانے میں نهایت تهوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت میں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے که هر خرچ کرنیوالا بهي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتهه پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پهلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجهه سے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ایسا عوض دینے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسیقدر امحنت و اجتناب کے عوض سے زیاده هو یهه بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتهه زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بهي بڑهیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیاده هو جاویگي مگر جب که شهر سے ایک فاصله مقرره کے اندر نهایت زر خیز زمینیں قبضه میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں پر هو سکتي هی پهلا طریق یهه که شهر سے زیاده فاصله کي زرخیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یهه که بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یهه که جو زمینیں بالفعل قبضه میں آچکیں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زیاده عمل میں آوے غرضکه منجمله ان طریقوں کے کوئي طریقه عمل میں آوے اور غالب یهه هی که تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یهه نتیجه حاصل هوگا که زیاده پیداوار زیاده خرچ سے حاصل هوگي یعني پهلے طریقه میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ہی کہ ناقص زمین کی کاشت کرنے یا عمدہ زمین کی ترقی دینے میں اجتناب و محنت کی مناسبت سے معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کی مقدار حصول میں ترقی ہوتے ہی فوراً قیمت میں کمی آویگی مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم نہوگی جس نسبت سے پہلے بڑھی تھی اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے کی صورت میں ہوتی ہی اسلیئے کہ ہر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار حاصل ہی کہ دور کی زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود کاشت اُسکی کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کی وجہہ سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کی لاگت پر فروخت ہوتی ہی مگر ایک ہی قسم کی جنسیں ایک ہی بازار میں کئی کئی بہاؤ سے نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ہی تو وہ تحقیق اس امر کی نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کی مسافت یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسی وجہہ سے بازار کی آس پاس والی زرخیز زمینوں کی پیداوار بھی اُسی قیمت سے بکتی ہی جس قیمت سے دور کی یا ناقص زمین کی پیداوار بکتی تھی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کی لاگت کے مساوی ہوتا ہی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے استحصال کی لاگت سے جو نہایت تھوڑے خرچ سے پیدا ہوئی وہ مول زیادہ ہوتا ہی اور اچھی زرخیز زمین کا مالک اُس قیمت سے کوئی کم نہ لیگا اسلیئے کہ کسی کل وغیرہ کی سند یافتہ موجد کی طرح مالک مذکور اپنی پیداوار کی مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوی فائدہ کے ساتھہ ہمیشہ پیدا بھی نہیں کرسکتا باقی خریدار بھی کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کی لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں بن سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستی کو نصیب ہوتی جاتی ہیں اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتی ہیں اور وہانکی سلطنت مضبوطی پکڑتی ہی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ہی یعنے رہنے والوں کی ترقی دولت و تعداد کے ساتھہ پیداوار خام کی قیمت بھی

بڑھتي جاتي ھی اور قیمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي ھوتي رھتي ھی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا ھوتي ھی اور مقدار حصول کے زیادہ ھونے سے قیمت میں کمي آجاتي ھی مگر وہ قیمت اتني کم نہیں ھوتي کہ اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلیئے کہ منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي ھی ایک جزء پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي ھے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر ھوگا خواہ وہ بڑا ملک ھو یا کوئي جزیرہ ھو یا کوئي ضلع ایسا ھو کہ وھاں ھر قسم کي زمین زر خیز موجود ھو یا زرخیزي میں برابر ھو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کیا کہ اپنے ملک کے ایک بیحد وسیع مغربي ضلع میں پھیلتے چلے گئے اور باستثنائے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پروس واقع تھیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نہ لائے اور نہ زیادہ کوشش و تردد سے چین و تردد کیا چنانچہ ایلینوئیس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف ھوتي ھی مگر جس غرض سے مالٹا کے رھنے والے پہاڑوں پر مٹي پات کر باغ باغیچہ بناتے ھیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے ھیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیاں ھوچکا اُس سے یہہ خیال ھوسکتا ھی کہ ھمارے وھم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بھي دشواري زیادہ ھوتي جاتي ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ درصورت نہونے اُسکے علاجوں کے یہي حال ھوتا ھی مگر یہہ علاج ایسے قوي ھیں کہ اگر قانوں اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُس دشواریکي زیادتیوں کا مقابلہ کرسکتے ھیں جنکي بحث درپیش ھی ایک نو آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رھتے ھیں اور اُس مدت کي میعاد غیرباراور زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب وجوار میں ھوتي ھی کسیقدر منحصر ھی چنانچہ جب کہ مقبوضہ زمین کي مقدار بڑھتي جاتي ھی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار ھوتا جاتا ھی جو کھانے پینے سے علاقہ رکھتي ھیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پیروي ہوتي ہی جیسا کہ اُس نو آباد بستي کے رہنیوالے جو دارالحکومت ہو جاتي ہی تھوڑے تھوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے ہیں یہاں تک کہ تمام ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پھیل جاتي ہی علاوہ اُسکے جب ہر ملک کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت میں ترقي ہوتي ہی توفن زراعت میں بھي ترقي ہوتي ہی اور آمد رفت کي سبیل بھي ترقي پکڑتي ہی چنانچہ استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبیعات سے کاشتکاروں کو بڑي مدد پہونچتي ہی اگرچہ اُس درجہ کي سحر کار قوت بخشنیوالي مدد نہیں پہونچتي جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پہونچتي ہے اور آمدورفت کي سبیل کي ترقي اور بھي بڑہ کر ہوتي ہی جو مقدار محنت کي کسي زمین پر بیس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِتني پیداوار ہوتي ہي کہ پیداوار ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زیادہ سمجھي جاتي ہی مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے ہیں وہ مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوے درجہ کم ہوگئي چنانچہ اگلے زمانہ کے انگریزوں کے لادو گھوڑوں اور بري راہوں کي جگہہ جنمیں وہ بڑے دقتیں اُٹھاتے تھے گاڑیاں اور پکي سڑکیں اور نہریں کشتیوں کے آنے جانے کي ندیاں اور ریل گاڑي قایم ہونا ایسي ترقیاں ہیں کہ اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طیاري اور فصلوں کي دور میں نہیں ہوئیں پہلے زمانہ میں یہہ حال تھا کہ اگر کوئي پہاڑ یا دلدل کہیں حائل ہوتي تھي تو اُسکے ایک جانب کے غلہ کي قیمت دوسري طرف کي قیمت سے دوگني ہو جاتي تھي اور لنڈن کے لوگ اضلاع ملحقہ کي پیداوار کے اِتنے محتاج تھے کہ جب مضافات کي سڑکیں طیار ہوئیں تو اضلاع ملحقہ کے زمینداروں نے یہہ درخواست گذراني کہ سڑکیں طیار نہونے پاویں اِسلیئے کہ سڑکوں کي طیاري سے اُنکے اُن حقوق میں خلل آتا تھا جو لنڈن کي رسد رساني میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تھے مگر وہ درخواست اِسلیئے منظور نہوئي کہ اور زمینداروں کا نقصان ہوتا تھا *

† یہہ وہ فتح ہی جو سنہ ۱۰۶۵ع میں ولیم ڈیوک سردار نارمنڈے نے ہارلڈ بادشاہ اِنگلستان پر پائي تھي

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑهتي هے تو روز افزون زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یهہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بهت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بهت زیادہ مال چار هزار آدمي بنا سکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یهہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگهہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتهوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیهوں حاصل هو سکینگے *

هاں یهہ بات یاد رکهني چاهیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یهہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑهاوے اور یهہ امر هم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یهہ توقف ضرور ظهور میں آتا هی یهاں تک کہ اگر تهوڑے دنوں تک یهي حال جاري رهے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نهیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

دنوں میں نہیں ہوتا کہ جنکو مفید کاموں کی غرض سے حساب میں لانا معمولی ہوتا ہی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپنی پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے ہیں وہ زراعت کے فن میں ترقی کرتے ہیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھی ترقی ہوتی ہی اور یہہ سارے اسباب ایسے ہیں کہ اُنکے ہونے سے ہر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقی میں اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ایک عرصہ دراز تک زیادہ پیداوار خام کی مقدار معمولی محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے ہیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھی کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسی لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے ہیں جو معمول سے زیادہ ہوتی ہی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ ورقوم کا بھی اُسی مناسبت سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواری پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتی ہی وہ فریق ثانی کو صناعی کی چیزوں کے طیار کرنے میں آسانی ہونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساٹھہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا ہوسکے اور آبادی کی تعداد میں ایک ثلث زاید ہونے سے نوسو ساٹھہ من کی جگہہ بارہ سو اسی من کی امدنی ضروری چاہیئے اور اس بارہ سو اسی من کو حساب سابق کی روسے اڑتالیس پولنڈ والے پیدا نہیں کرسکتی بلکہ ساٹھہ آدمی پیدا کرسکتے ہیں تو اس حساب کی روسے کہ انگریزوں کی لیاقت صناعی بھی آدمیوں کی تعداد کے ساتھہ بڑھتی جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل ہونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کی روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ ان حالات میں پہلے کی نسبت فائدہ سے مبادلہ ہوگا یعنے پہلے کی نسبت مقدار محنت کی کمی سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ والے بہت سی ململ خریدینگے *

لحاظ اسباتکا ضرور چاہیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کی کمی بیشی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواری کی کمی بیشی سے علاقہ رکھتا ہی جو پیداوار خام کی دستیابی میں پیش آتی ہی اور قیمت اور دشواری آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے کہ دشواریکا حصر اُن

سببوں پر ھی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں ھوتي ھی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر ھی جنکي تاثیر روپیہ کي عام مالیت میں پائي جاتي ھی ایک ھي جگہہ ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر ھوتي ھیں چنانچہ جو دشواري بیس روپئے والي چیز کي دستیابي میں اوٹھاني پڑتي ھی اُس سے آدھي دشواري دس روپئے والي چیز کے ھاتھہ آنے میں پیش آتي ھی مگر شرط اُسکي یہہ ھي کہ وقت اور مکان بھي ایک ھي ھوں چھہ من سولہ سیر غلہ کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے ھیں اور آٹھویں ھنري بادشاہ کے عہد میں اتنے غلہ کي قیمت دس روپیہ تخمیناً تھي غالب یہہ ھی کہ اُن دنوں زمانہ حال کي نسبت چھہ من سولہہ سیر غلہ کي دستیابي دشوار تھي اور ضرور حال ایسا ھي تھا کہ پہلے زمانہ میں دس روپیہ کا ھاتھہ آنا اس زمانہ میں پچیس روپیوں کے ھاتھہ آنے سے زیادہ دشوار تھا اور اسیطرح یہہ بھي ظاھر ھی کہ آج انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ پانچ چھٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چھٹانک چاندي کو فروخت ھوتا ھی لیکن اگر اِنگلستان میں پانچ چھٹانک چاندي کا ھاتھہ آنا پولنڈ میں تین چھٹانک کے بہم پہونچنے سے سہل ھی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ کا حاصل ھونا نہایت آسان ھی از روے تجربہ ظاھر ھوا کہ دولت اور آبادي میں ھمیشہ ساتھہ ساتھہ ترقي ھوتي ھی مگر یکسان نہیں ھوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیادہ ھوتي ھی اور زیادہ ھونے والي آبادي کے سرمایہ اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب ھوتا ھے جنمیں ھرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے ھاتھہ آتي ھی اور جیسیکہ اُنکي محنت زیادہ بارآور ھو جاتي ھی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیادہ ھوتي جاتي ھی یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل ھوتے ھیں یا یہہ کہا جائے کہ زیادہ قیمت حاصل ھوتي ھی پس اگرچہ اُنکو اپنے ملک یا بیگانہ ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیادہ قیمت دینی پڑے مگر اُس سے یہہ لزم نہیں آتا کہ اُس مقدار مفروض کے حاصل ھونے میں دشواري زیادہ ھوگئي ھی بلکہ یہہ امر ممکن ھے کہ اُس دشواري میں

آ گئي هو اور جس قوم کا يهه حال هوتا هی اُسکي مثال وه آدمي هی جسکي امدني ترقي قيمت غله کے ساتهه ترقي پاتي جاتي هی اگر غله کي قيمت کي زيادتي سے شخص مذکور کي آمدني زايد هوتي جاوے تو هر سال اُسکو ايک مقدار معين غله کي خريدنے ميں زيادہ آساني هوگي اگرچه مختلف زيادہ قيمتيں اُسکو دينی پڑينگي *

قيمت پر استحصال کي لاگت کي تاثير کا بيان

يهه بيان هو چکا که استحصال کي پانچ صورتيں هيں *

پهلے يهه که جب انحصار تجارت نهو يعني سب لوگ باختيار مساوي پيدا کرنے کے قابل هوتے هيں *

دوسرے يهه که جب محاصر تجارت کو پيدا کرنيکا کل اختيار حاصل نهيں هوتا بلکه پيدا کرنيکے چند طريقوں پر اختيار اسکو حاصل هوتا هی اور اُن طريقوں کو فائدہ مساوي يا زايد سے بيحد و غايت برتاؤ ميں رکهتا هی *

تيسرے وه صورت که محاصر تجارت کل پيدا کرنيوالا هوتا هی اور پيداوار کو بڑها نهيں سکتا *

چوتهے وه صورت که محاصر تجارت هي پيدا کرنيوالا هوتا هی اور اپني پيداوار کو فائدہ مساوي يا زايد کے ساتهه بيحد و غايت بڑها سکتا هی *

پانچويں وه صورت که محاصر تجارت هي صرف پيدا کرنيوالا نهو مگر اُسکو چند خاص اسانياں حاصل هوتي هيں اور جسقدر وه اپني مقدار پيداوار کو بڑهاتا جاتا هی وه اسانياں جاتي رهتي هيں *

جو جنسيں پهلي صورت ميں داخل هيں قيمت اُنکي ايسے قاعدوں کي تابع معلوم هوتي هی جنکي تحقيق کمال صحت سے هو سکتي هی چنانچه جس جنس پر صرف محنت خرچ هوئي تو قيمت اُسکي اُس محنت کي اُجرت کي برابر هوتي هی اور جس جنس ميں محنت کي امداد اجتناب کے ذريعه سے هوتي هی يعني جهاں استعمال محنت اور فروخت پيداوار کے درميان ميں ايک عرصه گذر جاتا هی تو قيمت اُس جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضه کے برابر هوتي هی جو محنتي کو اس وجهه سے ملنا چاهيئے که اُسنے اپنے اُجرت لينے ميں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاہیئے جسنے اُس محنتی کی اُجرت پیشگی ادا کر دی ہو *

ایسی جنسیں بہت تھوڑی ہوتی ہیں جنکی کل قیمت محنت کی اُجرت یا اجتناب کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض ہووے *

چنانچہ محض اجتناب سے کچھہ پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہی کہ محنت یا قدرتی ذریعہ سے کوئی چیز بہم پہونچی جس پر اجتناب کیا جاوے ہاں یہہ امر ممکن ہی کہ کسی قدرتی ذریعہ سے جوہر شخص کو دستیاب ہو سکتا ہو ایسی شی حاصل ہو سکے کہ پہلے پہل اُسکی کچھہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکھے جانے سے قیمتی ہو سکے لیکن مثال اس قسم کی کوئی خیال میں نہیں آتی اگر ایسی شی کا وجود ہو سکے تو کچھہ تھوڑا سا تردد اُسکے رکھنے کے واسطے ضروری ہی *

صرف محنت سے بہت تھوڑی چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں اور مثال اُنکی یہہ ہی کہ ضلع دیوان شائر کے کنارہ پر ایک نباتی شی پیدا ہوتی ہی اور انگریزی زبانمیں اُسکو لیور کہتے ہیں اور وہ شی کھانے میں آتی ہی اور سمندر کے آس پاس کی چھوٹی پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آتا جاتا رہتا ہی اور وہ کسیکی ملکیت خاص نہیں ہوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتی ہی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکی غیر محدود ہوتی ہی اور اُسکے جمع کرنے میں کسی اوزار کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب ہو جاتی ہی اُسکے جمع ہونے اور دھلنی کے بعد تورت پھوت فروخت اُسکی عمل میں آتی ہی اور نظر بوجوہ مذکورہ بالا مول اُسکی مقدار مفروض کا اُن لوگوں کی اُجرت ہوتی ہی جو اُسکو سمیت سمات اور دھودھوا کر بازار میں لاتے ہیں *

وہ جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے ایسے قدرتی ذریعوں کی استعانت سے پیدا ہوتی ہیں جو عموماً ہاتھہ لگتے ہیں اُنسے تو کچھہ زیادہ ہیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتی ہوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہیں لیکن ایسی جنسیں فروخت کے قابل کم ہاتھہ آوینگی جنمیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں ہزاروں ایسے جدے جدے پیدا کرنیوالوں کی شرکت نہو جنمیں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی مقبوضہ قدرتی ذریعہ سے مدد نملی ہو *

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي ھیں جنکي قیمت باالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب ھو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دھات کھان سے نکلتي تھی اُسوقت تک جب وہ دھات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي ھی دریافت کیئے جاویں تو ھمکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت ھوتي ھی کہ ھر درجہ میں اِس دھات پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور لگان کا ادا ھونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي ھی جو عموماً ھاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دھات گھڑي میں موجود ھیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا ھوا بعد اُسکے اُن زمینونکا لگان ادا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکٹھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گھات کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دھاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع ھی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا ھی جہاں دوکان اُسکي ھوتي ھی علاوہ اُسکے کھانوںکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے ھیں کہ وہ اُسیطور حاصل ھوتے ھیں جسطور سے گھڑي کے سامان ھاتھہ آئے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا ھردرجہ پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف ھے یہانتک کہ اگر ھم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاھیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رھتا ھی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل ھی جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا ھي بیفائدہ ھے جیسا کہ لگان کے ادا ھونے کا حال دریافت کرنا عبث ھی غرضکہ جب کسي مصنوعي جنس کي مالیت کا تخمینہ کیا جاتا ھی تو ھم اُس قیمت سے آگے نہیں بڑھتے جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

† کٹاوۃ صاحب اور فلورس اسٹراڈا صاحب اور مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي مثال میں پیش کیا ھی جسکي قیمت صرف محنت سے ھوتي ھی

ھے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کي شامل ھوتي ھیں *
اب ھم اُن سببوں کو دریافت کرتے ھیں جنسے اُن مصالحوں کي
مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتي ھی فرض کیا جاوے کہ
گہڑي ساز کا مصالح پانچ ھزار روپیہ کا ھی اور کارخانہ کے واسطے زمین
اُسنے پانچھزار روپیہ کو خریدي اور مکانوں کي تعمیر میں نو ھزار روپئے
صرف کیئے اور ایک ھزار روپیہ کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کي
شکست و ریخت کي مرمت میں ھزار روپیہ سالانہ خرچ پڑے اور دس
کاریگر ایسے نوکر رکھے کہ ھر شخص کي اوسط تنخواہ سالانہ ھزار روپئے
ھوئے اور شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصہ گذرا اور یہہ
بھي فرض کیا جاوے کہ وہ دس کاریگر پانچ ھزار روپیہ کے مصالح سے ایک
برس روز میں پانسو گہڑیاں بناسکتے ھیں اور اُس گہڑي ساز کارخانہ دار کو
دس روپیہ فیصدي سالانہ منافع پڑتا ھے تو اس منافع کے حصول کے واسطے
یہہ امر ضرور ھی کہ وہ گہڑیاں سترہ ھزار پانسو پچاس روپیہ کو فروخت
ھوویں چنانچہ حساب اُسکا مندرجہ ذیل ھی

مالیت مصالح ..... پانچھزار روپیہ
اجرت سالانہ کاریگروں کی ..... دس ھزار روپیہ
خرچ مرمت سالانہ ..... ایکھزار روپیہ

میزان
سولہ ھزار

ان رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چھہ مہینے کے بحساب فیصدي دس روپیہ سالانہ } ایکھزار پانسو پچاس روپیہ

میزان کل
سترہ ھزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالا سے واضح ھے کہ اگرچہ یہہ امر فرض کیا گیا کہ شروع
کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصہ گذرے گا مگر خیال ایسا
کیا جاتا ھے کہ گہڑي کے استحصال کي لاگت چھہ مہینے کے واسطے پیشگي
لگائي گئي اسلیئے کہ منجملہ زر پیشگي کے کچھہ روپیہ چھہ مہینے کے
واسطے اور کچھہ روپیہ چھہ مہینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا ھوگا اسلیئے کہ
یہہ امر فرض کیا جاوے کہ کاریگر برس دن تک گہڑي کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائي تو یہہ لازم آتا ھی کہ اُسنے گھڑي کے بکنے سے برس روز پیشتر پہلے دن کي اجرت پائي اور اخیر دن کي مزدوري بکنے کے دن حاصل کي نظر برین فروخت سے پہلے پیشگي لگانے کل روپیہ کي اوسط میعاد چھہ مہینے ھوتے ھیں اسلیئے کہ حساب اوسط کي رو سے جسقدر روپیہ تہوڑے دنوں کي بابت لگایا گیا اُسیقدر زیادہ دنونکي بابت بھي لگایا گیا *

یہہ بات بھي ظاھر ھوگي کہ ھمنے فرض کیا ھی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کي تمام مالیت وصول ھوئي اور مالیت زمین اور مکانات و آلات کي بابت صرف منافع حاصل ھوا اسلیئے کہ مصالح وغیرہ پر سرمایہ والے کا روپیہ سال بسال خرچ ھوتا ھی مگر مکانات و آلات وغیرہ آیندہ تحصیل میں کام آنے کے واسطے باقي رھتے ھیں اور اُن میں جو نقصان آتا ھی اُسکے لیئے ایک ھزار روپئے سالانہ مرمت کے محسوب ھوگئے باقي زمین ضایع ھونے کے قابل نہیں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کي حساب میں نہیں آئي چنانچہ پہلے کچھہ اجرت خود کارخانہ دار گھڑي سازکي محنت کے لیئے لگاني چاھیئے جو وہ اپنے کام کي سوپراھي میں کرتا ھے اور دوسرے کچھہ منافع اُسکي تعلیم کي بابت قرار پانا چاھیئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطني سرمایہ ھیں اور بعد اُسکے باقي نرھینگے تو یہہ امر ضروري ھی کہ اُن صفتوں کي مالیت کے وصول ھوجانے کے واسطے کچھہ منافع متوسط شرح سے زیادہ قرار دیا جاوے *

مثلاً اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ اُسکي تعلیم میں دس ھزار روپیہ خرچ پڑے اور یہہ روپیہ بذریعہ اوسط منافع پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ کے حساب سے وصول ھوسکتا ھی اور اُسکي اجرت کا اوسط تین سو روپیہ سالانہ ھی تو گھڑیوں کي قیمت مذکورہ پر ان حسابوں کي بابت اٹھارہ سو روپئے او زیادہ کرنے چاھیئیں اور علاوہ اُسکے یہہ اٹھارہ سو روپیہ چھہ مہینے کے واسطے پیشگي لگانے پر نوے روپیہ منافع کے اور بڑھانے سے گھڑیوں کي قیمت اُنیس ھزار چار سو چالیس روپیہ ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ اب جو رقم اس میں بڑھاني باقي رھي وہ محصول کا خرچ ھی یعني وہ اجرت اور منافع جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ھی جو

گھڑي کے سامانوں کي حفظ و حراست کے واسطے مقرر ھیں تا کہ اُنکو اپنے ملک اور بیگانہ ملک کي جبر و تعدي اور مکر و فریب کا صدمہ نہ پہونچے *

غرض کہ گھڑي ساز نے جو قیمت آلات و مصالح اور مکانات کي بابت ادا کي منجملہ اُسکے بڑا جزو وہ محصول ھے جو ان چیزوں پر پہلے سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل تجویز طلب ھے وہ وہ ھے جو گھڑي ساز کو اُس سال میں ادا کرنا ضروري ھے جنسمیں گھڑیوں کا طیار ھونا فرض کیا گیا *

محصول کا خرچ اس قابل نہیں کہ تخمینہ اُسکا کیا جاوے چنانچہ کچھہ باعث تو یہہ ھے کہ انتظام حکومت کا خرچ ایک طرح پر نہیں رھتا اور کچھہ سبب یہہ ھی کہ کوئي قاعدہ کلیہ ایسا نہیں کہ اُسکي رو سے محصول کا پرتہ دینےوالوں میں تھیک ٹھاک ھوسکے انگلستان میں اُن لوگوں سے عموماً محصول لیا جاتا ھی جو خاص خاص جنسوں کو صرف میں لاتے ھیں یا پیدا کرتے ھیں مثلاً گاڑي رکھنے یا کھڑ کي لگانے اور بتیوں اور شیشہ کے کارخانہ کرنے پر انگلستان میں محصول لگتا ھی فرض کیا جاوے کہ جو دوکان اور آلات گھڑي ساز اپنے صرف میں رکھتا ھی اُنکي بابت پانسو تینتیس روپیئے آٹھہ آنہ محصول سالانہ کے حساب سے اُسکو دیني پڑتي ھیں اور اس روپئے کے پیشگي لگنے پر نصف سال کا منافع چھبیس روپئے آٹھہ آنہ اگر حساب میں شمار کیئے جاویں تاکہ دونو رقموں کا مجموعہ پانسو ساٹھہ روپئے ھوویں اور یہہ روپئے بشمول اونیس ھزار چار سو چالیس روپئے کے ھوکر بیس ھزار روپئے ھوویں تو کل یہہ روپیہ پانسو گھڑیوں کي طیاري کا ھوگا اور في گھڑي چالیس روپیہ کا پرتہ پڑیگا *

مثال مرقومہ بالا میں رقوم متفرقہ بے سوچے سمجھے قایم کي گئیں لیکن حساب مذکور کا تفصیل وار قایم ھونا آغاز سے انجام تک اسلیئے مناسب سمجھا گیا کہ ایک مثال ان حسابوں کي ظاھر ھوجاوے جنکي رو سے ھرکارخانہ دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قایم کرنا آسان ھووے اور نیز اس وجہہ سے کہ کن کن صورتوں میں محنت و اجتناب اور قدرتي ذریعے یعني لگان اور منافع اجرت استحصال کي ترکیبوں میں ھمیشہ ظہور میں آتي ھیں *

پس جب کہ ہم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سب کو یکساں اختیار حاصل ہونے کي حالت میں پیدا ہوئیں یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسي اور مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت اور اجتناب کا نتیجہ ہیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے مجمُوعہ کي برابر ہی جو اُن جنسوں کے استحصال میں صرف ہونا چاہیئے تو ہماري غرض یہہ نہیں ہوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں موجود ہیں بلکہ یہہ مطلب ہوتا ہی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسوں کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے ہوتا ہی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ سب کو یکساں اختیار حاصل ہونے کي صورتمیں پیدا ہوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر ہوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ ہیں *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں میں داخل ہیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم ہوتا ہی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں ہوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاہتي ہی اور تیسري اور چوتھي صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جسمیں قدرتي ذریعہ کي وجہہ سے مقدار پیداوار سخت محدود ہوتي ہی چوتھي صورت میں کے جنس کي قیمت جسمیں محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا سکتا ہی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي ہے *

لگان جو جنسین پانچویں صورت میں شامل ہیں اور وہ سب کو غیر مساوي اختیار حاصل ہونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ ایک خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا ہوتي ہیں اور جنکو سارے لوگ پیدا کرسکتے ہیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ہی اُن جنسوں کي قیمت ہمیشہ یہہ چاہتي ہی کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر ہوجاوے جس جزو کے استحصال میں باقي حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا ہی مثلاً شہر لندن کي سالانہ رسد رساني میں پندرہ لاکھہ کوارٹر گیہوں کي ضرورت پڑتي ہی اور منجملہ اسقدار کے پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ بعید کي آمد کے وسیلہ سے ہاتھہ آسکتے ہیں اور جبکہ لندن والوں کي دولت اور حاجات ایسي ہیں کہ اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکھہ کوارٹر غلہ کي خریداري کرسکتے ہیں اور اگر غلہ کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو تو یہہ بات ظاہر ہی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالا کا پیدا ہونا یکقلم موقوف ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ جاویگي اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکھہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن ہی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے بخرچ پانچ روپیہ في کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکھہ کوارٹر دس روپیہ في کوارٹر اور دولاکھہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکھہ کوارٹر پندرہ روپیہ کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے ہوں باقي کل غلہ کے استحصال کي لاگت پچیس روپیہ في کوارٹر سے کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعني پندرہ لاکھہ کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے فروخت ہوگا باقي یہہ فرق جو قیمت اور استحصال کي لاگت میں واقع ہی وہی لگان کہلاتا ہی اور لگان وہ منافع ہی کہ ایسے قدرتي ذریعہ کے اِستعمال سے حاصل ہوتا ہی جسپر سب لوگوں کا اختیار نہیں ہوتا اور اِسي وجہہ سے جو شخص اُس قدرتي ذریعہ کا مالک ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے لگان ملتي ہی وہي لگان لیتا ہی *

مگر منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون ادائے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے پیدا ہونے اور اُسکو معین کہیت سے بازار تک لانے کا خرچ اس حساب سے ہووے کہ ہزار روپئے سو کوارٹر کي بابت اور ہزار روپئے نبوے کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیه اسي کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ستر کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ساٹهه کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه پچاس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه چالیس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي بابت خرچ هو اور تیس روپیه في کوارٹر کي شرح سے بازار کا بهاؤ هووے تو یهه صاف ظاهر هی که زمیندار کا لگان حسب حساب مندرجه ذیل هوگا

اول هزار روپیه پر	دس هزار روپیه
هزار روپیه ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیه
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیه
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیه
پانچویں هزار پر	آٹهه سو روپیه
چهٹے هزار پر	پانسو روپیه
ساتویں هزار پر	دو سو روپیه

غرض که کل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیه زر لگان کے هوئے *

یهه بات واضح هی که کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي لگان ادا نهیں کرسکتا اسلیئے که وه هزار روپیه جنکے معاوضه میں مقدار مذکور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف هو جاتے هیں اور یهه مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي که خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غله کي خرید کي خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسکا حاصل هونا بدون پیدا هونے نهایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نهیں یهانتک که اگر لوگوں کي دولت و حاجت ترقي کرتي رهے تو یهه بهي ضرور هوسکتا هی که زیاده مقدار حصول غله کي اور بهي زیاده لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس کوارٹر غله هزار روپیه کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یهه بهي ظاهر هی که جب مقدار حصول ایسي هوگي تو في کوارٹر پچاس روپیه کي شرح سے قیمت بهي هوگي اس لیئے که یهه ایسي کم سے کم قیمت هے جس سے آخر حصه کي لاگت حاصل هوسکتي هی اور ظن غالب هی که حصول پیداوار آخر سے پهلے پچاس روپیه في کوارٹر سے زیاده قیمت بڑه جاویگي اسلیئے که یهه بات ضرور هی که جب خریداروں کي حاجت اور دولت سے پیداوار

کي زیادہ مانگ ہو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول میں پیداوار اخیر کي وجہہ سے بڑھوتري ہووے ایک عرصہ درمیان میں گذریگا اور اخیر پیداوار زاید کے حصول سے جسقدر قیمت قایم ہوگي اُس قدر سے زیادہ قیمت کا جاري رہنا بیچ کے دنوں میں ضروري ہی اور آخر پیداوار زاید کے بازار میں آنے سے قیمت میں اتني تخفیف ہوگي کہ پچاس روپیہ في کوارٹر قایم ہو جاوینگے کیونکہ اسي لاگت کے حساب سے وہ اخیر پیداوار پیدا ہوگي مگر جب تک خریداروں کي حاجت اور دولت یا کاشتکاري کے خرچ اور غلہ کے لانے میں تخفیف نہوگي تب تک اُس قیمت میں کمي نہیں آسکتي *

یہہ مسئلہ اسقدر روشن ہی کہ بیان اُسکا تکلف سے ہونا ضروري نہیں مگر وہ نہایت زمانہ حال کي تحقیقتوں میں سے ہی چنانچہ بہت لوگ انگلستان کے بھي ابتک اُسکو تسلیم نہیں کرتے اور باہر کے لوگ اُسکو سمجھتے بھي نہیں اگر کسي مصنف سے یہہ توقع کیجاوے کہ وہ اُس سے بخوبي واقفیت رکھتا ہو تو اُسکے قابل صرف سی صاحب معلوم ہوتے ہیں جو منجملہ علماء انتظام مدں کے تمام یورپ میں معزز و ممتاز اور رکارڈو صاحب کي کتاب کے شارح تھے جو کتاب رکارڈو صاحب نے اصول دولت و محصول کے متدمہ میں تصنیف کي اور فرانسیسي زبان میں اُس کا ترجمہ ہوا سی صاحب نے اُسکي شرح لکھي اور وہ ہر جگہہ رکارڈو صاحب کي دلیلوں کے مقابلہ میں یہہ حقیقت پیش کرکے کہ تمام اراضیات مزروعہ سے لگان حاصل ہوتا ہی یہہ کہتے ہیں کہ اس حقیقت کو اسبات سے کچھہ علاقہ نہیں ہی کہ اکثر غلہ بلا لگان بھي پیدا ہوتا ہے رکارڈو صاحب اپني کتاب میں اس حقیقت کا ابطال کرتے ہیں سی صاحب بحسب دستور اپنے اعتراض کو جماتے ہیں اور وہ مقام وہ ہی جہاں رکارڈو صاحب اپني کتاب کے چوبیسویں باب میں آدم اسمتھہ صاحب کي راے پر جو لگان کے مقدمہ میں اُنہوں نے لگائي مباحثہ کرتے ہیں چنانچہ وہ عبارت نقل کیجاتي ہی *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات اختیار کي تھي کہ پیداوار اراضي کا کوئي جزو ایسا ہوتا ہے کہ اُسکي مانگ ہمیشہ ایسي رہتي ہے کہ جو خرچ اُسکے قابل فروخت کرنے اور بازار میں لانے پر پڑتا ہی صرف اُسکا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل ہوتا ہی اور وہ کھانیکی چیزوں کو ایساہی جزو پیداوار اراضی سمجھتے تھے *

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ہر زمین سے پیداوار خورش کی مقدار اُس مقدار کی نسبت زیادہ پیدا ہوتی ہی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کی محنت کے عوض کے لیئے ایسی کافی ہوتی ہی کہ محنت اُس سے قایم رہی اور جس سرمایہ سے کہ اُس محنت کی اجرت ادا کیجاتی ہی اُسکا منافع وصول ہونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافی سے زیادہ ہوتی ہی اور اسی لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچھہ نکچھہ فاضل بچتا ہی *

مگر آدم اسمتھہ صاحب اپنی اس راے کی تائید میں بجز اسبات کے کچھہ نہیں کہتے کہ ناروے اور اسکاٹ لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جہاں ناقص زمینیں ہوتی ہیں کسی قسم کی پیداوار مویشی کی چرائی کے واسطےہوتی ہی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کی تعداد میں اتنی کثرت آجاتی ہی کہ اُس سے چرواہے کی محنت کی اُجرت اور مالک کا منافع مجرا ہو کر زمیندار کو لگان بھی حاصل ہو جاتا ہے مگر اُنکی اِسبات میں ہمکو شک اِسلیئے ہے کہ کیساہی ملک ہو خواہ عمدہ سے عمدہ ہو یا برے سے برا ہو مگر اُسمیں کوئی نہ کوئی زمین ایسی ہوتی ہے کہ پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل ہو سکتی ہے کہ جو سرمایہ اُسپر لگے وہ اوراُسکا معمولی منافع اُس سے حاصل ہو زیادہ کچھہ نملی چنانچہ یہی حال امریکا کا سب پر روشن ہی مگر باوجود اُسکے کوئی شخص یہہ نہیں کہتا ہی کہ امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت ہی لیکن اگر یہہ بات درست ہو کہ اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقی بہم پہونچائی کہ آج ایسی کوئی زمین وہاں نہیں کہ اُس سے لگان حاصل نہوتا ہو تو البتہ یہہ بھی راست ہی کہ پہلے ایسی زمینیں بھی تھیں جنسے لگان حاصل نہوتا تھا مگر ایسی زمینوں کا ہونا نہونا امر متنازع فیہ میں کچھہ بڑی منزلت نہیں رکھتا کیونکہ اگر گریٹ برٹن میں ایسی زمین پر جس سے صرف سرمایہ اور معمولی منافع کی بازیافت ہو سکتی ہی پرانی ہو یا نئی ہو سرمایہ کا اِستعمال ہوتا ہی تو ہماری مراد حاصل ہی اگر کوئی ٹھیکہدار زمین کا ٹھیکہ سات یا چودہ برس کی میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن ھی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکھہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بھي ادا کردونگا اور معمولي منافع بھي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکھہ دس ہزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائے گا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس ہزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار ھو سکتي ھی یا نہیں کہ اُسکے پیدا ھونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل ھو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي ھوگي یا نہیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے کہ یہہ حال اُسکو معلوم ھی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انتضاے میعاد پر بھي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلیئے کہ اگر زمیندار اُس دس ہزار روپیہ مذکورہ کي وجہہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹھیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو ھاتھہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل ھوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکھتے ھیں کہ آدم اسمتھہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے ھیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بڑي سي بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا ھی مگر اس کلام پر سے صاحب کو ھم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے ھیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکھتے ھیں کہ وہ کچھہ ضروري نہیں اِسلیئے کہ جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکڑ دیا جاتا ھی تو ایک جزء اُسکي پیداوار کا ایسا بھي ھوتا ھی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاھیئے کہ لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم ھوتا ھی کہ دس ہزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹھیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا ھی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل ھوئي جسپر کچھہ لگان نہیں ھی غرضکہ اُنھوں نے اپني خیال میں اُس کالیہ کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مرزوعہ ایسے نہیں ھوتے جسپر لگان نہو حالانکہ یہہ تمام مثال سے صاحب کے اُس قول کي تائید کرتي ھی کہ غلہ بلا لگان پیدا ھوتا ھی

آدمیوں کي توجہہ کي انتشار کا احتمال اور کج فہموں کي حرف گیري اور آمادگي کا کمان قوي ہوتا ہے رکارتو صاحب نے ایجاد اس مسئلہ کي نہیں کي مگر عمدہ طور سے توضیح اُسکي کي اور باقتضاء اُن عیب و ہنر کے جو رکارتو صاحب میں موجود ہیں اُنکي عبارتوں میں بہت جگہہ غلطیاں واقع ہوئیں وہ صاحب علم منطق سے اتنے ماہر نتھے کہ مضمونوں کو ٹھیک ٹھاک کرتے یا قدر اُنکي سمجھتے اور تحریر میں اسقدر تیز فہمي کو دخل دیا کہ کم فہیم اور فہیم دیکھنیوالوں کي معمولي فہمید کے واسطے گنجایش باقي نہیں چھوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُنمیں تھي کہ وہ یہہ نہ سوچے کہ ہماري تحریروں سے دیدہ و دانستہ خلاف مراد سمجھینگے غرضکہ بوجوہ مذکورہ بالا اُنھوں نے ایسي غلطي کي کہ منجملہ اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایہ پر پہونچے یہي مصنف بڑا غلط لکھنیوالا تھا اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکھي کہ اور جگہہ اُس سے ایسي خطا نہیں ہوئي *

رکارتو صاحب نے یہہ دیکھا کہ جب لوگوں کو پیداور خام کي خریداري کي خواہش و طاقت زیادہ ہوتي ہی اور پیداوار زاید کا پیدا ہونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نہیں تو زرلگان زیادہ ہوجاتا ہی اور زراعت کو وسعت ہوتي ہی چنانچہ اُنکے ذہن میں لگان کي زیادتي اور زراعت، کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنھوں نے اُن دونو تصوروں کو بہت جگہہ ایسا ظاہر کیا کہ گویا اُنمیں سبب و مسبب کي نسبت قایم ہی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب ہی حال آنکہ یہہ امر ظاہر ہی کہ وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا ہوتا ہے رکارتو صاحب کي یہہ غلطي اتنی روشن ہے کہ کوئي کتاب کا دیکھنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجہہ کا رکھتا ہو ایسا ہو کہ اُس غلطي کو نسمجھے *

رکارتو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو کہ ایسي زمین کا پیدا شدہ غلہ جسپر لگان نہو اور ایسا پیدا شدہ غلہ جسکا لگان نہ ادا کیا جاوے ایک ہي مراد میں استعمال کیا اور جب کہ اُنکے مخالفوں نے یہہ کلام اُنسے کیا کہ پراني سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جاتا ہی تو اُنھوں نے کبھي کبھي اِس کلام کي صحت سے انکار کیا حال آنکہ

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاہیئے تھا جو اُنہوں نے انتخاب مندرجہ بالا میں کہا یعنی یہہ کہ ہماری بات دونوں حالتوں پر صادق رہتی ہی خواہ اُسکو کسی ایسے ہی چھوٹے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام اراضیات پر بہت لگان لگتا ہی خواہ کسی ملک نو آباد سے نسبت دیں جہاں باستثناء لگان استحصال کی لاگت ہوتی ہو اور آزادی عام ہو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے رکارڈو صاحب نے یہہ بھی اکثر لکھا ہی کہ لگان کا حصول اُس امر پر موقوف ہی کہ مختلف درجوں کی اراضیات بوئی جاویں یا ایک ہی سی زمین پر زیادہ سرمایہ لگایا جاوے اور اُس سرمایہ زاید کا بھی معاوضہ مناسبت سے کم حاصل ہوسکے مگر خلاف اُسکے یہہ ظاہر ہی کہ اگر کوئی ملک ایسا تصور کیا جاوے کہ وہاں آدمی بہت اور دولت زیادہ ہو اور اسکی زمینیں یکساں بہت سی زرخیز ہوویں اور اُس سے ایک معین سرمایہ کے خرچ کے معاوضہ میں بہت سی پیداوار حاصل ہوسکتی ہی اور اگر سرمایہ کم خرچ ہو تو اُس سے کچھہ معاوضہ حاصل نہو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضہ حاصل ہو تو اُس ملک سے بخوبی لگان حاصل ہوسکتا ہی اگرچہ ہر بیگہہ زمین اور ہر حصہ سرمایہ سے بمقدار مساوی پیداوار پیدا ہوتی ہے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتی ہی تو وہاں محنت کا اثر زیادہ ہوتا ہی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت ہوتی ہی تو وہاں اُسکا اثر اُسکی مناسبت سے کم ہوتا ہے

واضح ہو کہ اب اس مسئلہ کے چند مشہور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا کہ کارخانوں میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہی اور فن زراعت میں زیادہ محنت کی مناسبت سے ترقی نہیں ہوتی اور اس وجہہ سے کارخانوں کی پیداوار مصنوعی کی مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ مناسب کے تخفیف سے حاصل ہوتی ہی اور زراعت کی پیداوار کی ہر مقدار زاید مناسبت سے زیادہ لاگت لگنے پر ہاتھہ آتی ہی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي هوتي جاتي هی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق هوتي هی جس سے وہ طیار هوتي هی بڑهنے پر مائل هوتي هی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور اختناع کے معاوضہ کو زیادہ دخل هوتا هی جو اُسکو بناتے هیں کهٹنے پر راغب هوتي هی یہہ امر واضح هی کہ جو جنسیں موٹي جهوٹي صنعت سے متعلق هیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع هیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکهتي هیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع هیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روٹي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ هے اور بالفعل انگلستان میں ایک پنسیري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ هیں جسمیں گیہوں کي قیمت چهہ آنہ آٹهہ پائي قرار دے سکتے هیں اور باقي میں پیسنی والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش هوتي هے اب اگر ایسي افتاد پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روٹي کا مطالبہ دوگنا هو جاوے تو یہہ بات ظاهر هی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نهوگي مگر یہہ بیان هونا غیر ممکن هی کہ افتاد مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ هو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند هوجاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف هونگے اُنکي قیمت چهہ آنہ آٹهہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي هونگے مگر ساتهہ اسکے وہ محنت بهي بهت موثر هوگي جو روٹي کے لگانے اور بیچنے میں صرف هوتي هي میدہ کے پیسنے والے اور نان‌بائي عمدہ عمدہ قسم کے آلات اِستعمال میں لاوینگے اور محنت کي زیادہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بهي کچهہ تهوڑا سا خرچ بڑها کر اپنے سودے کو دوگنا کریگا غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طیاري اور خوردہ فروشي قیمت سے تعلق رکھتي ھی وھاں تک روٹي کي قیمت میں بقدر ایک چہارم کے تخفیف ھوگي یعني جہاں اِس کام میں تین آنہ چار پائي خرچ ھوتے تھے وھاں اڑھائي آنہ کا خرچ پڑیگا اور روٹیوں کي مقدار حصول کي زیادتي کا نتیجہ یہہ ھوگا کہ ایک پنسیري نان پاؤ کي قیمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي ھونگے *

اب دیکھنا چاھیئے کہ فیتہ کے اِستعمال کے زیادہ رواج کا کیا نتیجہ حاصل ھوتا ھی واضح ھو کہ آج کل جو فیتہ اور روٹي کي قیمت ھی اُسکے حسابوں ایک پونڈ روٹي سے جو مقام یورپول میں ایک روپیہ کو بکتي ھی فیتہ کا ایک تھان ایک ھزار پچاس روپیہ کي قیمت کا طیار ھوسکتا ھی اگر فرض کیا جاوے کہ فیتہ کا خرچ دوچند ھووے اور مول اُس روٹي کا جو اُس کے بنانے کے لایق ھووے اُسکي زیادہ مقدار کے حاصل کرنے کي دقت پڑنیکے سبب سے دوروپیہ پونڈ ھوجاوے تو باوجود اسبات کے کہ خرچ طیاري فیتہ کا بدستور سابق فرض کیا جاوے مول اُس کا ایکھزار پچاسویں حصہ کي قدر بڑھیگا یعني ایک ھزار اکیاون روپیہ ھوجاریگا مگر جب فیتہ کے استحصال کے شوق کا ولولہ ھوگا تو ساتھہ اُسکے بنانے کي ترکیبوں میں بھي بلا شبہہ ترقي ھوگي یہانتک کہ اگر اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ میں ایک ربع کي تخفیف اندازہ کي جاوے تو شاید یہہ تخمینہ بھي کم قرار پاوے پس اس تخمینہ کے قرار پانے سے پیداوار مزید کا یہہ نتیجہ ھوگا کہ فیتہ کا مول ایک ھزار پچاس روپیہ کي جگہہ سات سو اٹھاسي روپیہ آٹھہ آنہ ھونگے غرضکہ جن صورتوں میں روٹي کي قیمت دوچند کے قریب قریب ھوگي اُنھیں صورتوں میں فیتہ کي قیمت میں ایک چہارم کي تخفیف ھوگي *

دوسرا نتیجہ

محصول کے مختلف اثر پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي قیمتوں پر

واضح ھو کہ مسئلہ موقومہ بالا کا یہہ دوسرا نتیجہ ھی کہ پیداوار خام اور پیداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعنی مصنوعی جنسوں کی قیمت محصول لگنے سے انجام کو زاید ہوجاتی ہی اور وہ زیادتی قیمت کی مقدار محصول سے زیادہ ہوتی ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتی کی پیداوار کی قیمت جب تک کہ اُس سے کوئی چیز طیار نکی گئی ہو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبھی زیادہ بھی ہوتی ہےتو وہ مقدار زاید محصول کی مقدار سے کم ہوتی ہی ۔

محصول کا اثر پیداوار مصنوعی پر

توضیح اِسکی آسانی سے ہوسکتی ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گھڑیوں کی تجارت شروع ہوئی تو اُسکی قیمت پر فی صدی پچیس روپیہ محصول لگتا ہی کوئی وجہہ خیال میں نہیں آتی کہ حالات موجودہ میں خود گھڑی ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کی اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رہتے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ سے لگتا رہا ہی تو گھڑی کی قیمت اُسکی اصلی قیمت سے بقدر ایک چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہی ہی ورنہ گھڑی سازی کے پیشہ کو کوئی محنتی یا کوئی سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بھی واضح ہے کہ قیمت کی اس زیادتی سے گھڑی کے بکنے میں ہمیشہ کمی یا توقف ہوتا رہا ہوگا اور اسی وجہہ سے گھڑی کے استحصال میں کمی ضرور آئی ہوگی لیکن اگر گھڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمی تعداد کی مناسبت سے استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتی اور قیمت اصلی سے قیمت بھی زیادہ ہوجاتی اور اس زیادتی کا باعث پہلے تو محصول کی مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمی تعداد کی طیاری کے باعث سے لگتا ہے اور یہہ بھی روشن ہے کہ درصورت موقوفی محصول کے گھڑی کی قیمت میں تخفیف واقع ہوتی پہلی وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا اور دوسری وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقی پیداوار کے سبب سے بنانے کی ترکیبوں میں ترقی ہوتی اور یہہ بھی واضح ہے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گھڑی کی قیمت زیادہ ہو جاوے گی اور اس زیادتی میں پہلے محصول کی مقدار تمام ہوگی اور دوسرے اُس خرچ

زاید کي مقدار قایم کي جاویگي جو گھڑیونکي کم مقدار کي بیع اور طیاري میں عاید ھوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل ھوگا وہ گھڑي کي تجارت میں باقي نرھیگا اور یہہ بھي روشن ھی کہ گھڑي کے برتاؤ میں جیسي جیسي تخفیف ھوتي جاویگي اُسیطرح مول بھي اُسکا بڑھتا جاویگا چنانچہ اگر ني سال دس گھڑیاں طیار ھوویں تو ني گھڑي پانچھزار روپیہ قیمت ھوگي اور اگر ایک‌ھي طیار ھو تو مول اُسکا اُن دس گھڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم ھوگا ھاں یہہ بات راست ھے کہ یہہ تمام اثر بمجرد تقرر یا موقوفي محصول کے ظہور میں نہیں آوینگے اسلیئے کہ دونوں صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ اُس زمانہ میں اس باعث سے کہ گھڑي کي تجارت میں جو سرمایہ لگا ھوا ھے وہ ایک ھي ڈھنگ پر قایم رھیگا گھڑي کي مقدار حصول میں کمي بیشي نہوگي اور اس وجہہ سے قیمت پر بھي کوئي اثر ظاھر نہوگا اس عرصہ میں منافع اور اجرت اُن لوگوں کي جو گھڑي بنانے میں مصروف رھتے ھیں خلاف معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ ھوگي اور درجہ معمولي پر جب پھونچیگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گھڑي سازي سیکھہ ساکھہ کر آمادہ ھونگے یا درصورت تقرر محصول کے اُن شخصونکي تعداد میں کافي کمي ھوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے گھڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر ھو جاوے کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو اُنکي طیاري اور فروخت میں مصروف ھوں بحساب اوسط ملنے لگی *

محصول کا اثر کہیتي کي پیداوار پر

اگر کہیتي کي پیداوار پر محصول مقرر ھووے تو جس طریقے یعني کمي استحصال سے پیداوار مصنوعي پر اُسکا دباؤ ھوتا ھی اُس طور سے کہیتي کي پیداوار پر کوئي دباؤ نہیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لیئے جو جو طریقے مختلف مقرر ھیں اُنکے بموجب تقسیم اُسکي مناسب طور سے ھووے اور جب کہ کوئي خاص سبب مخل نہو تو فن کاشتکاري میں بھي جو سب پیشوں میں سے نہایت پسندیدہ پیشہ ھی بہ نسبت اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہتا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضی کی پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا رہی اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضی میں ہوتا ہی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیئے جاتا ہی کہ پیداوار زاید جو آخر کی محنت کرنیوالوں کی مصروفیت سے حاصل ہوتی ہی اسقدر کافی ہووے کہ اُسکی قیمت رائج الوقت سے محنت کرنیوالوں کی اجرت اور مالک کےپیشگی اجرت دینے کی بابت منافع وصول ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کی قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگی یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکی استحصال میں بہت سا خرچ ہوتا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضی کے چھہ سو ایکڑ موجود ہیں اور اُس زمیں میں زرخیزی کے جدے جدے درجہ پائے جاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کی سعی و محنت سے فی ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کی محنت سے فی ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں فی ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے فی ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے فی ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑوں سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ہیں فی ایکڑ ایک کوارٹر پیدا ہوتی ہیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کی بحساب فی کس چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ہیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگی دیتا ہی اور علی ہذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کی شرح اوسط دس روپیہ فیصدی سالانہ ہوتی ہے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ فی کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوویں تو جہانتک فی نفر بیس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک ٹھیکہ دار کو محنتی لگانیکی گنجایش ہوگی اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کی قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوری اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ہیں چنانچہ پہلی چاروں عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا ہر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ زیادہ پیدا کرسکتا ہی اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا ہر مزدور بیس کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعنی کل دس آدمی دو سو کوارٹر چار ہزار چارسو روپیہ کے پیدا کرینگے اور چھٹی اخیر قسم کی پیداوار سے جسمیں ایک آدمی صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ بھی ادا نہوگا اب اگر پیداوار خام پر ساٹھ روپئے پانچ آنہ چارپائی فی کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشی نہ آوے تو یہہ بات واضح ہی کہ وہ ٹھیکہ دار اُس قسم کی اراضی سے کمتر درجہ کی زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کی محنت کی بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا ہوسکتا ہی اور مول اُس غلہ کا بائیس روپیہ فی کوارٹر کے حساب سے چھہ ہزار چھہ سو روپئے ہونگے جسمیں سے دوہزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارہزار چارسو روپئے اجرت اور منافع میں محسوب ہونگے لیکن اس قسم کی زمین کی کاشت وہ ضرور کریگا اور اس سے عمدہ قسم کی کاشت میں بھی زیادہ محنت جبتک صرف کریگا کہ ہر ایک زیادہ کیئی ہوئے مزدور کی محنت سے تیس کوارٹر پیدا ہوتے ہیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ ہووے کہ زراعت کا باب مسدود ہوجاوے تو ٹھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمدہ سے عمدہ زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں ہوتا اور یہہ محصول نہیں بلکہ ایک طرح کی سزا ہے ہم اِسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار اُس عمل کا جو ٹھیکہدار کی نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرور پہونچاویگا اور نہ ہم اُسکا انکار کرتے ہیں کہ ٹھیکہدار غلہ کی قیمت مقدار محصول کے مساوی زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِسبات کو ہم نہیں مانتے کہ واجبی محصول کے مقرر ہونے سے جب قیمت میں بیشی نہ آوے تو وہ شخص اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے گا نظر بریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف ہی اسلیئے کہ اگر تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانہدار کو قیمت کے زیادہ نہونے پر کام کاج اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بہبودی کی صورت کاشتکاروں کے لیئے ہوتی ہی وہ اہل صنعت کے واسطے بڑی قباحت ہو جاتی ہی یعنی زراعت کی صورت میں سرمایہ میں تخفیف ہوکر جس

قدر باقي رهتا هی پیداوار اُس سے زیادہ هوتي هی اور صنعت کي جالتیں سرمایہ کے بقیہ سے پیداوار کم هوتي هی *

مگر لوگ ایسا خیال کرتے هیں کہ کھیتي کے پیداوار کي قیمت میں کل مقدار محصول تک بیشي هوتي هی پس وہ کل محصول خرچ کرنے والے کے ذمہ عاید هوتا هی اور رکاردو صاحب اور مل صاحب کي بھي یہي راے هی اور اسي وجہہ سے قول اُنکا یہہ هی کہ یہہ وہ محصول هی جو اِنگلستان میں اراضي اور محنت کي پیداوار پر پادري لوگ امور دین کے واسطے لیتے هیں محصول دهک کے باعث سے خام پیداوار کي قیمت میں بقدر مالیت محصول مذکور کے بیشي هوتي هی اور اس بیشي کا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هی جو پیداوار خام کو خرچ کرتے هیں مگر هماري راے یہہ هی کہ خام پیداوار پر محصول لگنے سے في الفور قیمت بڑہ جاتي هی مگر یہہ بڑهوتري محصول کي برابر نهیں هوتي هاں محصول کا اخیر نتیجہ یہہ هی کہ پیداوار خام کے خرچ اور استحصال میں کمي آ جاتي هی مگر اُسکي قیمت پر اثر نهیں هوتا *

پهلي بات کے اثبات کے لیئے صرف اسقدر ثابت کرنا چاهیئے کہ قیمت کي بیشي هو جانے سے جس شی کي نسبتً یہہ تسلیم کر چکے کہ محصول کے مجرد تقرر سے ظهور میں آتي هی جنس محصولي کے خرچ میں کمي آ جاتي هی اور اسي وجہہ سے اُس جنس کے استحصال میں بھي تخفیف پیدا هوتي هی اور یہہ ابھي بخوبي ثابت هو چکا کہ جب استحصال میں کمي آ جاتي هی تو جو پیداوار اُسکے بعد پیدا هوتي هے اُسکي استحصال کي لاگت میں بھي تخفیف هوجاتي هی اور کھیتي کي پیداوار کي قیمت اُس جزء پیداوار کے استحصال کي لاگت پر منحصر هی جو بڑے خرچ کے ذریعہ سے یعني مساوي همسري کي حالت میں پیدا هوتا هی اور ایسي صورت میں هم جس نتیجہ پر اعتراض کر رهے هیں کہ مقدار محصول تک قیمت بڑہ جاتي هی اُسکے ثابت هونے کے واسطے یہہ ضرور هی کہ قیمت کے بڑهنے سے غلہ کے خرچ میں کمي نهو اور یہہ بات اُن اِنگلستان والونکي نسبت صحیح هی جنکي اوقات گذاري اُن مددوں کے بدولت هوتي هی جو مفلسوں کي پرورش کے لیئے ضلع بہ ضلع اکٹهي هوتي هیں اور جهاں

کہیں وہ مدد روٹي کي قیمت کے لحاظ سے ہوتي ہی تو وہاں انکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نہ قیمت کے گھٹنے سے بڑھتي ہی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے گھٹتي ہی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو ہیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہیں راست آتا ہی جنکا صرف روٹي کا خرچ اَور اخراجات کے نسبت بہت کم ہوتا ہی مگر عوام اِنگلستانیوں کي نسبت ہرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محنتي جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے ہیں جنمیں تمام چھوٹے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل ہیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے ہیں یعنے جب ارزاني ہوتي ہی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے ہوتے ہیں خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور بعد اُسکے وہي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رہے تو گیہوں کي روٹي چھوڑ کر چھوٹے موٹے اناج کي روٹي کھانے لگتے ہیں چنانچہ شمالي طرف کے لوگ جئي کے آٹے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف الوؤں پر گذارا کرتے ہیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چندان ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم ہو سکتي ہی کہ جب کوئي مانع موجود نہیں ہوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواہش اور لوگوں کا مقدور کم ہوجاتا ہی *

اب ہم اپني اسباتکو ثابت کرتے ہیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہی کہ پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکہ پیداوار کي مقدار کم ہو جاتي ہی اور ہر شخص اسبات کو تسلیم کریگا کہ کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زرخیزي پر منحصر نہیں بلکہ در صورت یکساں رہنے اَور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اُس ملک کے رہنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي ہی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر ہی چنانچہ ایک بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے ہوں قیمت ایسي ہي کم ہوگي جیسیکہ ملک زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت ہوے بہت سي ہوگي مثلاً

اِسکاٹلینڈ کي توائي کي زرخيز اراضيات ميں قيمت زيادہ هي اور پولنڈ کي ريتلي زمينوں ميں بہت کم هي اور يہہ تسليم کرنيکے قابل هي که تمام اُور حالات کے بدستور رهنے کي صورت ميں ملک کي آبادي اُس کي زرخيزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هي تو اب زمينونکي کاشت پر محصول دهک يا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهيک ايسا هوتا هے که گويا اُن محصولوں کے ايک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے محصول نهونے کے زمانہ کي نسبت اُس ملک کي وسعت يا زرخيزي اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت ميں زيادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخيزي آج انگلستان ميں موجود هي اگر وہ اس سے زيادہ تر وسيع اور زرخيز هميشہ سے هوتا تو کوئي شخص ايسا تصور نکرتا که غلہ کي قيمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکہ اُس حالت ميں حال کي نسبت غلہ زيادہ هوتا اور اس غلہ کے کهانے والے بهي بہت سے لوگ هوتے اور يہہ زيادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اُور ايسا هي ديوانشائير يا لنکن شائير کے ضلع موجود نهوتي تو انگلستان کي پيداوار اراضي اور باشندوں کي تعداد ميں مستقل کمي هوتي مگر جبکه ايک دوسرے کي بهي مناسبت رهتي جيسکه اب هي تو غلہ کي قيمت اُس وقت اب کي قيمت سے زيادہ نهوتي غرض که اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان ميں ظهور نہ پکڑتا تو غلہ زيادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بهي زيادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں يہہ بات درست هے که اگر اس وقت انگلستان ميں ايک نيا ضلع مانند ديوانشائير يا لنکن شائير کے زيادہ ايسا قايم هو جاوے که زمين اُسکي زراعت ميں في الفور آسکے تو في الحال يہہ ثمرہ هاتهہ آويگا که پيداوار کے حصول ميں توقي هوگي اور قيمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے يہہ بات بهي درست هے که اگر ضلع جديد کے زيادہ هونے پر انگلستانيوں کے رواج اور اصول اور رسم اور عادت ميں کسي طرح کا تبدل تغير واقع نهو تو کهانے پينے کي چيزوں کي زيادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد ميں رفتہ رفتہ بهي هوتا رهو

ارزاني يكقلم فنا هو جاويگي اور آخرکار ايسے هوجاوينگے جيسے که وہ اب ديکھے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا که باشندوں کي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر تضاکار محصولات دهک کي صورت پلٹ جاوے اور زراعت کا کام اُن محصولوں کي خرابي سے پاک صاف هو جاوے تو اُسي طرح کے نتيجے حاصل هونگے گويا انگلستان کي اراضي کي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاه بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں کي عادت و قواعد ميں کچھه تبديل واقع نهو تو باشندوں کي تعداد ميں بيشي هوکر پيداوار اراضي کي قيمت پهر اُسي درجه کو پهونچيگي جيسيکه اب هی *

غالب هی که بلاد انگلستان ميں محصولات دهک کي موقوفي کا آخر نتيجه يهه نهوگا که خام پيداوار کي قيمت ميں کمي واقع هووے بلکه يهه هوگا که قيمت اُسکي زيادہ هوجاويگي اسليئے که باشندوں کے زيادہ هونے سے تمام زمينوں کي کاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں کي تعداد ميں ترقي هوگي اُسيقدر اراضي کي پيداوار بهي زيادہ هوگي تو غالباً لوگوں کي دولت بهي بڑهيگي اور جب که ايک ملک کي زمين کي بارآوري اُس کي آبادي کي مناسبت سے بتائي جاوے يعني جب که مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر کم زمين سے وہ مقدار پيداوار پيدا هوسکے اُسيقدر اولی اور انسب هی اسليئے که زراعت ميں خواه صنعت ميں استحصال کي لاگت کے بڑے اجزا امدورفت کي وہ اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد اُن خرچوں کي ملک کي اُس وسعت پر محصور و موقوف هی جهاں پيداوار کي مقدار معين پيدا هوتي هی جسقدر که انگلستان والوں کي محنت کار براري کرتے جاوے گي ويسي هي دنيا کي بازار عام ميں اُنکي محنت کي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه اُسکا يهه هوگا که تمام اشياء کي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه اُسکے پيداوار اراضي کي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيان هماري تقرير ميں داخل نهيں اور هميں يقين واثق هی که محصولات دهک کا آخر نتيجه يهه هی که پيداوار خام کي قيمت ميں تخفيف لازم آتي هی مگر جو کچهه هميں ثابت کرنا تها وہ يهه بات هی که ان محصولوں سے پيداوار مذکور کي قيمت زيادہ نهيں هوتي *

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا سے بڑے بڑے کار آمدنی نتیجے نکلتے ہیں چنانچہ اگر کسی ملک میں مصنوعی جنسوں کے استحصال پر محصول مقرر کیا جاوے اور وہ جنسیں اُس ملک میں جس آسانی سے پیدا ہوسکتے ہیں اُسی آسانی سے اُسکے قریب قریب بیگانہ ملکوں میں بھی طیار ہوتی ہوں تو نہایت ضرور ہی کہ اُس بیگانہ ملکوں کی اُس جنس کی آمدنی پر اُسی قدر محصول بلکہ کچھہ زیادہ مقرر کیا جاوے جو اپنے ملک میں مقرر کیا گیا اسلیئے کہ جو محصول اپنے ملک کی جنس پر مقرر کیا گیا اُس سے استحصال کی لاگت میں اول بقدر محصول زیادتی ہوگی اور دوسرے اُس تھوڑی مقدار کے پیدا کرنے کے زیادہ خرچ سے جسکی مانگ قیمت کی زیادہ ہوجانے کے بعد باقی رہتی ہی استحصال کی لاگت زیادہ ہوجاویگی اب اگر بیگانہ ملک کی آمدنی پر محصول مقرر نکیا جاوے تو اُسی ملک میں استحصال کی لاگت میں اس سبب سے تخفیف ہوگی کہ بہت سی مقدار مطلوبہ کے پیدا کرنے میں اُسکی مناسبت سے اُس ملک والوں کا خرچ کم ہوگا اپنے ملک کی اُن جنسوں کے پیدا ہونے میں اور اُنکے محصول میں صرف تخفیف ہی نہیں ہوگی بلکہ دونو موقوف ہوجاوینگے اور اصل نتیجہ یہہ ہوگا کہ بیتھے بٹھاے صفت کی قباحت پیدا ہوگی مگر جب کہ اپنے ملک میں پیداوار اراضی پر محصول مقرر ہوتا ہی اور بیگانہ ملک سے اُسی قسم کی پیداوار ہاتھہ آسکتی ہی مگر بیگانہ ملک کی آمدنی پر بمقابلہ محصول اپنے ملک کے کوئی محصول مقرر نہیں تو صرف یہہ نتیجہ ہوتا ہی کہ اپنے ملک کی پیداوار کے جسقدر جزو پر نہایت زیادہ خرچ پڑتا ہی اُسی قدر کی پیداوار موقوف ہوجاتی ہی یعنی کھیتی کے سرمایہ کا وہ حصہ جو نہایت کم بار اور ہوتا ہی علیحدہ کرلیا جاتا ہی یا وہ صرف ہوجاتا ہی اور پھر دوبارہ قایم نہیں ہوتا اور جو کمی کہ اِس عمل سے ظہور میں آتی ہی اُسکو بیگانہ ملک کی آمدنی سے پورا کیا جاتا ہی مگر زیادہ مانگ کے باعث سے غیر ملک کی لاگت استحصال میں تخفیف ہونے کی بجائے جیسیکہ مصنوعی جنسوں کی حالت میں تخفیف ہوتی ہی اُسی طرح لاگت استحصال زیادہ ہوگی جسسے کہ مانگ کی کمی کے سبب سے اپنے ملک کی لاگت استحصال بجائے

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي ہی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس تبدیل کے موافق نہیں ہوتي اور قیمت پھر اپني حالت اصلي پر عود نہیں کرآتي کہیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتي رہتي ہی مثلاً بلاد انگلستان میں جو بھاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا ہی اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بري ہوتے اور بعض بعض پر محصول رہتا تو محصولي کارخانے تباہ ہوجاتے مگر کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دھک انگلستان میں ادا کیئے جاتے ہیں اُن زمینوں کي حرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا اسکات لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي پیداوار کي آمدني کے سبب سے چھوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات انگلستان میں محصولات دھک کے تابع ہیں پیداوار اُنسے حاصل ہوئی جاتي ہی اور زرلگان بھي اُن سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ محصول کي گوان باري سے پیداوار میں کمي ہوتي ہی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي آجاتي ہے *

پہلے اس سے کہ محصولات دھک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر مناسب متصور ہوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي جاتي ہی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین ہی کہ محصولات دھک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے ہیں مگر ہماري راے میں اُسکے برعکس ہوتا ہے *

واضح ہو کہ محصولات دھک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں مخصوص ہی وہ معین نہی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا ہی وہ معین نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دھک کا کبھي زیادہ نہیں ہوتا حالانکہ لگان کے واسطے یہہ بات ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا دسواں حصہ ہووے یا بیسواں حصہ ہووے بلکہ یہاں تک ممکن ہی کہ چوتھائي یا تہائي یا آدھا یا آدھے سے زیادہ بھي ہووے حاصل یہہ کہ جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں ہوتا وہاں محصول دھک حاصل ہو سکتا ہی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دھک دونوں

حاصل ہو سکتے ہیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کی قوت میں کچھہ مشابہت نہیں ہوسکتی چنانچہ یہہ بات بیشی لگان کی تمثیل ذیل سے واضح ہوگی *

فرض کیا جاتا ہی کہ ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم ہی اور یہہ دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے ہیں اور یہہ سب ضلع باہم مساوی المقدار ہیں مگر اُن ضلعونکی یہہ کیفیت ہے کہ ایک سے دوسرا ضلع درجہ بدرجہ زرخیزی میں کم ہی چنانچہ ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعہ سے دوسو کوارٹر غلہ پیدا ہوتا ہے اور اُسی خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجہ بدرجہ دس دس کوارٹر کے حساب سے غلہ کم پیدا ہوسکتا ہی یہاں تک کہ ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر ہو سکتے ہیں اب سمجھنا چاہیئے کہ ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دھک کے حاصل ہوتے ہیں اور کچھہ لگان حاصل نہیں ہوتا اور جبکہ غلہ کا مول اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ نمبر دو کی کاشت ہو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دھک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل ہونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دھک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کی لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دھک میں چوھتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساٹھہ کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دھک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دھک سے لگان زیادہ ہوا اور اُسکی آیندہ زیادتی حیرت انگیز ہوگی چنانچہ جب نمبر چھہ بونے جوتنے کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑہ سو کوارٹر ہوگا اور جب نمبر سات کی زراعت کی نوبت پہونچے گی تو محصول دھک ایک سو اُنیس کوارٹر اور لگان دو سو دس کوارٹر ہوگا اور جب نمبر آٹھہ کاشت کے قابل ہوگا تو ایکسو ستیس کوارٹر دھک اور دو سو بیس کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساٹھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک اینسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسي نئي زمینوں کي زراعت فرض کرنے کے جنھي زرخیزي درجہ بدرجہ کم ہووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک ھي زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکي پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کي مناسبت سے گھٹتي جاوے تو یہي نتیجہ ظاہر ہوگا ہاں یہہ ھماري غرض نہیں ہی کہ جو کچھہ ہمنے فرض کیا ہی ویساھي حقیقت میں ہوتا ہے بلکہ غرض یہہ ہے کہ ھماري فرض کي ہوئي باتوں سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہی جسپر واقعات وقوع میں آتے ہیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ درصورت نہونے موانع کے بیشي لگان اور بیشي محصول میں کیا مناسبت قایم رہتي ہی مگر یہہ بات یاد رکھني چاہیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئی جاني فرض کیئے مساوي المقدار ہوویں اور سرمایہ مساوي المقدار ہر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسي حال میں قریند کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظہور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسي ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا ہووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف ہووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ ہوگي اور محصول دھک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر ہو جاویگا اور زرلگان تین سو ساٹھہ کوارٹر سے چار سو پچاس کوارٹر ہونگے نظربریں ایسي صورت میں محصول دھک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بھي خیال رکھنا چاھیئے کہ محصول دھک اور زرلگان میں ایک ھي وقت میں بیشي نہیں ہوتي اسلیئے کہ جب اراضي پیداوار زاید پیدا کرنے کے لیئے کاشت کي جاتي ہی اُس سے پہلے ھي غایت درجہ کا لگان قایم ہوجاتا ہی اور اُس وقت میں مانگ کي گرم بازاري ہوتي ہی اور پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پہونچتا مگر بعد پیدا ہونے پیداوار زاید کے محصول دھک کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی اور اسي وجہہ سے یہہ دستور ہی کہ جب لگان میں

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زیادتي هوتي هی اور شاید یهي وجهه منجمله اُن وجوه کے هی که عوام‌الناس کي راے میں لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یهه وجهه بهي عوام کو منقوش خاطر هی که سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تقسیم دو تنسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نهیں هوئي چنانچه ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پهلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پهلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهه امر ممکن هی که صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس علاقه کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعه کے مقابله میں قابض حال کي آمدني بهت کم هی خلاصه کلام یهه که یهه بات بطور یک عام مسئله کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهه شک و شبهه نهیں که جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوہ مذکورہ بالا یهه امر واضح هی که نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جهاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایه کي قلت کے باعث سے زرلگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي ذریعه ایسا نهیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچه یهي باعث تها که جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے لیئے تجویز هوا اور اسي وجهه سے ڈینش اور سیکسن دونوں قوموں نے جو انگریزوں کے مورث اعلی هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکه میں جهاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات دین کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نهوا همارے راے

میں محصول دھک کا مقرر ہونا مناسب وقف تھا اگرچہ وہ تدبیر مملکت کے خلاف ہوتا جو زمینیں کہ وقف کے ارادے سے دی گئیں وہ اُن زمینوں کے درمیان میں جنپر خوب تردد ہوتا ہی خراب و افتادہ پڑی ہیں اور اُنکے باعث سے آبادی کی ترقی مرقوف رہی اور لوگوں کے آنے جانے میں ہرج واقع ہوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کی دولت و سامان میں نقصان آیا ہاں یہہ امر ممکن ہی کہ پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا ذخیرہ حاصل ہو *

لگان اور منافع اور اجرت کی مقداروں میں کیا مناسبت ہی

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروہوں کا بیان ہو چکا جن میں پیداوار کی تقسیم ہوتی ہی اور وہ عام قاعدے بھی مذکور ہو چکے جنکی رو سے اقسام پیداوار کی مالیت مقرر ہوتی ہی اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے یہہ بات قایم ہوتی ہی کہ زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتی لوگ اپنا اپنا حصہ کس کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے ہیں یعنی لگان اور منافع اور اُجرت کی مقداریں باہم کیا مناسبت رکھتی ہیں *

اِصطلاحات

واضح ہو کہ ہمنے اُن مقررہ اصطلاحوں کی پیروی کی جنکی رو سے زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتی لوگوں کی قسموں پر تمام اِنسانوں کی تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کی صنفوں پر کل زر محاصل کی تفریق ہوتی ہی اور لگان کی ہم یہہ تعریف کر چکے ہیں کہ وہ زر محاصل ہی جو قدرت یا اِتفاق کے ذریعہ سے خود بخود حاصل ہوتا ہی اور اُجرت کی یہہ تعریف ہی کہ وہ محنت کی جزا ہی اور منافع اجتناب کا ثمرہ ہی واضح ہو کہ بادی النظر میں یہہ تقسیمیں متفائر معلوم ہوتی ہیں مگر جب غور سے نظر کیجاتی ہی تو وہ تقسیمیں اِتفاقی باہم مختلط ہیں کہ ہزار مشکل سے ایسی ترتیب اُنکی کر سکتی ہیں کہ

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کی نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا ہی چنانچہ صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر ہم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو ہمارا مطلب پورا پورا حاصل ہوجاویگا ۔

ہم اُس مضمون پر دوبارہ توجہہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے ہیں گفتگو شروع کرتے ہیں یعنی اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم ہوتا ہی کہ فلاں آمدنی کو لگان کہنا چاہیئے یا نہیں چنانچہ جب کسی کاشتکار ہوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین ٹھیکہ پردیجائے تو ایسا اِتفاق اکثر ہوتا ہی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستی اور ترقی نصیب ہو جاتی ہی اور اسی وجہہ سے بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ کے پہلے زمانہ کی نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل ہو سکتا ہی مثلاً جس دلدل کی زمین سے ایک روپیہ فی ایکڑ سالانہ حاصل ہوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعنی زراعت کے قابل یا چرائی کے لائق ہوئی یہاں تک کہ فی ایکڑ بیس روپیہ سالانہ کی لیاقت حاصل ہوگئی تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاہیئے یا منافع واضح ہو کہ یہہ بیشی محاصل کی زر خیزی زاید کے سبب سے جو اراضی کو بالاستقلال عارض ہوئی ظہور میں آئی اور زمیندار اس بیشی کو بغیر سہنی کسی تکلیف کے حاصل کریگا غرضکہ اس بیشی محاصل اور لگان سابق کی صورت میں کچھہ تمیز نہیں ہو سکتی اور برخلاف اُسکے بیشی مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئی اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعنی ترقی اراضی کے واسطے وہ محنت لگائی جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپنی کاشت میں لاتا اور اُسکی درستی اور ترقی مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقی سے جو محاصل زاید حاصل ہوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر بریں کمال اقتضائے مصلحت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب کاشتکار کے ترقی دینے سے محاصل زاید پیدا ہوتا ہی تو وہ بھی نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں ایسی ترقی کے سامان اُسی طور پر سرمایہ کے نام سے نامزد ہوتے ہیں جیسیکہ جہاز اور کپڑے کے کارخانہ سرمایہ میں داخل ہیں مگر یہہ

سوال ہو سکتا ہی کہ ترقی کا سامان کس شخص کا سرمایہ ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ وہ سامان پٹہ داری کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندار کا سرمایہ ہوگیا اِسلیئے کہ ترقی مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیلہ سے خرید کیا کہ اُس نے پٹہ داری کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

ہاں یہہ استفسار اب ہم سے ہوسکتا ہی کہ ہر ضلع میں جہاں زراعت بخوبی ہوتی ہی جس جس ترقیکے ذریعہ سے اراضی کی مالیت کو ترقی نصیب ہوئی کیا اُن سامانوں کا نام سرمایہ ہونا چاہیئے اور نام اُن سامانوں کا ہمیشہ کے لیئے یہی چلا جاوے ضلع لنکن شائر میں زمینداری کے جس علاقہ کی زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر تہہ بتہہ تیار کیا اُس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے ہیں کیا اُس محاصل کو لگان کہنے کے بجاے اُس سرمایہ کا منافع کہنا نچاہیئے جو اراضی مذکورہ کی بر آمد پر پندرہسو برس گذرے خرچ ہوا تھا جواب اس سوال کا یہہ ہے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کی غرض سے اُسوقت زایل ہوجاتا ہے کہ وہ سرمایہ جسکی بدولت محاصل حاصل ہوتا ہی ایسے شخص کی ملکیت میں ہبہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے اجتناب اور سعی و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل نہوا ہو چنانچہ جہاز بنانیکے کارخانہ یا مال اوتارنیکی جگہہ یا گہات سے یا نہر سے جو محاصل حاصل ہوتا ہی وہ انکے بنانے والے کی نسبت منافع گنا جاتا ہی اس لیئے کہ جو اجتناب اُسنے سرمایہ کے برتنے میں استحصال کی مراد سے اختیار کیا اور عیش و عشرت کے سامانوں میں اُسکو صرف نکیا تو وہ محاصل عوض اُس اجتناب کا ہی مگر اُس شخص کے وارث کی نسبت وہ محاصل سب صورتوں سے لگان اسلیئے ہوجاتا ہی کہ وہ اُسکو خوبی قسمت سے بلا تردد ہاتھہ آیا ہاں یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وارث کے واسطے بھی وہ محاصل اُسکے اجتناب کا بدلا ہی اس لیئے کہ اُسنے جہاز بنانیکے کارخانہ وغیرہ کو جمع نہیں کیا اور اُسکی قیمت کو عیش و نشاط کے سامانوں میں نہیں اڑایا مگر یہہ بات ہر قسم کی ملکیت قابل انتقال سے منسوب ہوسکتی ہی اسلیئے کہ ہر قسم کی ملکیت فروخت ہوسکتی ہے اور محاصل اُسکا صرف کیا جاسکتا ہی غرض کہ جو بنیاد ترتیب کی آخر

میں قرار دیگئي اگر وہ قایم رہی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بھي کہنا چاھیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بھي واضح ھو کہ ایسے کام بہت کم ھیں جنمیں جسماني یا نفساني بڑي بڑي قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل نہوتا ھو اور استعداد سے ھرکام بطور معقول اور کمال آساني سے ھوسکتا ھی نظر پریں اکثر ایسا پایا جاتا ھی کہ جس جنس کو کوئي اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا ھے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا ھی مول اُسکا اوسط درجہ کي قیمت سے زیادہ ھوتا ھی مگر اُسمیں اوسط درجہ کي محنت سے محنت کم لگتي ھی مثلاً جیسے کہ سروالٹراسکاٹ صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گھنٹہ فی یوم کي محنت سے ایک پوري کتاب تصنیف کرسکتے تھے اور اُس کتاب کے لکھنے سے پانچھزار یا دس ھزار روپئے حاصل کرسکتے تھے باقی اور کوئي مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواري سے تصنیف کریگا اور ھزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا ھوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسي محنت کرنیوالے کو حاصل ھوتاھے جسنے بڑي استعدادوں کي امدد واعانت سے کام انجام کیا اُسکو لگان کہا چاھیئے یا اجرت واضح ھو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل ھوتا ھے اسلیئے وہ لگان معلوم ھوتا ھی مگر جوکہ شرط اُس کے حصول کي محنت بھي ھی اس لیئے وہ اجرت معلوم ھوتا ھی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بھي کہہ سکتے ھیں جو محنتي حاصل کرتا ھی اور اجرت بھي کہہ سکتے ھیں جو مالک قدرتي ذریعہ کا پاتا ھی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا ھونے اوسط اجرت کے کچھہ باقي بچتا ھی تو وہ فاضل قدرت کي بخشش ھی اس لیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجھا اسي وجہہ سے ھم اتفاقي منافع کو بھي صحیح طور سے لگان کہہ سکتے ھیں یعني وہ فاضل منافع جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے تمام اخراجات اور تودات کے سرمایہ والے کو حاصل ھوتا ھی چنانچہ اسیطرح منافع شروع جنگ ناگھاني سے اُن لوگوں کو ناگاہ حاصل ھوجاتا ھی جنکے پاس لڑائي کے سامان آمادہ رھتے ھیں یا جب کوئي شخص

شاہي خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے ہاتھہ آتاھی جنکے پاس کالے کپڑے طیار رہتے ھیں اگر کوئي کہان کہودنے والا اینگلسي جزیرہ کا تانبی کي کہان میں چاندي کي کہان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو محاصل زاید اُسکو ہاتھہ آوے وہ بھي منافع اتفاقي میں داخل ھی اگرچہ یہہ ضرور ھی کہ اس چاندي کا حصول بھي اجتناب اور محنت کے ذریعہ سے ھوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوي المقدار وہ تانبا ھوتا اور جو چاندي سے زیادہ قیمت ملیگي وہ قدرت کي بخششں کہلاویگي اور اسي وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجھا جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار ھی اِسلیئے کہ ایسي حالتیں بہت کم ھیں کہ اُنمیں سرمایہ کو خرچ سے محفوظ رکھیں اور بلا اہتمام یا تبدیل کے سرمایہ کي مالیت ترقي پاوے اور احتمال ھی کہ اُنھي حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے داخل ھیں مگر شراب کے حوض اور لکڑي کے جنگل کي خبرگیري میں اگر یکقلم غفلت برتي جاوے تو اُنمیں بھي خرابي آجاتي ھی غرض کہ معمولي قاعدہ یہہ ٹہرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ ھی کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور ھووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي ھوتا ھی اور جو شخص اِستعمال کا اہتمام کرتا ھی تو اُسکو یہہ بات لازم ھی کہ محنت کرے اور مشقت اُٹھاوے یعني کسیقدر یہہ بات اُسکو لازم ھی کہ اپني سستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چھوڑے اور طرح طرح کي تکلیفیں رہنے سہنے کي اور موسم کي اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹھاوے جنکے ساتھہ اُسکا میل جول ضروري ھووے اور اکثر اوقات ایسي باتوں کو بھي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے شایان نہیں اور جس حالتمیں استعمال مادي سرمایہ کے لیئے محنت کي ضرورت پڑتي ھی تو یہہ سمجھا جاتا ھی کہ اِستعمال سرمایہ غیر مادي کے واسطے بھي محنت ضروري ھوتي ھی جسمیں خصوصاً علم اور اچھي عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست اور نیکنامي داخل ھیں اور یہہ ایسا سرمایہ ھی کہ مادي سرمایہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا ھی اور اُسکا محاصل بھي زیادہ ملتا ھی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نہیں ھوسکتا یعني ایک آدمي کي لیاقت دوسرے آدمي کو نہیں ملتي اِسلیئے جب

تک اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ حاصل نہیں ہوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاہیئے یا منافع اُسکے خاص اُس جزء کو اُجرت پکارنا چاہیئے جو غیر سرمایہدار محنتي کي مقدار محنت اور تکلیف کا کافي معاوضہ ہوتا ہی اور جبکہ سرمایہ والے کي بڑي قدرتي استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل ہووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا ہی لیکن جس محاصل کي بابت گفتگو در پیش ہی وہ وہ ہی جو سرمایہ کے اِستعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولي سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اور بعد وضع اُس معمولي اُجرت کے جو اُسکي محنت کا معاوضہ ہوتا ہی اور نیز بعد منہائي غیر معمولي فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل ہوتا ہی ہاتھہ آتا ہی *

واضح ہو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح ہوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسي پائي گئیں جن میں سرمایہ والے کي محنت کا معاوضہ اُسکي اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں ہوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رہتي ہی جیسے ہنڈوي کي دوکان چنانچہ اِس پیشہ والے کا یہہ کام ہےکہ ہنڈي کي متي پوري ہونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ ادا کرتا ہی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ في صدي سالانہ کے ہنڈي کي بابت کاٹ لیتا ہی اور امن کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر ہوتا ہی تو شرح بٹے کي في صدي چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتي رہتي ہی اور کبھي اڑھائي روپیہ تک بھي گھٹ جاتي ہی بادي‌النظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبی کي بات اِسلیئے معلوم ہوتي ہی کہ جو کہوں اور محنت زاید کا معاوضہ تو در کنار رہا جو روپیہ اُسمیں پڑتا جاتا ہی اُس سے اِتنا بھي منافع حاصل نہیں ہوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل ہوسکتا ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ وہ پیشہ ایساہي ہی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں لگانا پڑے تو کوئي شخص اُسکو قبول نکریگا *

جس بڑے شہر میں تجارت جاري رہتي ہی تو وہاں کے سوداگروں کے پاس تھوڑي تھوڑي مدت کے واسطے بہت بہت سا روپیہ موجود رہتا

ھی چنانچہ اِنگلستان میں کوئي علاقہ بیع یا رھن ھوتا ھی جب تک اھل قانون کي معرفت تکمیل اُس معاملہ کي نہیں ھوتي تب تک رھن و قیمت کا روپیہ مہاجن کي کوٹھي میں جمع رھتا ھی اور وہ روپیہ کسي معاملہ دیرپا میں لگایا نہیں جاتا ھاں اِتنا ھوتا ھی کہ ایک ایک دن کي میعاد اور ایک ایک ھفتہ کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ اس روپئے کے بیکار پڑے رھنے سے نہایت قلیل سود پر قرض دینا بغایت عمدہ بات ھی حاصل یہہ کہ ھنڈوي والے کا یہہ کام ھوتا ھی کہ اُس روپیہ کو ھفتہ ھفتہ کي میعاد بلکہ کبھي کبھي روز روز کي میعاد پر سود معین کي شرح سے قرض لیتا ھے اور اُسي روپیہ کو ایک ایک یا دو دو یا تین تین مہینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا ھی مثلاً دو روپیہ فیصدي کے سود سے روپیہ لیا اور تین روپیہ کي شرح سے قرض دیا *

یہہ امر ظاھر ھے کہ اس اوکھے کام میں بہت سي معلومات اور نہایت ھوشیاري چاھیئے چنانچہ صراف مذکور کو یہہ لازم ھے کہ اکثر بڑے بڑے سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکھے تاکہ اُن لوگوں کے ھنڈي پرچہ کي سکار و لکھت کي قدر و منزلت سے آگاہ رھے اور دوام تحقیق و تفتیش سے معلومات اپني تازہ رکھے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے کے واسطے اتني ھوشیاري درکار ھے کہ روپیہ کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر ھوني چاھیئے کہ دوسروں کا روپیہ عین اقرار پر ادا کرے یہہ معلومات اور وہ فہم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وہ اُن معلومات کو کام میں لاتا ھی اُسکا غیر مادي یا ذاتي سرمایہ گني جاتي ھیں مگر باوجود اِسکے مادي سرمایہ کا بھي اُسکے پاس موجود ھونا ضروري ھے اور موجود ھونے سے یہہ غرض نہیں کہ وہ روپیہ اُس پیشہ میں لگاوے اِسلیئے کہ کوئي شخص ایسے کام میں روپیہ اپنا نہیں لگاتا بلکہ اس واسطے چاھیئے کہ لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رھی اور جو سود وہ صراف دیتا ھی وہ اتنا قہوڑا ھوتا ھے کہ اُسکي داد ستد کرنے میں کچھہ بھي جوکھوں ھووے تو کوئي شخص اُسکو روپیہ قرض نددیگا نظربریں صراف مذکور کے واسطے یہہ وثیقہ نہایت عمدہ ھے کہ اُسکي یہہ شہرت قایم رھے کہ وہ بڑا سرمایہ والا ھے تاکہ جب کبھي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل ناگھاني پڑے تو اپنے سرمایہ سے لوگونکا قرضہ ادا کرے اور اُسکو یہہ امر ضرور چاھیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانہ کو اپنے خرچ میں لاوے علاوہ اسکے جو ساکھہ اُسکي اس سرمایہ سے ہوتي ہی وہ علحدہ فائدہ ہی *

فرض کیا جاوے کہ ایک ہنڈي والے کا سرمایہ دس لاکھہ روپئے ہیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیہ سود پر قرض دے رکھے ہیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت ہوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت مندي کے مقدمہ میں حاصل ہی کہ ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکھہ روپیہ في صدي دو روپیہ سود پر لے سکتا ہی اور اُس روپیہ کو تین روپیہ في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا ہی اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس ہزار روپیہ سالانہ حاصل ہوگا تو یہہ روپہ اجرت ہی یا منافع ہی *

علی ہذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ والے کو دس روپیہ في صدي حاصل ہوسکتے ہیں تو ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمئیکا یا کلکتہ میں کسي کام میں لگا تاہی اور پندرہ بیس روپیہ في صدي حاصل کرتا ہے اگر سرمایہ والا اپنے پانچ لاکھہ روپیہ لیکر جزیرہ جمئیکا میں جاوے اور وہاں کي آب وہوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معاوضہ ملے کہ اُسکي آمدني پچاس ہزار روپیہ سالانہ سے زاید ہوکر پچہتر ہزار روپیہ کو پہونچے تو یہہ پچیس ہزار روپیہ زاید اُسکي اجرت ہیں یا منافع ہیں *

ہاں اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ منجملہ ان پچیس ہزار روپیہ زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسي بے سرمایہ والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاہیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ ہزار روپیہ في سال ہوسکتے ہیں باقي بیس ہزار روپیہ کو ہم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے ہیں جسکو پانچ لاکھہ روپیہ کا قابض پاسکتا ہی اور منافع بھي قرار دے سکتے ہیں جسکو وہ شخص پاسکتا ہی جو جزیرہ جمئیکا میں محنت کرنے پر راضي ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کي راے میں وہ روپیہ منافع میں داخل ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ شاید یہہ خیال ہوتا ہی کہ سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت يعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یہہ هی که منافع ایک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانه کے ذریعه سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سختي یا هوشیاري کے ساتهه منافع کو کچهه علاقه نهیں چنانچه مستعمل سرمایه کي مالیت پر منافه کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایه کی هوتي هی اگر دو کارخانه داروں کي نسبت یہہ فرض کیا جاوے که منجمله اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایه اور دوسرا تهتر هزار روپئے کا سرمایه ایک ایسي جگهه استعمال کرتا هی که وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایه کا معمولي منافع پڑتا هی تو پهلے شخص کو هزار روپیه سالانه اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیه سالانه منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکه ایکسان هوگي اور بهت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجهي جاتي هی اگرچه تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نهیں بلکه اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وه اجرت اُس سرمایه سے کوئي معین نسبت نهیں رکهتي جسکا وه اهتمام کرتا هے اگرچه سرمایه والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي یہہ امید اُسکو هوتي هی که منافع اُسکا مقدار سرمایه سے ایک حساب معین کے ساتهه مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو که همنے بڑے تامل کے بعد ترتیب مذکورهٔ بالا کو قرین مصلحت سمجهه کر قرار دیا یعني صرف محنت کے معاوضه کو اجرت کهنا چاهیئے اور جو مشقتیں که محنت سے تعلق رکهتي هیں وه مفهوم محنت میں داخل هیں مگر وه محاصل زاید جو محنتي اپنے سرمایه کے استعمال سے پاتا هی اجرت سے خارج هی اور وجوه اس ترتیب کي آدم اسمتهه صاحب نے انتخاب مذکورهٔ بالا میں کمال لیاقت سے تحریر فرمائي هیں *

اب ذکر اُس تمثیل کا پهر کیا جاتا هی جس میں یہہ فرض کیا گیا که سرمایه والا پانچ لاکهه روپئے لیکر جزیر جمئیکا میں گیا تو وهاں اُسکو

پچیس ہزار روپئے سالانہ کے حساب سے محاصل زاید حاصل ہوا یعنی یہہ امر ظاہر ہی کہ اگر کوئی دوسرا سرمایہ والا دس لاکھہ روپئے لیجاوے تو در صورت قیام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس ہزار روپئے زایہ اُسکو ہاتھہ اوینگے اور اس حصول کے واسطے یہہ امر ضروری نہیں کہ دوسرے شخص کو پہلے شخص کی نسبت زیادہ محنت پڑیگی بلکہ حقیقت میں کم محنت ہوگی اور یہہ انتظام بہتر معلوم ہوتا ہی کہ محض محنت کے معاوضہ کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضہ کا نام سود رکھا جاوے اور مجموعہ اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و محنت کا معاوضہ ہوتا ہی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور سے یہہ لازم آتا ہی کہ سرمایہ والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک وہ لوگ جو بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں پھنسے رہتے ہیں چنانچہ پہلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع ملتا ہی *

مگر معمولی اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں پیش آتی ہیں وہ ایسی بڑی ہوتی ہیں کہ اگرچہ تمام امور زیادہ تر صحیح ہو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا کافی عوض نہیں ہوتا نظر بریں ہم اُس تمام محاصل کو مفہوم منافع میں داخل کرتے ہین جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے اُن اتفاقی فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامی ہوئے اور وضع کرنے اُس کافی روپئے کے جو سرمایہ والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقہ سے ہاتھہ لگتا ہی حاصل ہوتا ہی مگر ایک باب میں آدم اسمتھہ صاحب سے مخالفت کرنی پڑتی ہی اسلیئے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب یہہ کہتے ہیں کہ کسی ملک کے رہنے والے جو مفید علم و لیاقت رکھتے ہیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کی دولت میں داخل ہیں اور وہ اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایہ کے ہوتے ہیں مگر جو محاصل اُس سرمایہ سے حاصل ہوتا ہی آدم اسمتھہ صاحب اُسکو عموماً اُجرت کہتے ہیں چنانچہ پہلی کتاب کے دسویں باب میں وہ لکھتے ہیں کہ سرمایہ کے مختلف استعمالوں سے جن معمولی شرحوں سے منافع حاصل ہوتی ہیں وہ مختلف محنتوں کی اُجرتوں کی شرحوں کی

بہ نسبت زیادہ قریب قریب ہوتي ہیں چنانچہ جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا ہی وہ دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بہت زیادہ ہی انتہی *

ہماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکہ حاصل سرمایہ اُنکي اصطلاح میں منافع کہلاوے منجملہ اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے ہیں نہایت جزء قلیل اُجرت کے نام سے نامزد ہو سکتا ہی اِسلیئے کہ منجملہ اُنکے جو پیشہ والا چالیس ہزار روپئے سالانہ کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا ہی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپئے في سال کافي ہو سکتي اور منجملہ اُنتالیس ہزار چھہ سو روپئے باقي کے تیس ہزار روپئے جو بڑي عمدہ لیاقت یا خوش قسمتي کا نتیجہ ہی بنام لگان قرار پاسکتے ہیں اور باقي اُس شخص کے سرمایہ کا نفع ہی اور اس سرمایہ میں وہ علم و عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست شامل ہیں جو اُسکو پہلے بہت سے خرچ و محنت کے ذریعہ سے حاصل ہوئي تھیں اور نیز وہ توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل ہی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تھا *

رائے مذکورہ بالا کے مطابق یہہ بات لازم آتي ہی کہ جب لوگوں کي حالت میں ترقي ہوگي تو وہ محاصل جو منافع ہوتا ہی اجرت سے بہت زیادہ ہوتا جاویگا اس لیئے کہ بلاشبہہ جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي ہوگي ہر شخص ایسي تعلیم پاویگا کہ اُس سے اُسکي قوت کاسبہ ترقي پاتي جاویگي چنانچہ جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے ہیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے ہوسکتے ہیں اور جس کام میں قواے نفساني کي ضرورت ہوتي ہی وہ کام حسب ترقي قواے مذکورہ کے جو صغر سني میں زیادہ معقول طور سے ہوگي نہایت عمدہ ہوا کریگا گاہ گاہ اسبات کي شکایت سني جاتي ہی کہ شہر لنڈن اور اُسکے قرب و جوار میں ایرلینڈ کے نا تربیت یافتہ لوگوں نے انگریزوں سے چھوٹے چھوٹے کام چھین لیئے ہیں مگر شکایت مذکورہ کے سنے سے ہمکو اسلیئے خوشي حاصل ہوتي ہی کہ یہہ امر اُس سے ظاہر

ہوتا ہی کہ انگریزوں کو ایسی پوری تعلیم ملتی ہی کہ وہ عمدہ کاموں کے لایق ہوتے ہیں اگر انگریز بھی ایرلینڈ والوں کی طرح جاہل رہتے تو جو انگریز آج کل دستکاری کے ذریعہ سے بیس روپئے فی ہفتہ کماتا ہی وہ پتھر توڑتا اور مٹی ڈھوتا اور فی یوم ایک روپیہ پاتا اور فی الحال انگریزوں کی شایستگی اور تربیت اُورونکی نسبت نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی مگر جہانتک شایستگی اور تربیت اسانی سے خیال میں آسکتی ہی یا جہاں تک امید اُسکی معقول طور سے ہوسکتی ہی وہاں تک نہیں پہونچی مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فہم و فراست کا سرمایہ مادی سرمایہ سے صرف علو مرتبہ میں بہت زاید نہیں بلکہ بار آوری میں بھی بہت زاید ہی چنانچہ تعداد اُن لوگوں کی جو صرف اُجرت پاتے ہیں کل باشندوں کی چوتھائی بھی نہیں اور اُن تھوڑے لوگوں کی اجرتوں کی بھی بہت سی مقدار اس سبب سے ملتی ہی کہ اشخاص تعلیم یافتہ کی لیاقت کے سرمایہ سے امداد اور ہدایت اُنکو پہونچتی ہے اور باوجودیکہ لفظ لگان کے معنی نہایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بھی لگان کے پانے والے چوتھائی سے بھی بہت تھوڑے ہیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کی مانند اُس علم پر خاص ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے قدرت کی بخششوں کا اہتمام اور اِستعمال کیا جاتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصہ منافع ہی اور منجملہ اس منافع کے مادی سرمایہ کا سود ایک تہائی بھی نہیں ہوتا اور باقی سب سرمایہ ذاتی یعنی تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہی *

کسی ملک کی دولت آب و ہوا اور زمین پر منحصر نہیں اِسلیئے کہ یہہ تمام اسباب عارضی ہیں اور نہ تحصیل کے مادی سرمایوں کے اجتماع پر موقوف ہی بلکہ اُسی مادی سرمایہ یعنی تعلیم کی مقدار وسعت پر موقوف ہی چنانچہ ایرلینڈ کی آب و ہوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کی آب و ہوا اور زمین اور موقع سے بہتر بتاتے ہیں اور فی الحقیقت ایرلینڈ کی آب و ہوا وغیرہ اِنگلستان کی آب و ہوا وغیرہ سے گھٹکر نہیں ہی آیرلینڈ میں بسبب کمی مادی سرمایہ کے لوگ افلاس کا ہونا قایم کرتے ہیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وہاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالی حصہ کے ستر ہزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بہت جلد اُس مادی

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر اِنگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ترنٹ کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ میں † کانات کي مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایہ کے نہونے سے مفلس ہونے کي اصلي وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کي تربیت نہیں ہوئي جب تک کہ اَیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ رہیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانوني تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتي ہیں بالکل بے اثر نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجہ بھي نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالي حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھي اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہي ہی کہ وہ ملک اب ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافي وافي نہیں رکھتے اسي باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي ہی اُسنے صرف ایکھي طریقہ سے بہت سي استعانت کي ہی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑي جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں ہی جسکي تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھي ہوئے ہوں وہ تمام نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرہون منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع تھا جو اس زمانہ میں بھي نہایت نا تربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تھي اور امر احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بھي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف ھی

ھم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل ھی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل ھوتا ھی یا وہ قیمت ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي ھی اور علاوہ اُسکے یوں بھي معني اُسکے بیان ھوسکتے ھیں کہ وہ وہ پیداوار زاید ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل ھووے یا وہ تعداد ھی جس سے کسي متبوضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ ھوجاتي ھی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور ھی کہ ایسي اراضیات مختلف‌التوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک ھي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹھہ کوارٹر اور علی‌ھذالقیاس پیداوار ھووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں ھوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي ھی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض ھونا ضروري ھی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل ھو زیادہ پیداوار ھوتي ھی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر ھیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت ھے حاصل کرتا ھی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار ھوتا تو اُسکو وہ آپ ھي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے ھیں اُس شخص سے حاصل کرتا ھی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا ھی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیش کوارٹر ھو جاتا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل ہونا ضروري هی اور علی‌هذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل ہووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي ہووے ایسا هي ہوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت هی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاهر هی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل ہوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید ہو جو عموماً هاتہہ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود ہو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع هوئي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ هوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایساهي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین هوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند هوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول هوتا هے اور نتیجہ یہہ نکالا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممدو معاون هی *

اگر اُن کو یہہ بات دریافت هوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماہر اور نہایت جفاکش ہوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطہ میں آباد ہونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھی اشنا نہوں باوجود بہت سی امدنی اور پیداوار کے محتاج ٹہریں گی تو اُس مسئلہ کو ہرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصلہ ذیل میں رکارڈو صاحب ایسی غلطی میں پڑے کہ وہ اس غلطی کے محض مخالف ہی چنانچہ وہ لکہتے ہیں کہ جسقدر اُن فائدوں کی بحث اپنے کانوں پڑتی ہی جو اور تمام بارآور ذریعوں کی نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل ہوتی ہیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کی ملتی ہی جسکو لگان کہتے ہیں اور کسی شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیا مگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور ہوتی ہی تو اُس سے لگان حاصل نہیں ہوتا اور جب کہ اُسکی قوتیں زایل ہوجاتی ہیں اور بہت سی محنت سے پیداوار کم پیدا ہوتی ہی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصہ کو بطور لگان الگ کیا جاتا ہی اور یہہ امر عجیب ہی کہ زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتی ذریعوں کی مقابلہ میں جنکی بدولت کارخانے چلتے ہیں ایک نقصان متصور ہوسکتا ہی زمین کی سبقت کا باعث سمجہتے ہیں اگر ہوا اور پانی اور بہاپ کی لچک اور خصوص ہوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف ہوتے اور ہر وصف افراط متوسط پر ہوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں ہوتے اور اُن وصفوں سے سلسلہ وار کام لیا جاتا تو زمین کی مانند اُنسے بھی لگان وصول ہوتا اور جسقدر کہ بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف اُستعمال میں آتے اسلیئے زیادہ ہوجاتا کہ جسقدر محنت ہوتی اُسقدر پیداوار نہوتی غرض کہ آدمی نہایت عرق ریزی سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتی تو زمین اپنی کم باراوری سے عزیز نوہتے *

پس وہ پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل ہوتی ہی اگر فائدہ سمجہی جاوے تو یہہ امر خواہش کے قابل ہی کہ جو کلیں ہرسال میں نئی طیار کیجاویں وہ پرانی کلوں کی نسبت کم مفید ہوں جس سے اُنکے بنائے ہوئے اسبابوں کی مالیت بلکہ تمام کلوں کے طیار کیئے

ہوئے اسبابوں کي مالیت بلاشبہہ زیادہ ہوجاویگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کلیں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل یہہ کہ قدرتي محنت کي قیمت بایں وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام دیتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کیجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنایتوں میں تنگي برتیگي اُسیقدر اپنے کام کي قیمت بڑھاویگي اور جہاں کہیں وہ بہت فیاضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استعانت مفت کرتي ہی انتہیٰ *

معلوم ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب یہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمین لگان پیدا کرنیکے قابل ہوتي ہی یعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہیئیں اُن سے زیادہ لوگوں کي معیشت پیدا کرے ایک ایسا فائدہ ہی کہ بدون اُسکے لگان متصور نہیں ہوسکتا جسقدر کسي معین ضلع کي آبادي میں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر اُس ضلع کي اراضي کي پیداوار زاید جو اُسکے بونے والوں کے انجام معیشت کے بعد باقي رہتي ہی ہمیشہ روز افزوں ترقي کي جانب مایل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي یہہ ہی کہ فن کاشتکاري اور سرمایہ کي ترقي سے زمین کي زرخیزي بڑہتي جاتي ہے یا یہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پیداوار کے کم ہونے سے غریب لوگ اُس قلیل پیداوار سے راضي ہوجاتے ہیں یا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ایک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ یہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان میں ایسے دس لاکہہ ایکڑ موجود ہیں کہ اوسط محنت کے ذریعہ سے چالیس بشل اناج کے في ایکڑ پیدا ہوسکتے ہیں اور یہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک میں ایسے دس لاکہہ ایکڑوں سے کوئي ایکڑ زیادہ نہیں اور ایسي ہي یہہ بات کہ جو کچہہ ایک کاشتکار اپني محنت سے پیدا کرتا ہی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بہت زیادہ ہو کہ ایک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہو بہلائي گني جاتي ہی اور یہہ امر کہ تمام زرخیز زمینوں کي وسعت اور سرمایوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ایسي کافي وافي نہیں کہ جو کچہہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے خویش و اقارب کے فائدوں میں بواسطہ یا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي ھے لگان پیدا کرنے کے واسطے بھلائي اور برائي دونوں کا ھونا ضروري و لابدي ھی چنانچہ بھلائي کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا ھی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا ھی *

معلوم ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجہہ کیا مگر برائی کے نہ بڑھنے بلکہ اُسکے کم ھو جانے پر بھي لگان بڑہ سکتا ھی جیسے کہ اگر کوئي مالک جائداد اپني خواھش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کي نسبت بہت سا بڑھائے تو کیا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت ھوگي بلکہ یہہ بات کہي جاوے گي کہ باعث اُسکا یہہ نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور ھی اور یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ اگر ھم تمام ملک کي زمینوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادي کي صورت وھي باقي رھی تو لگان بہت کم ھو جاویگا اور اُن تھوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر ھوتي ھی باقي سب لوگ ترقي پاوینگے ھاں اگر ھماري آبادي بھي تگني ھو جاوے تو لگان بہت بڑہ جاویگا اور زمینداروں کي حالت درست ھو جاویگي اور کوئي گروہ خراب نہوگا بلکہ حقیقت میں اور گروھوں کي حالت بھي ترقي پاویگي اسلیئے کہ کثرت آبادي سے محنت کي تقسیم زیادہ ھوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان ھو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چیزیں ارزاں ھو جاویں گي اور ترقي پاوینگي اور اگر آبادي تگنے ھونے کي جگہہ دوگني ھو جاوے تو ملک کي حالت اور بھي عمدہ ھو جاویگي اگرچہ لگان کي ترقي اُس قدر نہوگي جو آبادي کے تگنے ھو جانے پر ھوتي مگر پھر بھي بہت ھوگي علاوہ اُسکے کچي پیداوار اور کارخانوں کي چیزیں پہلے زمانہ کي نسبت کمال افراط سے ھونگي واضح ھو کہ جو کچھہ بیان کیا گیا وھي ایک سو تیس برس گذشتہ میں بلاد انگلستان میں واقع ھوا چنانچہ اٹھارویں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قریب قریب اور زمین کي پیداوار سہ چند بلکہ چار چند ھوگئي اور لگان ان دونوں چیزوں سے بھي زیادہ بڑھا مگر ترقي لگان کے ساتھہ اُجرت کي بھي باستثناء شراب وغیرہ چند چیزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتي ھیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے ھیں ترقي ھوئي چنانچہ محصلتي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زیادہ اناج پاتے ہیں اور منجملہ کارخانوں کي چیزوں کے نہایت مفید مفید چیزوں میں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زیادہ حاصل کرسکتے ہیں کیا اب یہہ انصاف سے کہا جا سکتا ہی کہ لگانوں کي ترقي کا یہہ سبب ہوا کہ قدرت نے کام کم دیا اور امداد قدرت کي قیمت اِسلیئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنایتوں میں زیادہ دست کش ہوئي ہاں یہہ بات راست ہی کہ اگر پیداوار زمین کي قیمت تگني ہونے کي جگہہ سو گني ہوجاتي تو لگان نہ بڑھتا اور یہہ بات بھي ایسي ہي راست ہی کہ اگر تگني ہونیکي جگہہ وہ پیداوار اپني حالت پر قایم ہوتي تو بھي لگان نہ بڑھتا حاصل یہہ کہ قدرت کي محنت کي قیمت وصول ہونے کے لیئے جو شرط ضروري ہی وہ بتول وکارڈو صاحب کے یہہ نہیں کہ امداد اسکي تھوڑي ہو بلکہ یہہ ہے کہ امداد اُسکي بیحد و حساب نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذریعہ سے لگان حاصل نہیں ہوتا بلکہ قدرت کے ذریعہ سے ہاتھہ آتا ہی تو اُسکي تعداد لگان لینیوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصر نہیں زمین یا اور کسي قدرتي ذریعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دینے پر لوگ راضي ہوتے ہیں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا ہی جو اُنپس کے حرص و حسد سے اُسکے دینے پر مجبور ہوتے ہیں اور اِسلیئے کہ لگان خالص نفع ہی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا ہی جو پیش کیجاتي ہی اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصر ہی جو لگان کو ادا کرتے ہیں مقبوضہ قدرتي ذریعوں کي خدمات کي قیمت وہ شخص ادا کرتا ہی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاہتا ہی اِسلیئے کہ لینے دینے والے دونوں آدمي اِسبات سے واقف ہوتے ہیں کہ اگر ایک آدمي ٹھیکہ پر نہ لیگا تو دوسرا آدمي لے لیگا اور اسي وجہہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نہیں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہیں چنانچہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ ہو سکتا ہی بلکہ اُس مقدار پر منحصر ہی کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض بعض ذریعوں کو خاص خاص قوت پیداوار عنایت کي اور اُن ذریعوں کي اُس تعداد پر منحصر ہی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ میں ہو جو اُن ذریعوں کے لگان لینے کے قابلیت رکھتے

ھیں اور اُسپر راضي ھیں نیویارک کے پاس ہونس کي زھین اب تس ھزار روپئے في ایکڑ بکتي ھی جو صدي گذشتہ میں دو روپیہ دو آنہ چار پائي في ایکڑ بکتي تھي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بیشي کے سببوں کا بیان

واضح ھو کہ اُجرتیں اور منافعے اکثر باتوں میں لگان سے مختلف ھیں چنانچہ وہ دونوں نہایت کم اور نہایت زیادہ ھو سکتے ھیں اور نہایت کم اِس سبب سے ھوتے ھیں کہ ھر ایک اُنمیں سے ایک تردد اور جانکاھي کا نتیجہ ھوتا ھی بیان اسبات کا نہایت دشوار ھی کہ منافع کا ادنی سے ادنی درجہ کیا ھی مگر یہہ امر صاف واضح ھي کہ ھر سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے استعمال غیربارآور اور اُسکے حظ بالفعل میں اُٹھانے سے بچنے کے عوض میں ایسے معاوضہ کا مستحق ھوتا ھی کہ وہ اسقدر قلیل سے کچھہ زیادہ ھووے جو نہایت کم سے کم قیاس میں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا ادنی درجہ ھمیشہ کے لیئے وہ تعداد قایم ھوسکتي ھی جو محنتي لوگوں کي اوقات گذاري کے قابل ضرور ھووے اور اِسلیئے کہ نرخ اُجرت کا بہت کچھہ مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمایہ پر منحصر ھی تو بڑي بڑي اُجرتیں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ ھي پیدا کرلیتے ھیں چنانچہ بڑي بڑي اُجرتیں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں کے باعث ھوتي ھی اور بڑے بڑے منافع سرمایہ کي ترقیوں سے آپ سے آپ گھٹ جاتے ھیں اِس کتاب کے کسي اگلے حصہ میں واضح ھوگا کہ اگر تعداد اُس سرمایہ کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے میں صرف کیا جاتا ھی ترقي کرتي ھی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رھتي ھی تو منافع کم ھو جاتا ھی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑھتي ھی اور سرمایہ کي تعداد اور قیمت کي پیداواري ویسي ھي قایم رھتي ھی تو اُجرتیں گم ھو جاتي ھیں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑہ جاتي ھیں تو دونوں کم ھونے پر مائل ھوتي ھیں اِسلیئے کہ وہ دونوں پہلے زمانہ کي نسبت اُن قدرتي ذریعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکھینگے جنکي خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور ھوتي ھی اگرچہ اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلیٰ درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسي ملک میں فیصدي پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاري نہیں رہا اور کہیں ایسي شرح سے اُجرت جاري نہیں رہي جس سے محنتي کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کي پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دي ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصان و فائدے ایک ہي مقام پر یا تو بالکل مساوي ہوتي ہیں یا برابري پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جیسکہ اگر کوئي پیشہ کسي مقام میں باقي پیشوں کي نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمي ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیٹھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقي پیشوں کے فائدوں کي برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتي ہی جہاں کاروبار قدرتي قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسي آزادي ہوتي ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھي تبدیل اُسکي چاہے تو اُسکو بدل بھي سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کي طبیعت مفید پیشہ کي جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتي ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکي یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھي واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمي کي یہہ خواہش طبعي کہ اپني عقل اور جسمي قوتوں اور پوري استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمي ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو امادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتي ہی چنانچہ مطالب تجارت کي نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پروس ہی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور یورپول کي تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کي بدولت لندن اور کلکتہ کي تجارتوں کے فائدے مساوي ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معارضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاہي کي آدھي مشقتوں سے بھي کم اُٹھاني پڑتي ھیں اور تنخواہ اُسکي سپاہي کي تنخواہ سے سوگني ھوتي ھی اور ایسے ھي وکیل لاکھہ ڈیڑ لاکھہ روپیہ سال کماتے ھیں اور نقل نویس ھزار محنت اور دشواري سے ھزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے ھیں اور ھم دیکھتے ھیں کہ سرکاري خزانچي کے بلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا ھی کہ سرکاري کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکاندار في سیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجھتا ھی کہ معقول کمائي نہیں ھوئي اور جب کہ ھم دیکھتے ھیں کہ لندن کا ساھوکار في سیکڑہ سات روپیہ پر راضي ھی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا ھی پندرہ روپیہ سیکڑہ چاھتا ھی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ھووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کي شرح اوسط کیا ھوتي ھے

واضح ھو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسیقدر اصلي ھیں اور کسیقدر ظاھري ھیں اصلي اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر ھی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر ھوتا ھی مثلاً منافع کي شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کي تاثیر منافع کي شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کي سختي ھی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض ھوتے ھیں اور کسیقدر وہ دشواري ھی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل ھونے میں پیش اتي ھی اور یہہ ایک ایسي دشواري ھی کہ وہ کچھہ قدرتي ھرج مرج اور کچھہ انسانوں کي عادات و قواعد سے پیدا ھوتي ھی اور یہہ بات یاد رھے کہ بیان ان سببوں کے اثر کا جو ایک ھي ملک میں محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کي

اوسط شرحوں پر موثر ہوتا ہی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یہہ بات فرض و تسلیم کرکے کہ اجرت اور منافع کي فلاں فلاں اوسط شرح ہی اُن سببوں کي توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعہ سے اوسط شرحیں قایم ہوتي ہیں یعني اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یہہ بات طے ہوتي ہی کہ وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کي اوسط شرح کیا ہوتي ہی ہم پہلے بیان کرچکے کہ اس علم میں اصول مختلفہ کا آپس میں منحصر ہونا منجملہ مشکلات اس علم کے ایک بڑي مشکل ہی اور یہہ اصول مختلفہ کا اپسمیں منحصر ہونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا ہی کہ شافي بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقہ رکھتے ہیں بدون اسکے ممکن نہیں کہ جو سبب منافع سے متعلق ہیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی‌الامکان ہم اُنکو مخلوط نہونے دینگے اور واضح ہو کہ اجرت کے مقدمہ سے بحث اس لیئے شروع کرتے ہیں کہ وہ مضمون بہت کچھہ علیحدہ بیان ہو سکنے کے قابل ہی *

بیان اسبات کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گراں اور ارزاں استعمال کیئے جاتے ہیں تو اُنکے کیا معنے سمجھے جاتے ہیں

ہم بیان کرچکے کہ اجرت وہ معاوضہ ہی جو محنتي آدمي کو جسماني اور نفساني استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل ہوتا ہی معاوضہ مذکورہ کي کم و بیشي کي حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کہا جاتا ہی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمي و بیشي اندازہ کیجاتي ہی پس گراں اور ارزاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں میں کیا جاتا ہے *

اول یہہ کہ اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپئے کے کہا جاتا ہی جو مزدور ایک وقت معین میں کماتا ہے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نہیں کیا جاتا جو اُس روپیہ سے خریدہ کیجاتي ہیں چنانچہ جب ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ بلاد انگلستان میں

هنري هفتم کی عہد سلطنت سے اجرت زیادہ هوگئي تو یهي مناسبت مراد هوتي هی اسلیئے که مزدور لوگ آج کل بارہ آنه سے ایک روپیه تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانه میں تین آنه في یوم کماتے تھے *

دوسرے یهه که اجرتوں کي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں کي مقدار اور قسم کے هوتي هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیه پر وهاں نظر نهیں هوتي چنانچه جب یهه کهتی هیں که انگلستان میں هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یهي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی که جب مزدور في یوم گیهوں کے دو پک † کماتا تها اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے یهه که گرانی اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصه کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هی اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نهیں هوتي *

پهلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وه هیں جسکو آدم اسمتهه صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وه هیں جنکو رکارڈو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیروؤں نے بهي وهي رائج رکهے مگر همارے نزدیک یهه معنی نهایت برے هیں اور رکارڈو صاحب کي اُن انوکهي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنهوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچه یهه معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نهایت علاقه رکهتی هیں هماري توجهه کو روک رکهتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکه اسبات کے دریافت کے لیئے که مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے یهه تحقیق کرنے کے که اُسکو بري اجرت ملتي هی یا اچهي یا اُسکي پرورش اچهي هوتي هی یا بري یهه دریافت کرنا پڑتا هی که جو کچهه وه طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصه اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشته کے درمیان میں بهت سے هاتهه کے بنے والے دو هفته کي محنت سے ایک تانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایه والے نے چار روپیه دو آنه آٹهه پائي کو فروخت

---

† ایک پک چار بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانه کا هے جو ۲۱۵٫۴۲ مکعب انچهه کا هوتا هی جس میں آٹهه گالن گیهوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آٹهه پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کیا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوٹیلہ والا اپنے نوکروں کو بیس روپیہ فی ہفتہ دیتا ہی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ لیتا ہی جو اُسکے نوکروں کی خدمتیں خرید کرتے ہیں مگر رکارڈو صاحب کے معنوں کے موافق جولاہی کی اجرت جو فی ہفتہ دو روپیہ ایک آنہ ہوتے ہیں کوٹلہ والے کے نوکروں کی اجرت سے جو فی ہفتہ بیس روپیہ ہیں بہت زیادہ ہوئی اسلیئے کہ وہ جولاہا فیصدی محنت کی قیمت سے ننانوے حصہ اور کوٹلہ والے کے نوکر فیصدی کے حساب سے اسی حصہ پاتے ہیں *

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بھی ہوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے ہیں نہایت خفیف ہونے کی جگہہ بڑے بھاری ہوتے تو بھی وہ معنی اسلیئے ہشوار ہوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضموں کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن ہی کہ مروج اصطلاحوں کے ہم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبھی نہ کبھی اصلی معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ رکارڈو صاحب یہہ فرماتے ہیں کہ باستثناء ترقی اجرت کے کوئی شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتی اور جس شی سے محنت کی اجرت کو ترقی ہوتی ہی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتی ہی اور گراں اجرت اُن لوگوں کی اصلی منفعت میں سے کچھہ نہ کچھہ کم کرتی ہی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے ہیں اور اسی سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث ہوتی ہی اور جسقدر کہ محنت کی اجرت کم ہوتی جاتی ہے اُسیقدر منا فعوں کو ترقی ہوتی جاتی ہی تو مراد اُن کی گراں اجرت سے بڑی تعداد نہیں بلکہ بڑی مناسبت ہی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے ہیں جو گرانی اجرت سے آبادی کو نصیب ہوتی ہی تو گراں اجرت سے مراد اُنکی بڑی تعداد ہی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نے گراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجھہ لیا کہ رکارڈو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکھی اور مراد اُنکی مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ رکارڈو صاحب کی بڑی کتاب کے مشتہر ہونے سے لوگوں میں یہہ بات پھیل گئی کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں ہوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم ہوجاتا ہی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا ہی مگر یہہ واضح رہے کہ ایک اصلی مثال کے ذریعہ سے اگر اس راے کے امتحان پر کچھہ بھی کوشش کی جاوے تو اُسکی بیہودگی

واضح ہوجاوے گي معمولي قياس يہہ ہی کہ سرمايہ والا اپنے مزدوروں کي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا ہی اور جس جنس کو مزدور اُسکے پيدا کرتے ہيں اُسکے مول کا دسواں حصہ وضع لگان کے بعد حاصل کرتا ہی مگر ہم اسطرف مائل ہيں کہ بلاد انگلستان ميں منافع کي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيکا اوسط زمانہ اُس سے تھوڑا ہی مقام مينچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں کے يہہ عام راے دريافت ہوئي کہ کارخانہ والا ايک سال اپنے سرمايہ کو بحساب اوسط دو دفعہ پلٹتا ہی اور ہر دفعہ ميں پانچ روپيہ فيصدي کے حساب سے منافع حاصل کرتا ہی اور دوکاندار ايکسال ميں اپنے سرمايہ کو بحساب اوسط چار بار پلٹتا ہی اور ہر بار مين ساڑے تين روپيہ فيصدي منافع کماتا ہی اور ان باتوں کي روسے محنتي کا حصہ معمولي تخمينہ کي نسبت بلاشبہہ زيادہ ہوگا مگر ہم اس معمولي تخمينہ کو صحيح سمجھتے ہيں اور يہہ تسليم کرتے ہيں کہ وضع لگان کے بعد مزدور آدمي اُس جنس کي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا ہی جسکو وہ اپني محنت سے پيدا کرتا ہی ان صورتوں ميں اجرت کي تعداد ميں في هفتہہ ايک دسويں حصہ کے بڑہ جانے يعنے دس کے گيارہ ہوجانے سے تمام منافع بايں شرط کہ وہ سرمايہ والے کے حصہ ميں سے وضع کيا جاوے بالکل باقي نہيں رہيگا اور اگر پھر اُجرت کے ايک پانچويں حصہ کي ترقي يعني في هفتہہ دس کے بارہ ہوجاويں تو سرمايہ والے کو اتنا نقصان پہنچيگا کہ وہ اُسکے پہلے منافعوں کي تعداد کي برابر ہوگا اور اجرت کے ايک دسواں حصہ کم ہوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصہ کم ہوجانے سے تگنا ہوجاويگا ہم سب جانتے ہيں کہ اجرت کي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصہ بلکہ اس سے زيادہ کي تبديلياں اکثر ہوتي رہتي ہيں مگر باوصف اسکے کوئي شخص ايسا نہيں کہ يہہ بات اُسنے سني ہو کہ منافع پر مذکورہ بالا تاثير اُنکي ہوئي ہو *

مگر تسپر بھي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئلہ کو تسليم کيا چنانچہہ اُس † کميٹي نے جو کاريگروں اور کلوں کي تحقيقات کے ليئے

† يہہ انتخاب اُس کميٹي کي پہلي رپورٹ کا ہی جو اُسنے پارليمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۴ ع ميں بھيجي *

مقرر ہوئي تھي فرانسس پلیس صاحب سے یہہ بات دریافت کي کہ ترقي اجرت کے باعث سے کیا کارخانہدار اپنے اسبابوں کي قیمتیں نہیں بڑھاتے صاحب ممدوح نے یہہ جواب ارشاد کیا کہ مجکو یقین واثق ہی کہ علم انتظام کا کوئي مسئلہ اس مسئلہ سے زیادہ مسلم نہیں یعني جو کچھہ اجرتوں میں زیادتي ہوتي ہی وہ منافعوں سے لیجاتي ہے انتہی *

پلیس صاحب نے استعمال اس مسئلہ کا کیا ایسے وقت میں کیا کہ اُنکے مزدوروں نے عام مصیبت میں زیادہ اجرت طلب کي اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کمیٹي نے بھی اس مسئلہ کو ایسا ہي سمجھا اور اس لیئے کہ یہہ متدمہ بڑے پایہ کا ہی تو ہم اس کمیٹي کي دوسري رپورٹ سے جو اُسنے پارلیمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ ع میں بھیجي کچھہ خلاصہ نقل کرتے ہیں بیان اُسکا یہہ ہے *

کہ جن مشہور شخصوں نے پچاس برس گذشتہ میں اُن اصولوں کو ایک علم بنایا جو تجارت اور محنت کے کاموں سے علاقہ رکھتے ہیں وہ لوگ اسبات کو واقعات و دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ ارزاں اجرت کي تاثیر سے اُس جنس کي قیمت میں کمي نہیں ہوتي جسپر استعمال اُس اُجرت کا ہوا بلکہ جہاں کہیں اُجرت ارزاں ہوتي ہی وہاں منافعوں کا نرخ اوسط بڑہ جاتا ہی رکارڈو صاحب کي مشہور کتاب کا جو اصول اِنتظام پر مشتمل ہی ایک بڑا حصہ اسي اصل کے شرح و بیان سے معمور ہی اور مکلک صاحب اپني گواہي مفصلہ ذیل میں جسپر پارلیمنٹ کي خاص توجہہ درکار ہی توضیح اس اصل محکم کي کمال لیاقت سے کرتے ہیں *

مکلک صاحب سے یہہ سوال ہوا (سوال) کہ جنسونکي قیمتوں پر اُجرتوں کي کمي بیشي کا جو اثر ہوتا ہے اُسپر آپ نے بھي توجہہ فرمائي یا نہیں (جواب) ہاں میں نے توجہہ کي ہی (سوال) آپ کي راے میں یہہ بات درست ہی کہ جب اجرتیں بڑہ جاتي ہیں تو اُنکے موافق جنسوں کي قیمت بھي بڑہ جاتي ہی (جواب) میں یہہ خیال نہیں کرتا کہ اجرتوں کے بڑہ جانے سے جنسوں کي قیمت پر کسي طرح کا اثر ہوتا ہی اور بالفرض اگر ہوتا بھي ہی تو بہت خفیف ہوتا ہی (سوال) فرض کیا جاوے کہ ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت اجرتیں قلیل ہیں پھر

کیا آپ کي راے یہہ ھی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوٹھاوینگے (جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوٹھاوینگے بلکہ میري راے یہہ ھی کہ جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم ھوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف ھوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ ھاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدورونکو تھوڑي مزدوري پر بہم پہنچاتا ھی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت، تمام اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب ھوتي ھی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تھوڑي مزدوري پر لگاتا ھی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر ھوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل ھوگا مگر یہہ امر ھرگز نہوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں ارزاني اجرت کے باعث سے جو ھرمحنت کے کام میں واقع ھوتي ھی بڑي شرح سے منافع ھاتھہ آتا ھے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے ھیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ ھی کہ اگر یہہ بات درست ھی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ ھی تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر ھوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تھوڑے ھونگے مگر دونوں جگہہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نہوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے ھیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نہیں آتي تو پھر وہ کیا چیز ھی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي ھی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي ھی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي ھی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں پہنچي جاویں تو باوجود اِسکے بھي آپ کي یہہ راے ھی کہ انگلستان کو

وهي فائدے هانهه آوين جو في الحال حاصل هوتے هيں (جواب)
هاں وهي فائدے حاصل رهيں گي اس ليئے كه كلوں كے جانے سے انگلستان
كي اجرتيں كم نهوں گي اور فرانس كي اجرتيں زيادہ نهوجاويں گي اور
نظر بريں همكو وهي فائدے حاصل رهيں گے جو آج كل همكو حاصل هيں
(سوال) كميٹي سے آپ بيان كريں كه كس وجهه سے آپ كي يهه راے
مقرر هوئي كه جب فرانسيسي كارخانه دار كو انگريزي كارخانه دار كي
نسبت بهت منافع حاصل هوتے هيں تو فرانسيسي كارخانه دار انگريزي
كارخانه دار كي نسبت مال اپنا كم قيمت پر كيوں فروخت نكريگا (جواب)
وجهه اُسكي يهه هى كه اگر وه شخص انگريزوں كي نسبت اسباب اپنا
ارزاں فروخت كرے تو صرف اسطرح يهه بات قبول كرسكتا هى كه جس
طرح اور فرانسيسي سرمايه والے اپنے سرمايوں پر فائدہ اوتهاتے هيں وه
شخص كارخانه دار اُنكي نسبت اپنے سرمايه پر كم فائدہ لينے پر راضي هووے
يهه بات سمجهه سے خارج هى كه عام فهم آدمي اس قاعدہ پر عمل كرے
كه وه اپنے بهائي بندوں كي نسبت كم نرخ پر فروخت كرے (سوال)
كيا آپكے بيان سے كميٹي يهه بات سمجهے كه فرانسيسي كارخانه دار اگرچه
انگريزي كارخانه دار كي نسبت اپنے مزدوروں كو آدهي اجرت ديتا هى
مگر جو كه وه اجرت فرانسيسي اور كارخانه داروں كي اجرت كي برابر
هى جس سے منافع اُسكا عام فرانسيسي كارخانه داروں كے فائدوں كي
برابر هے تو اس سبب سے وه كارخانه دار اسبات پر راضي نهوگا كه انگريزي
سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت كرنے سے اپنے منافع كي شرح فرانس كے
اوسط منافع كي شرح سے كم كرے (جواب) ميري غرض ٹهيك ٹهيك
يهي هى اور حقيقت يهه هى كه اسميں كچهه شك شبهه نهيں
اور كسي طرح كا فرق و تفاوت نهيں غرض كه فرانسيسي كارخانه دار
انگريزي كارخانه دار كي نسبت اسباب اپنا جب تك سستا نه
بيچے گا كه وه باقي فرانسيسي كارخانه داروں سے كم منافع لينا قبول
نكرے اور يهه بات اُن حالات سے ثابت كرسكتا هوں جو انگلستان
ميں روز روز واقع هوتے هيں اسليئے كه كسي زرخيز زمين كا كوئي
مالك ايسا نه هوگا كه وه اپني پيداوار كو فروخت كرڈالنے كے ليئے متلم
مارك لين ميں اُس كو اُس نرخ رايج سے كم پر فروخت كرے جس نرخ

موجود سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا ہی (سوال) اگر فرانسیسي کارخانہ دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نہوگا (جواب) ہاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت ہووے مگر جسقدر زیادہ فروخت ہوگا اُسیقدر نقصاں زیادہ ہوگا انتہیٰ *

واضح ہو کہ نقل اس عبارت کي ہمنے اس نظر سے نہیں کي کہ مکلک صاحب کي راے ظاہر ہووے بلکہ اس نظر سے کي ہی کہ کمیٹي کي راے واضح ہو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکہ مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي ہی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کي گواہي کے ملاحظہ سے واضح ہوا ہوگا مگر معلوم ایسا ہوتا ہی کہ کمیٹي نے یہہ سمجھا کہ مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي ہی *

براقورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روز مرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب ہی جو اُنگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي ہی چنانچہ براقورے صاحب سے کمیٹي نے پوچھا (سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانہداروں کو انگریزي کارخانہداروں کي نسبت بڑا فائدہ ہوتا ہی (جواب) میري سمجھہ میں یہہ بات آتي ہی کہ جب فرانسیسي کارخانہدار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنہ اور انگریزي کارخانہدار اُسکو چار آنہ مزدوري دیتے ہیں تو یہہ امر بخوبي ظاہر ہی کہ دو آنہ في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو ہوتا ہی (سوال) کیا آپکي یہہ مراد ہی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) ہاں في پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے ہیں (سوال) کیا مراد آپکي یہہ ہی کہ اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُس شي کا جسپر وہ اجرت خرچ ہوتي ہی گراں یا ارزاں ہوگا (جواب) ہاں میں یہي سمجھتا ہوں کہ لاگت کي مناسبت سے اُس شي کي قیمت کم و بیش ہوگي چنانچہ اگر لاگت زیادہ ہوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم ہوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقویر کي رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے ہیں کہ ارزانی اجرت سے اُنکو فائدہ ہوگا کیا حاصل اُسکا یہی ہے کہ ارزانی اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپنی جنس کو اُس حال کی نسبت ارزاں بیچینگے کہ وہ گراں اجرت دینے پر فروخت کرتے (جواب) ہاں اصل یہہ ہی کہ لاگت میں محنت مقدم جزو ہوتا ہی (سوال) کیا آپ یہہ سمجھے ہیں کہ اگر زیادہ لاگت کی مناسبت پر قیمت نبڑھے تو بیچنے والے کا نقصان ہوتا ہی (جواب) ہاں میں یہی سمجھتا ہوں (سوال) اگر قیمت زیادہ نہوگی تو کیا مالک کا منافع کم ہوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم ہو جاوے گا اور کمی اُسکی مالک کو ضرور فاحش ہی (سوال) † کیا فرانسیسی لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کی تبدیلی سے ہوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور ہوگا تو بلاشبہہ وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نہیں ہوسکتا کہ آخرکار یک قلم معدوم ہو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آسانی سے تصور کرتا ہوں انتہی *

بلحاظ اسی گواہی کے مکلک صاحب کا اظہار لیا تھا جسکا اغاز اسطرح پر ہوا تھا (سوال) جو گواہی کہ اس کمیٹی کے روبرو دی گئی اُسکو آپ نے ملاحظہ کیا یا نہیں (جواب) ہاں کچھہ تھوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وہ حصہ پڑھا جسمیں براڈورے صاحب یہہ فرماتے ہیں کہ فرانسیسی کارخانہدار ارزانی اجرت کے باعث سے انگریزی کارخانہداروں

---

† یہہ سوال اوپر کے سوالوں کے سلسلہ سے علحدہ معلوم ہوتا ہی براڈورے صاحب کی معقول اور صاف گواہی کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یہہ کہا جا سکتا ہی کہ وہ ہرگز اس عام غلطی میں نہیں پڑے کہ اجرتوں کا گراں ہونا ایک ملک کے حق میں نقصان کا باعث ہوتا ہی کیونکہ اُنہوں نے یہہ بات تسلیم کرکے اپنی تقریر شروع کی کہ انگریزی کلوں اور انگریزی مہتممون کی مدد سے فرانسیسی کاتنے والون کی محنت ایسی ہی بارآور ہوسکتی ہے جیسیکہ انگریزی کاتنے والوں کی اس صورت میں اگر اُنکی اجرتیں انگریزوں کی اجرتوں سے نصف رہیں تو براڈوری صاحب نے خیال کیا کہ فرانسیسی کارخانہ دار انگریزی کارخانہ دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسبات کے اگرچہ غالباً اسکا ہونا دشوار ہی براڈوری صاحب کی رائے نہایت صحیح اور درست ہی لیکن سوالون کی طرز سے معلوم ہوتا ہی کہ کمیٹی نے اس رائے کو پسند نہیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے ہیں (جواب) ہاں میںنے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو اُن اجرت کی شرح کی کمی پیشی کا جنسوں کی قیمت پر ہوتا ہی اُسپر بھی آپ نے توجہہ فرمائی تو وہ جواب اُنہوں نے عنایت کیا جو اُنکی گواہی مذکورہ بالا میں مذکور ہوا *

واضح ہو کہ بعد اس چھان بین کے اگر کمیٹی نے مسٹر صاحب کی مراد ارزانی اور گرانی اجرت سے تعداد کی قلت و کثرت نسمجھی بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکی مناسبت تصور کی تو اُنکی اور براتور صاحب کی گواہی میں کوئی بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکی تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ ہی کہ یہہ تمام انتشار اسبات سے پیدا ہوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معنی مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشانی پیدا نہوتی *

ہاں یہہ دو معنی گراں اور ارزاں اجرت کے یعنی ایک یہہ معنے جو روپئے کی نسبت سے لیئے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کی مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے ہیں جو مزدور کو اجرت کی حیثیت سے دیجاتی ہی نہایت عمدہ ہیں اور اُنمیں کسیطرح کی دقت نہیں مگر شرط اُسکی یہہ ہی کہ ہم ایک ہی وقت اور ایک ہی مقام کی اجرت کی شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک ہی بات مراد ہوتی ہی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سی اجرت پاتا ہی تو یہہ امر ضرور ہی کہ وہ بہت سی جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معنی مستفاد ہوتے ہیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے ہیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کی تعداد میں واقع ہوئے کوئی بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں ہوتی کہ اُن وقتوں میں سونے چاندی کی کثرت تھی یا قلت تھی اور یہہ ایسی باتیں ہیں کہ بہتسی کار آمدنی نہیں ہاں ایک زمانہ

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کی تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے زیادہ مفید ہوتا ہی کہ اُن اختلافوں کی معلومیت سے مختلف ملکوں کی محنتوں کی مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول و رائج ہوتی ہیں بخوبی دریافت ہو جاتی ہیں مگر باوجود اسکے ایسے اختلافوں کے معلوم ہونے سے بھی ایسے مراتب حاصل نہیں ہوتے جنکی رو سے کسی ملک کے محنتی لوگوں کی مستقل حالت دریافت ہوسکے اور اُن اختلافوں سے وہ ادھوری باتیں حاصل ہوتی ہیں جنکے ذریعہ سے دو ملکوں کے محنتی لوگوں کی حالت کا مقابلہ بخوبی نہیں ہوسکتا جن باتوں کے ذریعہ سے کسی وقت اور مقام کے محنتیوں کی حالت اصلی یا اُنکی باہم نسبت رکھنے والی حالت مختلف زمانوں یا مختلف مکانوں کی ٹھیک ٹھیک دریافت کرسکتے ہیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم کی جنسیں ہیں جو محنتیوں کو بوجھہ اجرت ملتی ہیں یا اُس قدر اور اُس قسم کی جنسیں جو اُس روپیہ سے خرید ہوسکتے ہوں جو روپیہ اُنکو اجرت میں ملے اور جو کہ تقریر آیندہ کا متدم مقصود محنتی کی اصلی یا اضافی حالت کا دریافت کرنا ہی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے روپیہ مراد نہوگا بلکہ وہ جنسیں مراد ہونگی جو محنتی کو حاصل ہوتی ہیں اور جسقدر کہ اُن جنسوں کی مقدار میں کمی یا بیشی یا اُنکی قسموں میں ترقی و تنزل ہوگا اُس سے صاف اجرت کی کمی بیشی سمجھی جاویگی *

یہہ بات واضح ہی کہ محنتی کی حالت اس روپیہ پر منحصر نہیں ہوتی جو اُسکو کسی وقت میں حاصل ہوتا ہی بلکہ اُس آمدنی کی اوسط تعداد پر موقوف ہوتی ہی جو اُسکو ایک معین عرصہ میں مثلاً ہفتہ یا ماہ یا سال کی ہاتھہ آتی ہی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینہ زیادہ صحیح اور درست ہوتا ہی اور اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ بہ نسبت روز مرہ کی اُجرتوں کے ہفتہ وار اُجرتیں اور ماہواری اُجرتوں کی نسبت سالانہ اُجرتیں زیادہ تر مساوی ہوتی ہیں لگز ہم وہ تعداد معلوم کرسکیں جو کسی شخص کو پانچ یا دس یا بیس برس میں حاصل ہووے تو اس اس کی نسبت کہ آیا ایک سال کی اُجرت پر اکتفا اپنا منحصر کریں محنتی کی

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کی اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتی ہی کہ صرف ایک برس کی اُجرت کی چھان بین ہو جانی نہایت غنیمت ہوتی ہی چنانچہ ایک برس کے عرصہ میں وہ اُجرتیں آجاتی ہیں جو اکثر ولایتوں میں گرمی اور سردی میں مختلف ہوتی ہیں اور برس میں وہ زمانہ بھی داخل گنا جاتا ہی جسمیں بڑے پایہ کی نہاتی پیداواریں معتدل ملکوں میں پک جاتی ہیں اور اسی سبب سے علماء انتظام نے برس دن کو وہ اوسط زمانہ قرار دیا جسکے واسطے سرمایہ پیشگی لگایا جاتا ہی *

ہمکو یہہ بات بیان کرنی چاہیئے کہ اہل و عیال رکھنے والے محنتی کی اُجرت میں اُسکی جورو اور نابالغ بچوں کی محنتوں کو بھی ہم داخل سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ محنتیں اُسکی محنت میں داخل نکیجاویں تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافی حالات کا تخمینہ ٹھیک ٹھاک نہوگا اُن کاموں میں جو سختی موسم کے سبب سے مکانوں کے اندر کیئے جاتے ہیں اور اُس کل کے ذریعہ سے جو قوت بہم پہنچاتی ہی اور صرف کارروائی کے طریق پر چلنے میں آدمی کے اعانت کی محتاج ہوتی ہی ایک عورت یا نابالغ لڑکی کی محنت جوان آدمی کی محنت کی برابر ہوتی ہی چنانچہ چودہ برس کی لڑکی کپڑہ بننے کی کل کا اِنتظام اُسی طرح کرسکتی ہی جیسیکہ باپ اُسکا کرسکتا ہی مگر جس اوکھے کام میں گرمی سردی اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا ہی تو جورو لڑکیوں بلکہ لڑکوں سے بھی انصرام اُسکا جب تک کہ وہ ایسی عمر کو پہنچیں کہ وہ باپ کو چھوڑ کر علاحدہ ہوجاویں پورا نہیں ہوسکتا مینچسٹر کے جولاہوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کی کمائیاں خود اُن کی کمائیوں سے زیادہ یا اُنکی برابر ہوتی ہیں اور ہاتھ کسبیوں یا بڑھئی اور کوئیلہ کھودنے والوں کے جورو بچوں کی کمائیاں اکثر خفیف ہوتی ہیں چنانچہ جولاہے اور کاتنے والے فی ہفتہ ساڑے ساتھہ روپیہ اور معہ اپنے جورو بچوں کے فی ہفتہ بیس روپیہ کماتے ہیں اور کمیرے اور بڑھئی وغیرہ بھی فی ہفتہ ساڑے ساتھہ روپئے اور معہ اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے آٹھہ یا نو روپیہ کماتے ہیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھی تسلیم کرني چاہیئے کہ کاریگر اس پورے روپیہ سے جو مملوک اُسکا معلوم ہوتا ہی پورا پورا فائدہ اِسلیئے اُٹھا نہیں سکتا کہ جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نہیں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپئے کا ایک حصہ ایسي چیزوں کي خرید میں صرف ہوگا جو خود گھر میں طیار ہوسکتیں تھیں اگر جورو اُسکي محنت کے لیئے نہ جاتي علاوہ اُسکے بچوں کے حق میں زیادہ برائي ہوتي ہی اِسلیئے کہ چھوٹے بچے ماں کے التفات و توجہہ سے محروم رہتے ہیں اور نہایت تکلیف پاتے ہیں اور بڑے بچے قید و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کھیل کود سے محروم اور مذہبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نہایت ضروري و لابدي ہیں ناقص اور ادھورہ رہ جاتے ہیں اور اُنہیں برائیوں کي اصلاح کے واسطے ایسے مدرسہ مقرر ہوئے جو † یکشنبہ کے مدرسوں کے نام سے مشہور ہیں اور ایسے قاعدے تجویز ہوئے جنمیں بچوں کي محنت کے لیئے گھنٹے ٹھہرائے گئے مگر جب کبھی جورو بچوں کي محنتیں فروخت کیجاوینگي تو کسي نہ کسي قدر وہ برائیاں موجود ہوں گي اگرچہ وہ تمام برائیاں علم انتظام سے علاقہ نہیں رکھتیں مگر ایسي باتوں کي جانچ تول میں جو محنتیوں کي بھلائي سے تعلق رکھتي ہیں اُنسے کوتاہي کرني مناسب نہیں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت کے فرق کا بیان

اسباب اجرت کے بیان سے پہلے وہ پچھلے بات جسپر پڑھنے والوں کا التفات چاہتے ہیں وہ فرق و تفاوت ہی جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں پایا جاتا ہی یعني وہ تفاوت جو ایک معین عرصہ کي

---

† اِنگلستان میں محنتیوں کے بال بچوں کي تعلیم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتھہ محنت کرتے ہیں ایسے مدرسہ مقرر ہوئے ہیں کہ اُنمیں صرف اِتوار کے دن پڑھایا جاتا ہی فرض اِس سے یہہ ہی کہ فریبوں کے بچے اور دنوں میں جب کارخانہ کھلے ہوں مزدوري کریں اور اِتوار کے دن کہ سارے کارخانہ بند ہوتے ہیں کچھہ پڑھیں لکھیں

مزدوري اور اُس قیمت کے درمیان میں واقع ہے جو کسي کام کي مقداز معین پوري کرنے کے لیئے ادا کیجاتي ہی *

اگر صرف مرد محنتي ہوتے اور ہرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن میں ہمیشہ یکساں محنت اُٹھاتا تو یہہ دونوں باتیں یعني تعداد اجرت اور قیمت اجرت برابر ہوتیں جیسے کہ اگر ہر آدمي ہر سال میں تین سو دن اور ہر روز دس گھنٹے کام کرتا تو ہر آدمي کي سالانہ اجرت کا تین ہزارواں حصہ ایک گھنٹے کي محنت کي قیمت ہوتا مگر منجملہ ان باتوں کے کوئي بات درست نہیں چنانچہ ایک گھنٹے کي سالانہ اجرت میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا اکثر جورو بچوں کي محنتوں کا ثمرہ بھي داخل ہوتا ہی اور ایسي چیزیں بہت کم ہیں جو آپسمیں اسقدر غیر برابر ہوں جسقدر کہ ہر برس میں کام کرنے کے دنوں کي تعداد یا دنوں میں محنت کے گھنٹوں کي تعداد یا اُن گھنٹوں میں محنت کي مقدار غیر مطابق ہوتي ہی *

اُن ملکوں میں جہاں پروٹسٹنٹ مذہب والے عیسائي بستے ہیں سال میں تعطیل کے دن جو مقرر ہیں وہ پچاس ساٹھہ کے بیچ بیچ ہیں اور اکثر کیتہلک مذہب والے عیسائیوں کے ملکوں میں وہ دن تعطیل کے سو سے زیادہ زیادہ ہوتے ہیں اور سنا ہی کہ ہندؤں میں تعطیل آدھی سال کے قریب قریب ہوتي ہی لیکن یہہ تعطیل بعض بعض لوگوں کے ساتھہ مخصوص ہی اسلیئے کہ ملاحوں اور سپاہیوں اور خدمتگاروں کي محنتوں کے لیئے کوئي دن تعطیل کا مقرر نہیں ہوتا *

علاوہ اُسکے زمین کے شمالي اور جنوبي خطوط عرض میں گھر سے باہر محنت کرنیکے گھنٹے سورج کے قیام تک مقرر ہوتے ہیں اور تمام ولایتوں میں موسم کے لحاظ پر محنت محصور ہوتي ہی اور جب کہ مزدور آدمي مکان کے اندر کام کرتا ہی تو سال بھر میں روزمرہ کي محنت کے گھنٹے برابر ہوسکتے ہیں اور باللحاظ قدرتي سببوں کے روز کي محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں میں اور ایک ہي ملک کے مختلف کاموں میں مختلف ہوتے ہیں چنانچہ روز مرہ محنت کے گھنٹے فرانس میں انگلستان کي نسبت زیادہ اور انگلستان میں ہندوستان کي نسبت زیادہ ہیں اور مقام مینچسٹر میں ہمیشہ بارہ گھنٹے اور برمنگہم میں

کل دس گھنٹے کام کرتے ھیں اور لنڈن کا دوکاندار آٹھہ نو گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتیوں کے ایک معین عرصہ کی محنتوں میں اس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا ھی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں ھوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزی اور کھاں کا کھود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوھے کا ڈھالنے والا کرتا ھی اُنکا کوئی عام اندازہ نہیں ھوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کی ھوتی ھی وہ مقدار اور بارآوری میں اکثر اوقات مختلف ھوسکتی ھی چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے جنکے اظہار اُس کمیٹی نے قلمبند کیئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنٹ نے کاریگروں اور کلوں کی تحقیق کے لیئے مقرر کی تھی بہت سے ایسے انگریزی کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کی تھی اور وہ گواہ انگریزی محنتی کے مقابلہ میں فرانسیسی محنتی کو نہایت کاھل اور ناکارہ بتاتے ھیں چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیٹی نے اُنسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے ھیں (جواب) انگلستانی کاتنے والا فرانسیسی کاتنے والے کی نسبت دوگنا کام کرتا ھی چنانچہ فرانسیسی کاتنے والے چار بجے رات سے اُٹھتے ھیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے ھیں اور ھمارے کاتنے والے چھہ گھنٹوں میں اتنا کام کرسکتے ھیں کہ وہ دس گھنٹوں میں اُسکو پورا کرتے ھیں (سوال) تمہارے تحت میں کسی فرانسیسی نے کام کیا یا نہیں (جواب) آٹھہ فراسیسوں نے فی یوم † دو فرانک پر ھمارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تھا (جواب) بارہ فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمہارے تلے آٹھہ انگریز اُون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کستدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزی آدمی کی امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آٹھہ فرانسیسون کی مدد رسانی سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ ھی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسی سکہ چاندی کا ھے جو برابر چھہ آنہ آٹھہ پائی کے ھوتا ھی *

فرانسیسي کام کرتے ھیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے ھیں اور یہہ بات چاھتے ھیں کہ وہ کام آپ سے پورا ھوجاوے (سوال) یارن کپڑے کو فرانسیسي لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے ھیں؟ (جواب) ھاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے ھیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان کي نسبت تھوڑي اُجرت پر بہم پہونچتے ھیں انتہیٰ *

اِدھر روز صاحب کي مفصلہ ذیل گواھي جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانہ حال کي گواھي ھی اور گواہ کي تجربہ کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ ھونے میں کوئي شک شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکي روسے پوچھا جاتا ھی کہ فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم ھی یا زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانہ کي دوکان انگلستان میں کروں تو مجکو یہہ امر دیکھنا ھوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے جسکو وہ طیار کرتے ھیں کسقدر دینا مناسب ھی اور اگر وھي دوکان فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکھنے پڑینگے ھاں یہہ بات صحیح ھے کہ وھاں في آدمي کي اجرت کم ھی مگر میں نے بچشم خود مشاھدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا ھے اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہکار اور دوگنے آلات درکار ھوتے ھیں اور اسي سبب سے کارخانہدار کو لازم ھوتا ھی کہ تمام خرچوں پر دوچند سود لگاوے اور وھاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبت کام کے زور سے پریشاں رھتے ھیں غرض کہ مجکو بخوبي دریافت ھی کہ جسقدر کام کے واسطے یہاں آدمي چاھیئیں وھاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي درکار ھوتے ھیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم ھوتي ھیں (سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں زیادہ سمجھتے ھیں (جواب) ھاں ایساھي سمجھتا ھوں اسلیئے کہ جسقدر وہ کام کرتے ھیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے ھیں اور اُس قدر اجرت اُسیقدر کام کي یہاں نہیں ملتي (سوال) فرانسیسي کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجھتے ھیں (جواب) یہہ بات میرے تصور میں منتوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

ایسے مستقل ہیں جیسے کہ انگریز لوگ مستقل ہیں چنانچہ اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وہ کام پہلے وار اُنکی مرضی موافق نہو تو وہ خایف ہو جاتے ہیں اور کندھے ہلاتے رہ جاتے ہیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیٹھتے ہیں بخلاف انگریزی کاریگروں کے کہ وہ آزمائے چلے جاتے ہیں اور جسقدر جلد کہ فرانسیسی لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتہی کرتے ہیں اُسقدر انگریزی کاریگر کنارہکش نہیں ہوتے بڑھئی کی اجرت وہاں پینتیس || سئو سے چالیس سئو تک ہی اور باوصف اُسکے کام اُسکا انگریزی بڑھئی کے مقابلہ میں ناقص و ناکارہ ہوتا ہی اور سنگتراش کی مزدوری تین فرانک سے چار فرانک تک مقرر ہی جیسے کہ انگریزی سنگتراش عمدہ عمدہ بنیادیں ڈالتے ہیں وہ ایسا کام بہت کم کرتے ہیں اور وقت کی یہہ صورت ہی کہ دو انگریزی سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسی سنگتراشوں سے زیادہ کام کرتے ہیں (سوال) کسی ایسی محنت کا حال آپ کو دریافت ہے جو انگلستان کی نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو ہاتھہ آتی ہی مگر شرط یہہ ہے کہ قسم اور وصف کا بھی لحاظ رہی (جواب) مجکو کوئی محنت ایسی معلوم نہیں اور اگر ہو تو شاید درزی اور موچی کی محنت ہو مگر مجکو یقین اُن کا اس لیئے نہیں کہ فرانس میں انگلستان کی نسبت لباس گراں آتا ہی مگر جوتیاں سستی ہیں اور شاید وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ چمڑا وہاں محصولی نہیں انتہی *

بلکہ ایک ہی ملک اور ایک ہی قسم کے کاموں میں ایسی ہی بےاعتدالیاں ظہور میں آتی ہیں چنانچہ ہر کوئی جانتا ہی کہ محنتی جسقدر محنت کرتا ہی کام بتانے والے محنتی کو اُسکی نسبت زیادہ جد و جہد کرنی پڑتی ہی اور آزاد محنتی محتاج مزدور سے اور محتاج مزدور قیدی سے زیادہ محنت اُٹھاتا ہی *

پس یہہ بات صاف واضح ہی کہ اجرت کی شرح محنت کی قیمت کی نسبت یکساں ہونے پر اسلیئے کم مائل ہی کہ ایک تو محنت کی قیمت دوسرے خود محنت کی تعداد کی تبدیلیوں سے کمی بیشی واقع ہوتی ہے *

|| سئو تانبی کا فرانسیسی سکہ ہے جو برابر چار پائی کے ہوتا ہی اور پینتیس سئو کے گیارہ آنہ آٹھہ پائی ہوتے ہیں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے تگني هی مگر چوں که ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کي تہائي کام کرتا هی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب برابر کے هو جاتي هی اگرچه کام بتانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا هی اور اس لیئے که اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود هی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں هوتي هاں یہہ خیال هوسکتا هی که محنت کي قیمت هر جگہہ اور هر وقت میں برابر هوتي هی اور بشرطیکه کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایه کي لوت پوت کرنے میں مشکلیں پیش نه آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کي قیمت هر جگہہ برابر هوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک هي وقت اور ایک هي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي هی اور اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکه دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انہیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں هوتیں بلکه اور سببوں کي جہت سے بهي واقع هوتي هیں جن پر کسي جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر هوتا هی چنانچه نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھٹاے رکھنا چاهتا هی مگر جبکه محنت کي قیمت برابر رهتي هی اور ایک معین لاگت سے ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا هی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسمیں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو یہہ اگرچه تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي نسبت سے کام بهي زیادہ کرینگے اِسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں هوگي جیسیکه چار آدمیوں کي محنت ارزاں هوتي هی اور اگر یہہ تین آدمي پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں که وہ چار آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر هوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کي اُجرتیں زیادہ ہونگي مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کي بدولت اُجرت کي تعداد بڑہ جاتي ہی وہي اسباب منافعوں کو بھي ترقي دیتے ہیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمي دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کي تعداد اور منافعوں کي شرح دونوں ترقي پاوینگے مگر منافعوں کي شرح کچھہ اُجرت کي ترقي کے باعث سے ترقي نہ پکڑیگي بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا کہ محنت زاید کي مقدار حصول کي قیمت کم ہو گئي یا یہہ کہیں کہ زیادتي محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگي دینا ضرور ہوتا تھا یا وہ پہلي محنت زیادہ بارآور ہو گئي جسکي مثالیں اوون روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمي اُجرت کي تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کي مزدوري مقرر ہوتي ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکي محنت کي قیمت زیادہ ہووے اِسلیلے کہ اُسکے کام کي قیمت کي ترقي پر مقدار اُس محنت کي منحصر ہی جو اُس سے لیجاتي ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کي تعداد تھوڑي ہووے تو وہ مزدور اُسکي مناسبت سے غریب محتاج ہوگا اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکي محنتوں کا معاوضہ کچھہ ہي ہووے پہلي صورت یعني قلت اُجرت کي تقدیر پر اُسکو فرصت ہاتھہ آویگي مگر مفلسي بھي ہوگي اور دوسري صورت میں محنت زیادہ رہیگي مگر دولت کي افراط ہوگي اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کي برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جیسیکہ اِسبات کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو آسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار ہی تو ہم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے ہیں یہہ کام اپنا نہیں کہ مقننوں کي ہدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح ہو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکي رو سے دولت کي تحصیل اور تقسیم عمل میں آئي یہہ کام اپنے ذمہ ہم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتي ہی اُنکي تعمیل و اِجرا کي ہدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا ہم یہہ بھي کہیں

کہ لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکہ ہم یہہ بھي نہیں کہتے کہ دولت کوئي فائدہ ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ دولت اور آسایش منفک نہیں ہوتي چنانچہ جب قدرت نے اِنسان پر محنت کي ضرورت کو قائم کیا تو اس خیال سے کہ آدمي محنت سے نہ بھاگے سستي اور بیکاري میں سراسر تکلیفیں بھردیں اور اُس محنت کے ساتھہ اُسکے صلہ کي ترغیب کمال مضبوطي سے قائم کي غریب اور ادھوري اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتي یا اُس سے بھي زیادہ غریب اور کم محنتي وحشي آدمي جسقدر کہ سخت کام کرنیوالے انگریزي کاریگر سے آمدني میں کم ہی اُسیقدر آرام و آسایش میں کمتر ہی انگریز کي محنت بعض وقتوں میں بہت سي ہو سکتي ہی چنانچہ اُسکي یہہ آرزو کہ اپني حالت کو درست کروں کبھي کبھي ایسي مشقتوں کي طرف بلا اختیار مائل کرتي ہی کہ اُس سے بیماري پیدا ہووے اور اُجرت کي ترقي اُس بیماري کا اچھا معاوضہ نہیں مگر عام و شایع نہونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانہ زندگي کو سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانہ حال کي زندگي سے مقابلہ کرنے پر ثابت کرسکتے ہیں اور یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي ہی کہ پچاس برسوں گذشتہ کے درمیان میں انگریزوں کي محنت میں بڑي ترقي ہوئي اور اب وہي لوگ اِس دنیا میں نہایت کڑا کام کرنیوالے ہیں مگر ان پچاس برسوں میں اُنکي حیات کا اوسط زمانہ ہمیشہ بڑھتا رہا اور اب بھي بڑھوتري پر معلوم ہوتا ہی اور باوصف اسبات کے کہ اکثر پیشہ اُنکے نہایت مضر ہیں اور دھویں اور بھاپ کے مارے اور علی الخصوص خاک سے ہوا ایسي خراب ہو جاتي ہے کہ دھویں اور بھاپ سے بھي زیادہ مضر پڑتي ہی في ہفتہ اُنہتر گھنٹے کام کرتے ہیں اور ایک گروہ ہونے کي حیثیت سے اُن ہلکي محنت والے باشندوں کي نسبت جو معتدل ملکوں میں بستے ہیں زیادہ طول حیات کا مزا اُٹھاتے ہیں *

چنانچہ رک میں صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانہ موتوں کي اوسط تعداد اُنچاس لوگوں میں صرف ایک آدمي کي موت قرار دي یعني اُنچاس آدمیوں میں ایک آدمي برس دن میں مرتا ہی اور اُس تحقیقات کي رو سے جو سنہ ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں کي معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے محنتیوں کے حال احوال کي نسبت

عمل میں آئي تھي یہہ امر دریافت ہوا کہ صرف ناروے اور باسس پي نیز ہي ایسے ملک ہیں کہ اُنمیں لوگ اتنے کم مرتے ہیں جتنے کہ انگلستان میں کم مرتے ہیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور باسس پري نیز میں منجملہ پچاس آدمیوں کے کل ایک آدمي مرتا ہی باقي تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنہوں نے اپنے اپنے نقشے روانہ کیئے یہہ امر واضح ہوا کہ وہ لوگ انگریزوں کي نسبت کبھي دوچند اور سوائے سے زیادہ زیادہ مرتے ہیں *

واضح ہو کہ بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں واقع ہی ہم تمام محنتي کنبوں کے لوگوں کو تعدادا ور محنت میں برابر سمجھینگے اور جب کہ یہہ مساوات فرض کیجاویگي تو محنت کي قیمت اور اجرت کي تعداد میں کچھہ فرق باقي نرہیگا اور اگر رہیگا تو صرف اتنا رہیگا کہ محنت کي قیمت سے ہر خاص کام کا معاوضہ اور اجرت کي تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اخیر پر اکھٹے ہو جاتے ہیں مراد ہوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقي رہیگا کہ وہ کیا باعث ہیں جنکے سبب سے کسي معین ملک اور کسي معین زمانہ میں اُن جنسوں کي مقدار اور وصف قرار پاتے ہیں جنکو ایک محنتي کنبہ برس دن میں حاصل کرتا ہی *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کي شرح قرار پاتي ہے

واضح ہو کہ شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جن جنسوں کو ہر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ہے اُنکي مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاہیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُن کے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ہوویں اور واضح رہی کہ محنتي کنبوں میں وہ سب لوگ داخل ہیں جو اپني معاش کے واسطے اپني ہي محنت پر بھروسہ رکھتے ہیں یا یوں بیان کریں

ہوتا ہی کہ اِنگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي ہی کہ وہ عمدہ کامون کے لایق ہوتے ہیں اگر اِنگریز بھي ایرلینڈ والوں کي طرح جاہل رہتے تو جو اِنگریز آج کل دستکاري کے ذریعہ سے بیس روپئے في ہفتہ کماتا ہی وہ پتھر توڑتا اور مٹي ڈھوتا اور في یوم ایک روپیہ پاتا اور في الحال اِنگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورونکي نسبت نہایت عمدہ معلوم ہوتي ہی مگر جہانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں آسکتي ہی یا جہاں تک اُمید اُسکي معقول طور سے ہوسکتي ہی وہاں تک نہیں پہونچي مگر اِنگریزوں کے حسن اخلاق اور فہم و فراست کا سرمایہ مادي سرمایہ سے صرف علو مرتبہ میں بہت زاید نہیں بلکہ بار آوري میں بھي بہت زاید ہی چنانچہ تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے ہیں کل باشندوں کي چوتھائي بھي نہیں اور اُن تھوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بھي بہت سي مقدار اس سبب سے ملتي ہی کہ اشخاص تعلیم یافتہ کي لیاقت کے سرمایہ سے امداد اور ہدایت اُنکو پہونچتي ہے اور باوجودیکہ لفظ لگان کے معني نہایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بھي لگان کے پانے والے چوتھائي سے بھي بہت تھوڑے ہیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے قدرت کي بخششوں کا اہتمام اور اِستعمال کیا جاتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ، اِنگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصہ منافع ہی اور منجملہ اس منافع کے مادي سرمایہ کا سود ایک تہائي بھي نہیں ہوتا اور باقي سب سرمایہ ذاتي یعني تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہی *

کسي ملک کي دولت آب و ہوا اور زمین پر منحصر نہیں اِسلیئے کہ یہہ تمام اسباب عارضي ہیں اور نہ تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف ہی بلکہ اسي مادي سرمایہ یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف ہی چنانچہ ایرلینڈ کي آب و ہوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و ہوا اور زمین اور موقع سے بہتر بتاتے ہیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و ہوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و ہوا وغیرہ سے گھٹکر نہیں ہی آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایہ کے لوگ افلاس کا ہونا قایم کرتے ہیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وہاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصہ کے ستر ہزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بہت جلد اُس مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر اِنگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ٹرنٹ کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ میں † کانات کي مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایہ کے نہونے سے مفلس ہونے کي اصلي وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کي تربیت نہیں ہوئي جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ رہیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانوني تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتي ہیں بالکل بے اثر نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجہ بھي نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالي حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھي اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہي ہی کہ وہ ملک اب ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافي وافي نہیں رکھتے اسي باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي ہی اُسنے صرف ایکھي طریقہ سے بہت سي استعانت کي ہی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑي جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں ہی جسکي تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھي ہوئے ہوں وہ تمام نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرہوں منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھي نہایت نا تربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تھي اور اس احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بھي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف ھی

ھم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل ھی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل ھوتا ھی یا وہ قیمت ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي ھی اور علاوہ اُسکے یوں بھي معني اُسکے بیان ھوسکتے ھیں کہ وہ وہ پیداوار زاید ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل ھووے یا وہ تعداد ھی جس سے کسي متبوضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ ھوجاتي ھی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور ھی کہ ایسي اراضیات مختلف النوع فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک ھي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹھہ کوارٹر اور علی ھذالقیاس پیداوار ھووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں ھوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي ھی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض ھونا ضروري ھی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل ھو زیادہ پیداوار ھوتي ھی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر ھیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت ھے حاصل کرتا ھی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار ھوتا تو اُسکو وہ آپ ھي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے ھیں اُس شخص سے حاصل کرتا ھی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا ھی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بوس کوارٹر ھو جاتا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نهیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل هونا ضروري هی اور علی‌هذاالقیاس جب تک یهه نوبت پهونچی که محنت و سرمایه صرف شده سے صرف اتنا معاوضه حاصل هووے که وه محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایه والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي هووے ایسا هي هوتا رهیگا اور یهه وه غایت هی که وهاں تک کاشت کو قصداً پهونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نهیں *

اس لیئے یهه بات ظاهر هی که لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعه کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل هوتا هی دوسرے ذریعه مذکوره کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید هو جو عموماً هاتھ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود هو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچهه تو اُنکے افاده پر اور کچهه اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجمله اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بهت سي غلطیاں واقع هوئي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یهه سمجها که پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجمله قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعه هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیاده هوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایساهي سمجها که وه اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین هوا که لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند هوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول هوتا هے اور نتیجه یهه نکالا که پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعه هی جسقدر که وه لگان کے پیدا کرنے میں ممدو معاون هی *

اگر اُن کو یهه بات دریافت هوتي که دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یهه بات اُنکو یاد آتي که اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماہر اور نہایت جفاکش ہوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطہ میں آباد ہونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھی اشنا نہوں باوجود بہت سی امدنی اور پیداوار کے محتاج ٹہریں گی تو اُس مسئلہ کو ہرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصلہ ذیل میں رکارڈو صاحب ایسی غلطی میں پڑے کہ وہ اس غلطی کے محض مخالف ہی چنانچہ وہ لکہتے ہیں کہ جسقدر اُن فائدوں کی بحث اپنے کانوں پڑتی ہی جو اور تمام بارآور ذریعوں کی نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل ہوتی ہیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کی ملتی ہی جسکو لگان کہتے ہیں اور کسی شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور ہوتی ہی تو اُس سے لگان حاصل نہیں ہوتا اور جب کہ اُسکی قوتیں زایل ہوجاتی ہیں اور بہت سی محنت سے پیداوار کم پیدا ہوتی ہی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصہ کو بطور لگان الگ کیا جاتا ہی اور یہہ امر عجیب ہی کہ زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتی ذریعوں کی مقابلہ میں جنکی بدولت کارخانے چلتے ہیں ایک نقصان متصور ہوسکتا ہی زمین کی سُبقت کا باعث سمجھتے ہیں اگر ہوا اور پانی اور بہاپ کی لچک اور خصوص ہوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف ہوتے اور ہر وصف افراط متوسط پر ہوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں ہوتے اور اُن وصفوں سے سلسلہ وار کام لیا جاتا تو زمین کی مانند اُنسے بہی لگان وصول ہوتا اور جسقدر کہ بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیادہ ہوجاتا کہ جسقدر محنت ہوتی اُسقدر پیداوار نہوتی غرض کہ آدمی نہایت عرق ریزی سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتی تو زمین انہی کم باراوری سے عزیز نوہتے *

پس وہ پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل ہوتی ہی اگر فائدہ سمجہی جاوے تو یہہ امر خواہش کے قابل ہی کہ جو کلیں ہرسال میں نئی طیار کیجاویں وہ پرانی کلوں کی نسبت کم مفید ہوں جس سے اُنکے بنائے ہوئے اسبابوں کی مالیت بلکہ تمام کلوں کے طیار کیئے

ہوئے اسبابوں کي مالیت بلاشبہہ زیادہ ہوجاویگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کلیں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل یہہ کہ قدرتي محنت کي قیمت بایں وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام دیتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کیجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنایتوں میں تنگي برتیگي اُسیقدر اپنے کام کي قیمت بڑھاویگي اور جہاں کہیں وہ بہت فیاضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استعانت مفت کرتي ہی انتہی *

معلوم ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب یہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمین لگان پیدا کرنیکے قابل ہوتي ہی یعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہیئیں اُن سے زیادہ لوگوں کي معیشت پیدا کرے ایک ایسا فائدہ ہی کہ بدون اُسکے لگان متصور نہیں ہوسکتا جسقدر کسي معین ضلع کي آبادي میں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر اُس ضلع کي اراضي کي پیداوار زاید جو اُسکے بونے والوں کے انجام معیشت کے بعد باقي رہتي ہی ہمیشہ روز افزوں ترقي کي جانب مایل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي یہہ ہی کہ فن کاشتکاري اور سرمایہ کي ترقي سے زمین کي زرخیزي بڑھتي جاتي ہے یا یہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پیداوار کے کم ہونے سے غریب لوگ اُس قلیل پیداوار سے راضي ہوجاتے ہیں یا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ایک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ یہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان میں ایسے دس لاکھہ ایکڑ موجود ہیں کہ اوسط محنت کے ذریعہ سے چالیس بشل اناج کے في ایکڑ پیدا ہوسکتے ہیں اور یہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک میں ایسے دس لاکھہ ایکڑوں سے کوئي ایکڑ زیادہ نہیں اور ایسي ہي یہہ بات کہ جو کچھہ ایک کاشتکار اپني محنت سے پیدا کرتا ہی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بہت زیادہ ہو کہ ایک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہو بہلائي گني جاتي ہی اور یہہ امر کہ تمام زرخیز زمینوں کي وسعت اور سرمایوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ایسي کافي وافي نہیں کہ جو کچھہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے خویش و اقارب کے فائدوں میں بواسطہ یا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي ھے لگان پيدا کرنے کے واسطے بھلائي اور برائي دونوں کا ھونا ضروري و لابدي ھی چنانچہ بھلائي کے باعث سے لگان طلب کيا جاتا ھی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا ھی *

معلوم ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجہہ کيا مگر برائی کے نہ بڑھنے بلکہ اُسکے کم ھو جانے پر بھي لگان بڑہ سکتا ھی جيسے کہ اگر کوئي مالک جائداد اپني خواھش کے موافق پيداوار کو تکنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کي نسبت بہت سا بڑھائے تو کيا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت ھوگي بلکہ يہہ بات کہي جاوے گي کہ باعث اُسکا بہ نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور ھی اور يہہ بات تسليم کے قابل ھی کہ اگر ھم تمام ملک کي زمينوں کي بارآور توتون کو دفعتاً تکنا کرسکيں اور ابادي کي صورت وھي باقي رھی تو لگان بہت کم ھو جاويگا اور اُن تھوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر ھوتي ھی باقي سب لوگ ترقي پاوينگے ھاں اگر ھماري آبادي بھي تکني ھو جاوے تو لگان بہت بڑہ جاويگا اور زميندارون کي حالت درست ھو جاويگي اور کوئي گروہ خراب نہوگا بلکہ حقيقت ميں اور گروھوں کي حالت بھي ترقي پاويگي اسليئے کہ کثرت آبادي سے محنت کي تقسيم زيادہ ھوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان ھو جاويگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چيزيں ارزاں ھو جاوين گي اور ترقي پاوين گي اور اگر آبادي تگنے ھونے کي جگہہ دوگني ھو جاوے تو ملک کي حالت اور بھي عمدہ ھو جاويگي اگرچہ لگان کي ترقي اُس قدر نہوگي جو آبادي کے تگنے ھو جانے پر ھوتي مگر پھر بھي بہت ھوگي علاوہ اُسکے کچي پيداوار اور کارخانوں کي چيزيں پہلے زمانہ کي نسبت کمال افراط سے ھونگي واضح ھو کہ جو کچھہ بيان کيا گيا وھي ايک سو تيس برس گذشتہ ميں بلاد انگلستان ميں واقع ھوا چنانچہ اٹھارويں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قريب قريب اور زمين کي پيداوار سہ چند بلکہ چار چند ھوگئي اور لگان ان دونوں چيزوں سے بھي زيادہ بڑھا مگر ترقي لگان کے ساتھہ اُجرت کي بھي باستثناء شراب وغيرہ چند چيزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتي ھيں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ ميں لاتے ھيں ترقي ھوئي چنانچہ محنتي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زیادہ اناج پاتے ہیں اور منجملہ کارخانوں کي چیزوں کے نہایت مفید مفید چیزوں میں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زیادہ حاصل کرسکتے ہیں کیا اب یہہ انصاف سے کہا جا سکتا ہی کہ لگانوں کي ترقي کا یہہ سبب ہوا کہ قدرت نے کام کم دیا اور امداد قدرت کي قیمت اِسلیئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنایتوں میں زیادہ دست کش ہوئي ہاں یہہ بات راست ہی کہ اگر پیداوار زمین کي قیمت تگني ہونے کي جگہہ سو گني ہوجاتي تو لگان نہ بڑھتا اور یہہ بات بھي ایسي‌ہي راست ہی کہ اگر تگني ہونیکي جگہہ وہ پیداوار اپني حالت پر قایم‌ہوتي تو بھي لگان نہ بڑھتا حاصل یہہ کہ قدرت کي محنت کي قیمت وصول ہونے کے لیئے جو شرط ضروري ہی وہ بتول رکارڈو صاحب کے یہہ نہیں کہ امداد اسکي تھوڑي ہو بلکہ یہہ ہے کہ امداد اُسکي بیحد و حساب نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذریعہ سے لگان حاصل نہیں ہوتا بلکہ قدرت کے ذریعہ سے ہاتھہ آتا ہی تو اُسکي تعداد لگان لینیوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصر نہیں زمین یا اور کسي قدرتي ذریعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دینے پر لوگ راضي ہوتے ہیں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا ہی جو اُس کے حرص و حسد سے اُسکے دینے پر مجبور ہوتے ہیں اور اِسلیئے کہ لگان خالص نفع ہی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا ہی جو پیش کیجاتي ہی اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصر ہی جو لگان کو ادا کرتے ہیں متبوضہ قدرتي ذریعوں کي خدمات کي قیمت، وہ شخص ادا کرتا ہی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاہتا ہی اِسلیئے کہ لینے دینے والے دونوں آدمي اِسبات سے واقف ہوتے ہیں کہ اگر ایک آدمي ٹھیکہ پر نہ لیگا تو دوسرا آدمي لے لیگا اور اسي وجہہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نہیں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہیں چنانچہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ ہو سکتا ہی بلکہ اُس مقدار پر منحصر ہی کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض بعض ذریعوں کو خاص خاص قوت پیداوار عنایت کي اور اُن ذریعوں کي اُس تعداد پر منحصر ہی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ میں ہو جو اُن ذریعوں کے لگان لینے کے قابلیت رکھتے

میں درباری لوگ رہتے ہیں وہاں کے چھوٹی اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس ہوجاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک قصبہ کے باشندے مصنوعی چیزوں کے بنانے میں بہت ترقی کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئی امیر کبیر آ رہے تو سست اور کاہل ہوجاتے ہیں انتہی اور مکلک صاحب جنکے مشاہدہ پر نہایت صداقت اور ہوشیاری کا بھروسہ ہی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ اِسکاٹلینڈ میں بہت سی جائدادیں ایسی ہیں جنکے مالک باہر رہتے ہیں اور اُنکا نہایت عمدہ اِنتظام ہوتا ہی ہاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر ہونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر ہی ہم یہہ یقین کرنے پر مائل ہیں کہ نہایت زیادہ دولتمند لوگوں کا رہنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکھنے والوں کا رہنا اُنکے ہمسایوں کے حق میں مفید ہوتا ہی ایک بڑے عملہ کے مختلف درجوں کے لوگوں کی فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نہایت مفسد ہونے اور قباحتوں کے مخرج ہیں چنانچہ دیوانخانہ اور طویلہ پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا ہی مگر ایسی متوسطہ آمدنی رکھنیوالے خاندانوں کی حالت جو پانچ ہزار روپیہ سالانہ سے بیس ہزار روپیہ سالانہ تک ہو ہمارے نزدیک اخلاقی اور عقلی بھلائیاں پیدا کرنے اور اپنے ہمسایوں میں پھیلانے کے لیئے نہایت مفید ہی اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب وجوار کے لوگوں کے باہمیں تعصب دور کرنے اور جھگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کی تہذیب کرنے سے اپنے ہمسایونکی خصلتیں درست کرنیکا ایک نہایت موثر وسیلہ ہی اِنگلستان کی یہہ کمال خوش نصیبی ہی کہ اُسکے ہر ضلع میں ایک ایسا ہی رئیس رہتا ہی جو اپنی دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مفید باتوں کے انجام دینے کے لائق ہی یہہ سب کام انجام دینا کچھہ مناسبت یا مصلحت سے نہیں ہی بلکہ وہ اُسیکا کام اور اُسپر فرض ہی چنانچہ اِنگلستان میں پادریوں کے کئی ہزار خاندانوں کے پھیلے ہوئے ہونے سے جسمیں ہر ایک خاندان اپنے اپنے ضلع کی تربیت اور تہذیب کا مرکز ہی ایسا بڑا فائدہ حاصل ہی کہ ہم اُسکے ایک مدت سے مروج ہونے کے

سبب سے ایسے عادي هوگئے هیں که اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نهیں هوتي *

مگر هم جانتے هیں که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بهي مبالغه کیا گیا هی جو لوگ اُن بارہ هزار خاندانوں کي شکایت کرتے هیں جنهوں نے ترک ریاست کي هی وہ یهه بات بهول گئے که اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکه چوتهائي بهي واپس آ جاویں تو وہ شهروں هي میں آکر آباد هونگے جهاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچهه تاثیر نکریگي بلکه جاتي رهیگي پس نارتهه امپرلینڈ یا دیوان شائر کے دهقان کو اس سے کیا غرض که اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنهیم یا روم میں رهی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رهیں بهي تو اُنمیں سے کتنے ایسے هونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کهیلنے والے هونگے اور ایسے نوکر جمع رکهینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویگي سے کچهه زیادہ نهوگي پس اس خیال سے زیادہ کوئي بات بیدهنگي اور نامعقول نهیں هی که ایسے سببوں کا نتیجه صرف بهلائي هي هووے جنسے برائي بهي اُسیطرح پیدا هوسکتي هو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں اور بهي زیادہ عموماً غلط سمجهے گئے هیں همکو اِسبات سے تعجب هوتا هی که ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو هو رهي هے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے هیں خوشي سے قبول نهیں کیا اور بعضوں نے بے دیکهے بهالے ایک مهیب اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے هاتهه کهینچا *

غالباً اُس غلط فهمي کي بڑي وجهه یهه معلوم هوتي هی که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کردیا هی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں علم اِنتظام مدن کے بهت سے مصنف اور پڑهنے والے یهه بات یاد نهیں رکهتے که گو کیسي هي صاف دلیل اِسبات کي هو که بعض رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم هوجاتي هی اُن تقریروں کا کوئي جواب نهیں هوسکتي جنسے صرف یهه ثابت کرنا منصود هوتا هی که اُس سے اُنکي دولت میں کمي نهیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور متدم مخرج اس غلطي کا یہہ ھی کہ زمیندار جب اپني جائداد پر رھتا ھی تو محنتیوں کا فائدہ بہیئت مجموعي اور نقصان منتشر ھوتا ھی اور زمیندار کے باھر رھنے کي صورت میں نقصان بہیئت مجموعي اور فائدہ منتشر ھوتا ھی چنانچہ جب زمیندار ترک ریاست کرتا ھی تو ھم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف انگلي اُٹھا سکتے ھیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رھی اور اس سبب سے ھزار ھا کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور بکري پھیل جاتي ھی اُسکي کیفیت دریافت نہیں ھو سکتي اور جبکہ وہ واپس آتا ھی تو اُسکا بیس تیس ھزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں خرچ ھونا وھاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا ھی اب جو اس خرچ کي کمي برمنگہیم اور مینچسٹر اور لیڈز میں آویگي اُسکو ھم گو کیسا ھي کچھہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچھہ بھي نظر نہ آویگي اُس زمیندار کے ھموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجھتے ھیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکھتي ھیں اُسیقدر وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے ھیں مگر بحساب اوسط چالیس کرور سے کچھہ زیادہ کا مال جو سالانہ باھر کو بھیجا جاتا ھی اُس میں بیس تیس ھزار روپیہ سالانہ کے بڑھنے گھٹنے سے کسي کارخانہ دار کو کچھہ بھي معلوم نہیں ھوتا اور اگر کسي کو معلوم بھي ھو تو وہ اُسکو کسي شخص کي پیرس یا یارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محصول نکریگا یہانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بھي واقف نہوگا پس اب اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے مقابلہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پختہ دلیلوں سے نکالے گئے ھوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم ھوني کچھہ مشکل نہیں کہ اُن میں سے پڑھی اور بے پڑھی لوگوں کي طبعیتوں پر کسکا اثر زیادہ ھوگا *

اور اکثر آدمي ترک ریاست کا مضر نہونا اس خیال سے بھي قبول نہیں کرتے کہ وہ سمجھتے ھیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں کي صورت میں بھیجا جاتا ھی اُسکا کوئي عوض پھرکر نہیں آتا اُسکا جانا ایسا ھي ھی جیسے کسي غیر سلطنت کو محصول دیدیا یا اُن چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُنکا صحیح ھی اور

اُسپر کوئي اعتراض نہیں ہوسکتا مگر یہہ بات سمجھني چاہیئے کہ جو کچھہ غیر بارآور خرچ ہوتا ہی اُسکا ضایع جانا بغیر حاصل ہونے کسي معاوضہ کے اس لفظ غیر بارآور سے ہي ظاہر ہٹی ریاست یا ترک ریاست کي حالت میں جو فرق ہی وہ صرف یہہ ہی کہ زمیندار اپني جائداد پر موجود ہونے کي صورت میں اُسکو اپنے وطن میں ضایع کرتا ہی اور ترک ریاست میں باہر رہ کر ضایع کرتا ہے اور ہر حالت میں اُن چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خرید کرلیتا ہی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہیں کرتا بلکہ اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا ہی چنانچہ وہ وطن میں رہتا ہی تو کرتي پر برش اور جوتیوں کے صاف کرنے اور میز لگانے پر نوکر رکھتا ہی اور تنخواہ دیتا ہی اور یہہ چیزیں ایسي ہیں کہ گھنٹے پھر بعد پھر ویسي ہي ہو جاتي ہیں اور جب وہ باہر رہتا ہے تو وہ اسیقدر روپیہ سوئیوں اور چھینٹوں کے طیار ہونے کے واسطے لگاتا ہی جو باہر جاکر بدوں اسبات کے کہ اُنکے کاریگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل ہو اُسیطرح خرچ میں آجاتي ہیں اور وہ چیزیں حقیقت میں اب اُس روپیہ کے عوض میں فروخت ہوتي ہیں جو روپیہ باہر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت میں خرچ کیا جاتا ہی جو اُسکي جوتیاں صاف کرتے ہیں جنکو اُسکے ترک ریاست کرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے ہیں الحاصل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسیطرح سے حاصل ہو اور کسي طرح سے خرچ ہو بمنزلہ خراج کے ہوتي ہی اور یہہ اُنکي خوشي پر منحصر ہے کہ وہ اُسکو اپنے ملک میں خرچ کریں خواہ کہیں باہر خرچ کریں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہہ امر کسي طرح ممکن نہیں کہ کوئي شخص ایک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے یا اُس خطائي کو بیچ بھي ڈالی اور اپ بھي رہنے دے *

اس مطلب کو بعضی تیز فہم مقررون نے اس خیال سے غلط سمجھا کہ ترک ریاست کي حالت میں زمیندار کے پاس اُسکي آمدني ایسي تجارت کي صورت میں بھیجي جاتي ہی جنکے معاوضی بہت دیر میں حاصل ہوتے ہیں اور اُس زمیندار کي آمدني کے خرچ سے اُنہیں لوگوں کو فائدہ ہوتا ہی جنمیں وہ زمیندار ترک ریاست کرکے جارہا ہی یہہ

ضمنی مانا کہ نقصان ہوتا ہی مگر وہ نقصان اُسي زمیندار کو ہوتا ہی جو ترک ریاست کرتا ہی چنانچہ اُسکا لگان وصول ہوتی ہي فوراً اُن مصنوعي جنسوں کے خرید نے میں صرف ہوتا ہی جو اُسکے فائدہ کے واسطے بطریق روپیہ بھیجي جاتي ہیں پس وہ لگان انگریزي کارخانہ دار کي ایسي تجارت کي استعانت میں خرچ ہوتا ہے جسکے معاوضہ اور گراں اجرتیں بہت جلد جلد حاصل ہوتي ہین اور اگر اُس بڑے سرمایہ کا بھي لحاظ کیا جاوے جو روز روز اُس تجارت میں لگتا رہتا ہے تو بڑے بڑے منافع بھي وصول ہوتے ہیں الغرض وہ زمیندار اپني آمدني کے وہ تمام فائدے انگلستان کو پہونچاتا ہی جو غیر بارآور خرچ کرنے والوں سے پہونچنے ممکن ہیں یعني اجرتیں اور منافع انگلستان کو اُسي تہوڑے سے عرصہ میں حاصل ہوجاتے ہیں جسمیں وہ امدني اُس زمیندار کو وصول ہوتي ہی باقي وہ نفع اور نقصان جو اُس روپیہ کے پہونچني یا بعد اُسکے ہوتاہی اُس سے ہمکو کچھہ سروکار نہیں وہ اُس زمیندار کي ذات سے متعلق ہی چنانچہ اگر وہ اپني سکونت کے لیئے کوئي خراب مقام پسند کرے تو اُسکي آمدني کے دیر میں زیادہ خرچ سے پہونچنے یا وہاں ناکارہ جنسوں اور خدمتونکا زیادہ مول ادا کرنے سے نقصان اُسکا ہوگا اور اگر وہ عمدہ مقام پسند کرے تو جلد جلد کار روایوں سے جو اُسکي آمدني پر ہونگي اُسکي آمدني اُس مقدار سے زیادہ ہوجاني ممکن ہی جتني کہ وطن میں تھي اور اب اُسکو وہ زیادہ پسندیدہ طریقہ سے خرچ کریگا لیکن ان سب امور سے انگلستان کو کچھہ غرض نہیں *

اس مطلب پر صحیح رایوں کے بہت دیر دیر میں ظاہر ہونے کا آخر سبب یہہ ہی کہ بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں کو وہ رائیں ناگوار گذرتي ہیں چنانچہ زمینداروں اور وظیفہ داروں اور مرتہنوں اور روکڑ رکھنے والوں کي خوشامد اور خوش کرنے کي اس بات کے ظاہر کرنے سے زیادہ کوئي بات نہیں کہ تمہاري ریاست تمہارے ہموطنوں کے حق میں نہایت مفید ہی اور برخلاف اسکے اُنکي حقارت اور ناراضي کي اس سے بڑھکر کوئي بات نہیں کہ تمہارا رہنا خواہ برائیکن خواہ لنڈن خواہ پیرس میں غرض کہیں رہو برابر ہی جو لوگ اس بات سے بخوبي واقف ہیں کہ علمي امور میں بھي ہماري راے میں ہماري غرضوں

کو کیسا کچھہ دخل ہوتا ہی اسبات سے متعجب نہونگے کہ ایسے مسئلہ سے لوگوں کو کیوں تعصب ہے جو اہل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکھتا ہی کہ وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کي وجہہ سے اپنے ملک کے مربي ہیں *

یہہ ظاہر ہی کہ ہمنے صرف اس ایک ہي مطلب کي بحث پر بہت سا وقت کہویا مگر بغیر اسکے کوئي غلطي نہیں مٹ سکتي کہ اُسکے پھیلنے اور عام ہونے کے اسباب کي چہان بین کیجاوے خصوصاً یہہ غلطیاں ایسي ہیں کہ ہر جلسہ میں اُنکا چرچا ہی بلکہ ایسے لوگوں سے بھي ہم سنتے ہیں جنکي رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر ہیں ایسي غلطیوں کو البتہ یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وہ کچھہ مضر نہیں مگر حقیقت میں کوئي غلطي قباحت سے خالي نہیں ہوتي اور جبکہ ہماري عادتوں ہي میں ایسي خرابي ہی کہ اُسکا تبدیل ہونا حقیقت میں ضروري ہی جس سے ہماري توجہہ ترک ریاست کے اصلي نتیجوں سے گمراہ ہی تو ایسي حالت میں اُس گمراہی کے اصلي اور قابل علاج سبب بھي نظر نہیں آسکتے *

چوتھے ہمارا یہہ مسئلہ کہ اجرت کي شرح محنتیوں کي پرورش کے اُس ذخیرہ کي موجودگي پر منحصر ہی جو اُنکي تعداد کي مناسبت سے ہو اس مسئلہ کے مطابق نہیں کہ اجرت کي شرح کلوں کے رواج پانے سے کم ہوسکتے ہی ہم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسیطرح نہیں مانتے *

اُن دوحالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کي شرح کم ہوسکتي ہی اول یہہ ہی کہ وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدني جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتي کلوں کے بنانے میں صرف کي جاوے دوسرے یہہ کہ کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کي تہیں اس مناسبت سے آتي ہیں کہ وہ اُسقدر پیدا نہیں کرتي جتني خرچ کرتي ہی *

پہلي حالت کو رکارڈو صاحب نے اپني کتاب کے اُس باب میں بیان کیا ہی جسمیں کلوں پر گفتگو کي ہی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا ہی کہ بجاے نقل کرنے کے اسمقام پر کچھہ اصطلاحیں بدلکر ہم انتخاب اسکا لکھتے ہیں چنانچہ وہ فرض کرتے ہیں کہ ایک سرمایہ والا محنتیوں کي

کارآمدني جنسوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا ھی یا مختصر یہہ کہیں کہ اجرتوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا ھی اور سرمایہ والی کي عادت ھی کہ وہ ھرسال اسقدر سرمایہ سے کام شروع کرتا ھی جو چھبیس محنتیوں کي اجرت کے واسطے کافي ھو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل چھبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا ھی اور باقي چھہ محنتیوں سے خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا ھی اب وہ فرض کرتے ھیں کہ اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کراتا تھا دس آدمیوں سے ایک کل بنوائي جس کل کي مرمت اور چلانے میں سات محنتیوں کے لگانے سے سال بھر میں تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا ھوگي اس سال کے اخر میں سرمایہ والے کي حالت بدستور رھیگي اسلیئے کہ اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي قیمت برابر تیرہ آدمیوں کي اجرت کے ھی اب سرمایہ والے کي حالت آیندہ بھي غیر متبدل رھیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعہ سے تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چھہ محنتي خاص سرمایہ والےکے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر ھمکو یہہ معلوم ھوچکا ھی کہ جس برس میں کل طیار ھوئي تھي چھبیس آدمیوں کي اجرت پیدا ھونے کے بجاے کل تیرہ آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تھي اور دس آدمي کل بنانے میں مصروف رھے تھے اس سبب سے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي آئي اور اجرت کا کم ھونا لازم آیا پس یہہ بات یاد رکھني لازم ھی کہ جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وہ سالانہ پیداوار کي کمي تھي بیس آدمي تو چھبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تھے اور کل صرف تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي ھی اسبات میں عام غلطي لوگوں کي یہہ ھی کہ اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت میں نہیں سمجھتے بلکہ اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے ھیں مگر یہہ قیاس حد سے زیادہ غلط ھے کیونکہ کل کي قوت بارآور ایسي ھی کہ اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي ھی اگر اُس کل سے بجاے تیرہ آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا ھوسکتي تو

اُسکے جاري هونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ گھٹنے کے بجاے زیادہ هوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے اُسکو بناتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے بنوانے کے بجاے دو برس میں في سال پانچ آدمي اُنمیں سے لگاکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں تب بهي یهي نتیجه هوتا پس هر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار هوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑهجاتا اور هماري مسئله کے بموجب اجرتیں بڑهجاتیں اگرچه همنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثه میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجها لیکن هم از روے عمل کے اسکي کچهه بهي قدر نهیں کرتے چنانچه همکو کسیطرح یقین نهیں که تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بهي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچهه بهي پیداوار کا گهٹ جانا ثابت هو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصه منافعوں یا لگان میں سے لگا هو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت باروَر کو اُسکي طیاري کي لاگت سے هوتي هی اُنکے استعمال سے پیداوار کو همیشه ترقي هوتي هی چنانچه اُون کاتنے کي کل کے رواج پاني سے پهلے اُون کا سالانه خرچ انگلستان میں بارہ لاکهه پونڈ کا تها اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ هی اور چهاپه کي کل کے ایجاد هونے سے پهلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار هوئي هونگي اب غالباً اُنسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار هوتي هیں اسلیئے رکاردو صاحب کا یهه مسئله که کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي چهوٹي چیزوں کي پیداوار گهٹ جاتي هی غلط هی اُنکي مثال مفروضه سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسیطرح درست نهیں هوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو همنے مستثنی کي هی که کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں به نسبت پیدا هونے کے زیادہ خرچ هو جاتي هیں گهوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق هی جنکو هم جاندار کلیں کهه سکتے هیں هم فرض کرتے هیں که ایک کاشتکار اپنے کهیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا هی جو سال بهر میں اپنے اور چهه اور محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اور وہ چهه محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے ھیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آٹھہ محنتیوں کي برابر ھو دس محنتیوں کي برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یہہ فائدہ اُسکو ھوگا کہ پہلے جو چھہ محنتي اُسکے ذاتي خرچ کي جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آٹھہ ھو جاوینگے لیکن گھوڑوں کي خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمي آویگي کہ چھبیس آدمیوں کي اجرت کے بجائے اٹھارہ محنتیوں کي اُجرت رہ جاویگي ھم اِسبات سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائي اور بدبختي جو ھوني ممکن ھی ظاھر نہو في الواقع ایولینڈ میں ایسے ھي حالات واقع ھوئے اور وھي اُس ملک کي بہت سي تباھي کا باعث ٹھہرے کسي قوم کي ترقي کے زمانوں میں سے کسي زمانہ کے قدرتي شریک یہہ حالات بھي ھوتے ھیں لوگوں کي آبادي کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتي اُن کے متوسلوں کي تعداد پر موقوف ھوتي ھی اور اُن متوسلوں کي تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ ھوتا ھی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کي زمین ھوتي ھے وہ زمیندار اُسکو چھوٹے چھوٹے حصونمیں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک کنبہہ کو دیتا ھے جسپر وہ کنبہہ کاشت کرتا ھے اور اسکي پیداوار اُسکي بسراوقات کے واسطے کافي ھوتي ھے اور ایسے کاشتکار بہت تھوڑي لگان ادا کرسکتے ھیں مگر بہت سي فرصت حاصل ھونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل ھونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشتکار اُسکے ھر طرح کاروبار میں رھتے اور ھمراہ رکاب جلو میں دوڑتے ھیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کي جاہ و حشمت ھوتي ھے اور خانہ جنگي یا صف ارائي میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود ھوتے ھیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکي زمینوں کا سالانہ لگان پانچھزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کي بغاوت میں آٹھہ سو آدمي اُنکے کاشتکاروں میں سے مسلح پھرتي تھي لیکن تربیت کي ترقي کي حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا ٹھہرتي ھی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بہم پھونچانے پر زیادہ لگان کو زیادہ ترجیح دیتي ھیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ پرتنا لازم ھی جس سے پیداوار ھي کثرت سے حاصل نہو

بلکہ بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وہ بہت سا هو پس اس مطلب کے واسطے مثلاً پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا هوتا تھا ایک کہیت بنالیا جاتا هی اور اُس سے دس کنبوں اور دس گہوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانہ میں یہہ تبدیلیاں واقع هوتي هیں وہ زمانہ لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي حالت کي بڑي ترقي کا زمانہ هوتا هی چنانچہ تهوڑے دن گذرنے کے بعد اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي جاتي هی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي هی ایک اس سبب سے کہ انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے زیادہ کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجہ سے جو انسانوں کے بجاے حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجے همیشہ مفید هوتے هیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تهوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري حالت اگرچہ ظاهرا ممکن‌الوقوع هی مگر حقیقت میں کبهي پیش نہیں آتي بخوبي ظاهر هی کہ کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑہ جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچہ جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا جاتا هی جو براسطہ یا بلاواسطہ محنتیوں کے خرچ کي نہیں هوتیں تو اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اسموقع پر عام شرح هم اس سبب سے کہتے هیں کہ ایسي کل کے استعمال سے بعض خاص کاموں کي اجرتوں میں کمي بهي آجاتي هی مگر یہہ ایسي کمي هوتي هی کہ اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتهہ اُسیقدر زیادتي هونے سے اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگهیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکها جو اُنسٹهہ محنتیوں کا کام دیتا تها ایک آدمي ایک حلقہ دار تار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعہ

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساٹھہ آدمی بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ہی یعنی کم ہوتا ہی تو یہہ بات ناغالب ہی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کی اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمی جو اُنکے بنانے میں مصروف رہتے تھے استدر اُنکی قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھی اُنہیں کے بنانے پر لگے رہیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتی بیکار ہوگئے ہونگے اور اجرت کی شرح غالباً کم ہوگئی ہوگی لیکن تمام محنتیوں کی تعداد اور اُنکی پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اُس کمی کا کسی اور موقع پر ترقی ہونے سے ضرور عوض ہوگیا ہوگا جسکو ہم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ہیں کہ اُن پیچوں کی قیمت میں کمی آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقی رہی ہوگی جسقدر کہ اُس حالت میں رہتی جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلی قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسی ایسی جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کی پرورش ہوتی ہو تو اجرت کی عام شرح بڑھجاویگی اور اُسمیں کمی کا نہ آنا وجوہات مذکورہ سے صاف ظاہر ہی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ہو اور جسقدر وہ زیادہ ہو اُسیقدر اُسکی مانگ نہ بڑھی تو تھوڑیسے محنتی جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رہتے تھے بیکار ہو جاوینگے مگر یہہ کمی ایسی ہوگی کہ محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ میں کمی نہ آنیکے سبب سے کسی اور کام میں ترقی ہونے سے پوری ہو جاویگی بلکہ اُس جنس کی مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکی پیداوار کو اب ترقی ہوئی محنتیوں کی پرورش کا ذخیرہ زیادہ ہو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کی عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کی کار آمدنی جنسوں کی کل مقدار کلوں کے رواج پانی سے بڑھجاویگی اور علاوہ اُس بڑھی ہوئی جنس کے باقی اور جنسوں کی نسبت اپنی حالت پر رہیگی *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کی مثال جو اُوپر دی گئی کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسی بری ہی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتی کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسکي مانگ اس ترقي یافتہ قوت پیداوار کا مقابلہ کرسکے اسلیئے اُسکي تمام محنتیوں کي تعداد کم ہو جاتي ہی مگر حقیقت میں ایسا بہت کم واقع ہوتا ہی چنانچہ ایک جنس کے طیار ہونے کي اساني کا عام اثر یہہ ہوتا ہی کہ اُس جنس کے خرچ کو اُسقدر سے زیادہ بڑھاوے جس میں یہ نسبت سابق کے زیادہ محنتي لگے رہیں *

چنانچہ ہماري کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ ہم کپڑے اور چھاپہ کي کلوں کے اثروں کو بیان کر چکے ہین اُنمیں سے ہر ایک پیشہ میں اُنکي کلوں کے ایجاد ہونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف ہونگے پس ایسي معمولي حالتوں میں کلوں کے فائدوں کے کھرے پن پر جزوي دقتوں کي کھبیل سے بھي کچھہ بٹا نہیں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے نتیجوں کا تھوڑا اثر ہوتا ہی شاید اُنپر کسي خاص تجربہ کي گواہي کا پورا اثر ہووے اِسلیئے ہم اپني تقریر کو اُن اُجرتوں کے نقشوں کے دیباچہ کے خلاصہ مفصلہ ذیل سے تقویت دینگے جنکو لول صاحب نے اُسوقت میں جبکہ وہ کارخانوں کي تحقیقات کے کمشنر مقرر ہوئے تھے مرتب کیا تھا *

وہ خلاصہ یہہ ہی کہ جبتک کپڑہ کے طیاري کو وسعت ہوتي رہیگي تب تک بالغ خواہ نابالغ محنتیونکا یہہ خیال کہ بڑي بارآور کلوں کے ایجاد ہونے سے اُنکي اُجرت میں کمي آویگي بے بنیاد ہی اور اُن لوگوں کا یہہ قول ہی اور بارہا اُنہوں نے مجھہ سے کہا کہ یہ نسبت سابق کے اب ہمکو کم اُجرت پر زیادہ کام کرنا پڑتا ہی میںچسٹر اور سالفورڈ کے اُس اخبار کا کوئی پرچہ جو وہاں کے کارخانہ کے محنتیوں نے جاري کر رکھا ہے اور بلاناغہ روز چھپتا ہی میں نے ایسا نہیں دیکھا جسمیں اس قسم کي باتیں نہیں چھپتیں چنانچہ ۱۱ جنوري سنہ ۱۸۳۴ع کے پرچہ میں مندرج ہی کہ اب بہ نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو اُجرت کے دسویں حصے کي کمي کے ساتھہ دوگنا کام کرنا پڑتا ہی *

اور حقیقت اُسکے یہہ ہی کہ سنہ ۱۸۰۴ع میں کاتنے والے کو یارن کپڑہ کے لیئے ایسے سوت کي کتائي پر جسکي في پونڈ دو سو اٹیئیں اُسوقت کي اوسط بارآور قوت رکھنے والي کل پر طیار ہوں في پونڈ چار روپیہ چار آنہ ملتے تھے اُسوقت میں جو اوسط قوت اُس کل کي تھي مجھکو معلوم نہیں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کي تھي اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ دو روپیہ آٹھہ پائي ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور چھہ سو اڑتالیس پونڈ سوت کاتنے کي ھی اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ ایک روپیہ تین آنہ چار پائي سے لیکر ایک روپیہ پانچ آنہ آٹھہ پائي تک ملتے ھیں یہہ مینچسٹر کے نرخ کا حساب ھی *

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو بارہ پونڈ سوت یارن کپڑہ کا کاتتا تھا اُسیقدر عرصہ میں اب چھہ سو اڑتالیس پونڈ اُسي طرح کا سوت کات لیتا ھی اور جب دو روپیہ آٹھہ پائي في پونڈ کے حساب سے اجرت ملتي تھي اور اب بحساب ایک روپیہ تین آنہ آٹھہ پائي في پونڈ کے اجوت ملتي ھی لیکن تین سو بارہ پونڈ کي اجرت دو روپیہ آٹھہ پائي في پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ ھوتے ھیں اور چھہ سو اڑتالیس پونڈ کي اجرت ایک روپیہ تین آنہ آٹھہ پائي في پونڈ کے حساب سے سات سو تراسي روپیہ ھوتے ھیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنہ ۱۸۲۹ ع کي نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ ملتے ھیں یہہ بات ھرطرح صحیح ھے کہ محنتي بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا ھی مگر جس حالت میں کہ ھمکو یہہ ثابت کرنا منظور ھی کہ کیا اب اجرتیں پہلے کي نسبت کم ھیں تو اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپني غرض یہہ ھی کہ کاتنے والا جو کچھہ اب کماتا ھی وہ دس برس پہلے کي نسبت اُسي قدر محنت بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا ھی اور اُس کي کمائي کي ترقي کا باعث کلوں کي ترقیاں ھیں اور ان ترقیوں کي سبب سے محنتي کي کمائي میں اور بھي ترقي ھوگي اور بہ نسبت سابق کي اصلي شرح کے ترقي شرح سے بہت زیادہ محنتي فائدہ اُٹھاوینگے مگر شوط یہہ ھی کہ روئي کے کارخانوں کي اُسیقدر ترقي میں تیس برس آیندہ کو تیس برس گذشتہ کي طرح کوئي سبب مخل نہو اور روئي کے کارخانہ کي شاخوں میں سے کسي شاخ کي کل میں ترقي ھونے سے اور شاخوں میں بھي اجرت کي شرح کي ترقي ھوگي کیونکہ محنت کي

مانگ اُس ترقي يافته کل کي طرح اوروں ميں بهي زيادہ هو جاويگي غرض ميري يهہ هي کہ روئي کے کارخانہ ميں سے کسي شاخ کي کل ميں کسي طرح کي ترقي هونے کا اب تک يهہ اثر هوا هي کہ محنتي ايک خالص تعداد روپيہ کي بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي نهوتي زيادہ کماتا هي *

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي نسبت محنتيوں کي غلط فهمي اُنکے کام چهوڑ بيٹهنے اور اور دنگے فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي شکايت اور فرياد کرنے کا سبب هي اور مجهکو يهہ افسوس هي کہ اس سے زيادہ اُن لوگوں کے سمجهانے کا موقع هاتهہ نہ آيا *

ميں محنتيوں کے اسبات پر مطمئن هو جانے کو نهايت ضروري سمجهتا هوں کہ کلوں کي توقيات اُس روپيہ کي تعداد بڑهاني پر مائل هيں جو معمولي گهنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے هيں جو لوگ اس حقيقت پر تکرار کرتے هيں اُنکو يهہ تو قبول کرليںا ضرور لازم هوگا کہ مينے کاتنے والوں کي نسبت اس حقيقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت کرديا اور جبکہ اُنکو يهہ ماننا پڑيگا کہ کاتنے کي کلوں ميں ترقي هونے سے نو عمر آدميوں کي تازہ اور زايد محنتوں کي مانگ بڑهيگي تو يهہ بهي اُنکو تسليم کرنا ضرور هوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي اُجرتوں ميں بهي ترقي هوگي اور يهہ بهي اسيطرح اُنکو قبول کرنا پڑيگا کہ جنسوں کي طياري کے اثروں سے جو اُنکي قيمت بازار ميں کم هوگي تو اُنکا خرچ بهي زيادہ هوگا اور اُن جنسوں کے زيادہ خرچ کے باعث سے روئي کاتنے کے متعلق کاموں ميں زيادہ محنتيوں کي ضرورت هوگي اس سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ ميں پهلے کي نسبت اجرت اچهي هو جاويگي اگر ان باتوں ميں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونهہ نہ پهيريں اور اس خيال باطل سے کہ کلوں کي ترقي هماري اجرتوں کے ليئے مضر هي محنت کے گهنٹوں کے کم کراني پر سازش نکريں اور اُن لوگوں کي بات پر کان نہ دهريں جو اُنکو يهہ بهيکاتے هيں کہ آٹهہ گهنٹي محنت کرنے پر بارہ گهنٹي کي اجرت لو جيسا کہ آجکل بهيکا رکها هي تو ميرا مطلب حاصل هو جاوے *

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور هوشیار سمجھہ بوجھہ کے اچھے هیں اِسلیئے مجھکو یقین هی کہ اگر انکو یہہ بات بخوبي سمجھائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے کہ کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کي اصلي شرح ترقي پاتي هی اور اُس ترقي یافتہ شرح کي سبب سے بہت زیادہ آدمي کام پر لگتے هیں تو وہ ضرور بہت خوشي سے اچھي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا کہ شیخ سعدي نے کہا هی۔ مصرعہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطي مذکورہ غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا هوتي هی جس سے وہ پہلي غلطي پیدا هوتي هی یعني اس عادت سے کہ جزوي اور خفیف باتوں پر توجہہ کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بہیئت مجموعي معلوم هو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بھلائي کو جو منتشر هو ندیکھا جاوے وہ عام غلطي یہہ خیال کرنا هی کہ غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گھٹ جاتي هی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کھلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابہ هوتا هی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق هوتا هی کہ اُسکے بنانے یا قایم رکھنے میں کچھہ لاگت نہیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نہیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اگر وہ اِسکو خرچ کرتے هیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑہ جاتي هی مثلاً اگر وہ † قانون جنکي رو سے راس گودھوپ کي شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتي هی اور فرانس کي شراب نہیں آنے پاتي ہے منسوخ هوجاویں تو بہت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف هو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل هونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بہت تھوڑے محنتي توجہہ کرینگے جو راس گودھوپ کے خرچ کے لایق هیں جسکا نتیجہ یہہ هوگا کہ ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم هو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائدہ شراب پینے والوں کو هوگا جو معمولي خرچ سے زیادہ یا بہتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف هو جاوے تو

† یہہ قانون منسوخ هوگئے

بہت تھوڑے محنتي بلا واسطہ ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قینچي وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے ریشم حاصل ہوگا بواسطہ ریشم پیدا کرینگے پس آخرکار ریشمیں کپڑہ بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نہ ریشمیں کپڑا پہنتے ہیں نہ شراب پیتے ہیں اِسلیئے اُجرت کي عام شرح غیر متبدل رہیگي اور اگر وہ قانون جو غلہ اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ ہو جاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصہ جسمیں غلہ اور شکر شامل ہیں بڑہ جاویگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چیزیں ہیں بہت بڑہ جاویگي *

چتھے جس مسئلہ کي توضیح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام راے کے خلاف ہی کہ زمینداروں اور سرمایہ والوں کا غیربارآور خرچ محنتیوں کے حق میں اِسلیئے مفید ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار میسر آتا ہی چنانچہ بیلي صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاري چرائي کے اوپر صرف اسي وجہہ سے کچھہ قابل ترجیح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخیرہ حاصل ہوتا ہی وہ زندگي کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکي یہہ وجہہ بھي ہی کہ کاشتکاري میں بہت سے زیادہ دھقان مصروف رہتے ہیں واضح ہو کہ یہہ بیلي صاحب کا قول اُس باطل عام راے کي دوسري صورت ہی یہہ ہمنے مانا کہ زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر اُس میں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہہ بھي ایک فائدہ ٹھہرے تو زمین کي بارآوري ایک نقصان ٹھہریگي اگر صرف مصروفیت ہی مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں بہ نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل سے کھودنے کے بہت سي مصروفیت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پچ کرتے ہیں کہ غیر بارآور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي پیدا کرتا ہی یہہ بھول جاتے ہیں کہ محنتي جن چیزوں کي حاجت رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور ایندھن غرض کہ معاش و ارام کے تمام سامان ہیں مشقت اور محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پر بھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل ہوتي ہی ایک محنتي جو شکایت کرتا ہی کہ
مجکو کام نہیں ملتا وہ اپنے بحسب دلخواہ بلا تعرض کام کرسکتا ہی
اگر ایک پہاڑ کے دامن میں سے پتھر اُوٹھا اُوٹھاکر پہاڑ کي چوٹي پر
لیجانا چاہے لیکن جس شی کي اُسکو حاجت ہی وہ اُس قسم کا کام
ہی جس کے ذریعہ سے اجرت اور روپیہ حاصل ہو اور اگر بغیر کام کیئے
روپیہ اُسکو حاصل ہو تو نہایت خوش ہووے مشقت اور تھکنا سردي
گرمي سہنا في نفسہ برائیاں ہیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے
حاصل کرنے میں جسقدر کم انکي حاجت ہو یا یوں کہیں کہ جسقدر
اساني سے معاش و ارام حاصل ہوں اُسیقدر محنتیوں کي حالت بلکہ
سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رہنے میں بہتر ہوگي ایک
نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث ہوتا ہی ظاہر ہی کہ
وہاں معاش کي گراني نہیں بلکہ ارزاني ہوتي ہی اور خوراک اور مکان
اور ایندھن کے حاصل کرنے میں اساني ہوتي ہی اب غور کرنا چاہیئے کہ
اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر ہوسکتي ہی یعني جسر
ذخیرہ میں سے سب کي پرورش ہوتي ہی اُسکے ایک جز کے ضایع ہوجانے
سے کیونکر ترقي ممکن ہی اگر اعلی درجہ کے لوگ صدي گذشتہ کي
رسموں کو پھر زندہ کرکے کرتیوں پر سنہري قیطون اور پیمک لگاویں تو
البتہ اُنکو اُسکا لطف و حظ معلوم ہوگا مگر کمتر درجہ کے آدمیوں کو اُس
سے کیا حاصل ہوگا۔ جن لوگوں کي راے پر ہم گفتگو کر رہے ہیں وہ یہہ
جواب دیتے ہیں کہ کمتر درجہ کے لوگوں کو قیطوں وغیرہ بنانے میں
مصروف ہونے سے فائدہ ہوگا یہہ سچ ہی کہ ایک کرتي پر پچاس روپیہ
خرچ ہونے کے بجاے پانسو پچاس روپیہ خرچ ہونے لگینگے لیکن اب
پانسو روپیہ کیا ہو جاتے ہیں یہہ نہیں کہہسکتے کہ کرتی پر نلگنے سے وہ
پانسو روپیہ موجود نہیں رہے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکھہ روپیہ
سالانہ آمدني ہو وہ اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وہ اُسکو اُن
لوگوں کو دیگا جو اُسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے ہیں اور اُسکے
طویلہ اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیرہ کے سامان بہم پہونچاتے
ہیں اب ہم فرض کریں کہ وہ زمیندار خرچ غیر بارآور سے دست‌کش ہوکر
صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور اُن ضروریات کو بھی اپنے ہی قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ جن لوگوں میں اُسکے دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوتے تھے وہ گویا اپنے مصروف رکھنے والے کو ہاتھہ سے کھوبیٹھے وہ معترض اس سے آگے اور کچھہ نہیں دیکھتے لیکن دیکھنا چاہیئے کہ وہ زمیندار جسکے ہاتھہ میں ایک لاکھہ روپیہ اب بھی آویگا اُس روپیہ کو کیا کریگا کوئی یہہ خیال نکریگا کہ وہ اُس روپیہ کو صندوق میں بند کر رکھیگا یا اپنے باغ کی زمیں میں دفن کر رکھیگا الغرض وہ روپیہ جسطرح سے ہو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور ہوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب ہمارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ تمام ذخیرہ جو اور لوگوں کی پرورش سے متعلق ہی ہر سال بڑھیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ خسیسوں کی طرح سے کسی اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیہ سے انگلستان کا سرکاری † فنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیہ اُس فنڈ کے بیچنے والے کے ہاتھہ میں جاکر کیا ہوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کی زمینداری خریدے مگر اُس کی قیمت فرانس کو کسطرح بھیجیگا ضرور ہی کہ وہ مصنوعی جنسوں کی صورت میں بھیجیگا جیسا کہ اُوپر معلوم ہوچکا ہی الحاصل ہر شخص اپنی آمدنی کو کسی نکسی طرح خرچ کرتا ہی اور جسقدر کہ وہ اپنی ذات پر کم خرچ کرتا ہی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رہتی ہی *

ساتویں آخر مسئلہ جو ہمارے مسئلہ کے برعکس ہی وہ رکارڈو صاحب کی مفصلہ ذیل تقریر سے واضح ہوتا ہی *

وہ فرماتے ہیں کہ جسطرح پر تمام ملک کی خالص آمدنی خرچ ہوتی ہی اُس سے محنتیوں کی کچھہ تھوڑی غرض متعلق نہیں ہوتی اگرچہ ہر حالت میں وہ اُنہیں لوگوں کے لطف و اذت کے واسطے خرچ ہوگی جو اُسکے مستحق ہیں *

اگر کوئی حال کا زمیندار یا سرمایہ والا اپنی آمدنی کو قدیم زمانہ کے تعلقہداروں کی طرح بہت سے خدمتگاروں کی پرورش میں صرف کرے تو بہ نسبت اُس صورت کے کہ وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بہت سے محنتیوں کی مصروفیت کا باعث ہوگا *

† سرکاری فنڈ عموماً سرکاری لوٹ برلا جاتا ہی اور یہہ وہ کاغذ ہوتا ہی جو لوگ اپنا روپیہ خزانہ سرکاری میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے ہیں

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف جنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکھ روپیہ کي هو تو خواہ میں اُسکو عمدہ پوشاکوں اور خانہداري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواہ اُسیقدر اور اُسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بارآور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پہلي قسم کي اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آیندہ اُنکي محنت کو مصروف نکر سکونگا اور اُن سب اشیاء کا انجام یہہ هوگا کہ اُن عمدہ پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اُٹھالونگا اور اگر میں اپني آمدني سے غلہ اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پھر خدمتگار وغیرہ نوکر رکھونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وہ غلہ اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمي محنتیوں کي پہلي مانگ پر زیادہ هونگے اور اس زیادتي کا باعث یہہ هوگا کہ میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکھتي هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یہہ هوتي هی کہ لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکہ جو کچھہ روپیہ عیاشي سے بچے وہ خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامہ برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بہت سي فوج اور جہازوں کے بیڑے قائم رکھنے کي ضرورت هوتي هی تو وہ بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائي ختم هو جاتي هی اور اُسکے اخراجات بند هوجاتي هیں بہت سے آدمیوں کو مصروف رکھتا هی *

چنانچہ اگر لڑائي کے دنوں میں مجھہ سے پانچ هزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزء کو میز چوکي کپڑے کتابوں وغیرہ اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ ان دونوں صورتوں میں کسي

† خالص آمدني سے وہ آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منہا کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هی اور کل آمدني وہ هوتي هی جسمیں خرچ وغیرہ سب شامل هوتے هیں

ضرورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کي محنت اُسکے حاصل کرنیکے لیئے بمقدار مساوي مصروف ہوگي کیونکہ سپاہیوں اور ملاحوں کي خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگي جسقدر کہ زیادہ عیاشي کي چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار ہوتي لڑائي میں سپاہیوں اور ملاحوں کي زیادہ مانگ ہوتي ہی اور جس لڑائي کے اخراجات ملکي سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کي آمدني سے ہوتي ہیں تو وہ لڑائي آبادي کي ترقي کے حق میں مفید ہوتي ہی *

لڑائي کے ختم ہوجانے پر وہ میري آمدني کا جزء جو سپاہیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھي کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکي اور شراب وغیرہ عیاشي کي چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کي پرورش پہلے اُس میري آمدني کے جزء سے ہوتي تھي اور وہ لوگ لڑائي کے سبب سے پیدا ہو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقي آبادي پر اُنکے اثر سے اور آبادي کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے ہمسري کرنے سے اُجرت کي شرح میں کمي آویگي اور محنتیوں کي حالت خراب ہو جاویگي انتہیٰ *

واضح ہو کہ رکارڈو صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کي نسبت خدمتوں میں مصروف رہنا زیادہ مفید ہی یعنے کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر ہی اور سپاہي اور ملاح ہونا کاریگر ہونے سے اچھا ہی اب جو یہہ بات ظاہر ہی کہ محنتیوں کے اِستعمال کي جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاہي ہوجانے سے ترقي نہیں ہوتي تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ رکارڈو صاحب کي یہہ راے غلط ہی یا ہمارا مسئلہ صحیح نہیں ہی *

معلوم ایسا ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے ہیں کہ سپاہیوں اور ملاحوں کي خدمتوں کي اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتي ہیں اور کاریگروں کي اُجرتیں روپیہ سے دیجاتي ہیں ہاں یہہ بات وہ سچ کہتے ہیں کہ اگر کوئي شخص جسکي آمدني ایک لاکھہ روپیہ کي ہو اپني آمدني کو اپنے ذاتي اِستعمال کي چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرے تو اُسکے پاس اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کي

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقي نہیں رہیگا۔اگر وہ ایسي جنسیں خرید کرے جنکو خدمتگاروں کي خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کي پرورش کا ایک نیا ذخیرہ ہو جاتا ہی اس سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپني آمدني کو اس دوسري صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کي دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کي اُسنے پہلے بار کي تھي لیکن اُنکو یہہ نہ سوجھا کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا ہی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپني آمدني کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکي آمدني کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ اینا ہی اُنہوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کي خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچھہ لگاتا ہی وہ اُس روپیہ میں سے کم ہو جاتا ہی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپني خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کي خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بھي اُنکي پرورش اُسي خوبي کے ساتھہ ہوتي جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کي مفروضہ حالت میں ہوتي ظاہر ہے کہ کوئي شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں ہندوستان کے طور پر نوکروں کي تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کي مانگ کم ہوجاتي یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور ہی کہ محنتیوں کي اسواسطے پرورش کیجاتي ہی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچھہ درکار ہو جنکو ہم بازار سے خرید کرتے ہیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کراویں انگلستان میں بھي رواج ہوتا تو محنت کي مانگ بڑہ جاتي اور اس سے بھي کم اسبات پر اصرار ہوسکتا ہی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتھہ پھرنے یا دروازہ پر پہرہ دینے کے واسطے نوکر رکھا جاتا تو اس تبدیلي سے محنتیوں کي زیادہ مانگ ہوجاتي اور ابادي کو ترقي ہوتي *

رکارڈو صاحب کي اس راے سے کہ لوگوں کي آمدني بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ ہونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ ہی ہم اسقدر نا اتفاقي کرتے ہیں کہ ہم محنتیوں کي غرض کو بالکل اُنکي راے کے مخالف سمجھتی ہیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح کرسکتا هی چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هی تو اُس روپیہ کو اپنے هاتھہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل هوگا گو وہ هاتھہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں کہ اُن جنسوں کا اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پہنتے هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں تهیں غریبوں کے اچھے اچھے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور چوکیاں دیکهي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نهیں بنائي گئي تهیں اگر انگلستان میں پچهلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نهیں هوتے خدمتگاري کے کام ایسي آساني سے سیکهہ لیئے جاتے هیں کہ هم خدمتگار کو هنرمند محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تهوڑي هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹهانا نهایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر ایسا پیشہ سیکهتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکهتا هی جو بیحد و غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکہ تمام ملک میں دولت پهیل سکتي هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسي

§ کیمیا اُس علم کو کهتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ کے معلوم هوتي هی اور کئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک مرکب کے اجزا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا ھی جس سے بڑا فائدہ حاصل ھو چنانچہ وہ کاریگر اپنی آمدنی کی بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحتوں کا خرید کرتا ھی اور اُس ذخیرہ کے ھر حصہ کو اُس ھوشیاری اور چالاکی سے جسکا چھوٹی سے ذخیرہ پر استعمال ھوسکتا ھی بار آور کردیتا ھی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد ھیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانہ حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پہونچانے والا بلکہ خود بھی دولتمند ھوا فرض کہ تاریخ اور تجربہ سے معلوم ھوتا ھے کہ جن ملکوں میں بہت سا روپیہ خدمتوں کی خرید میں خرچ ھوتا ھے وہ ملک مفلس ھوتے ھیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بہت سا روپیہ خرچ ھوتا ھی وہ ملک مالدار ھوتے ھیں *

رکارڈو صاحب کی رائے لڑائی کے نتیجوں کی نسبت اور بھی زیادہ غلط ھی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھی وارد ھوتے ھیں جو ھمنے اُنکی اُس راے پر کیئے ھیں جو اُنھوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاھر کی ھی چنانچہ جسقدر آمدنی سپاھیوں اور ملاحوں کی پرورش میں لگتی ھے اُسیقدر آمدنی سے کم سے کم اُتنے ھی کاریگر اور خدمتگارونکی پرورش ھوگی گو وہ آمدنی غیربارآور طریقہ سے خرچ کیجاوے جو حصہ اُس آمدنی کا کاریگروں کی پرورش میں لگا ھوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل رھیگا جیسا کہ ھم اوپر ثابت کرچکے ھیں سپاھیون اور ملاحوں کی جیسا کہ رکارڈو صاحب کا خیال ھی کچھہ زیادہ مانگ نہیں ھوتی بلکہ بجاے ایک پہلی مانگ کے یہہ دوسری مانگ قایم ھو جاتی ھی لیکن اُس آمدنی کا بڑا حصہ بارآور طور سے صرف ھوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسبات کے کہ اُن سے شہروں کی فصیلوں کے باھر کے مکانات توڑواکر ایسے مقام بنوائیں جنسے شہر کی حفاظت ھو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگی جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتی بندرگاھوں کی مرطوب آب و ھوا اور سمندر کی گرمی سردی سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑھائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں میں مصروف کیا جاتا جن کاموں سے اُنکی پرورش کے

ذخیرہ کي هرسال ترقي هوتي الحاصل لڑائي هر قسم کے لوگوں کے حق مضر اور خراب هوتي هی مگر محنتیوں کے گروہ کے حق میں جسقدر مضر هوتي هے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں هوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر هوتي هے

واضح هو کہ اب هم وہ بڑي غلطیاں جو همارے اس مسئلہ کے مخالف تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو هر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا هے اُنکي مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاهیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُنکے کنبوں کي تعداد کے کفایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر هوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب هی جو مزدوروں کي پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

اب یہہ سوال هی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر موقوف هی جواب اُسکا یہہ هی کہ اول اُس محنت کي بارآوري پر جس سے صراحتاً یا کفایتاً وہ جنسیں پیدا هوتي هیں جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کفایتاً پیدا کرنیوالوں کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي کنبوں کي مناسبت سے هووے اُس ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر هی پس اگر هم یہہ بات دریافت کرني چاهیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس چوبیس خاندان محنتیوں کے هوں کس مناسبت سے هی تو همکو انهیں دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور هوگي چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات دریافت هووے کہ ایک محلہ میں اٹهارہ خاندان اور دوسرے محلہ میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول هیں تو بحسب فرض اسبات کے کہ هرنو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر هی یہہ نتیجہ

ہاتھہ آتا ہی کہ ایک محلہ کي اجرت دوسرے محلہ کي اجرت کي نسبت ایک چوتہائي زیادہ ہوگي اور اگر یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ دوسرے محلہ کي محنت کي بارآوري پہلے محلہ کي نسبت نصف کي قدر زیادہ ہی تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر ہوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے ہیں

واضح ہو کہ پہلے پہل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي ہی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي ہے اور یہہ بات بھي یاد رہے کہ ہم لفظ کنایتاً کا بلحاظ اُس کل ذخیرہ کے نہیں کہتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بہم پہنچتي ہی بلکہ اُس خاص ذخیرہ کے لحاظ سے استعمال کرتے ہیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع ہوتي ہی کیونکہ اگر تمام دنیا ایک گروہ تصور کیا جاوے تو یہہ امر واضح ہی کہ اُس گروہ کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ایسي جنسوں کے زیادہ پیدا ہونے سے جو اُنکے استعمال میں نہیں آتیں مثل قیطوں یا مورتوں کے نہیں بڑہ سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کا اکثر اُس آساني پر زیادہتر حصر ہوسکتا ہی اور ہی جس آساني سے وہ اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے ہیں جوبجز مبادلہ کرنیکے ذریعہ ہونے کے اُنکے اور کسي کام کي نہیں ہوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں ہیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضہ میں حاصل ہوتي ہیں جو انگلستان سے باہر جاتي ہیں اور انگلستانیوں کي آب و ہوا اور عادتوں کے موافق نہیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے ہیں جو انگلستان سے باہر جاتي ہیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تیاکو کو بشرطیکہ قانوني مزاحمت نہوتي اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جہاں چاے شکر وغیرہ پیدا ہوتي ہی پیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسبات سے کچهه غرض نهیں که اُسکا خوردني غله انگلستان کي زمین میں پیدا هوا یا هولینڈ میں زمانه حال کے هل کے ذریعه سے صراحتاً پیدا هوا یا کنایتاً کپڑه بنے کي کل کے ذریعه سے پیدا هوا *

غرض که یهه امر ملاحظه طلب هی که منجمله ان دونوں سببوں کے پهلا سبب یعني محنت کي بارآوري کس بات پر محصور هے *

جواب اُسکا یهه هی که اول محنت کي بارآوري کسیقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي یعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور یهه تمام امور ایسے سببوں پر موقوف هیں که منجمله اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجهے نهیں گئے اور بعض بعض ایسے پیچیده هیں که مختصر بیان اُنکا نهایت دشوار هی یا اچهي طرح سمجهه میں آنا اُنکا بدون ایسے مضمونوں کي بحث کے متصور نهیں جو علم انتظام سے متعلق تو هیں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نهیں البته محنت اور هنرمندي وغیره بهت کچهه آدمیوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوه اُس کے تربیت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هیں مگر هم صرف ایک سبب کو جو پیچیده نهیں هی اور باستثناے کوئیٹلٹ صاحب اور سرآئیونائیس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظه نهیں کیا بیان کرینگے واضح هو که وه سبب محنتیوں کي اوسط عمر کا زمانه هی اور یهه امر کسیقدر ایک ملک کے اوسط زمانه عمر اور کسیقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچه انگلستان میں اوسط عمر کا زمانه چوالیس برس کے قریب قریب خیال کیا جاتا هی اور بهت سے ملکوں میں وه زمانه پینتیس برس تک بهي نهیں پهونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچیس برس تک بهي نهیں اور بعض بعض ملکوں میں هر پچیسویں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے که انگلستان میں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اوسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو که بلاد یورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ایکسو برس میں خیال کیا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي هوتي هی معلوم هوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد هوگي جسمیں اوسط عمر کا زمانہ زیادہ هوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم هو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت هوگي جسمیں آبادي کي ترقي آهستہ آهستہ هوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈهنگ پر رهنا یا آهستہ آهستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید هی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم هو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر هوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پهنچتي هی یعني اُس ملک کي آب و هوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف هوگي *

بعضے ایسے ملک هیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رهنے کا ذریعہ نهیں بخشا اور بعضے ایسے ملک هیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نهیں رکها چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابان میں مدت تک زندہ نهیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامنبلا میں عیش و عشرت سے بسر نهیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي هی مگر دولت دے نهیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نهایت عمدہ ضلع هیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست هیں باوجود اسبات کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رهنیوالوں کے سامهنے جا بجا پهیلے پڑے هیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم هیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي هی چنانچہ جزیرہ ائیس لینڈ کے باشندے بهي جزیرہ کواگو کے باشندوں کي نسبت زیادہ دولتمند معلوم هوتے هیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نهیں هوتے مگر پهر بهي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچهہ اثر کرتي هیں اِسلیئے اُنسے غفلت نهیں چاهیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند هوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر هاتهہ نهیں آئي *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري اجتناب یعني استعمال سرمایہ کي اُس مقدار پر محصور ہوتي ہی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتھہ کیا جاتا ہی *

باقي ہم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال الات اور تقسیم محنت ہیں اوپر کرچکے ہیں اور اب اپني کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف اسقدر یاد دلانا ضرور ہی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کي بارآوري کے سبب ہوتے ہیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب ہی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتي تو انسان ایک ایسا حیوان ہوتا کہ اور جنگلي حیوانوں کي نسبت بہت کم حظ اُوٹھاتا بلکہ اپني پرورش بھي نکرسکتا *

چوتھے وہ آخیر سبب جو بارآوري محنت پر موثر ہوتا ہی گورنمنٹ کي مداخلت یا عدم مداخلت ہی *

چنانچہ گورنمنٹ کا بڑا کام یہہ ہی کہ ملکي اور غیر ملکي ظلم و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان ہي کو نہیں بلکہ دولت رساني کو بھي فرض اپنا سمجھا ہی یعنے یہي نہیں کہ اپني رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کي تحصیل کرکے اُسکا حظ اُوٹھاویں بلکہ یہہ سکھانا کہ وہ کیا کیا چیزیں پیدا کریں اور کس طور پر اُنکو کام میں لویں اور اپنے کار و بار کے اہتمام کس طور پر کیا کریں اور ان سب باتوں کي تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بھي اپنے ذمہ فرض سمجھا ہی زیادہ تر بد قسمتي یہہ ہی کہ گورنمنٹوں نے جسقدر جہل و حماقت سے یہہ کام فرض اپنا سمجھا اُسیقدر جہل و ناداني سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے فحوے سے جسکو تدبیر تجارت کہتے ہیں اور وہ یہہ بات تعلیم کرتي ہی کہ دولت سے صرف سونا اور چاندي مراد ہی اور ترقي اُسکي جنسوں کے باہر جانے سے ہوتي ہی جنکے معاوضہ میں روپیہ باہر سے آوے اور کسیقدر اس گمراہي سے کہ جب تجارت کسي شخص یا کسي جماعت پر محصور ہو جاتي ہی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے ہیں تو نقصان کو کیسا ہي بڑا ہو پہلگندہ ہونے سے معلوم نہیں

ہوتا اور فائدہ گو کیسا ہي تھوڑا سا ہو مگر اکھٹا ہونے سے ظاہر معلوم پڑتا ہی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یہہ بڑا قاعدہ قرار پایا ہی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے ہوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے ہیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے ہیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قہراً پھیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل ہوتے ہوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و ہوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نہوں *

واضح ہو کہ اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ توبیت یافتہ دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتھہ عام مصیبت بھي تھي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک ہي بادشاہ ہیمبرگ سے لیکر روم تک حاکم ہوگیا اور وہ صدہا پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تہیں یکقلم برخاست کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نہایت مستغرق تھا اور اُسکے طریقوں سے واضح ہوتا ہی کہ خیالات اُسکے محض اندھا دھونڈي کے تعصب پر مبني تھے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یہہ یقین تھا کہ ازادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي ہوتي ہی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي ہوتي ہے اس وجہہ سے ضرور ہے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُٹھاتا ہی یعني وہ فریق جسکو رفعداد حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي ہی ٹوٹے میں رہتا ہی اور ملک فرانس اور ملک اٹلي جو جدے جدے بادشاہوں کے تحت حکومت تھي تو یہہ اُسنے یقین کیا ہوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان ہوگا مگر اُس تدبیر تجارت کے اندھے بانیوں کو یہہ جرات نہوئي کہ ایک ہي سلطنت کے اضلاع متصلہ کے باشندے جو باہم تجارت کرتے ہیں اُسپر بھي یہہ اعتراض کرتے چنانچہ جبکہ نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

† اس لڑائي سے نیپولین اول شہنشاہ فرانس کي لڑائي مراد ہی جسکے خلاف پر تمام یورپ نے اتفاق کیا تھا اور یہہ لڑائي سنہ ۱۸۱۲ع میں ختم ہوئي تھي

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کي اجازت عطا فرمائي مگر آسٹریا اور فرانس کو تجارت کي رخصت ندي اور ذهن اُسکا یک لخت اس اثر سے خالي رها که مبادلوں کے فائدے اسبات پر موقوف نهیں که بایع اور مشتري ایکهي بادشاه کي رعایا یا جدے جدے بادشاه کے تحت حکومت هوویں اس بادشاه کي ذهني تجویزیں اُن غلطیوں کي نظیریں تهیں جو آج کل بهت سي جاري ساري هیں اور آخر وه تجویزیں اُسکي مستحکم عام سمجهه کے مقابله میں معاملات میں ایک نهایت خفیف اختلاف کے ظهور میں آنے سے مٹ گئیں اگرچه اُن حقیقتوں میں جنپر هم گفتگو کر رهے هیں کوئي تبدیلي واقع نهوئي *

جب که لڑائي ختم هوچکي تو نیپولین کي بادشاهت ٹوٹ پهوٹ کر کئي خود مختار بادشاهتیں هوگئیں اور هر بادشاه جدید نے اُن قیدوں کو اپني سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاه کي زور و قوت نے توڑا تها افسران پرمٹ اور ره گذران اپنے ملک کي آمدنیونکے مٹانے اور اپنے همسایوں کي ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے هي موثر ذریعه معلوم هوئے جیسیکه لڑائي کے دنوں میں جهاز اور فوجیں تهیں چنانچه فرانس کي جنسیں جو اٹلي اور بلجیم میں تجارت کي راه سے گئي تهیں اور بلجیم اور اٹلي کي جنسیں فرانس میں گئي تهیں روک دي گئیں امریکا والوں نے خاص خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غله کي نسبت قانون جاري کیئے غرض که تدبیو تجارت میں اشیاء مطاوبه کي ممانعت کا پهر دستور قایم هوا چنانچه روسیوں نے جنکے ملک میں غله بهت پیدا هوتا هی بیگانه ملکوں کے کارخانه کي مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے سے ممانعت کي اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعي چیزیں بهت سي بهم پهونچتي هیں اپنے ملک میں غله کے آنے کي ممانعت کي *

هماري رائے میں روسیونکا طریقه عمل کي روسے انگلستان والونکي نسبت زیاده فتنه انگیز اور شرارت خیز تها روسي قدیم رسم تجارت پر انگلستان والوں کي نسبت کمال هٹ اور اصرار سے قایم رهي هیں اور حقیقت یهه هے که سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے هوئے که هر تغیر کے ساتهه امتناع تجارت اور محصول پرمٹ زیاده هوا لیکن اصول کي روسے خام پیداوار

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن اعتراضوں سے نہایت قوی اور مضبوط ہیں جو مصنوعی چیزوں کی ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں محنتی کی ضروریات میں کام آتی ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ہی قیدیں لگائی جاویں اُنکا محنتی آدمی پر کچھہ اثر نہیں پہونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے کی ممانعت میں جاری ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے ذخیرہ کا گھٹانا ہی جس سے محنتیوں کی پرورش ہوتی ہی دوسرے جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کی مصنوعی چیزوں کی ممانعت کرتا ہے تو خام پیداوار کی کسی قدر قیمت گھٹ جانے کی جہت سے جو اُسکے باہر جانے کی ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگی محنتی نقصان کا معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے آنے کی ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کی قیمت سوائے محنت کی قیمت کی ترقی کی طرف میلان کرتی ہی اور محنتی آدمی ہر شی ضروری کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتی ہی نہایت دشواری اُٹھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کی مقدار زاید پیدا کیجاویگی اُسکی نسبت سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعی چیزوں کی اپنے ملک میں آنے دینے کی ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کی ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعی چیزیں لیجاتیں اب مبادلہ نکرنے کی حالت میں تھوڑی سے خام پیداوار کی حاجت ہوتی ہی اِسلیئے وہ کم پیدا کیجاتی ہی اور اُسکی پیداوار میں صرف بھی کم ہوتا ہی اور محنت جو کپڑے اور مصنوعی چیزوں کی طیاری میں صرف ہوتی ہی پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتی ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کی قیمت گھٹ جاتی ہی اور محنتی آدمی کا کھانے پینے کی چیزوں میں جو صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور چیزوں کی گرانی سے اُسکو ہوتا ہی مگر بہت سی برائی زمینداروں کے

حق میں ہوتي ہی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعي جنسوں کي طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کي نسبت سے اُسکے طیاري کا خرچ کم پڑتا ہی اور جسقدر کہ مصنوعي چیزوں کي مقدار حصول کو ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتي جاتي ہیں اور محنت کي تقسیم زیادہ ہوتي جاتي ہی اور جسطرح سے مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے کي ممانعت گویا خام پیداوار کا باہر نجانے دینا ہی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں لگانا حقیقت میں مصنوعي جنسوں کے باہر بھیجنے پر قیدیں لگانا ہی اب اس حالت میں جو مصنوعي جنسوں کي کم ضرورت ہوتي ہی تو وہ طیار بھي کم کیجاتي ہیں اور جو کچھہ کہ طیار ہوتي ہیں اُنکي طیاري میں اُنکي مقدار کي نسبت سے اتني زیادہ محنت صرف ہوتي ہی جو اُنکي بہت سے مقدار کے طیار ہونے میں صرف نہوتي اور اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروري ہوتا ہے اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بھي اُسکي مناسبت سے زیادہ لاگت لگتي ہی حاصل یہہ کہ ایک قسم کي جنسوں کي قیمت تو اِسلیئے زیادہ ہو جاتي ہی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکي ضرورت ہوتي ہی اور دوسري قسم کا مول اِسلیئے زیادہ ہو جاتا ہی کہ کم پیدا ہونا اُنکا ضروري ہوتا ہی اور ہر طرح سے محنت کي بارآوري کم ہو جاتي ہی ان صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رہتا ہی *

مگر گورنمنٹ کي مداخلت کا ضروري نتیجہ یہہ برائي ہوتي ہی کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف ہونے لگتي ہی گورنمنٹ کے کار و بار بلا وصول ہونے عام محاصل کے انجام نہیں پاسکتي اور بڑي رقم محاصل کي بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں ہوسکتي اور محصول سے بچنے کے لیئے محنتي لوگ اپنے اصلي طریقوں سے انحراف کرتے ہیں اور جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد ہوسکتا ہی اُنمیں سے ایک تو اراضي کا لگان ہی مگر ثمرہ اُسکا یہہ ہي کہ لوگ اراضي کي کاشت پر سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول ہی مگر وہ سرمایہ کے باہر جانے کا باعث ہوتا ہی اور تیسري آمدني کا محصول ہی جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ وہ مال اکھٹے ہونیکا مانع ہوتا ہی چوتھے اجرت کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ھی کہ اُجرت کي عوض میں بجاے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ھی اور محنتي لوگ ایسي چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ھیں جو دیر تک قایم رھیں اور مخفي نہ رہ سکیں اسبات سے غرض اُسکي یہہ ہوتي ھی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ ھاتھہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ھی تو اُس سے بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والي اور سستي سستي چیزیں قایم کیجاتي ھیں چنانچہ بیر اور مالٹ شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاہ اور بن کا محصول اُنکي جگہہ غلہ بریان کے کام میں لانے سے سر سے ٹالا جاتا ھی غرضکہ ہر ایسا محصول بھي جس سے لوگ اپني چالاکي اور تدبیر سے بچ رہتے ھیں مضرت سے خالي نہیں ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکي رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکي بند کرنے سے سارے گھر کي ہوا اور روشني بند ہو جاني ممکن ھی مگر محصول سرکاري کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑي مضرت اُن محصولوں سے ہوتي ھی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے ھیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کسکو حاجت ھی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ھی شراب اور شیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکي طیاري میں انگلستان صرف اپنے اصلي بزرگي سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعي جنسوں کي طیاري کي ترقي ہوئي بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگي کا محصول ادا کرنے میں کوئي فریب اور دھوکا نہ دے سکنے کے لیئے صدھا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ھی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبي کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع ھیں اور ترقي کے لیئے تبدیلي لازم ھی اب ایسي ترکیب میں جو قانون سے مقرر ھی ذرا سي بھي تبدیلي کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال میں پھنسجاتا ھی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتي ھی کہ ہر وقت آدمي محصول کا شاکي ھی مگر وہ اُس مصیبت اور خرابي سے بہت کم واقف ھی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید ہوتي ہی اور یہہ بات چند مثالوں سے ثابت ہوسکتي ہی مگر ہم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے ہیں چنانچہ اکثر لوگ اسبات سے واقف ہیں کہ لاھن طیار کرنے کے جو عام جوڑن کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے ہیں بہت زیادہ قیمت رکھتے ہیں اور اسبات میں بھي کسي کو شک شبہہ نہیں کہ بیر شراب کا مول اسي وجہہ سے زیادہ ہوتا ہے مگر غالباً اُن دس ہزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي ہی کسي شخص کو یہہ خیال نہیں آتا کہ اس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے کہ لاھن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے گئے ہیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاھن کے لایق جو نہیں سمجھے جاتے اور قاعدہ مندرجہ قانون مذکور میں گونہ تبدیلي کیجاوے تو اُن جوڑوں کا بہت عمدہ لاھن طیار ہوسکتا ہی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا ہی کہ کوئي اُن جوڑوں کا لاھن نہیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو کام نہیں آتے اور علی‌ھذاالقیاس کمال آساني سے یہہ بات بھي خیال کیجاسکتي ہی کہ اگر ہل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بھي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصہ اراضي کا جسمیں اب پیداوار ہوتي ہی بیکار اور ویران پڑا رہتا *

اگر کوئي ملک اپنے گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوي تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوٹھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نہیں پہونچتا جسقدر کہ اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے پہونچتا ہی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت ہوتي ہی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف ہوتي ہی چار سبب معلوم ہوتے ہیں پہلے محنتي کي ذاتي خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے ہاتھہ آوے تیسرے وہ مقدار

امداد کي جو سرمایہ سے بہم پہنچتي ہی چوتھے وہ مقدار ازادي کي جو اُسکو محنت کرنے میں حاصل ہوتي ہی *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پیداوار سے باز رکھتی ہین جو محنتي کنبوں کے برتاؤ میں آتي ہیں

واضح ہو کہ وہ اسباب تین ہیں ایک لگان دوسرے محصول تیسرے منافع اگر تمام محنتي ایسي چیزوں کي پیداوار میں صراحتاً یا کنایتاً مصروف ہوتے جو خاص اُنکے برتاؤ میں آتي ہیں تو اجرت کي شرح بالکل بارآوري محنت پر محصور ہوتي مگر ظاہر ہے کہ یہہ جبتک ممکن نہیں ہوسکتا کہ محنتي لوگ ہي تمام ملک کے قدرتي ذریعوں اور سرمایوں کے خود مالک نہوں لیکن ایسي حالت وہ وحشیانہ زندگي ہے جسمیں امتیاز مراتب اور تقسیم محنت نہو اور ایسي حالت ہی جسمیں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسمیں اُن صورتوں میں سے کوئي صورت ظہور میں نہیں آئي جنکے سبب دریافت کرنیکا کام انتظام مدن سے علاقہ رکھتا ہی واضح ہو کہ تربیت یافتہ لوگوں میں ایک بڑا حصہ محنت کا اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوتا ہے جنکے برتنے میں محنتیوں کا حصہ نہیں ہوتا اور اسلیئے تربیت یافتہ لوگوں میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي قلت و کثرت محنت کي بار آوري پر ہي منحصر نہیں بلکہ محنتیوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي ایسي تعداد پر بھي محصور ہی جو تمام محنتي کنبوں کي تعداد کي مناسبت سے ہو *

یہہ امر صاف واضح ہے کہ جو محنت محنتیوں کي پرورش کے ذخیر کے بہم پہونچانے میں لگتي وہ اُس میں صرف نہونے کي حالت میں تین کاموں میں لگتي ہی اول اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے استعمال میں آتي ہیں اور دوسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتي ھیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ کے مالکوں کے برتاؤ میں آتي ھیں یا مختصر یوں کہا جاوے اگرچہ اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا کہ محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف ھونے کي بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

ھم ابھي بیان کرچکے کہ زر لگان کسیقدر اُس قدرتي ذریعہ کي بارآوري پر منحصر ھی جسکي اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا ھی اب سمجھنا چاھیئے کہ اُس قدرتي ذریعہ کي باور قوت میں ترقي آنے سے لگان میں ترقي آتي ھی اور اجرت کي کمي ظہور میں نہیں آتي *

چنانچہ وہ ترقیاں جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں ھوئیں اُنھوں سے اسکاٹلینڈ کے نشیب کے حصہ کے زمینیں بڑي بارآور ھوگئیں اور اسي وجہہ سے لگان کي مقدار بہت بڑہ گئي اور ترقي لگان کے ساتھہ اجرت کي ترقي بھي ھوئي اگر چہ برابر نہوئي آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے ھیں کہ جس ‡ زمانہ میں میں نے کتاب تصنیف کي تو اُن دنوں محنتي کي عام اجرت في یوم پانچ آنہ چار پائي یا في ھفتہ دو روپیہ تھے اور في زماننا یہہ حال ھی کہ في ھفتہ چار روپیہ سے بھي زیادہ زیادہ ھے اور یہہ ایسي رقم ھی کہ اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کی اور طیار شدہ جنسیں تگني یا چوگني پہلي اُجرتوں کي نسبت سے زیادہ خریدي جاسکتي ھیں اگرچہ اسکاٹلینڈ کي نشیب کي زمینونکا لگان تگنے سے زیادہ ھوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصہ جو محنتي پیدا کرتا ھی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا ھی مگر تمام پیداوار کي مستقل ترقي سے اس ظاھري نقصان کا نعم البدل ھو جاتا ھی فرض کیا جاوے کہ بیس بشل پیدا کرنے کي جگہہ جنمیں سے دس بشل زمیندار لیتا تھا اور دو بشل سرمایہ والا اور آٹھہ بشل محنتي پاتا تھا اب محنتي آدمي پینتیس بشل پیدا کرتا ھی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا ھی اور تین سرمایہ والا اور بیس زمیندار پاتا ھی *

‡ واضح ھو کہ یہہ زمانہ وہ تھا جسمیں سنہ ۱۷۷۵ ع سے انگلستان والے اور امریکہ وا ے انگریزوں میں لڑائي ھوئي اور قریب سات برس کے لڑائي رھکر آخر امریکہ والے ذریعہ اپني مربیوں یعنے انگلستان والوں کي اطاعت سے آزاد ھوگئي *

حاصل یہہ کہ اگر کسي ملک میں بڑا حصہ محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع ہووے کیونکہ ایسے محنتیوں کا ہونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجھا جاتا ہی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں ہوتا بلکہ اُس اضافہ سے حاصل کرتے ہیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں ہوتا ہی *

جب کہ ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ محنتي کو لگان سے کچھہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجھنا چاہیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل ہوتا ہی اور وہ لگان خیال نہ کرنا چاہیئے جو ترقي آبادي کي وجہہ سے زیادہ ہوتا ہی ہم پہلے بیان کرچکے کہ اگر موانع موجود نہوں تو وجہہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتھہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن ہے جیسا اُسي جگہہ بیان کیا گیا ہے بلکہ عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب ہی کہ ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے کہ خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رہنے میں محنتیوں کے استعمال کيّ جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي ہیں البتہ اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر ہوگا اور یہہ بات بھي یاد رکھني چاہیئے کہ ہر ملک کي گورنمنٹ اسبات کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکھتي ہی کہ مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچہ بعض بعض گورنمنٹوں نے حتےالامکان جد و جہد کي کہ محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رہیں اور جہانتک ممکن ہو وہ بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنہیں کي ذات پر محصور نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکھنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذہب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتي اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کي پرورش کرنا اور بعضي گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کي مراعات سے مصارف سرکاري کا بار محنتي لوگونپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقونمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتي ہی کہ اُن محنتیوں کي تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن محنتیوں کي تعداد کے مقابلہ میں گھٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کي مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازي کرتا ہی گورنمنٹ کي طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ ہی جو قدرت کي بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا ہی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کي ممانعت بدستور قایم رہتي تو انگریزي زمینداروں کي آمدني ضرور بڑہ جاتي اور اسیطرح اگر صرف ایک ہي کارخانہ کے کوئیلہ کے جلانے کي اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کي آمدني شاہزادوں کي سي آمدني ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدني ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کھسوٹ ہی *

دوسرے محصول کا بیان

واضح کہ وہ دوسرا مطلب جسکي طرف محنتیونکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے سے پھیر کر محنت لگائي جاتي ہی سرکاري مصارف کا بہم پہنچانا ہے یہہ بات واضح ہے کہ جسقدر محنت غیر ضروري محکموں کے قایم رکھنے کےلیئے صرف ہوتي ہے اور جسقدر زاید محنت جو ضروري محکموں کے قایم رکھنیکے واسطے فضول خرچي سے صرف ہوتي ہی وہ تمام لوگوں کي آمدني میں منہا ہو جاتي ہے اور اس سے بھي زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا ہی جو محض لغو و بیفائدہ ہي نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ہیں جیسے بتخانوں کي رعایت اور پوجاریوں کي پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ہیں اور ایسے ہي قایم رکھنا اُن بحري بري فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ضلعوں کي تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باہمي فائدے

پہونچانے کے قابل کیاھی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باھمي برائي پہونچانے کے باعث ھو جاتي ھیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعہ سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لویں اگرچہ غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بھي وہ محصول فریب اور غارت گري ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ نام اُس شی کا رکھنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بھي زیادہ مضر ھوں نہایت دشوار ھی یعني ایسے شی کا نام رکھنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیلہ بناتي ھی مشکل ھی *

بادي‌النظر میں یہہ امر ظاھر ھوتا ھی کہ صرف اس مضر اور لغو اور بیفائدہ خرچ کوھي وہ منہائي سمجھنا چاھیئے جو اجرت میں سے کیجاتي ھی کیونکہ جو محنت گورنمنت کے واجب اور جائز مطلبونمیں خرچ کیجاتي ھی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور ھی جسقدر کہ اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے ھوتا ھی گورنمنت کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت ھی اور یہہ حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت ھی اور ایسي کچھہ ھی کہ بغیر سب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بہت کم حاصل ھوسکتي ھی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے ھیں کہ جو کچھہ محصول کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا ھی وہ ملک کي آمدني سے کم ھو جاتا ھی معلوم ھوتا ھی کہ اُنھوں نے یہہ نتیجہ اس خیال سے نکالا ھی کہ گورنمنت کا مقصود مثبت اثر نہیں بلکہ منفی اثر پہنچانا ھی یعنے بھلائي پہونچانا نہیں بلکہ برائي کي روک تھام کرنا ھی اس لیئے اُن مصنفوں نے یہہ ٹھیک تصور کیا کہ جو کچھہ اس طرح صرف کیا جاتا ھی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم ھوجاتا ھی مگر باوجود اسکے یہہ بات یاد رکھني چاھیئے کہ ھر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تھام بھي ایک بہت بڑا مقصد ھوتا ھی چنانچہ ھم مکانات اسواسطے نہیں بناتے کہ کمروں کي گھري ھوئي ھوا میں سانس لینا ھمکو پسند ھی بلکہ اسلیئے بناتے ھیں کہ اُنکي دیواروں اور چھتوں سے موسم کي گرمي سردي سے بچاؤ ھو جاتي ھی اور ایسے ھي دوائیاں خوشي کے واسطے نہیں خریدتے بلکہ

رفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یهه خیال نکیا که دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایه میں جو کچهه صرف هوتا هی وه اُسکي آمدني سے منها هوتا یعني گهٹ جاتا هی کسي † فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر اُسکے چنده سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچهه روپیه اکهٹا کریں تو اُس چنده کي امداد کو اپني اجرت کي صفهائي نهیں سمجهتے بلکه ایک طرحکا خرچ سمجهتے هیں هاں اب یهه پوچها جاتا هی که اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچهه مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے چنده میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یهه فرق البته هی که وه برائیاں یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب به نسبت بیماریکے زیاده سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یهه بات سچ هی که اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نهایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیره ترقي پاتا هی مگر یهه کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابهي بیاں کیا یعني یهه که محنتي کي پرورش کے ذخیره کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جهازونکے تهوڑیسے بیڑے اور نهایت کم فوج اور تهوڑیسے مجسٹریت امن و امان کے قایم رکهنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیاده بارآور هو جاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیاده فائده اُٹهاوینگي جیسا که تهوڑے سے کاشتکار یا تهوڑے سے کاریگر صراحتاً و کنایتاً اُسیقدر غله پیدا کرکے فائده اُٹهاتے جسقدر بهت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غله پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب که یهه باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یهه بات بهي جو هم پهلے کهه چکے هیں درست هی که محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسبات سے که اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نهیں بلکه

---

* † یعني دوستانه اتفاق رکهنا بهت سے آدمیوں کا اپني بهلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچني اور کرنے کے واسطے

اُس طرز سے بھی اُنکو غرض ہوتی ہی جس طرز سے سرکاری مطالبہ کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اُسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافہ کیا جاوے تو محنتی لوگ جو اُسی تماکو کو صرف کرتے ہیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصہ سے تماکو کم بہم پہونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایہ والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے ہیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسیقدر حصہ سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کی بارآوری اور کارخانوں کی مصنوعی چیزوں کا باہر جانا ہرگز کم نہوگا بلکہ انگریزوں کی باہر جانے والی جنسوں کی قسم میں بھی تبدیلی آنے کی ضرورت نہوگی مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع ہوگی یعنی شراب زیادہ اور تماکو کم باہر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتی لوگ اہل سرمایہ اور زمینداروں کے واسطے پہلے زمانہ کی نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف ہونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یہہ بات بھی بھولنی نچاہیئے کہ ایک حصہ اُن محصولونکا جو ایک ملک کی گورنمنٹ کو وصول ہوتے ہیں دوسرے ملک کے رہنے والوں کو اکثر دینا پڑتا ہی چنانچہ انگریز اب ملک چین سے تین کرور پونڈ چاے کے فی پونڈ آٹھہ آنہ کے حساب سے خرید کرتے ہیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیہ کی مالیت پر دو سو روپیہ بڑہ جاتی ہیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کی تبدیل واقع نہو تو ظن غالب ہی کہ انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا ہو جاوے مگر پھر یہہ بات بعید معلوم ہوتی ہی کہ انگریز بارہ کرور پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعنی فی پونڈ آٹھہ آنہ کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکہ اسصورت میں ملک چین میں چاے کی قیمت دوگنی ہو جاتی ممکن ہی اور دیرہ گنی ہو جانے میں تو کچھہ شک شبہہ ہی نہیں اور اس زیادتی کے باعث سے اراضی کا لگان اور محنت کی اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جہاں چاے پیدا ہوتی ہی ترقی پکڑیگی اِسلیئے یہہ امر تسلیم کرنا چاہیئے کہ ان دونوں میں محصولوں کے قائم رہنے کی وجہہ سے زیادتی نہیں ہوتی اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاء پر لگا رکھا ھی چین کے اُن اضلاع کے رھنے والے جہاں چاے کي زراعت ھوتي ھی حقیقت میں ادا کرتے ھیں نظر بوجوھات مذکورہ ثابت ھوتا ھی کہ انگریزوں نے جو محصول کلارت شراب پر لگا رکھا ھی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ ادا کرتے ھیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن جنسوں پر مقرر کر رکھا ھی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي ھیں انگلستان والوں کو دینا پڑتا ھی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي ھی حقیقت میں اُس دوسرے ملک کے رھنیوالوں کو دینا پڑتا ھی جسکے سانھہ اُسکي تجارت ھوتي ھی اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصولوں کے قائم ھونیکے قوي سبب ھیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا ھی کہ ھر ملک اپنے ھمسایوں کے امن و آزادي سے غرض رکھتا ھی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر ھوتا ھی اب آخر میں اُسپر ھمکو غور کرنا باقي رھا ھی یعني اسبات پر غور کرنا باقي ھی کہ اُس محنت کا اُجرت پر کسقدر اثر ھوتا ھی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف ھوتي ھے اچھي گورنمنٹ کے محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں یھي بڑا مطلب ھوتا ھے جسپر وہ محنت جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیرکر لگائي جاتي ھے جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم رھتے ھیں جیسا کہ اوپر دریافت ھوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور ھوسکتا ھی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي ذریعوں کے موجود ھونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا ھی اور جو لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام دیتے ھیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام دیتے ھیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے ھوتے ھیں اُسکو اجرت کي منھائي سمجھنا نہیں چاھیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ ھی مگر یہہ بات افسوس کے قابل ھی کہ بہت تھوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں بقدر ضرورت محنت خرچ کرائی اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

کي پرورش کے ذخیرہ میں تمام اور موانع کے جمع ہونے سے جسقدر کمي آتي ہی اور ترقي رک جاتي ہی اُس سے زیادہ گورنمنٹ کي بدانتظامي سے کمي آتي اور ترقي رک جاتي ہی چنانچہ اکثر ملکوں میں ایسا ہي ہوا اور ہوتا ہی مگر یہہ دونوں باتیں یعني گورنمنٹ کي بے انتظامي اور حکام فرماں روا کي مداخلت رعایا کے اُن گروہوں میں جنکي نسبت یہہ بیان کیا گیا کہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق رکھتا ہی علم انتظام مدن کے ضروري جزوں کے شمار میں نہیں آتیں بلکہ مخل سبب سمجھے جاتے ہیں اور اُن کے اثر پر جسقدر کہ ہم اب اشارہ کرچکے اس سے زیادہ گفتگو نہیں کرتے *

تیسرے منافع کي تاثیر اُجرت پر

جس حالت میں کہ لگان ایک شی خارجي اور محصول ایک طرح کا خرچ سمجھا گیا تو اب جو کچھہ اجرت میں سے لینا چاہیئے وہ منافع ہی اگر محنت کي بارآوري معلوم ہو جاوے تو محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي اُس مناسبت پر موقوف ہوگي جو سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے والے محنتیوں اور خود محنتیوں کے استعمال کي اشیا پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد اور شمار میں ہوگي یا عام فہم لفظوں میں یوں بیان کیا جاوے کہ اُس مناسبت پر منحصر ہی جس مناسبت سے سرمایہ والوں اور محنتیوں میں حاصل محنت منقسم ہوتا ہی *

اس سے پہلے لفظ اجتناب کے یہہ معنے بیان ہوچکے ہیں کہ اس لفظ سے اُس آدمي کي چال چلن مراد ہی جو کسي چیز کے غیر بارآور خرچ سے پرہیز کرتا ہی یا حاصلات آیندہ کي توقع پر محنت خرچ کرتا ہی مختصر یہہ کہ کسي شی کا خرچ ملتوي رکھنا اجتناب ہی اور ہمنے یہہ بھي بیان کیا کہ محنت کو جب اجتناب کے نتیجہ یعني سرمایہ سے مدد نملے وہ مؤثر نہیں ہوسکتي اور اجتناب بھي بجاے خود کسي کام میں مؤثر نہیں ہوسکتا جب تک کہ محنت کي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب کرنا طبیعت کو ناگوار ہی اسلیئے اُن کے کرنے کے لیئے خاص خاص معاوضہ کي توقع کا ہونا یعني اجتناب کے لیئے منافع کي توقع اور محنت کے واسطے اجرت کي امید ضرور ہی ہم یہہ بھي بیان

کرچکے ہیں کہ اگرچہ ایک ہی آدمی اکثر اوقات اجتناب اور محنت دونوں کرتا ہی مگر ہمنے آساني کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ہی درصورت نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري ہو یا لوگوں پر بحساب رسدي نہ لگا ہووے جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی انہیں دو گروہوں میں تقسیم ہوتا ہی اب یہہ امر قابل غور کے ہے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ہوتا ہے کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ہیں وہ دو باتیں معلوم ہوتي ہیں اول عام وہ شرح منافع کي جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر ایک ملک میں ہوتي ہی دوسرے وہ زمانہ جو ہر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشگي لگانے اور منافع کے وصول ہونے کے درمیان میں گذرتا ہی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان ہوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ ہی اور اجتناب سرمایہ کے خرچ کا ملتوي رکھنا ہی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے سبب سے ہی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ہیں اور اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي ہی کہ وہ وہ ذریعے پیشگي لگاتا ہی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رہتا ہی اور یہہ ذریعے کسیقدر تو اوزار اور مصالح ہیں اور کسیقدر محنت ہی اور اوزاروں میں صرف دستکاري کے الات ہي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل ہیں سرمایہ والا الات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ہی اور محنتي لوگ اُن الات کي امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کي نئي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ہیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتی ہیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ہے جو پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي مالیت اور

† یہہ پشتے وہ ہوتے ہیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ہوتا ہی پاني میں لکڑیوں مٹے وغیرہ سے بنا لیتے ہیں

معاوضہ کي مالیت میں پایا جاتا ہے معاوضہ کے پیدا کرنے میں اُجرت اور مصالح صرف ہو جاتے ہیں اور جو کہ وہ سرمایہ والے کے قبضہ سے نکلتے رہتے ہیں اسیواسطے اُنکو دائر سرمایہ کہتے ہیں اور اوزار خرچ نہیں ہو جاتے تو جسقدر رہتے ہیں اُسقدر وہ سرمایہ والونکي ملکیت باقي رہتے ہیں اسلیئے اُنکو قایم سرمایہ کہتے ہیں منافعوں کے تخمینہ سے پہلے الات کے اُس حصہ کي مالیت کو جو باقي رہتا ہے اُور معاوضونکي مالیت پر بھي اضافہ کرنا چاہیئے چنانچہ مکان کي تعمیر کرنے والے کے سرمایہ کا بہت بڑا حصہ دایر سرمایہ ہوتا ہی اور اُس سرمایہ کے خاص جز اینٹ چونہ شہتیر پتھر اور پتھر کے چوکے جنسے مکان بنایا جاتا ہی اور وہ روپیہ بھي جو مزدوروں کو بوجھہ اجرت دیا جاتا ہے اور قایم سرمایہ اُسکا اُسکے علم عمارت کے سوا صرف پاز کا سامان اور زینے ہیں چنانچہ وہ شخص ان سب چیزوں کو پیشگي لگانے کے ایک عرصہ کے بعد اُنکے معاوضہ میں ایک مکان اور پاز اور زینے جو کام میں آنے سے کسیقدر خراب و خستہ ہو جاتے ہیں موجود پاتا ہی روئي کاتنے کا کارخانہدار جو چیزیں پیشگي لگاتا ہی اُن میں سے روئي اور اجرت اُسکا دائر سرمایہ ہوتا ہی اور مکان اور کلیں قایم سرمایہ ہوتي ہیں اور معاوضے اُسکے کپڑا اور پرانے مکانات اور کلیں ہیں اور اسیطرح جہاز والے کو جو کچھہ پیشگي لگانا پڑتا ہی اُسمیں سے اُسکا قایم سرمایہ جہاز ہوتا ہے اور ملاحوں کي اجرت اور جہاز کے ذخیرے اُسکے دائر سرمایہ ہیں اور معاوضے اُسکے جہاز کا کرایہ اور خود جہاز جیسا کچھہ وہ سفر کے بعد رہے اوز باقیماندہ ذخیرہ ہیں غرض کہ ہر صورت میں جیسے کہ ابھي بیان کیا گیا منافع پیشگي لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا حاصل تفریق ہوتا ہی *

منافع کا تخمینہ کسطرح کرنا چاہیئے

جواب اس بات کا کہ منافع کا تخمینہ کس چیز سے ہوسکتا ہے یہہ ہی کہ اُسکا تخمینہ کسي ایسي چیز سے کیا جاوے جو اپنے § عام مالیت میں حتی الامکان تبدیلی کے صلاحیت نرکھتي ہو اگر سرمایہ والوں کے پیشگي

§ کسي شی کي عام مالیت اُس شی کي وہ قابلیت ہوتي ہی جس کے باعث سے وہ بہت سي بلکہ تمام چیزوں سے بدل سکے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت هاپس کے پہلون سے جو شراب کے کام میں آتے هیں کیا جاوے تو یہہ امر ممکن هی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاهر میں اُسکو نفع معلوم هووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان هی چنانچہ معاوضہ اُسکا غلہ اور پھلوں میں پیشگي لگے هوئے سرمایہ کي نسبت بیس روپیہ فیصدي زیادہ هوسکتا هی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے اُسمیں نقصان واقع هو سکتا هی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم تبدیلي آتي هے وہ روپیہ هی کسیقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسیقدر اس وجہہ سے کہ عام اندازہ هر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج هےوهي ایسا ذریعہ هی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے هوتا هی لیکن اگر دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت واقع هوتا هی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع هووے جس سے روپیہ کا حاصل هونا آساني سے هوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر هو اور محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل هونا مشکل هو جیسے کاغذ زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج هووے اور اور ایسے هي اسباب ظهور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي بڑہ گھٹ سکتي هی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض هونا مالیت کا اندازہ کرنے کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم هوتا هی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي شے محنت هے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ هونیکے سبب سے کہ جس شی کو جي چاهے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف کرسکتے هیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي هے روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب هیں اُنکي مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہہ هوتا هی کہ وہ ایسي قدرت رکھتي هیں جسکے ذریعہ سے همیشہ محنت پر قبضہ هو سکتا هی اور وہ ایسي قدرت هی کہ اور کسي شی کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں میں جنکي انسانوں کو نہایت حاجت اور رغبت هی اور وہ چیزیں مقدور اور عظمت هیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسیطرح نہیں بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفہ میں ایک هزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے ہیں عیش و آرام اُنکی زندگی کے بہت مختلف ہونے ممکن ہیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوی کے ہونگے اور وہ ہر ایک ہزار میں کا ایک اور اپنے بھائی بندوں کی نسبت ہزار مرتبہ زیادہ دولتمند ہوگا اگر ہندوستان میں اُسیقدر محنتیوں کی محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ ہو سکے جسقدر محنتیوں کی محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ ہو سکتا ہی تو ایک ہندوستانی جسکے تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہووے اُسیقدر بڑا آدمی ہندوستان میں ہوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی والا ہوتا ہی *

اِسلیئے ہماری راے حکیمانہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے کے پیشگی لگے ہوئی سرمایوں اور معاوضوں کی مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاہیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا ہی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے ہوتا ہی اور جو کہ روپیہ اور محنت کی مالیت اُس درمیانی زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگی لگانے سے معاوضہ کے حاصل ہونے تک گذرتا ہی قیمت بہت کم بدلتی ہی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط ہوتا ہی اِسلیئے ہم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑی دشواری اِس وجہہ سے پیش آتی ہی کہ منافع کی شرح معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتی بلکہ تجربہ سے متعلق ہی اور ایک شخص واحد بھی اپنے منافع کی بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاری رہنے کی حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کر سکتا ہی کہ اُسکے معاوضوں کی مالیت پیشگی لگائے ہوئے سرمایہ کی مالیت سے زیادہ ہو اور یہہ بھی وہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ زیادتی بھی کثیر و وافر ہو مگر اُسکو یقین نہیں ہوسکتا کہ زیادتی ہی ہو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا ہی کہ فائدہ ہوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر ہوگا بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ وہ یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع ہوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ ہوتے ہیں کہ ظاہر میں برسوں تک منافع معلوم ہوتا رہی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر هم یهه دریافت کرسکیں که انگلستان میں پچهلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضه کي مالیت کیا تهي اور پیشگي لگے هوئے سرمایه کي مالیت کیا تهي اور یهه بهي دریافت کرسکیں که سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل هونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تها تو یهه بات معلوم هو جاویگي که پچهلے سال اس ملک میں منافع کي اوسط شرح کیا تهي فرض کرو که یهه تمام امور دریافت هوئی اور یهه نتیجه بهي حاصل هوا که پچهلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایه پیشگي لگانے پر اوسط شرح منافع کي دس روپیه فیصدي هوئی پهر بهي یهه استفسار باقي رهتا هی که کس کس وجهه سے منافع کي مقدار دس روپیه فیصدي هوئي اور پانچروپیه فیصدي یا بیس روپیه فیصدي نهوئي *

ایسا معلوم هوتا هی که وه شرح بهت کچهه اُس ملک کے سرمایه والوں اور محنتیوں کے پهلے یعنے سالهاے گذشته کے چال چلن اور نیز اُس سرمایه کي مالیت پر جسکو سرمایه والوں نے محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں پهلے لگایا هو یا مختصریوں بیان کیا جاوے که اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا هو اور محنتیوں کي اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رهي هوگي جو کل محنتي لوگوں کي پهلی چال چلن سے موجود اور باقي رهي هو *

بیان اُن سببونکا جنکي رو سے منافع کي شرح قایم هوتي هی

یهه بات تسلیم کیجاویگي که درصورت نهونے موانع رخنه‌انداز کے منافع کي شرح سرمایه لگانے کے تمام کاروبار میں برابر هوتي هی پس اگر یهه بات دریافت کرسکیں که سرمایه کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کي شرح قایم هونیکے کیا کیا سبب هیں تو هم استنباط کرسکتے هیں که درصورت نهونے کسي مانع خاص کے یا تو وهي اسباب یا اور اسباب جو اُنکي برابر قوت رکهتے هوں سرمایه لگاني کے اور سب کاموں میں بهي اُسیقدر شرح منافع

کي قایم کرینگے اسلیئے هم تحقیقات اُن سببوں کي کرتے هیں جنسے سرمایہ لگانے کے ایک بڑے کام میں یعني اُن محنتیوں کي اجرت میں سرمایہ پیشگي لگانے کے کام میں منافع کي شرح قایم هوتي هے جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف رهتے هیں یعني محنتیوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں *

اس مقدمہ کے سهل کرنے کے واسطے هم ایک ایسے ضلع کي چهوٹي سي نو آباد بستي فرض کرتے هیں جس میں زرخیز اراضي کمال افراط سے هاتهہ آتي هی اور وہ بستي ایسي جگهہ واقع هی اور اُسکی باشندوں کي خصلت ایسي هی کہ اُسکے باعث سے ملکي اور غیر ملکي جبر و تعدي اور مکر و فریب سے محفوظ هی جسکا نتیجہ یهہ هی کہ رهان لگان اور محصول کا وجود نهیں اور فرض کرو کہ اُس بستي میں دس سرمایہ والے اور بارہ سو محنتي کنبے بستے هیں اور وهاں کے رهنے والے روپیہ کے چلن سے محض ناواقف هیں اور اُن لوگوں کي هر ایک شی یعني تمام مکانات اور کپڑے اور اسباب خانہ داري اور کهانے پینی کي چیزیں سال بهر میں صرف هوجاتي هیں اور دوسرے سال پهر نئي پیدا کي جاتي هیں اور هر کنبہ اپني سال بهر کي اجرت سال کے پهلے دن لے لیتا هی اور سال کے آخر دن تک اُسکے عوض کا کام پورا کردیتا هی غرض کہ سال کے پهلے دن سرمائے پیشگي لگائی جاتے هیں اور سال کے آخر دن پر اُنکے تمام معاوضے وصول هوتے هیں اور فرض کرو کہ جب اُس بستي کا حال دریافت هوا تو هرسرمایہ والے کے قبضہ میں ایک سو بیس محنتي کنبوں کي اجرت سال بهر کے واسطے موجود تهي اور سرمایہ هرایک کا سو محنتي کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پیداوار تها جسکو هم ایک هزار کوارٹر غلہ سمجهیں اور اُسکے استعمال کي جنسیں جنکو بیس پیپي شراب کے قرار دیں بیس کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پیدا وار کا وہ ذخیرہ تها جسکو سرمایہ والے نے اپنے صرف کے واسطے رکهہ چهوڑا تها *

ایسے حالات مفروضہ میں اگر هر سرمایہ والا سو محنتي کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے کے واسطے لگاکر اپنا سرمایہ صرف کرے اور محنتیوں

کي آبادي بجاے خود قايم رهي يعني نه گهٹے اور نه بڑهے تو منافع کي شرح سالانه فيصدي بيس هوگي اور هرسال ايک هزار کوارٹر غله پيشگي لگايا هوا سرمايه هوگا اور يهه غله سو کنبون کي محنت کي اجرت هي جس سے ايکسو بيس کنبون کي محنت پر قبضه هوسکتا هي اور اس سرمايه کا معاوضه اجرت کا ايسا ذخيره هوگا جس سے ايکسو بيس کنبون کي محنت پر دوسرے برس قبضه هوسکے جو حقيقت ميں هزار کوارٹر کے پهلے سرمايه اور سرمايه والے کے استعمال کي جنسوں کا دوباره پيدا کرنا هے اور يهه جنسيں اُس محنت کے چهٹے حصه کي پيداوار هيں جو سرمايه کے دوباره پيدا کرنے ميں لگائي گئي اس ليئے مالیت ان جنسوں کي کل سرمايه کي مالیت کا چهٹا حصه هوگي اور ايک سال پيشگي لگے هوئے سرمايه کے معاوضوں کي مالیت اصل سرمايه کي مالیت سے ايک چهٹا حصه زياده هوگي پس منافع کي شرح جيسا که همنے پهلے بيان کيا سالانه فيصدي بيس قايم رهيگي اور پانچ چهٹي حصي محنتيوں کے اپني استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں اور ايک چهٹا حصه سرمايه والوں کي استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں مصروف رهيگا *

جو نسبت که سرمايه کو محنت سے حاصل هي اُسميں تبديل واقع هونے سے جو اثر پيدا هوں اُن پر غور کيجاتي هي فرض کيا جاوے که نقل مکان يا برے موسم کے باعث سے پچاس کنبوں کي محنتي کنبوں ميں کمي پڑے اور هر سرمايه والا وهي سرمايه يعني سو محنتي کنبوں کي سال بهر کي اجرت کي پيداوار جسکو همنے هزار کوارٹر غله کے نام سے تعبير کيا قايم رکهنا چاهيگا مگر اسليئے که محنتيوں کي تعداد ايک چوبيسويں حصه کي قدر گهٹ گئي تو بجاے اسکے که اُس سرمايه سے ايک سو بيس کنبوں کي محنت پر قبضه حاصل هوسکي صرف ايک سو پندره کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکيگا پس هزار کوارٹر غله کے ايک سو پندره کنبوں پر بجاے ايکسو بيس کنبوں کے منقسم هونگے اور سرمايه والےکو بجاے بيس پيپوں شراب کے صرف پندره پيپي اگلے برس ميں هاتهه آوينگے اور اگر عکس اسکا فرض کيا جاوے يعني نقل مکان يا ترقي آبادي کي وجهه سے محنتيوں کے پچاس کنبوں کي بڑهوتري هووے تو هر ايک سرمايه والا بجاے ايکسو بيس کنبوں کي محنت کے ايکسو

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض ہوسکیگا اور ہزار کوارٹر غلہ بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم ہوگا اور سرمایہ والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکہ ایک صورت میں منافع فیصدی بیس سے پچیس اور دوسری صورت میں فیصدی بیس سے پندرہ ہوجاتا ہی اب یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتیوں کے بارہ سو کنبے بدستور قایم رہیں اور برخلاف اسکے سرمایہ والا بجاے اسکے کہ ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو ہر سرمایہ والیکا سرمایہ سال کے اخیر پر ایکہزار پچاس کوارٹر ہو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کی محنت سے پیدا ہوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کی محنت پر قبضہ کرسکتا ہی یا اگر ہر سرمایہ والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوہ کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو ہر سرمایہ والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایہ ہوگا جو پچانوہ کنبوں کی محنت سے حاصل ہوا مگر اُس سے ایک سو بیس کنبوں کی محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی غرضکہ پہلی صورت میں منافع بیس فیصدی سے پندرہ فیصدی ہو جاویگا اور دوسری صورت میں پچیس فیصدی سے زیادہ ہو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کی تعداد کی ترقی کے ساتھہ جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہیں اُسی نسبت سے کل محنتیوں کی تعداد میں ترقی راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کی تعداد کے گھٹنے کے ساتھہ ساری محنتیوں کی تعداد اُسی اندازہ سے گھت جاوے یا یہہ کہ سرمایہ کی مناسبت محنت کے ساتھہ بدلی نہ جاوے تو منافع کی شرح بھی نہ بدلیگی اور اگر ہر ایک اُن میں سے بلا مناسبت بڑھے یا گھٹے تو منافع بھی بحسب اُن تبدیلیوں کے بڑھیگا یا گھٹیگا جو اجرت اور محنت کی مقدار حصول میں واقع ہوں *

حاصل کلام یہہ کہ آبادی کی نہایت سادی حالت میں یعنی جبکہ لگان محصول وغیرہ اُسپر کچھہ نہوں تو حسب حالات مذکورہ بالا کے منافع کی شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پچھلے برسوں کے چال چلن پر منحصر ہوتی ہی *

اس لحاظ سے ہمنے یہہ بات فرض کي کہ تمام سرمایہ والے ایکسا کام کرتے ہیں اور محنتیوں کي تعداد بدستور قایم رہنے کي صورتمیں جو ہر ایک مستقل ترقي سرمایہ کي ہووے حالت مفروضہ بالا میں اُسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي ہوگي تو تمام سرمایہ والوں کي ہرگز یہہ غرض نہوگي کہ وہ اپنے سرمایوں کو بڑھاویں بجز اسصورت کے کہ اُس سے محنتیوں کي تعداد کو ترقي ہو بلکہ اپنے سرمایہ کي اُس مقدار سے زیادہ قایم رکھنے سے بھي غرض نہیں ہوسکتي جو محنتیوں کي تعداد قایم رکھنے کے لیئے ضرور ہووے حاصل یہہ کہ اگر آبادي بدستور قایم رہے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض اُنکي یہہ ہوگي کہ وہ اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي ہووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیوں کي تعداد میں ترقي ہو جاوے تو سرمایہ والے اُنسے ایسے پیش آوینگے جیسے کہ کاشتکار اپنے گھوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا ہی *

جب یہہ فرض کیا جاوے کہ سرمایہ والے کو صرف اپنے مطلب سے کام ہوتا ہی تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اُس عرصہ پر موقوف ہوگي جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ حاصل ہونے تک گذرتا ہی اور اگر وہ زمانہ دریافت ہو جاوے تو منافع کي شرح کا معلوم ہونا محنت کي بارآوري پر موقوف ہوگا مثلاً اگر ایک محنتي ایک برس کي محنت سے اسقدر معاوضہ پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر غلہ کے فرض کرسکیں اور اُسکے ذاتي خرچ کے لیئے پانچ کوارٹر کافي ہوں تو منافع کي شرح فیصدي سالانہ سو ہوگي سرمایہ والا پانچ کوارٹر پیشگي لگا کر دس کوارٹر وصول کر لیگا اور اگر محنتي پندرہ کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کي شرح فیصدي دو سو سالانہ ہوگي اورسرمایہ والا پانچ کوارٹر کا سرمایہ پیشگي لگانے سے پندرہ حاصل کرلیگا اگر محنتي صرف ساڑے سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي سالانہ ہوگي اور برخلاف اسکے جبکہ محنت کي بارآوري معلوم ہو جاوے تو منافع کي شرح اُس زمانہ پر موقوف ہوگي جس زمانہ تک سرمایہ پیشگي لگا رہا جو محنتی کہ اجرت کے طریقہ پر پانچ کوارٹر پاوے اور

ایک برس کي محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایہ والا جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایہ رکھتا ہو دو محنتیوں کو لگا سکتا ہی اور ہر محنتي اُسکو دس دس کوارٹر ہر برس معاوضہ میں دیگا لیکن اگر کوئي محنتي ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے بجاے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایہ والا جسکے پاس کل دس کوارٹر سرمایہ ہووے دو محنتیوں کي جگہہ صرف ایکہ محنتي لگا سکیگا اِسلیئے کہ اگر وہ دو محنتي لگاوے تو سرمایہ اُسکا اس سے پہلے پورا ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے پس سرمایہ والا اُسیقدر سرمایہ سے نصف محنتي لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدني کے ہرسال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجائے ہر دوسرے سال کے اخیر میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبي سے ایک ملک کے سرمایہ والے ایکسا کام نہیں کرتے بلکہ ہر شخص اپني بہبودي کے لیئے بالحاظ اس امر کے تدبیر اپني کرتا ہی کہ اُسکے پروسي پر کیا تاثیر اُسکي ہوگي سرمایہ اور آبادي کو سرمایہ والوں کي بحث اور حرص سے ترقي ہوتي ہی واضح ہو کہ ہم پھر متقدمہ مفروضہ کي طرف رجوع کرتے ہیں فرض کرو کہ منجملہ سرمایہ والوں کے ایک سرمایہ والا اوروںکي مانند اُن بیس محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُسي کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے ہیں اور اُن سو محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں ایکسو دس محنتي کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس اخیر سال میں اُسکا سرمایہ گیارہ سو کوارٹر غلہ ہو جائیگا جو ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا ہوا اور جس سے حال کي اُجرت کي شرح کے موافق ایک سو بتیس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی باقي نو سرمایہ والوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایکہزار کوارٹر کا سرمایہ ہوگا جو سو محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا ہوا جس سے حال کي شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی پس ملک کے تمام پہلے سرمایہ یعني دس ہزار کوارٹر کي جگہہ جو بارہ سو کنبوں کي اُجرت تھا ایکسو دس ہزار کوارٹر ہوجاویگا اور اُنہیں بارہ سو محنتي کنبوں کي اجرت میں جو

ہوگا مگر جو کہ صرف بارہ سو کنبے اُسکے لینے والے ہیں توکل منافع کي شرح فیصدي قریب ایک کے گھٹ جاویگي یا بیس فیصدي سے کچھہ کم اُنیس فیصدي سالانہ ہو جاویگي اور یہہ کمي منافع کي اُس سرمایہ والے کو اپنے زیادہ کیئے ہوئے سرمایہ کا فائدہ اُٹھانے سے باز رکھیگي جسکي وجہہ سے وہ کمي منافع کي واقع ہوئي اور یہہ شخص آپکو ایکہزار ایک سو کوارٹر کے سرمایہ کا قابض پاویگا جو ایسي اُجوت ہی کہ ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا ہوئي جس سے ایکسو تیس اور کچھہ زاید محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی مگر اور ہر ایک سرمایہ والا اپنے ایکہزار کوارٹر کے سرمایہ سے جو ایکسو محنتي کنبوں کے محنت سے پیدا ہوا ایکسو اُنیس سے کچھہ کم محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکیگا پہلےسرمایہ والا سرمایہ کي مالیت اور منافع کي مقدار کو بڑھا ہوا پاویگا اگرچہ پہلي شرح منافع کي فیصدي ایک کے بقدر گھٹ گئي لیکن اور تمام باقي سرمایہ والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کي مقدار کو گھٹا ہوا پاوینگے *

اب یہہ امر واضح ہی کہ کوئي چیز ایسي نہیں جسکو سرمایہ والا ایسي ناراضي سے قبول کرتا ہی جیسي ناراضي سے کہ اپنے سرمایہ کي مالیت کي کمي کو قبول کرتا ہی بلکہ وہ اُسمیں ترقي نہونے سے بھي ناخوش ہوتا ہی واضح ہو کہ تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے سرمائے بہم پہنچتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہہ جمع کرنا عادت میں داخل ہو جاتا ہی سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے بڑھانے کو اپني زندگي کا بڑا کام جلد سمجھنے لگتا ہی اور اپنے خرچ کے ذریعوں کي نسبت اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایہ کي ترقي کا بڑا ذریعہ جانتا ہی غرضکہ یہہ غالب ہی کہ اور سرمایہ والے بھي اپنے سرمایوں کي مالیت کے کم نہونے دینے پر سعي و کوشش کرینگے گو منافع کي عام شرح کسیقدر کم ہو جاوے پس ہر ایک آگے پیچھے پہلے سرمایہ والے کي تقلید کر کے اپنے اپنے سرمایوں کے بڑھانے کے واسطے وہ حصہ محنت کا جو اُنکے خاص استعمال کي جنسوں کے پیدا ہونے میں لگتا تھا اُسمیں لگائینگے اور ہر سرمایہ والا ایک ہي زمانہ میں بجاے اُسکے کہ ایکسو محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دوبارہ پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے مہیا کرنے میں مصروف کرے ایکسو دس محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف دس کو اپنے

استعمال کي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي هوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کنبوں کے گیارہ سو کنبی اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف هونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس هزار کوارٹر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس هزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے هو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھٹے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مہیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رهنے کے بجاے اب گیارہ بارهویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارهواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف هوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع هو سکتي هی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کنبوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس هے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبی اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت همیشہ برابر بازآور رهے تو یہہ امر ممکن هی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر بحال هو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا هونگے وہ سب مفید هونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بدتر نہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر هوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ هو جاویگي *

همنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي هی جسمیں زر خیز اراضي افراط سے موجود هی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑهتي جاوے محنت کي بازآوري ایک مدت دراز تک جاري رهني چاهیئے بلکہ ترقي کرتي جاوے مگر یہہ اچھے آباد ملک میں بہت کم واقع هوتا هی کہ ترقي آبادي کي صورت میں محنت کي بازآوري برابر رهی کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں لاگت کي مناسبت سے زیادہ بازآور هو جاتي هی اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ محنت و هنر

یا زمین کی ذاتی ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت لاگت کی مناسبت سے کم بارآور رہتی ہے اور محنتی کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتی ہیں تو مصنوعی چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقی یافتہ اسانی ہوتی ہی اُس سے اوس بڑھی ہوئی مشکل کا تدارک نہیں ہوسکتا جو خام پیداوار کی تحصیل میں ہوتی ہے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کی شرح سرمایہ کے بڑہ جانے سے گھٹ جاتی ہی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع ہوتی ہے کہ سرمایہ کی مناسبت سے آبادی کے ترقی پانے سے اصلی حالت پر بحال ہوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کی نسبت محنتی آدمی خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کی کاشت کی ضرورت سے ایسی ایسی مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلی اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا ہے جاتی نرہی یا زیادہ محنت یا ہنر یا غیر ملکی امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقی ہونے سے حقیقت میں سرمایہ کی ترقی ہوتی ہی اور سرمایہ کی ترقی سے منافع کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہی اور روک تھام اس کمی کی آبادی کی ترقی کے سبب سے ہوتی ہے اور آبادی کی ترقی کی روک ٹوک خام پیداوار کی تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے ہوتی ہی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر ہوتا ہی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و ہنر یا غیر ملکی امداد سے کم ہو جاتی ہے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کی کمی کا میلان سرمایہ اور آبادی کے بڑھانے اور منافع کی شرح کے گھٹانے کی جانب ہمیشہ رہتا ہی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بھر میں خرچ ہو جاتا ہی اور سال ہی بھر میں پھر پیدا ہو جاتا ہی اور یہہ معلوم ہو چکا ہی کہ ایسی صورتوں میں محنتیوں کی تعداد بدستور رہی تو کوئی مستقل اضافہ سرمایہ میں بغیر اسباب کے نہیں ہوسکتا کہ منافع کی شرح میں اس زیادتی کی مناسبت سے فی الفور کمی واقع ہو اسلیئے کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا پھر نقصان اُٹھاکر اُسکو مکرر پیدا نکراوے تو وہ اضافہ سال بھر میں ناپید ہو جاوے لیکن ایسے طریق سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مکور محنت درکار نہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے ہیں پانچ کنبی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسی پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمی وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمی کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کنبوں کی اجرت پر جو سو کنبوں کی محنت سے پیدا ہوئی اور اپنے استعمال کی جنسوں کو جو پندرہ کنبوں کی محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کی محنت سے طیار ہوئی قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کی اجرت ننانوے محنتی کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپنی استعمالی جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبی لگا سکے گا دونوں چیزوں یعنی مقدار اور شرح منافع میں ترقی ہو جاویگی اور باوجود اُسکے اجرت میں کمی واقع نہوگی اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتی ہی جو محنتیوں کی موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکی پرورش کا کچھہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کی مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدون اسکے زیادہ ہو جاتی ہی کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمی واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہونی چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتی ہی اور نیز بدون اسبات کے اُسی منافع کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی کہ اور محنتیوں کی اجرت میں کمی آوے جیسا کہ ایسے محنتی کے زیادہ کرنے سے ہوتی ہی جسکی پرورش محنتیوں کی پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتی ہی حقیقت میں کل یا اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کی بارآوری ترقی پاتی ہے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاہوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کی شرح یا اجرت کی مقدار کے گھٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئی اور محنت کی بارآوری سے دایر سرمایہ اور ملک کی آبادی نے بمناسبت ترقی پائی *

اسلیئے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعنی محنتیوںکے استعمال کی جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کی مالیت اور پوشیدگی

لگے ہوئے سرمایوں کي مالیت کا حاصل تفریق یعني منافع محنت کي اُس تعداد پر منحصر ہوتا ہے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پیدا شدہ اجرت سے قبضہ حاصل ہوسکتا ہے اور چونکہ منافع کي شرح سرمایہ کے مختلف کاموں میں برابر ہونے پر میلان رکھتي ہی تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسي شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ہی جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہیں *

سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي رو سے پیداوار کي تقسیم سرمایہ والوں اور محنتیوں میں ہوتي ہی پہلی اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کے منافع کي شرح تحقیق کرکے اب ہم اُن سببوں کي تحقیق کرتے ہیں جنسے دوسري اصل یعني سرمایہ کے پیشکي لگانے کا اوسط زمانہ دریافت ہوتا ہی *

یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبي صحیح و درست نہیں جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتي ہے تو وہ بالکل سرمایہ والے کي ملک ہوتي ہی جو محنتیوں کو پیشگي اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ہی اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شی مراد ہوتي ہے وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي سرمایہ کي مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشی مراد ہوتي ہی وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پیشگي دیتا ہی جس سے دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ہی ابھي ثابت ہوچکا ہی کہ سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمایہ والی اور محنتي کے حصوں کي مناسبت منافع کي شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتي ہی اور

علی هذاالقیاس یہہ بات بھی صاف واضح ھی کہ جب منافع کی شرح دریافت ھوتی ھی تو سرمایہ کے پیشگی لگے رھنے کے زمانہ سے مناسبت اُن حصوں کی معلوم ھوجاتی ھی مثلاً اگر کسی سرمایہ والے کا معاوضہ بارہ کوارٹر غلہ ھو اور یہہ دریافت کرنا منظور ھو کہ اُسمیں کسقدر سرمایہ ھی اور کسقدر منافع ھی تو پہلے یہہ امر تحقیق کرنا چاھیئے کہ اُسکا سرمایہ کسقدر عرصہ کے واسطے معاوضہ حاصل ھونے تک لگا رھتا ھی دوسرے یہہ امر تحقیق کرنا لازم ھی کہ منافع کی رایج الوقت شرح کیا ھے اگر جواب ان دونوں سوالوں کا یہہ ھووے کہ زمانہ ایک سال اور منافع بیس فیصدی سالانہ ھی تو یہہ بات صاف واضح ھی کہ اُجرت میں ھمیشہ دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایہ کے پیشگی لگانے کا زمانہ صرف چھہ مہینے ھوں اور منافع کی شرح بیس فیصدی سالانہ قائم رھے تو سرمایہ میں † گیارہ کوارٹر سے کچھہ زیادہ لگانے ضرور ھونگے اور منافع ایک سے بھی کچھہ کم ھوگا اور اگر سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ دو برس ٹھہرایا جاوے اور منافع کی شرح بدستور سابق بیس فیصدی سالانہ رھے تو آٹھہ کوارٹر سے کم سرمایہ کے واسطے کافی اور چار کوارٹر سے زیادہ منافع حاصل ھوگا غرضکہ جسقدر کہ سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ بڑھتا جاویگا اور منافع کی شرح بدستور فیصدی سالانہ قائم رھیگی تو اُسیقدر سرمایہ والے کا حصہ بڑھتا جاویگا اور جسقدر وہ زمانہ گھٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بھی اُسکے مناسبت سے گھٹیگا علاوہ اسکے یہہ بات بھی ظاھر ھی کہ اگر سرمایہ کے پیشگی لگانے کا زمانہ معین ھو جاوے تو سرمایہ والے کا حصہ بحسب ترقی شرح منافع کے بڑھیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمی واقع ھوگی اُسیقدر حصہ اُسکا گھٹیگا *

اب کس بات پر اُس زمانہ کا حصر ھوتا ھی جسمیں پیشگی سرمایہ لگا رھتا ھی اس سوال کا کوئی عام جواب نہیں دیا جاسکتا واضح ھو کہ زمانہ کا فرق و تفاوت قسم اراضی اور آب و ھوا کے موافق مختلف ھوتا ھی

---

† اس مقام پر غلطی معلوم ھوتی ھی از روے حساب کے گیارہ سے کچھہ کم سرمایہ ھوگا اور ایک سے کچھہ زیادہ منافع ھوگا

اُور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہہ ہوں زیادہ‌تر مختلف ہوتا ہی *

یورپ میں فصل سالانہ اور ہندوستان میں ششماهي ہوتي ہی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي ہی اُسکا اوسط انگلستان میں ہندوستان کي نسبت دوچند ہونا چاہیئے گھوڑوں کے بچہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ہی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رہنا ضرور ہي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان‌بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا ہی اُسکا تھوڑا حصہ ایک ہفتہ سے کچھہ تھوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رہتا ہی مچھلي والے کا سرمایہ ایکھي روز میں خراب ہو جاتا ہی اور شراب کے سوداگر کا سرمایہ اگر سو برس تک رکھا جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي ہی عموماً یہہ کہا جاتا ہی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باهمي مناسبت سے کم یا زیادہ ہوتا ہی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم ہوتي ہی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ ہوتي ہی ایسا فائدہ ہوتا ہی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑھتا جاتا ہی جسقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑھتا جاتا ہی منافع کي شرح ملک روس میں اِنگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ بڑھي ہوئي سمجھي جاتي ہی چنانچہ ہم فرض کرتے ہیں کہ انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانہ ہی اور روس کي فیصدي دس سالانہ ہی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار ہوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت ہوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار ہوگي وہ چھہ سو روپیہ سے کم کو فروخت ہوگي غرضکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایہ سے دو چند زیادہ ہوگا خیال کیا جاتا ہی کہ ملک هالنڈ اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم ہی اور اسي وجہہ سے هالنڈ والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں ملتے ہیں منحصر ہوگئي ہیں اجتناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعہ ہی اور وہ اُسکو بمرتبہ غایت کام میں لاتے ہیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے ہیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ پر اودھار دیدیتے ہیں خام پیداوار خرید کرتے ہیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے ہیں اور بہت سی صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگي دیتے ہیں چنانچہ بنگالہ کے نیل اور راس‌گوڈھوپ کي شراب اور اسٹریلیا کي اُون اور میکسیکو کي چاندي کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگي سرمایہ سے پیدا ہوتا ہی اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي ہوئي ہوتي تو اُن پیشگي لگے ہوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکي زیادتي سخت ناگوار ہوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں سرمایہ والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم ہوتي ہی وہ سب جگہہ ایک ہی سي ہونے کي طرف راجع ہوتي ہی چنانچہ جہاں منافع زیادہ ہوتا ہی وہاں سرمایہ والیکا حصہ اُس زمانہ کي کمي کي وجہہ سے جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگتا ہی دبا رہتا ہی اور جہاں منافع کم ہوتا ہي وہاں درازي زمانہ کي وجہہ سے تہما رہتا ہی اُس زمانہ کي کمي بیشي کي نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا ہی محنتي آدمي کو شرح منافع کي کمي بیشي سے زیادہ علاقہ ہوتا ہی محنت کي بارآوري اور سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کا زمانہ اگر معین ہو جاوے تو پیداوار میں محنتي کے حصہ کي مقدار جیسا کہ ہم ثابت کرچکے ہیں منافع کي شرح پر موقوف ہوگي اسلیئے محنتي کي غرض یہہ ہوتي ہی کہ اُسکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ہی اُسکے منافع کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رہنے کے کم ہوني چاہیئے اور اگر یہہ امر ممکن ہو کہ منافع کي شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ ہو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف ہوگا جس سے محنتي صریح تعلق رکھتا ہی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتي ہیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیرہ کم ہو جاویگا پس جب کہ اور تمام باتیں بدستور رہیں تو محنتي کي اصلي غرض یہہ ہوتي ہی کہ منافع کي شرح عموماً گھٹتي رہے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگی لگایا جاتا ہی جو مزدوروں کے برتاو میں آتي ہیں اسقدر کم ہوتا ہی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بھي تھوڑا ہوتا ہی کہ منافع کي شرح بڑھي ہوئي ہووے چنانچہ اگر چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدي سالانہ بڑھي ہوئي شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم ہوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ منافع کي بڑھي ہوئي شرح عموماً محنت کي بڑي بارآوري کے ساتھہ ہوتي ہی غرضکہ جب منافع کي شرح بڑھي ہوئي ہوتي ہی یعني محنتي پیداوار کي مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا ہی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کي شرح گھٹي ہوئي ہوتي ہی یعني وہ پیداوار کي مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا ہی عموماً زیادہ ملتا ہی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کي زیادہ مقدار ملتي ہی محنتي کے حصہ کي بڑھوتري دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک ہونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹا ہوا فرض کرنے سے ہوگي اجرت کي مقدار میں بہت کم اضافہ ہوگا *

محنتي کے استعمال کي جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگي لگانے کے زمانہ کا کم ہونا محنتي کے حق مفید ہی ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک محنتي بہت کم زرخیز اراضي پر زمین کے کھودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کي پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کي شرح فیصدي دس سالانہ اور اجرت کے پیشگي لگانے سے غلہ کے قابل استعمال ہونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کي قیمت دو سو بیس روپیہ ہوگي اور محنتي بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکي عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کےقابل ہو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت ہووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت ہوگا اور محنتي دو سو روپیہ کي جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپني اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹر تسے کم کم خرید کر سکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگي جسقدر کہ پہلے درکار تھي مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایہ کے پیشگی لگے رہنے کے زمانہ کی درازی کا پہلا ایکٹ اور نتیجہ ہوتا ہی کہ سرمایہ والا اُسی مقدار سرمایہ سے پہلے کی نسبت بہت تھوڑے محنتی لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتی کنبی کی پرورش کے واسطے سال بھر کے لیئے ضرور ہوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کر سکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتی کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو ہرسال آیندہ میں لگا سکتا ہی لیکن اگر غلہ ایسا ہو کہ بدون دس برس رکھنے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگا سکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے پہلے صرف ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے سرمایہ پیشگی لگے رہنے کے زمانہ کی درازی وہی اثر پورا پورا دیکھلاویگی جو محنت کی کم بارآوری دکھلاتی ہی *

مگر اُس زمانہ کا ایسی جنسوں کی پیداوار میں دراز ہونا جو محنتی کے صرف میں نہیں آتیں محنتی کے لیئے بالکل مضر نہوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کی محنت سے گیارہ چھتانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکی دو سو روپیہ فی سال ہووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگی لگائی گئی ہو اور شرح منافع کی فیصدی دس سالانہ ہو تو وہ محنتی دس گیارھویں حصہ فیتہ کی مالیت کے اپنی اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپنی اجرت سے دس چھتانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت ہونے کے لیئے دس برس تک رکھا رہنا ضرور ہووے تو وہ محنتی اپنی اجرت سے کامل فیتہ پانچ چھتانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کی خریداری کی کبھی خواہش نہیں ہوتی اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رہنے کے زمانہ کی درازی سے اُس سرمایہ میں جو پیشگی لگا رہتا ہی اور عام محنت کی بارآوری یا منافع کی شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگی لگے رہنے کے زمانوں میں کوئی تبدیل نہیں ہوتی اسلیئے محنتی کو زینہار اُسکی پروا نہیں ہوتی الیتہ صرف فیتہ کے خریچ کرنے والوں پر اُسکا اثر ہوتا ہی *

هم ثابت کرچکے هیں که حقیقت میں بڑهي هوئي اجرت اور بڑها هوا منافع ساتهه ساتهه رهتے هیں تسپر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهتی میں محنتي کو نفع اسبات میں هی که منافع عموماً گهٹتا هوا رهی اور اسیطرح یهه بات بهي ظاهر هی که سرمایه والے کو نفع اسمیں هی که منافع عموماً بڑها رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گهٹ جاتي هی تو میلان اُسکا یهه هوتا هی که سرمایه کو اور کاموں کي طرف پهیرے اس سے یهه واقع هوتا هی که پهلے سرمایه والوں میں بحث و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایه والوں میں بڑه جاتي هی پهلے سرمایه والوں کو صرف اس وجهه سے نقصان گوارا هو جاتا هی که وه تمام گروه پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایه کے پیشکي لگانے کے زمانه کي درازي کا اثر سرمایه والی پر صرف اُستدر هوتا هی جسقدر وه اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانه کو درازي هوئي جب که ایک معین زمانه کے واسطے سرمایه کے پیشکي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپه پورت شراب کے بوتلوں میں بهرنے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وه سوداگر پر صرف استدر اثر کرتا هی جسقدر که وه پورت شراب پیتا هے حاصل یهه که شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یهه هوتي هی که وه زمانه تهوڑا هووے اور سرمایه والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو که اب هم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچه مفصله ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

پهلے یهه که اجرت کي عام شرح کا حصه محنتیونکي پرورش کے ذخیره کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیره سے هونی ضرور هی *

دوسرے یهه که مقدار اُس ذخیره کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں *

تیسرے یهه که محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس کي مدد پر موقوف هوتي هی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایه اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نهونے سے حاصل هوتي هی *

چوتھے یهه که جب لگان نهو اور نامناسب محصول نه لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلگا هو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانه پر موقوف هوتي هی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایه پیشگي لگا رهنا ضرور هی *

پانچویں یهه که کسي مفروض زمانه میں منافع کي شرح سرمایه والوں اور محنتیوں کے پهلے چلن پر موقوف هوتي هی *

چھٹے یهه که وه زمانه جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگا رهنا ضرور هوتا هی کسي عام قاعده کا مطیع نهیں هوتا بلکه در صورت قلت منافع کے طویل هونے پر مایل هوتا هی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاه هونے پر راغب هوتا هی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم هوتي هی وه سبب بهي بهت کچهه تحقیق هوگئے جنسے منافعے قرار پاتي هیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاهیئے که تین طرح سے منافع دیکها جاتا هی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبه چیزوں کي اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضه هوسکے واضح هو که وه سبب جنکے ذریعه سے منافع کي شرح کا تصفیه هوتا هی مذکور هوچکے اور یهه امر ثابت هوچکا هی که وه سبب اُس مناسبت پر موقوف هوتے هیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے هوتي هی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایه والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایه کي مقدار پر موقوف هوگي اس سے لازم آتا هی که سرمایه کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم هو جاوے جسکے ساتهه اُسکي مناسبت سے محنتیون کي تعداد نه بڑهي تو کل سرمایه

والوں کي حالت اُسوقت تک زوال پذیر نہوگي کہ منافع کي شرح کي کمي سرمایہ کي اُس زیادتي سے زیادہ نہو جاوے جو اب سرمایہ میں ہوتي مثلاً پانچ روپیہ فیصدي کي شرح سے بیس لاکھ روپیہ پر اتنا نفع ملسکتا ہے جتنا دس فیصدي کي شرح سے دس لاکھ روپیوں پر حاصل ہوسکتا ہے اور ساڑے سات فیصدي کي شرح سے بیس لاکھ روپیوں پر بہت زیادہ نفع حاصل ہوگا اور سرمایہ کي ترقي کا میلان آبادي کي ترقي کي طرف گو وہ ترقي اُسکے برابر نہیں ہوتي ایسا ہوتا ہی کہ تمام دنیا کي تاریخ میں کوئي مثال ایسي نہیں جس سے ظاہر ہووے کہ تمام سومایوں کي ترقي سے تمام منافعوں میں کمي آئي ہو *

واضح ہو کہ مقدار اُن مطلوبہ چیزوں کي جسکو منافع کي ایک مقدار معین سے خرید کرسکتے ہیں مقدار منافع سے یک لخت بیگانہ ہی ایک چیني سرمایہ والے اور ایک انگریز سرمایہ والے کو جنکے سالانہ منافع سے ایکسال کیواسطے دس دس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی عیش و آرام مختلف درجوں سے حاصل ہوسکیگا چنانچہ انگریز کو اوني کپڑے اور باسن اور چیني کو چاے اور ریشمین کپڑے زیادہ حاصل ہوسکینگے غرضکہ تفاوت اُنکا چین و انگلستان کي اُس محنت کي مختلف بارآوري پر منحصر ہی جو اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوتي ہی جنکو اُن دونوں ملکوں کے سرمایہ والے اپنے کام میں لاتے ہیں مگر وہ دونوں شخص محنت پر قبضہ کرسکنے اور اُسکے سبب سے لوگوں میں ابرو رکھنے میں برابر ہوتے ہیں ہم یہہ ثابت کرچکے ہیں کہ جوں جوں آبادي بڑھتي ہے اُسیقدر محنت خام پیداوار کے حاصل کرنے میں کم بارآور ہونے پر اور مصنوعي چیزوں کے طیار کرنے میں زیادہ بارآور ہونے پر میلان کرتي جاتي ہی اسلیئے سرمایہ والا اُسیقدر منافع سے کم آباد ملکوں میں موٹي جھوٹي پیداوار کثرت سے حاصل کریگا اور کمال آباد ملکوں میں عمدہ عمدہ سامان بقدر اوسط حاصل کریگا ایک ایسا جنوبي امریکا والا جو اپني سالانہ آمدني سے سو محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکے جنگل کے کنارے ایک لکڑیکے گھر میں رہیگا اور شاید سو گھوڑے باندہ سکیگا اور ایک انگریز اُسیقدر مقدور والا ایک اچھي اراستہ کوٹھي میں رہیگا اور دو گھوڑے اور ایک چرت رکھہ سکیگا غرض کہ ہر ایک کو الگ الگ لطف و لذت کے ایسے ذریعے حاصل ہونگے جو ایک دوسرے کي قدرت سے خارج ہونگے *

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کي شرح کي کمي بیشي کا بیان

واضح ہو کہ پہلي بحثوں میں ہم ثابت کرچکے کہ اجرت اور منافع کي ایک اوسط شرح موجود ہوتي ہے اور اب ہم بعضے اُن خاص سببونکے اثروں کي نسبت غور و تامل کرتے ہیں جو محنت و سرمایہ کے مختلف کاموں میں اجرت کي مقدار اور منافع کي شرح پر موثر ہوتے ہیں *

اُس مشہور باب میں جو آدم اسمتھہ صاحب کي کتاب دولت اقوام میں مندرج ہی اس مضمون کو بالفاظ مفصلہ ذیل قلمبند کیا گیا ہے *

یعني وہ فرماتے ہیں کہ ہم جسقدر دریافت کرسکے ہیں وہ صرف پانچ صورتیں ہیں جو بعض کاموں میں تہوڑے سرمایہ پو کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب ہوتي ہیں اول خود کاموں کا پسندیدہ ہونا یا ناپسندیدہ ہونا دوسرے وہ آساني اور ارزاني اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکھنے میں پیش آتا ہی تیسرے اُن کامونمیں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتھے تہوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل ہو پانچویں اُن کاموں میں کامیابي کا غالب ہونا یا نہونا انتہی *

جو کہ اب تقریر ہماري آدم اسمتھہ صاحب کي راٰیوں کي توضیح و تشریح کے بطور ہوگي ٹو حتی‌الامکان اُسي ترتیب کي پیروي عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ ہونا

محنت کے عمل سے آرام کا نقصان سمجھا جاتا ہی اور جبکہ محنت کي اجرت یا معاوضہ کا ہم ذکر کرتے ہیں تو اُس سے یہي نقصان مراد ہوتا ہے مگر جیسے کہ ہمنے بیان کیا کہ صرف سستي اور کاہلي جو سخت محنت اور مستقل کوشش سے باز رکھتي ہی ایسي شی نہیں کہ جسپر محنتي کو غالب آنا چاہیئے بلکہ اُسکے کام کا خطرناک یا مضر ہونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھی ممکن ہے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت اُسکی صرف اُسکی مشقت کا ہی انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامی یا بے عزتی یا خطرہ کی بھی جو اُسکو سہناپڑتا ہی جزا ہوتی ہی مگر آدم اسمتھہ صاحب کی یہہ راے ہے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنپر جرات اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ہیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے اجرت کسی کام میں زیادہ نہیں ہوتی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ کاروبار کے مخاطرہ اور اُن میں زندگی کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے کہ جوان آدمیوں کو کم ہمت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کی رغبت کا موجب ہو جاتا ہی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں ہوتی حال اُنکا اور ہی چنانچہ جن پیشوں کی بدولت تندرستی میں بڑا خلل آتا ہی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتی ہی انتہی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ہیں اُنکے شمول میں عموماً اور باتیں بھی ناپسندیدہ ہوتی ہیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ہوا اور بہت گرمی اور سردی سہنا اور بہت گرمی میں سے دفعتاً سردی میں آجانا یا بہت سردی میں سے دفعتا گرمی میں آجانا تندرستی کے لیئے ایک کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ہیں یہی اُسکی ناپسندیدگی کے بھی باعث ہوتے ہیں جس کام میں محنت اور بیماری اور بے آرامی کی برداشت کرنی پڑتی ہی اُس میں ترغیب بھی بڑی ہونی چاہیئے مگر سب کاموں میں یہہ سب اکھٹی نہیں ہوتیں چنانچہ عمارت کے نقاش کا پیشہ معمولی کاموں میں نہایت پسندیدہ اور تندرستی کے لیئے نہایت مضر و خراب ہی اور برخلاف اُسکے قصائی کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت سنگدلوں کا کام ہی مگر تندرستی کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف ہی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کی اجرت کو قریب قریب تصور کرتے ہیں اور اِن دونوں پیشوں میں محنت کی حیثیت سے جو بہت خفیف ہوتی ہے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ہی مگر تحقیر عوام اور جگ ہنسائی کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوی ہوتے ہیں وہ کسی کام میں اجرت کی زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اندیشے ہماری طبیعت کے نہایت قوی اثروں میں سے ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب نے جلاد کی مثال لکھی ہی ہم ڈھنڈوریئے کی مثال

س پر مستزاد کرتے ھیں چنانچہ یہہ دونوں ایسے پیشے ھیں کہ جب کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا ھی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي ھی اور اس وجہہ سے زیادہ اجرت نہیں ملتي کہ وہ بہت زیادہ محنت کرتے ھیں بلکہ اس وجہہ سے کہ لوگ اُنکو بہت برا جانتے ھیں یہانتک کہ جہاں وہ جاتے ھیں لوگ اُنکی کنکر پتھر مارتے اور تالي پیٹتے ھیں اور شاید سب سے برا پیشہ بیعزتي کا بھیک مانگنا ھی مگر جب وہ پیشہ کے طور پر کیا جاتا ھی تو یقین. ھوتا ھی کہ وہ سب پیشوں سے زیادہ نافع ھوتا ھی *

مخاطرہ اور بے اپروئي اور بے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر ھوتا ھی جو مذکور ھوا اور یہہ بھي گمان کیا گیا کہ جو کام جسقدر زیادہ پسندیدہ ھی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي ھے چنانچہ آدم استھہ صاحب نے لکھا ھی کہ تربیت یافتہ لوگوں میں شکاري اور مچھلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشہ ٹھہراتے ھیں جسکو اور لوگ دل لگي کے واسطے کرتے ھیں بغایت مفلس ھوتے ھیں چنانچہ قول اُنکا یہہ ھی کہ تھیوکریٹس کے عہد سے تمام مچھلي پکڑنیوالے غریب محتاج چلے آتے ھیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف ھوتا ھی اسلیئے بہ نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعہ سے پرورش پا سکتے ھیں بہت زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے ھیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے مقدار کي مناسبت سے بہت ارزان بکتي ھے جس سے اُس کے محنتیوں کو بہت تھوڑا کھانے کو ملتا ھی انتہی مگر یہہ بات مشکل سے کہہ سکتے ھیں کہ اچھي تربیت یافتہ لوگوں میں شکار بھي پیشہ ھوتا ھی اور آدم استھہ صاحب نے جو مچھلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي صداقت پر بھي ھمکو شک ھی اگر اُنھوں نے اپنے خیال کو اُن چھوٹے گروھوں پر محصور کیا ھی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچھلیوں کا شکار کرتے ھیں تب تو البتہ صحیح ھی حقیقت میں یہہ لوگ اُس کام کو پیشہ کے طریقہ سے کرتے ھیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجھتے ھیں مگر سمندر سے مچھلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام ھی کہ وہ بہت مرغوب نہیں اگر سوائے اسبات کے کہ جو لوگ اس کام کو کرتے ھیں وہ خوب موٹی تازہ ھوتی ھیں اور اُنکے اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کھانے

ہونے کا سامان افراط سے ہوتا ہی اس پیشے سے اچھی آمدنی ہونے کا کوئی اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ ہی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا ہی وہ عموماً مچھلی پکڑنیوالوں کا ہوتا ہی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

پس اب یہہ اندیشہ ہی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگی کے درجہ کا تفاوت ہوتا ہی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ ہیں اور اسی وجہہ سے ہمکو یقین ہی کہ کشتکاری کے مزدوروں کو سب سے تھوڑی اُجرت ملتی ہی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاہیئے کہ کاشتکاری کے عام محنتیوں کی معمولی اُجرت صرف جسمانی محنت کی وہ مالیت ہی جو کسی خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسی وقت و مقام میں دوسرے محنتی کی محنت کی اُجرت زیادہ ملتی ہی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس محنتی کے پیشہ میں کوئی خاص دقت اور ناپسندیدگی ہی یا زر لگان یا منافع بھی اُسکی اُجرت میں شامل ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کا یہہ قول ہی کہ پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر ہی تو بہت تھوڑا ہی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہی چنانچہ جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اوسط اجرتوں کی نسبت اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے ہوتی ہیں اور منافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی ایکہی وقت اور ایکہی مقام میں یکساں ہوتا ہی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفی مفہوم ہونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کی مقدار میں مدارج ہیں جسکے استعمال غیوہار اور سے سرمایہ والا اجتناب کرتا ہی اور ایسی ہی زمانہ کی درازی میں مدارج ہیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا ہی *

مگر ہم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرمایہ کے اکثر کاموں کی پسندیدگی یا ناپسندگی یکساں ہوتی ہی اور آدم اسمتھہ صاحب بھی اگر منافع کے معنی زیادہ محدود اور اُجرت کے معنی زیادہ وسیع اُن معنوں کی نسبت جو اُس رسالہ میں مندرج ہیں نہ لیتے تو اُسکو اس طرح قایم نکرتے واضح ہو کہ ہمنے لفظ اجرت کا استعمال صرف محنت جسمانی کی

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسماني محنت اور بے ارامي همیشہ ناپسندیدہ هوتي هی لیکن سرمایہ کا لگانا روحاني محنت هی اور اکثر جي کو بھاتي هی چنانچہ اکثر هم اُن لوگوں کا حال سنتے هیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف هیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے همسے یہہ بات کہی کہ امدني میري کچھہ هي هو مگر کمال خوشي اسمیں هی کہ میں کسي فوج کی اسپتال کا سپرنٹنڈنٹ هوں انسان کي آدهي مصیبتیں منتظموں کي حکمراني کي خوشي اور جرنیلوں کي لڑائي کے شوق ذوق سے پیدا هوتي هیں علاوہ اسکے صرف محنتي آدمي صرف نقد اجرت یا اُسکي مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا هے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار اور فاموري اور کبھي کبھي ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا هے جو انسان کو حاصل هوسکتا هے یعني اُسکو اس امر سے آگاهي هوتي هے کہ دور دراز ملکوں میں همیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پهونچا هے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بھي هیں جیسے غلاموں کي تجارت جس سے سختي اور خطرہ اور لوگوں کي لعنت ملامت اوٹھاني پڑتي هی اگر کوئي غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا هی تو اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ آپکو ملامت کریگا یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ هم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگي پسندیدہ یا گوارا هوتي هے منافع کے لالچ سے جوکھوں میں ڈالي جاویں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاهیئے یا باهمي بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گھٹنا چاهیئے جنکا صلہ اُنکے ساتھہ لازم ملزوم هوتا هی *

ممکن هی کہ یہہ امر صریح ظاهر نہو کہ کسي نا پسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی هوئی سرمایہ سے کوئي مناسبت رکھنے کي کیا وجہہ هی مگر یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ معین سرمایہ رکھنے والوں کي تعداد جو سرمایہ کي مفروضہ مقدار کے بڑھتے جانے سے گھٹتي جاتي هی تو ایک معین سرمایہ کے قابضوں کو ایک طرح ایسا انحصار تجارت حاصل هوجاتا هی جو اُس سرمایہ کے بڑھنے سے زیادہ سخت اور چست هوتا جاتا هي اور دوسرے یہہ بات بھي یاد رکھنے کے قابل هی کہ جسقدر

ایک آدمي کا سرمایہ زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے اُسکي آمدني زیادہ ہوتي ہے تو اُسیقدر اُسکو اسبات پر زیادہ ترغیب درکار ہوتي ہی کہ وہ اپنے سرمایہ کے بڑھانے کي امید پر اخلاقي یاجسماني برائیاں گوارا کرے علاوہ اُسکے تکلیف اور مرتبہ کي کمي جو ہرایک پیشہ میں ہوتي ہی وہ سرمایہ سے اُلٹي مناسبت رکھتي ہی البتہ جہاں کسي پیشہ پر اعتراض اُسکي برائي کي وجہہ سے وارد ہوتا ہو جیسے قمار خانہ کا نال کہینچنے والا ہونے یا اُس سے بدتر میر نشاط ہونے کي صورت میں ہوتا ہی تو اُس پیشہ کي وسعت سے صرف بدنامي شہرت پاویگي مگر جب یہہ اعتراض اُسپر عاید نہوتا ہو تو جو پیشہ اختصار و کوتاہی کي صورت میں ذلیل معلوم ہوتا ہی وہي وسعت پانے سے معزز ہوجاتا ہی اگرچہ تکلیف سے بالکل نجات حاصل نہیں ہوسکتي مگر جب کہ سرمایہ اتنا فراواں ہوجاتا ہی کہ اُس سے منشي اور بڑي عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکھے جاویں تو وہ تکلیف استدر گھٹ جاتي ہی کہ سرمایہ والے کا تہوڑا وقت اُسمیں روزانہ صرف ہوا کرتا ہی چنانچہ آج کل بہت سے ایسے آدمي جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز ہیں وہي بڑے بڑے بنکوں اور عمدہ عمدہ شراب کے کارخانوں اور علی‌ہذاالقیاس اور سوداگري کے دھندوں کي افسري کرتے ہیں یہہ امر غالباً معلوم نہیں ہوتا کہ اس کام میں مصروف ہونے سے اُنکا بہت سا وقت صرف ہوتا ہو *

جو نتیجہ کہ ان مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وہ یہہ ہی کہ منافع کا جو حصہ علاوہ اجتناب کے تکلیف اور جانکاہیوں کا معاوضہ ہوتا ہی اگرچہ حقیقت میں مقدار میں زیادہ ہوتا جاتا ہی مگر پھر بھي لگے ہوئے سرمایہ سے جسقدر کہ وہ زیادہ ہوتا جاتا ہے نسبت اُسکي کم ہوتي جاتي ہی ہمارے نزدیک یہہ تصور تجربوں سے تصدیق ہوتا ہی گمان غالب ہی کہ انگلستان میں کوئي چند آدمي ہونگے جو دس لاکھہ روپیہ کا سرمایہ لگاکر دس روپیہ فیصدي سالانہ سے کچھہ کم پر راضي نہوں ایک مشہور کارخانہ دار نے جسکا سرمایہ چارلاکھہ روپیہ کا تھا منافع کي کمي کي ہمسے شکایت کي اوراپنے منافع کي مقدار تخمیناً ساڑے بارہ روپیہ فیصدي سالانہ بیان کي اس سے یقین ہوتا ہی کہ جو لوگ ایک

اور دو لاکھہ کے اندر اندر سرمایہ رکھتے ھیں وہ پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ سے زیادہ کے متوقع نہیں ھوتے کوئي تجارت تھوک داري کے طریقہ پر ایک لاکھہ روپیہ سے کم میں ھزار دقت سے ھوتي ھی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکانداروں اور چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں سے علاقہ رکھتے ھیں اور جب کہ اُنکے سرمایوں کي مقدار کل پچاس یا ساٹھہ ھزار روپیہ تک ھوتي ھی تو وہ بیس روپیہ فیصدي سالانہ منافع کي توقع رکھتے ھیں اور جب اُنکا سرمایہ اس سے بھي کم ھوتا ھی تو اور زیادہ منافع کي امید کرتے ھیں ھمنے یہہ بات اپنے کانوں سني ھے کہ وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے ھیں وہ بحساب في روپیہ دو آنہ آٹھہ پائي منافع لیتے ھیں جو بیس فیصدي روزانہ اور سات ھزار روپیوں سے زیادہ فیصدي سالانہ ھوتا ھی مگر یہہ بھي بہت کم معلوم ھوتا ھی کیونکہ کسي خاص وقت میں جو سرمایہ لگا ھوتا ھی وہ مالیت میں دو روپیہ آٹھہ آنہ سے زیادہ نہیں ھوتا اور بیس فیصدي کے حساب سے آٹھہ آنہ روزانہ اُسپر منافع ھوگا اور یہہ رقم ایسي ھی کہ اُس سے صرف محنت کي اجرت بھي وصول نہیں ھوسکتي مگر یہہ امر ممکن ھی کہ ایک دن میں کئي مرتبہ سرمایہ کي لوٹ پھیر ھو اور یہہ سرمایہ والے اگر ھم اُنکو سرمایہ والا کہہ سکیں تو بوڑھے اور ضعیف آدمي ھوتے ھیں جنکي محنت بہت تھوڑي مالیت رکھتي ھی غرضکہ یہہ حساب غالب ھی کہ صحیح اور درست ھووے چنانچہ ھمنے اس مثال کو منافع کي ایسي بڑي سے بڑي شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال ھم جانتے ھیں *

دوسرے کام کے سیکھنے کي آساني

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ھیں کہ محنت کي اجرتوں میں کام کے سیکھنے کي آساني اور ارزاني یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت ھوتا ھی جب کوئي کل قیمتي قایم کیجاتي ھی تو یہہ توقع کیجاتي ھی کہ اُسکے گھس جانے سے پہلے پہلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکي لاگت کا سرمایہ اور اُسکا معمولي منافع حاصل ھو جاویگا ایک ایسا آدمي جسکي تعلیم و تربیت بہت سي محنت اور بہت سا وقت خرچ ھونے سے ھوتي ھی اُس قیمتي کل کے مشابہ ھی یہہ توقع ھوتي ھی کہ جو کام وہ شخص سیکھتا ھی اُس سے عام محنت کي معمولي اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا معہ معمولی منافع کے جو اُسیقدر مالیتی سرمایہ پر ملتا ھی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مُدت میں پورا ھوتا ھی اسلیئے اُسمیں آدمی کی عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاھیئے جسطرح کل کے قایم رھنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا ھی اور فرق و تفاوت جو تربیّت یافتہ لوگوں کی محنت اور عام محنت کی اجرت میں واقع ھوتا ھی اسی قاعدہ پر مبنی ھوتا ھی انتہی *

واضح ھو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسبات کے ھمکو اتفاق ھی کہ ھماری دانست میں اسی تقریر سے یہہ مناسب معلوم ھوتا ھی کہ ھنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کی نسبت زیادہ ھوتا ھی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاھیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ ھی جو ھنرمند محنتی کو کسیقدر اُسکی ذاتی پہلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کی چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکی تعلیم و تربیت میں کی ھو حاصل ھوتا ھی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا ھی جسکا قابض جب تک دوگنی محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں ھوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ھیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافی نہیں ملتا اور کمی معاوضہ کی وجوہ یہہ بیان کرتے ھیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوری کی خواھش جو اُن پیشوں میں بڑی لیاقت حاصل کرنے سے ھوتی ھی دوسرے وہ تھوڑا بہت طبیعی اعتماد جو ھر شخص کو صرف اپنی لیاقتوں ھی پر نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی پر بھی ھوتا ھی تیسرے علمی اور مذھبی کاموں میں اُس کمی کی وجہہ تعداد اُن شخصوں کی ھی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاری مصارف سے تربیت پاتے ھیں *

پہلے دونوں سبب قوی اثر رکھتے ھیں باقی تیسرے سبب کا اثر ھماری دانست میں مبالغہ کی رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا ھو کہ اُس زمانہ کی نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکی اب بہت گھٹ گئی اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کی آبادی اگرچہ

اس عرصہ میں دوچند کے قریب قریب ہوگئي مگر اُن ذخیزوں کي تعداد جنکے ذریعہ سے اعلی تربیت مفت حاصل ہوتي ہی کچھہ زیادہ نہ بڑھي دوسرے اُس تبدیلي کي وجہہ سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسري کے طریقہ میں واقع ہوئي اور بہت سي صورتوں میں ذخیروں کي مالیت کي ایسي حالت میں برائے نام بدستور رہنے سے جبکہ روپیہ کي مالیت پہلے کي نسبت آدھي سے کم رہگئي ہی اُن لوگوں کو اصلي مدد بہت کم پہنچتي ہی جو اُنکو حاصل کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ گمان کیا کہ اکثر پادري سرکاري خرچ سے تعلیم پاتے ہیں چنانچہ وہ صاف لکھتے ہیں کہ بہت کم پادري ایسے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے ذاتي صرف سے تربیت پائي مگر بالفعل انگریزوں کے دونو § یونیورسٹیوں میں کوئي طالبعلم ایسا ہوگا کہ اُسکي پرورش مال وقف سے ہوتي ہوگي اور گمان غالب یہي ہی کہ وہاں بیس طالبعلم بھي ایسے نہیں کہ نصف مصارف کي قدر اُس چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہوں اور بہت سے ایسے ہیں کہ تربیت کي نسبتي ارزاني کے علاوہ روپیہ پیسے کي کچھہ امداد نہیں پاتے اور نسبتي ارزاني اس لیئے کہتے ہیں کہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیہ دیا جاتا ہی وہ اُس سے کچھہ کم نہیں ہوتا جو اور ملکوں کے بہت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا ہی مگر یہاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کي نسبت استاد کي توجہہ ہرطالب علم پر زیادہ ہوتي ہی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا ہی وہ ‡ پرافسر کے تقریر ہوتي ہی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعہ ہیں گویا وہ طالب علمونکا امتحان ہی ظاہر ہی کہ اِن دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرني پڑتي ہی مطابقت اُسکي بہت دشوار ہی مگر جس طریقہ میں زیادہ

---

† یونیورسٹي مدرسہ اعظم کو کہتے ہیں جس سے ادنی درجہ کا مدرسہ جو اُسیکي ایک شاخ سمجھا جاتا ہی کالج کہلاتا ہی اور اُس سے بھي ادنی درجہ کے مدرسہ کو اسکول کہتے ہیں

† لکچر کے معنے تدریس ہیں یعني ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجھنے کے واسطے کوئي مضمون مشرح بیان کرنے کو کہتے ہیں

‡ یونیورسیٹي میں جو معلم ہر ایک علم کے ہوتي ہیں اُنکو پرافسر کہتے ہیں

محنت ہوتي ہی اُسمیں یہہ ضرور ہی کہ اوستاد تہوڑے طالبعلموں کو تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے ذخیروں سے کچھہ نہ ملے تو دو حال سے خالي نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاہینگے یا اور ملکوں کي تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعني بڑي بڑي جماعتوں کو تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکي بدولت بعضے اعلیٰ پیشونکے واسطے بہت کثرت سے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گہت جاتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے بیان سے رہ گیا *

نہایت ارزاں طریقے کي روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کي اُسوقت تک پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش کے لایق ہووے چار سو روپیہ تک ہوسکتا ہی اور یہہ رقم اُس رقم کي دوچند ہی جو کسي ولدالزنا کے باپ سے اُسکي پرورش کے واسطے اُس گرجے والے لیتے ہیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رہتا ہی مگر وجہہ اِسکي یہہ ہی کہ گرجے والے یہہ سوچتے ہیں کہ یہہ بچہ شاید مرجاوے اور کسي شریف کے لڑکے کو ایسي تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے باپ کے مرتبہ کو پہنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس ہزار چار سو روپیہ سے کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو تحصیل علم میں اوٹھانا پڑتا ہی اُس سے یہہ غرض نہیں ہوتي کہ آیندہ کو منافع حاصل ہوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کي سزا کے خوف اور تعریف کي توقع سے محنت اوٹھاتا ہی اور باپ بھي اُسکا کبھي یہہ خیال نہیں کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں ہی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو اُٹھہ برس تک دیہات میں پرورش کراوے جہاں في ہفتہ ایک روپیہ خرچ ہوتا ہی اور پھر اُسکو روئي کے کارخانہ یا کسي اور کارخانہ میں بھیجے اور نہ یہہ خیال کرتا ہی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسی تجارت کرنا ہی جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کي ترقي روز افزوں کے دیکھنے سے تمام بھلے آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء دوچار نامعقول آدمیوں کے نہایت خوشي اُسیوقت حاصل ہوتي ہی اور جو صرف اُس بابت کیا جاتا ہی وہ اُس خوشي کے حاصل ہونے سے اُسیطرح وصول ہوجاتا ہی جیسے کہ وہ خرچ وصول ہوجاتا ہی جو لحظہ دو لحظہ کي

خوشیوں کیواسطے اوٹھایا جاتا ھی یہہ بات راست ھی کہ اُس سے ایک آیندہ مقصود بھی حاصل ھونا ممکن ھی مگر جس غرض سے کہ وہ بالفعل خرچ کیا جاتا ھی اُسکا حاصل ھونا بھی ایک بہت بڑی بات ھے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وھی خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید ھوئی ھی اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ھونے کے واسطے کافی وافی ھوتی ھی اور باقی صورتوں میں وہ خرچ اور محنت اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ھونے کی خرچ و محنت کا بڑا حصہ ھوتی ھی چنانچہ پادری ھونے کے واسطے وہ خرچ اور محنت ھرطرح کافی ھوتی ھی کیونکہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیٹی کے ایک طالبعلم کو درجہ حاصل کرنے سے پہلے کچھہ تھوڑا سا اور پڑھنا تو پڑتا ھی مگر خرچ کچھہ نہیں کرنا پڑتا پس جو کچھہ اُسکو پادری ھوجانے کے بعد حاصل ھوتا ھی اُسمیں سے اُسکی محنت کی اجرت وضع ھونے کے بعد جو باقی رھتا ھی وہ محض منافع اُسکا ھی اور جب کہ اسبات پر ھم غور کرتے ھیں کہ علاوہ اُن متصدون کے جو نقدی سے علاقہ رکھتے ھیں اور بہت سے مطلب بھی ھیں کہ اُنکے واسطے محنت اوٹھانی پڑتی ھی تو ھمکو تعجب ھوتا ھی کہ نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں ھیں واضح ھو کہ ان بڑے انعاموں کے قایم رھنے کے تیں سبب ھیں جنمیں سے دو سبب وہ ھیں کہ اُنسے امیدواروں کی تعداد گھٹتی رھتی ھی اور تیسرا وہ جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیرہ کو بڑھاتا ھی پہلے دونوں سببوں کی کیفیت یہہ ھی کہ پادریانہ خصلت پر دھبہ لگنے پاوے اور پادری لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بہت سا مال دولت حاصل ھووے الگ تھلگ رھیں بہت لوگ گرجے میں داخل ھو جاتے اگر اُنکو پادری ھونے کے ساتھہ اور پیشوں کے کرنے کی بھی اجازت ھوتی یا یہہ بات حاصل ھوتی کہ جب وہ چاھتے اُسکو چھوڑ بیٹھتے مگر وہ ایسی راہ میں جانے سے انکار کرتے ھیں جسمیں اُنکو یہہ اجازت نہیں کہ اُس سے واپس چلے آویں یا کہ کسی اور طرف کو بھی متوجہ ھوں غالب یہہ ھی کہ ان ھی سببوں سے انگلستان میں پادریوں کی تعداد محدود رھتی ھی جو لوگ اس فرقہ میں داخل ھیں اُنکی آمدنی اُس ذخیرہ کی بدولت قایم ھی جو قانون کی رو سے اُنکے لیئے علاحدہ کیا گیا اور وہ ذخیرہ کسیقدر قانون کے

مکرر سدکرر اُس حمایت سے برابر رہتا ہی جو قانون نے اصل پادریوں کے نائیبوں کے معاوضے بڑھی ہوئی رہنے ہر کی ہی جس سے وہ کم سے کم مقدار معاوضہ کی جو آپس کے مباحثہ سے قایم ہوسکتی ہی نہ اصل پادری دیسکتا ہی نہ اُسکا نایب لی سکتا ہی فوج میں داخل ہونے کے قابل ہونے کا خرچ قریب قریب اُسی خرچ کے ہوتا ہی جو گرجا میں داخل ہونے کے واسطے ہونا ہی صرف چھہ ہزار روپیہ اول سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیادہ خرچ ہوتے ہیں مگر چونکہ اس پیشہ میں آغاز عمر سے آدمی بھرتی ہوسکتا ہے تو یہہ نقصان پورا ہوجاتا ہی جہاز کے نوکروں میں داخل ہونے کا بہت کم صرف ہی اور یہہ دو نوں ایسے پیشے ہیں کہ بدون زیادہ علم تحصیل کیئے آدمی اُن میں داخل ہوسکتا ہی بحری اور بری فوجوں کی تنخواہ اور تمام مواجب جو قانون سے معین ہیں گو ظاہر میں متوسط معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بہت زیادہ ہیں جو لئیق امیدواروں کی مقدار حصول کے قایم رکھنے کے واسطے ضروری ہوتی اور اُن دو نوں پیشوں میں داخل ہونے میں جو مشکلیں پیش آتی ہیں وہ استدر مشہور ہیں کہ بہت کم آدمی ایسے ہوں گی جو بدون سخت ضرورت کے اُن پیشوں میں داخل ہونا چاہتے ہوں مگر باوجود اسبات کے جسکے بدولت تعداد امیدواروں کی گھٹتی رہتی ہی بحری فوج کے سردار اعظم کے دفتر اور بخشے خانوں میں جتنی نوکریاں خالی ہوتی ہیں اُن سے دس گنے امیدوار پہلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گہرے رہتے ہیں *

یہی بات اور سب سرکاری عہدوں کی نسبت بھی کہی جاسکتی ہے اگرچہ آمدنی اُن عہدوں کی تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بہت تہوڑی ہوتی ہی مگر اُن پر بھی بہت سی حرص و طمع کیجاتی ہی *

اگر ثبوت اسبات کا زیادہ درکار ہو کہ اعلی پیشہ کے امیدواروں کی تعداد آیندہ منافع کی نسبت زیادہ تر اس خیال سے مستقل رہتی ہی کہ تمام مربی اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبہ کے لایق تعلیم کرانے میں کوشش کرتے ہیں تو وہ ثبوت اُستانیوں کی کثرت تعداد سے حاصل ہی ایک لڑکی کی ایسی تعلیم و تربیت کا خرچ کہ وہ اُستانی ہونے کے قابل ہو اگرچہ استدر نہیں ہوتا جسقدر ایک لڑکے کی ایسی تعلیم میں ہوتا

ھی جس سے وہ کچھہ لئیق ھو جاوے مگر پھربھي بجاے خود بہت بڑا ھوتا ھی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانہ سے نہیں ھوتا مگر پھر بھي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر ھیں کہ اُس عہدہ کي تنخواہ مشکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي ھی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس ھزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل ھوجاتا ھے اور پندرہ ھزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق ھو جاتا ھی باقي قانون اور طبابت کي اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ ھوتا ھے جسقدر کہ فوج یا گرجی میں داخل ھونے پر پڑتا ھی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں کہ کوئي شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردي کیئے کام کرنے کا مجاز ھووے یا بدون تین چار برسکي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب ھوسکے اور اِن ھي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گھٹتي رھتي ھی کہ ھمکو اسبات میں بہت شبہہ ھوتا ھے کہ في زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا ھی جتنا کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا ھی اگرچہ طبابت کي نسبت ھمکو زیادہ شبہہ ھی مگر برسوں کے تجربہ سے ھم کہہ سکتے ھیں کہ یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکو اتني لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک بسوہ ممکن ھی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا ھمنے قانون کے طالب عالم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچھي محنت اور مشقت اُٹھائي وہ ھمیشہ کامیاب ھوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رھي اگرچہ بہت لوگون نے مناسب محنت نکي مگر ھمنے دیکھا کہ محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاھلوں کي کامیابي زیادہ ھوئي غرض کہ بجاے اسبات کے کہ ھم قانوني طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابي مانیں اسبات پر میلان رکھتے ھیں کہ وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب ھوگا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح ہو کہ مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف ہونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال ہی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع ہوتے ہیں وہ حقیقی نہیں ہوتے بلکہ ظاہری ہوتے ہیں مثلاً کوئی لنڈن کا پلہ دار ایک گھنٹہ کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آٹھہ آنہ سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گھاٹے میں سمجھے کا بازار کے گلی کونچوں وغیرہ میں اینٹ پتھر وغیرہ بچھانے والا یا گارہ ڈھونے والا مزدور جسکی محنت پلہ دار سے زیادہ شاق اور سخت ہی دو آنہ فی گھنٹہ سے زیادہ بہت کم پاتا ہی مگر فرش بنانے والیکو کام ہمیشہ ملتا ہی اور وہ بحساب فی گھنٹہ دوآنہ کے اوسط ایک روپیہ آٹھہ آنہ روزانہ اور چار سو ساٹھہ روپیہ کے قریب سالانہ پیدا کرسکتا ہی اور پلہ دار بعض اوقات معطل بیٹھا رہتا ہی اگر پلہ اُٹھانے والے کو فرش بنانے والے کی نسبت تین چہارم کی قدر کم کام ملے تو سالانہ آمدنی برابر کرنے کے واسطے اُسکی فی گھنٹہ سہ چند اجرت زیادہ ہونی چاہیئے اور آدم استہہ صاحب تصور کرتے ہیں کہ پلہدار جو اپنے کام کے غیر مستقل ہونے کے باعث سے فکر و تردد میں رہتا ہی تو اُسکی پریشانی کے معاوضہ کے واسطے سالانہ اجرت اُسکی اوسط سے زیادہ زیادہ ہونی چاہیئے لیکن اس بڑائی کا عوض اُس محنت کی کمی سے جو اُسکو کرنی پڑتی ہی زیادہ ہو جاتا ہی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ ہم یہہ یقین کرتے ہیں کہ انسان کو کوئی چیز ایسی ناپسندیدہ نہیں جیسے کہ مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ ہی جس پیشہ میں متواتر محنت کے نہونے سے جو فرصت ملتی ہی وہ فرصت بیکاری کے فکر تردد کا اسقدر زیادہ عوض ہوتی ہی کہ اُسکی سبب سے اُس پیشہ میں سالانہ اجرت عام اجرت کے اوسط سے گھٹ جاتی ہی *

مگر یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ کے استعمال میں یہہ معاوضہ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ عموماً کہا جاسکتا ہی کہ سرمایہ جو کبھی کبھی غیر بارآور رہ جاتا ہی تو سرمایہ والے کو اُس سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا اسلیئے یہہ امر ضروری ہی کہ جب سرمایہ اسقدر بارآور ہووے جس سے فاضل منافع

حاصل ہووے تو کم سے کم غیر بارآوری کے زمانہ کا نقصان پورا ہوسکیگا چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رہتا ہی کیونکہ بعض مقام ایسے ہیں کہ وہاں اُسکے بہت سے گھر سال بھر میں نو مہینے تک خالی پڑے رہتے ہیں تو ضرور ہی کہ مکان والیکا منافع آبادی کے وقت کا اُس منافع کی نسبت جب کہ وہ برابر آباد رہیں چوگنا ہونا چاہیئے جس سے نقصان اُسکا پورا ہوجاوے مصروفیت کے غیر مستقل ہونے کا اجرت اور منافع پر ایک اثر یہہ بھی ہوتا ہے کہ اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکہ اُنکی مانگ زیادہ ہوتی ہے ارزاں ہوجاتی ہیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو روز روز کام ملتا ہووے اور چار گھنٹہ فی یوم اپنی محنت کے قرار دے اور اُسکے مقابلہ پر اور لوگ بھی اُسی کام کے موجود ہو جاویں تو جسقدر وہ دو گھنٹہ کی اجرت اُن لوگوں کے نہونیکی صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے ہونیکی تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گھنٹہ کی محنت پر قبول کریگا *

چوتھے اعتبار

آدم اسمتھہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف ہونے کا چوتھا سبب کاریگر کے تھوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا ہی یہہ سبب بہت کچھہ دوسرے سبب یعنی تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم ہوتا ہی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی کبھی لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے ہیں اور وہ لوگ اُس اعتبار کے مستحق ہوتے ہیں جنکی تربیت بہت بری حالتوں میں ہوتی ہے اور تدبن ایسے شخصونکا لیک مزاجی کی خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو عطا ہوئی ظہور پذیر ہوتا ہی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم کا لگان تصور ہونا چاہیئے مگر چونکہ یہہ قاعدہ عام ہی کہ تربیت اخلاق کا نتیجہ ذی اعتباری ہے اور اس صورت میں ذی اعتباری بھی انسان کے غیر مادی سرمایہ کا ایسا ہی ایک جزو ہوتی ہی جیسے اُسکے علم اور ہوشیاری متصور ہونی چاہیئے *

پانچویں کامیابی کا غالب ہونا

آدم اسمتھہ صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف معاوضے ملنے کا قایم کیا ہی کامیابی کا غالب ہونا یا نہونا ہی واضح ہو کہ بعض صورتوں میں کامیابی کا متیقن نہونا مصروفیت کی غیر استقلالی سے مشابہ ہی مگر چند امروں سے مختلف ہونا اُنکا ثابت ہوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاہر ہی کہ کامیاب طبیب یا وکیل ہمیشہ سخت مصروف رہتا ہی اور علاوہ اُسکے ایک آدمی کو اسبات کا یقین ہو سکتا ہی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا اور آمدنی اُسکی پرورش سالانہ کے لیئے کافی ہوگی پس ایسے پیشہ میں باوجود غیر مستقل ہونے کی کامیابی محقق و ثابت ہی *

غیر محقق ہونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نہیں ہوتا اس لیئے کہ کوئی آدمی جب تک آپ کو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی محقق و ثابت نہو مصروف نہیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل ہونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے واسطے کافی وافی ذخیرہ نرکھتا ہو مگر اُسکا اثر ظاہری اور اصلی بھی منافع پر بہت بڑا ہوتا ہی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقی نہیں رہتا لیکن اگر تمام آدمی اتنی معلومات کافی رکھیں کہ کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچھی طرح سے کر سکیں اور کوئی عجلت نا مناسب اُنسے ظہور میں نہ آوے اور بزدلی کا دخل نہو تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ تب بھی کسی کام کی مصروفیت کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر محقق ہونے سے بڑہ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر ہوویں تو ظاہر ہی کہ جیتنا جسقدر بھلائی ہوتا ہی ہارنا اُس سے بہت زیادہ برائی ہوتا ہی اگر دو آدمی بیس بیس ہزار روپیہ سرمایہ رکھتے ہوں اور ایک روپیہ اوچھالکر دس دس ہزار کی شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ ہوگا اور ہارنے والیکا آدھا رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدی کا نقصان شمار کرتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ برابر کے جوئے میں منفعت کی نسبت مضرت زاید عاید ہوتی ہی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کھلاڑی سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا ہو اور اُسمیں پچاس شرط پر † ہیڈز اور ٹیلز کی

† انگریزی میں ہیڈ سر کو اور ٹیل دم کو کہتے ہیں اب انگریزی میں یہہ نام چت پٹ کے کھیل کا ہی اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے ہیں اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کی تصویر ہوتی ہے اسلیئے اُس جانب کو ہیڈز کہتے ہیں اور دوسریطرف گلکاری اور سنہ وغیرہ ہوتا ہی اُسکو ٹیلز کہتے ہیں کھیلنے والوں میں سے ایک شخص ہیڈز کیجانب لیتا ہے اور دوسرا شخص ٹیلزکیجانب اپنے فرض کرتا ہے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسي باقي رهیگا یعني وہ ستاسي جو جوکھوں سے پاک صاف هیں اُسیقدر سرور اُسکو بخشینگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشي بخشتے هیں همنے تسلیم کیا کہ یہہ حساب صحیح هی اور جسقدر اکاهي اور هوشیاري همنے فرض کي هی لوگوں میں موجود هی تب بهي کوئي شخص جسکے پاس ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ هووے. پچاس هزار روپیہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نہیں لگائیگا جب تک کہ اُسکو جیتنے اور اپنے پچاس هزار سرمایہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نہو بلکہ علاوہ اسکے تیوہ هزار روپیہ منافع کي جوکھوں سہنے کے معاوضہ میں اور نہ سمجھہ لیوے *

ذکر اسبات کا کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ امر بعید از عقل هی کہ انسان ایسا واقف اور عقیل هووے مگر یہہ معلوم هوتا هی کہ کامیابي کے غیر محقق هونیکي دو قسمیں هیں چنانچہ بعض صورتوں میں خود کام کے ساتھہ اُنمیں جوکھوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ بارود کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول خفیہ لانا یا لیجانا اُسکي مثالیں هیں اگرچہ تجربہ اور هوشیاري کسیقدر جوکھونکو کم کردیتي هی مگر نہایت سے نہایت چالاک محصولي مال کا مخفي لیجانے والا اور غایت سے غایت هوشیار بارود بنانے والا ایک اوسط درجہ کا نقصان اوٹھاتا هی مگر هاں اور کام ایسے هیں کہ جنمیں ایک مرتبہ کامیابي نصیب هوگئي تو وہ مستقل رهتي هی چنانچہ یہہ امر اکثر کہان کھودنیوالوں کو پیش آتا هی جن جن ملکوں میں کہانیں کھودي جاتي هیں وهاں عموماً یہہ بات مشہور هی کہ کہاں کھودنا گویا آپکو برباد کرنا هی مگر کہاں کھودنیوالے ایسے بهي هیں کہ اُنکو کبهي نقصان نہیں هوا اور ایسے هي اعلی درجہ کے پیشوں کي نسبت بهي کہاجاتا هی مگر آدم اسمتھہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسلیم کرکر یہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامحقق هونے سے پیدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پیش آتي هے جو خطا کرتے هیں باقي جو لوگ اُن پیشوں میں کامیاب هوتے هیں اُنکو مستقل اور بے جو کہوں آمدني هاتھہ آتي هي غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتي هی اور وہ اُس

غلطي سے پيدا ہوتا ہی جو ہر انسان سے اُسوقت سرزد ہوتي ہی جب وہ اپني لياقتوں ميں حريف کا مقابلہ کرتا ہے اگر امتحان ہونے کے بعد وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نہيں اور اگر خلاف اُسکے ظاہر ہو تو کاميابي اُسکي مستقل ہی جس کام ميں بالضرور ہميشہ جوکہوں ہوتي ہی اُس ميں مصروف ہونے والے ايک شخص کي کاميابي يا ناکاميابي سے اوروں کي کاميابي يا ناکاميابي کا اندازہ ہو جاتا ہی اگر کوئي پرانا کسان اپنے ذاتي تجربوں سے ہمکو آگاہ کرے تو گمان غالب ہی کہ کاشتکاري کي جوکہوں کا کسيقدر صحيح قياس اُسپر کرسکتے ہيں ليکن اگر کاميابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت ميں حادث ہوتے ہيں دس يا بيس چني چني مثالوں سے کيا جاوے تو بڑي غلطي ميں پڑنے کا قوي احتمال ہی اور اس صورت ميں پہلي قسم کي غير محققي دوسري قسم کي نسبت زيادہ تر صحت کے قريب قريب اندازہ کيجاسکتي ہے *

آدم اسمتھہ صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت يہہ بات فرمائي کہ اُنکا پورا پورا اندازہ نہيں کيا جاتا اور اسي وجہہ سے جوکہوں والے کاموں کا اوسط منافع بے جوکہوں والے معاملوں کي نسبت تھوڑا ہوتا ہی اور اس رائے کو ايسے زور شور سے لکھا ہی کہ ہم طول طويل انتخاب اُسکا مناسب سمجھتے ہيں *

وہ فرماتے ہيں کہ بڑا حصہ انسانوں کا جو اپني لياقتوں پر حد سے زيادہ قياس کرتا ہی يہہ ايک ايسي قديم خرابي ہی کہ اُسپر ہر زمانہ کے حکيموں اور اخلاق والوں نے توجہہ کي ہی مگر لوگوں کے اُس بيہودہ گمان کي جو وہ اپني خوش نصيبي پر کرتے ہيں بہت کم خبر لي ہی مگر يہہ گمان بہت زيادہ پھيلا ہوا ہے چنانچہ کوئي شخص ايسا نہيں کہ وہ صحت کامل اور عزم صحيح رکھتا ہو اور اُس بيہودگي سے بالکل پاک ہو واضح ہو کہ منافع کے امکان کو ہر آدمي کچھہ نکچھہ زيادہ اندازہ کرتا ہی باقي نقصان کے امکان کو بہت سے آدمي ہلکا سمجھتے ہيں اور شاذ و نادر کوئي شخص ايسا ہوگا جو صحت کامل اور عزم صحيح رکھتا ہو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حيثيت سے زيادہ قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹری میں کامیاب ہونے کی علم رغبت سے دریافت ہو سکتا ہی نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ آگے کو ہو گا کہ لاٹری میں دخل فصل نہو یا اُس میں جو منافع ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہو کہ اُس سے ہر ایک کا نقصان بھی پورا ہو جاوے کیونکہ ایسی لاٹری سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاٹری جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوتی ہی اُس میں حصہ دار ہونے کے لیئے جو ٹکٹ ملتے ہیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ہوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو ٹکٹ کی دینی پڑتی ہی مگر پھر بھی وہ ٹکٹ پیشگی لگے ہوئے روپیہ پرپیس یا تیس اور کبھی چالیس فیصدی کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں ٹکٹوں کی اس مانگ کا اصلی باعث ایک بڑی رقم حاصل کرنیکی امید موہوم ہوتی ہی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھی لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کی بڑی رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑی رقم کا دینا مشکل سے نادانی جانتے ہیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبی واقف ہیں کہ وہ تھوڑی رقم پیس یا تیس فیصدی اُس موہوم رقم کی مالیت سے زیادہ مالیت رکھتی ہی اگرچہ اُس لاٹری میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم مرہوم نہیں ہوتی اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنٹ کی لاٹری کی نسبت بہت کم دخل فصل ہوتا ہی مگر اُسکے ٹکٹوں کے اسقدر خریدار نہیں ہوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسی بڑی رقم کے حاصل کرنیکا بہتر موقع ہاتھہ آوے کبھی کبھی بہت سے ٹکٹ خرید کرتے ہیں اور بعضے چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھی زیادہ ٹکٹ خرید کرلیتے ہیں مگر اس سے زیادہ کوئی مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب ہی کہ نقصان اُٹھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئی فائدہ نہیں اور جسقدر تمہارے ٹکٹوں کی تعداد زیادہ ہوگی اُسیقدر اس مسئلہ کی صحت زیادہ ہو جاویگی *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ہلکا سمجھا جاتا ہی اور اُسکا اندازہ اُسکی حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

† لاٹری فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ہیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ہوسکیں چٹھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ہے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتی ہیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ہو جاتا ہی *

ظاهر هوتي هی بیمہ کرنے کے واسطے عام اس سے کہ وہ آتش زدگي کي
بابت هو یا غرق سمندر کي حیثیت سے هووے بیمہ کي عام شرح اُسقدر
هوني چاهیئے جو عام نقصانوں کے معاوضہ اور مصارف اهتمام اور اُسقدر
منافع کے واسطے کافي هو جسقدر کہ بیمہ کرنے والوں کے سرمایہ کے برابر سرمایہ
سے جو کسي عام پیشے میں لگایا جاتا هی حاصل هوسکتا هی اور جو
شخص ایسي شرح سے کچھہ زیادہ ادا نہیں کرتا تو یہہ ظاهر هی کہ وہ
جوکھوں کي اصلي مالیت سے کچھہ زیادہ یا کم سے کم ایسي قیمت سے
زیادہ ادا نہیں کرتا جس سے معقول طریقہ سے بیمہ کرنے کي توقع کرسکے
اگرچہ بہت لوگوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بیمہ کے ذریعہ سے پیدا کیا مگر ایسے
لوگ بہت تھوڑے هیں کہ اُنکو اُسکے ذریعہ سے بہت روپیہ هاتھہ آیا هو
اور اسي لحاظ سے یہہ بات ظاهر معلوم هوتي هی کہ نفع نقصان کي جانچ
تول اس پیشہ میں اور عام پیشوں کي نسبت جنکي بدولت بہت لوگ
بہت سا روپیہ پیدا کرتے هیں زیادہ اچھي نہیں هوتي اور باوجود اسکے
کہ بیمہ کي شرح بہت کم هوتي هی تسپر بھي لوگ اُس سے رو گرداني کرتے
هیں اگر تمام سلطنت کا اوسط لیا جاوے تو منجملہ بیس گھروں کے اونیس
بلکہ سو میں ننانوے گھر آتش زدگي کا بیمہ نہیں رکھتے اور اسلیئے کہ سمندر کي
جوکھوں اکثر لوگوں کے نزدیک زیادہ خطر ناک هی تو بیمہ شدہ جهازوں
کي تعداد غیر بیمہ شدہ جهازوں کي نسبت بہت زیادہ هوتي هی مگر
باوصف اسکے بھي بہت سے جهاز هر موسم میں بلکہ لڑائي کے وقتوں میں
بلا بیمہ چلتے هیں اور یہہ کام اُنکا بعض اوقات حماقت نہیں جب کسي
بڑي کمپني بلکہ بڑے تاجر کے بیس تیس جهاز سمندر میں چلتے هوں
تو وہ گویا ایک دوسرے کا بیمہ کرسکتے هیں یعني حفاظت کرسکتے هیں
اُن سب کا بیمہ نہونے سے جو رقم بچے گي وہ تمام نقصانات ممکن الوقوع کا
معاوضہ کرسکتي هي بلکہ کسیقدر بچ بھي رهی گي مگر بہت سي
صورتوں میں گھروں کي طرح جهازوں کے بیمہ کرانے سے غفلت کرنا اس
عمدہ خیال کا نتیجہ نہیں هوتا بلکہ اندھا دھندي اور جوکھوں کے بیهودہ
سمجھنے کا نتیجہ هوتي هی منافع کي معمولي شرح هميشہ جوکھونکی
ساتھہ زیادہ هوتي هی مگر یہہ امر واضح نہیں هوتا کہ وہ اُسکي مناسبت
سے زیادہ هوتي هی یا اسقدر کہ نقصان کا پورا معاوضہ کرسکے پیشوں میں

جسقدر جوکھوں کي زیادتي هوتي هی اُسیقدر لوگوں کے دوالے نکلتے هیں تمام پیشوں میں نہایت جوکھوں کا پیشہ مال محصولي کا بلا ادائے محصول کے لیجانا تصور کیا گیا اگرچہ کامیابي کي صورت میں نفع بھي غایت درجہ کا هی مگر اُسمیں دوالا نکلنا بھي یقیني هی خواہ مخواہ کامیابي کي توقع اس پیشہ میں بھي ویسي هي هوتي هی جیسیکہ اور موقعوں میں بھي لوگ اندھا دھندي سے کرلیتے هیں اور یہي امید اکثر لوگوں کو دھوکہ دیکر ایسے جوکھوں کے پیشونمیں پھنساتي هی کہ باهمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گھٹ جاتا هی جو جوکھوں کے معاوضہ کیواسطے کافي هو نقصان کے پورے معاوضہ کے لیئے یہہ امر ضروري هی کہ سرمایون کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافی اُنکے بہت زیادہ هوں اور ایسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا هی تدارک کرسکیں جو کبھي کبھي واقع هوتے هیں بلکہ پیشہ کرنیوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بیمہ کرنیوالوں کو بچتا هی لیکن اگر ان سب باتوں کے لیئے سرمایہ کے عام معاوضے کفایت کریں تو اکثروں کے دوالے ان پیشوں میں بھي اکثر نہ نکلینگے جیسے کہ اور پیشوں میں اکثر نہیں نکلتے انتہی *

اس سے کچھہ بحث نہیں کہ ادم اسمتھہ صاحب کے نتیجے بجاے خود صحیح هیں یا غلط مگر اتني بات محقق هی کہ جو صورتیں اُنہوں نے قایم کی هیں وہ نتیجے اُنسے پیدا نہیں هوتے کیونکہ بڑے منافع کے پیشوں میں بھي اکثر دوالے نکل سکتے هیں چنانچہ هم فرض کرتے هیں کہ دس سوداگر ایک ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ ایک برس کے واسطے ایک ایسے پیشہ میں لگاویں جو نہایت بے جوکھوں مشہور و معروف هووے اور اور دس سوداگر اُسیقدر سرمایہ اُسیقدر مدت کے واسطے ایک جوکھوں والے پیشہ میں صرف کریں اور هم ایسي دقت رکھنے والے پیشوں میں اوسط شرح منافع کي دس روپیہ فیصدي ٹھہراویں تو وہ دس لاکھہ روپیہ کا سرمایہ جو بے جوکھوں پیشہ میں لگایا گیا آخر سال پر گیارہ لاکھہ روپیہ هوجاوے گا مگر اُسی مناسبت سے وہ گام میں لگا رهیگا جیسے کہ پہلے تھا اور وہ سرمایہ جو جوکھوں والے پیشہ میں لگایا گیا اگر وہ بھي سال کے آخر میں گیارہ لاکھہ روپیہ هوجاوے تو یہہ صاف ظاهر هی کہ هر پیشہ میں نفع برابر هوتا هی اگرچہ سرمایہ کے مختلف طور سے

نقصان میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے کہ یہہ امر ممکن تھی کہ دو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے دو کا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکھوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکھہ سے بارہ لاکھہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکھوں والا پیشہ بے جوکھوں والے کی نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقی شریکونکا دیوالا نکل جاوے *

بیمہ کی مثال اس سے بھی زیادہ پیچیدگی تقریر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکھوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کی وجہہ صرف وہ اُپس کی زیادہ بحث و حرص لوگوں کی ہی جو اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکھوں ہونیکے باعث سے ہوتی ہے جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جوکھوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمی جوکھوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کی بے جوکھوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکھونکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھی راضی ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاہیئے کہ جوکھوں کی مالیت کے علاوہ مصارف اہتمام اور منافع معمولی کو کافی وافی ہووے چنانچہ آتش زدگی کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چھہ پنس فیصدی پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چھہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکھوں کی مالیت سمجھا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدی پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چھہ پنس فیصدی پونڈ پر ہوتا ہی وہ جوکھوں کی مالیت سے بچکنا ہوتا ہی باوجود اس بڑی شرح کے ہمکو یقین ہے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹھہ آنہ کے اور چھہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

کہ اچھے گہروں میں سے منجملہ سو گہروں کے ایک گہر بھی ایسا نہوگا کہ اُسکا بیمہ نہو اس سے صاف ظاہر ہی کہ لوگ جوکہوں سے اسقدر ڈرتے ہیں کہ اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکہوں کی پہچگنی قیمت دینی گوارا کرتے ہیں *

ہمکو اسبات پر بھی شک ہوتا ہی کہ بڑے فائدوں کی توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشہ کا اثر طبیعت پر زیادہ ہوتا ہی جس سے یہہ لازم آتا ہی کہ لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رہنے کے یقین کو اصلی مالیت سے زیادہ تر روپیہ صرف کرکے خرید نے کو طیار ہوتے ہیں اور یہہ بات اُن باتوں کے ملاحظہ سے جو بیمہ اور لاٹری کی نسبت بیان کی گئیں بخوبی ثابت ہوتی ہی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ انگریزی سلطنت کی طرف سے جو لاٹری ہوئی اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل ہی کہ لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کی لاٹری کی نسبت جسکو آدم اسمتھہ صاحب نے مشاہدہ کیا تھا بہت زیادہ کرتے ہیں اور ہمیشہ ٹکٹوں کی اصلی مالیت بحساب فی ٹکٹ دس پونڈ کے معین رہی اور ہر ٹکٹ دس پونڈ کا ہمیشہ ایک ایسی رقم تھا جو تمام حاصل ہونے والی رقموں کے مجموعہ کے برابر تھا اور ہر ٹکٹ کی اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تھی اس صورت میں بیس یا تیس فیصدی کی جگہہ اپنی توقع کی مالیت کی نسبت سو فیصدی سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح کہ وہ بیمہ کے معاملوں میں پانسو فیصدی کے قریب قریب اپنی جوکہوں کی مالیت سے زیادہ ادا کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس ہزار پونڈ کی نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس ہزار پونڈ کے حصول کے دو ہزارویں امکان کے درمیان میں کوئی نسبت نہ دیکھی یعنی یہہ نہیں سوچا کہ چوبیس پونڈ دینے سے دو ہزار ٹکٹ داروں میں ہمکو حاصل ہونے کا امکان دو ہزارواں ہوگا جیسے کہ وہ لوگ اپنے گہروں کا بیمہ کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابلہ ایک ہزار پونڈ کے کھونے کے امکان کے دو ہزارویں حصہ سے کرنے کے بجاے ایک ہزار پونڈ سے کرتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات ٹھیک ٹھیک لکھی ہی کہ اگر ادا کی ہوئی رقم اور حاصل ہونے والی رقم کے درمیان میں تبدیلی آجاوے تو اگرچہ سودا زیادہ مفید

ہو جاویگا مگر خریداروں کی کثرت بہت گھٹ جاویگی کوئی شخص آدھی ٹکٹوں کو فی ٹکٹ بارہ پونڈ کی قیمت سے بھی خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھ پونڈ کے لیئے ایک لاکھ بارہ ہزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ ہی لیکن اگر گورنمنٹ کی طرف سے لاٹری ہو تو ہزاروں آدمیوں سے اس قسم کی حماقت دوگنی تگنی ظہور میں آویگی علیٰہذالقیاس اگر فی سال دو ہزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو ہم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے ہیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا ہی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدی ہو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کی شرح حال کی نسبت دو چند مفید ہوگی *

جن کاموں میں تھوڑے ہی خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان ہووے وہ لاٹری کی سی خاصیت رکھتے ہیں اور گمان کیا جاسکتا ہی کہ اُن کاموں میں لوگوں کی باہمی بحث و حرص اسقدر امکان کی اصلی مالیت کی مناسبت سے نہیں ہوتی جسقدر اُس ممکن معاوضہ کی زیادتی سے ہوتی ہے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقی رہتی ہے اگر یہہ زیادتی بہت بڑی ہووے تو گمان کیا جاسکتا ہی کہ مقابلہ کرنے والوں کی تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کی تعداد کی مناسبت سے ہو ہر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گی کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقی نرہیگا واضح ہو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل ہونا اور فوج میں بھرتی ہونا اور وکالت اسی قسم کے کام ہیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے ہوتے ہیں کہ انسان کی ہر خواہش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے ہیں اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسی شریف شخص سے تعلیم پاچکے ہوں کچھہ تھوڑا ہی سا اور خرچ کرنا ضرور ہوتا ہی چنانچہ گرجے میں داخل ہونے اور سپاہ میں بھرتی ہونے کے لیئے تو کچھہ بھی اور درکار نہو لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب قریب شاید اور مطلوب ہوں ایسی صورتوں میں اگر وکیلوں کی تعداد برسوں کی تحصیل علم کی ضرورت سے دبی نرہتی اور گرجے اور بحری بری فوجوں کے مواجب اُن ذخیروں سے برقرار نوہتے جو

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص ہیں تو ہمکو کچھہ شک شبہہ نہیں کہ ان پیشوں میں آپس کی بحث و حرص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بھی زیادہ گھٹادیتی جسقدر کہ وہ آج کل ہیں اکثر ہم ایسی تجویزیں سنتے ہیں کہ پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نہیں ہیں اُنکو برابر کرنا بلکہ کم کرنا قرین مصلحت ہی اگرچہ بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیس ہزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانہ دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقہ کے پادری کے کام سے جو سو پونڈ سالانہ پاتا ہی مقدار میں کم ہی روپیہ کا سفت ضایع کرنا ہے لیکن مقصود اپنا اگر یہہ بات ہو کہ ایک ایسا پادری نہایت سستے داموں ہاتھہ آوے جسکی تعلیم و تربیت میں بہت سا روپیہ صرف ہوا ہو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گھٹانے سے حاصل نہوگا بلکہ بڑھانے سے ہاتھہ آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکی آمدنی اکھٹی کیجاوے تو ایک لاکھہ پچاس ہزار پونڈ سالانہ سے کچھہ کم ہوتی ہی اور اس رقم کو اگر دس ہزار پادریوں پر تقسیم کیا جاوے تو ہر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑہ جاویگا کوئی آدمی یہہ یقین کرسکتا ہی کہ اُس تبدیل سے پادریوں کی دنیوی خواہشیں نہیں گھٹینگی کوئی چیز اتنی گراں نہیں بکتی جتنی کہ وہ شی جسکو نہایت عمدہ سوچی ہوئی لاٹری کی ترتیب سے بیچا جاتا ہی اگر ہم یہہ چاہیں کہ تنخواہیں گراں قیمت کو فروخت ہوں یعنی بڑی کارگذاری اور بڑی لیاقت جہانتک کہ ممکن الوقوع ہی ہمکو تھوڑی تنخواہ میں حاصل ہو تو عمدہ ذریعہ اُسکا یہہ ہی کہ بیش قرار مواجبونکی تقرر سے لوگوں کے شوق کو بھڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بہت زیادہ عنایت فرماویں تاکہ ہزاروں شخص اپنی اپنی خدمتونکو ہمارے ہاتھہ آدھی قیمت پر فروخت کریں *

یہہ سنا ہی کہ ایکمرتبہ روم میں یہہ بات تجویز ہوئی کہ بڑے گنبد کی تعمیر کا نہایت سہل طریقہ یہہ ہی کہ ایک قالب مٹی کا اُس گنبد مطلوب کی صورت کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر گنبد میں سے مٹی کے نکالنے کا خرچ بہت بڑا معلوم ہوا تو اُسی قاعدہ پر جو ہمنے بیان کیا یہہ بات تجویز ہوئی کہ اُس مٹی میں قالب بناتے وقت ادھر اودھر روپیہ پیسے اشرفی بقدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي هو جو مزدوري ليکر اُسکو نکالتے ملتے جاوين اور بعد اُسکے لوگونکو بهي ادائے اجرت اُسکے اُٹها ليجانيکي اجازت ديجاوے چنانچه تجويز مذکور سے گمان کيا گيا تها که بهت سے لوگ اُس مٹي کے نکالنے کے ليئے جمع هونگے اگرچه حقيقت ميں محنت اُنکي آدهي اجرت پر حاصل هوگي *

هم راے اپني ظاهر کرچکے هيں که وکالت کے پيشه ميں گرچے کي نسبت آمدني زيادہ هي اور اس تفاوت کا سبب هم يهه قايم کرتے هيں که وکالت ميں گرچے کي نسبت لاٹري کي خاصيت کم هے اور پهلے بهي هم بيان کرچکے هيں که خرچ اُسميں زيادہ اور فوايد عظيم اُسميں تهوڑے هوتے هيں اور جس پيشه ميں فوايد عظيم نهايت تهوڑے هوتے هيں اور لاٹري اُس ميں يکقلم جاتي رهتي هے تو خرچ اُسکا نهايت بڑا هو جاتا هي اُس پيشه ميں آمدني بهت اچهي هوتي هے جيسے مدرسي کا پيشه هے غالباً چندسرمايه ايسے هونگے جنکے کل مجموع سے ايسے محقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي هوگي *

تجارت کے بعض بعض معامله ايسے هيں که وہ لاٹري کي خاصيت رکهتے هيں چنانچه تجارت کي کمپنيوں کے وہ حصے اسي قسم کے تهے جنسے تجارت ميں حماقت کا بازار سنه ۱۷۲۰ اور سنه ۱۷۲۵ع ميں گرم هوا منجمله ان هزاروں آدميوں کے جو ملک پيرو اور چلي اور رايوپلاٹا اور کولمبيا اور ميکسيکوکي کمپنيوں کے حصے خريدنے پر جهک پڑے کتنے آدمي ايسے تهے که اُنهوں نے تحقيق اور تفتيش تو در کنار تحقيق کا ارادہ بلکه خيال بهي کيا هو که جس کمپني کے هم لوگ شريک هوتے هيں اُسکي کاميابي بهي غالب هي يا نهيں هاں جو کچهه وہ علم رکهتے تهے وہ صرف اسقدر تها که ريل‌ڈيل‌مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خريدے‌گئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈون کو فروخت هوتے هيں تو اُنهوں نے اور کمپنيوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خريد ليئے که اگر کاميابي هوئي تو اُن کو هزار فيصديکا منافع حاصل هونا ممکن هي اور اگر ناکاميابي هوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان هوگا *

مگر عموماً يهه کها جاتا هي که تجارت کے ايسے معاملے جنميں بهت جلد بڑے فائدے حاصل هوتے هيں لاٹري کي خاصيت رکهنے کي نسبت زيادہ تر معمولي جوئے ميں داخل گنے جاتے هيں نقصان ممکن‌الوقوع اکثر

ممکن الوقوع آمدني کي برابر يا اُس سے زايد هوتا هے اور عموماً زيادتي کي مناسبت هم بيان کرچکے هيں که جو ناواجب اميدين يا ناواجب انديشے بڑي آمدني يا بڑے نقصان کے امکان سے پيدا هوتے هيں اب اُنکو ايسا سمجهنا چاهيئے که وه دونوں باهم تل رهے هيں اور آدم اسمته صاحب کے اس مسئله کے ظهور کا سامان کرتے هيں که لوگ اپني خوش نصيبي پر بيهوده گمان رکهتے هيں اگر آدم اسمته صاحب کي راے صحيح و درست هووے يعني هر شخص اپني تندرستي اور عزم درست ميں اسپر مائل هو که غلطي سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو يهه لازم هوگا که اُن تجارتوں ميں جنميں بڑي جوکهوں کے انديشه سے بڑے فائده کي توقع هوتي هی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے هيں که اگر اُن ميں منافع بالکل معدوم نهيں هو جاتا تو اور معمولي معاملوں کي نسبت بهت کم رہ جاتا هے اور همکو بهي يهي يقين هے مثلاً کهان کا کهودنا اور سرکاري فنڈوں يعني نوٹوں کے خريد فروخت کرنے کا معامله کرنا سرمايه کے ايسے کام هيں جنميں بالکل بربادي کي جوکهوں کے ساتهه عظيم الشان کاميابي کي توقع هوتي هی پهلا معامله يعني کهان کهودنا مشهور هی که معمولي اوسط منافع سے کم هي اُسميں حاصل نهيں هوتا بلکه کل مجموعه منافع کا اتنا بهي نهيں هوتا که نقصان کے مجموعه کا کچهه بهي علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمايه اور کاميابي کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ايک ضلع ميں جو نهايت زرخيز معدني ضلع هی لگائے جاتے هيں اور پهر بهي يهه گمان کيا جاتا هی که اُس تانبے اور ٹين کي مجموعي قيمت جو هر سال وهاں سے نکلتا هی اُن مصارف کي برابر نهيں هوتي جو اُنکے نکالنے ميں صرف هوتے هيں مگر چند سرمايه والوں کو بهت سي دولت حاصل هوجاتي هی اور اُنکي دولتمندي اور کاميابي اوروں کے نقصان بلکه بربادي کا باعث هوتي هی *

سرکاري فنڈونکي تجارت ميں اگر کچهه خرچ بهي لگنا پڑے تب بهي حساب کي روسے ثابت هی که کل مجموعه تجارت ميں کوئي فائده نهيں هوسکتا اسليئے که جو کچهه ايک ذريعه سے حاصل هوتا هی وه دوسرے ذريعه سے ضايع هوجاتا هی ليکن يهه تجارت بهت بڑے خرچ کے ساتهه جاري ساري هی هر سوپونڈ کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

کچھہ پنسن کمیشن دیجاتي ھی اور جو آدمي خرید و فروخت آٹھہ لکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانہ کرتا ھی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نہیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے ھیں تو اُسکو ھرسال ایک ھزار پونڈ سالانہ کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے ھیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا ھی مگر یہہ ھزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاھر ھی *

بہر حال اگر ھم کچھہ بھي انسانوں کے اُس بہروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني بر ترخوش نصیبي پر حاصل ھی تو بہت کچھہ اُس بہروسے سے نسبت کرتے ھیں جو اُنکو اپني بہتر قابلیت پر ھوتا ھی اور یہہ اعتماد ایسا ھی کہ اگر عام ھوتا تو اُس سے بھی ایسے ھی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري ھوتي جیسے پہلے سے ھوتي ھی مگر بحسب ظاھر یہہ اعتماد جو ھرخاص کام میں نامعقول نہیں ھوتا تو پہلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام ھی*

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نہیں ھوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام ھیں جو لاٹري کے بالکل خلاف ھیں یعني وہ کہ اُنمیں ھمیشہ فائداً تھوڑا ھوتا ھی مگر قریب یقین کے ھوتا ھی اور نقصان بڑا ھوتا ھی مگر وقوع اُسکا بعید ھوتا ھی *

اگر ھمارا قیاس صحیح ھو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم الشان سمجھنا ضرور ھوتا ھي اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا ھی تو یہہ لازم ھی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں ھونے کي حالت میں راضي ھوتا ھے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاھیئے جو اُسکي جوکھوں کي برابر ھووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ اور تردد کا عوض ھو یعني برائي کي اُس زیادتي کا عوض ھو جو نقصان کي حالت میں کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتي ھی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع ملنا اُسکو واجب ھی جو اُس بڑے اندیشہ اور خوف کا عوض ھو جو وہ اپنے نا کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا ھی *

اب واضح ھو کہ اسي قسم میں وہ سب کام سرمایہ کے داخل ھیں جنکو بڑے نقصان والے کاموں سے تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں کام

کہتے ہیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپنی ذات کو محفوظ رکھنا چاہے تو یہہ بات اُسکو لازم ہی کہ بڑے فائدہ کی توقع کسی ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئی بارآور کام بالکل بے جوکھوں نہیں ہوسکتا البتہ ممکن ہی کہ ایک سرمایہ والا کسی ایسے شخص کو جو کسی کام میں سرمایہ لگانا چاہے سرمایہ اپنا قرض دے اُور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتنی زیادہ ہووے کہ وہ قرضہ بے جوکھوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اگر وہ سرمایہ کسی تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکھوں میں رہیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رہیگا اور گماشتوں پر بھروسا کیا جاویگا اور ہر طرحکی احتیاط اور دور اندیشی عمل میں آنے کے بعد ممکن ہے کہ ایک بڑے بارآوری کے موسم یا مقدار حصول کے کسی غیر متوقع ذریعہ کے پیدا ہونے یا غیر ملکی اور ملکی انتظاموں میں دفعتا تبدیلی انی یا تجارت کے کاموں میں کھلبلی پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کامونمیں بربادی پیش آوے کسی بیوپاری کو اسبات کا یقین نہیں ہوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر ہمارا قول راست ہی تو اس نقصان عظیم کی جوکھوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کی توقع نہو تو اُس نقصان کی مالیت سے کسقدر زیادہ مالیت کا منافع ہونا ضرور ہی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے امکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں ہوتا اُس منفعت کی مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے ہیں اور جو کہ بہ نسبت اُس معاوضہ کے جو بالکل بے جوکھوں والے کام میں بشرطیکہ کوئی ایسا کام ہووے ہوتا پچھلی قسم کے کاموں میں جسطرح سے تھوڑا معاوضہ ہوتا ہی اُسی طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ ہوتا ہے *

اجرتوں اور منافعون کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کی مشکل سے واقع ہوتی ہیں

واضح ہو کہ اجرتوں کا برابر نہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کی گئی ایسے سببوں سے واقع ہوتا ہی جو خود اُن کاموں

کي ذات میں ہوتي ہیں جن کي بحث ہوچکي اور عموماً ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ وہ اختلاف اُس حالت میں بھي موجود رہتی اگر ایک کام کو دوسرے کام سے جب جي چاہتا بدلدیتے مگر ایسے بڑے بڑے اختلاف موجود ہیں جنکا جواب اُن صورتوں میں سے کسي صورت سے نہیں ہوسکتا جنکي روسے لوگ ایک کام کو دوسرے کام پر ترجیح دیتے ہیں اور اسي واسطے وہ صرف اُن مشکلوں کي وجہہ سے جو محنتي اور سرمایہ والوں کو اُنکے کاموں کے بدلے میں پیش آتي ہیں جاري رہتي ہیں *

جس مشکل سے ایک پیشہ سے دوسرے پیشہ میں محنت منتقل کیجاتي ہی ایک بڑے درجہ کي تربیت یافتہ حالت کے لیئے بڑي برائي ہے اور وجود اُس مشکل کا تقسیم محنت کي مناسبت سے ہوتا ہی ہرشخص ایک وحشي حالت میں ہر کام کے کرنے کي برابر لیاقت رکھتا ہی اور ہر ایک کام کرلیتا ہی مگر تربیت کي ترقي میں دوباتوں سے وہ میدان روز بروز تنگ ہوتا جاتا ہی جسمیں کوئي خاص شخص اپنی اپکو منفعت کے ساتھہ مصروف کر سکتا ہی اول یہہ کہ جن کاموں میں وہ مصروف ہوتا ہی وہ دمبدم تھوڑے ہوتے جاتے ہیں چنانچہ آدم استھہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ گھنڈي‌دار سوئي کے کارخانہ میں ایک آدمي تو تارکشي کرتا ہی اور دوسرا اُسکو سیدھا کرتا ہی اور تیسرا اُسکو کاٹتا ہی اور چوتھا نوک نکالتا ہی اور پانچواں اُسپر گھنڈي چڑھانے کے واسطے اُسکے سرے کو رگڑتا ہے اور گھنڈي بنانے میں دو یا تین کام جدے جدے کرنے کےبعد اُسکو سوئي پر قایم کرنا ایک علحدہ کام ہی اور جلا دینا سوئي کا ایک اور کام ہی اور بعد اُسکے اُنکو کاغذ میں لگانا بھي بجاے خود خاص کام ہے غرضکہ ایک سوئي کے بنانے میں قریب اٹھارہ جدے جدے کاموں کے کرنے پڑتے ہیں انتہی پس بڑے کارخانوں‌میں جو آدمي ایک کام کرتا ہی اور کاموں میں وہ ناتجربہ کار ہوتا ہی *

دوسرے یہہ کہ جدے جدے کام کے کاریگروں کو اپنے اپنے خاص کام میں تقسیم محنت کے باعث سے جو کمال حاصل ہوتا ہی وہ اسبات کا مانع ہی کہ وہ دوسرا کام جسکو اُنہوں نے نہیں سیکھا وہ اُنسے ہوسکے اگرچہ وہ درجہ غایت کے ہوشیار اور چابک دست ہوویں جس کاریگر کي خاص محنت کي مانگ موقوف ہوگئي ہو وہ پرانے پرانے کارخانوں کو ایسے

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنہوں نے اوقات اپنی اُسکام میں اُسوقت سے صرف کی ہی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت اُخذہ اچھی تھی *

ایورٹ صاحب سے جو اُن ہوشیار گواہوں میں سے ہیں جنکا اظہار اُس کمیٹی نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کی تحقیقات کے لیئے مقرر ہوئی تھی یہہ سوال ہوا کہ کوئی واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ہیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ہو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھی جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسی پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ہو جاتے ہیں جواب دیا کہ ہاں میں بیان کرسکتا ہوں چنانچہ میں لینک شایر کے گھنٹہ اور گھڑی کے اوزار اور اُسکی حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ہیں اور وہ اُسی قسم کے آلات کام میں لاتے ہیں جو روئی کی کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ہیں مگر اُنہوں نے گھڑی گھنٹوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسی کام کی تربیت نہیں پائی پس جب کہ اُن لوگوں سے روئی کی کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ہی تو یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھی اسقدر سیکھنا چاہیئے کہ گویا اُنہوں نے ابتک کچھہ بھی نہیں سیکھا ہمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولی کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھی بالکل نہیں جانتے *

کارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چسپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کی آسایش کو انکلستان کے مفلسوں کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ہیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ہیں کہ انکلستان میں محنت کے دو پر وہ قیدیں قایم کی گئیں جو فرانس میں پائی نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی گورنمنٹ میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئی تندرست اور قوی آدمی بیکار رہے اگر اُسکی بری عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتی آدمی کو جب یہہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنی محنت کے واسطے اپنی مرضی کے موافق کوئی کام انتخاب کرے تو بلاشبہ ایک نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کی دولت زیادہ ہوگی اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقینی ہوگا کام نہ ملنے کی فریاد ایک حیلہ اُن کاہل وجودوں کا ہی جو خیرات کے ٹکڑوں کو محنت کی اجرت پر

ترجیح دیتے ھیں اگر وہ محنت کي تلاش کریں تو مثل اپنے ھمسروں کے پاویں اگرچہ فرانس میں انگلستان کي نسبت آبادي ایک تہائي زیادہ اور محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بہت کم ھی مگر محنتي لوگ احتیاج بلکہ بے آرامي سے پاک و صاف ھیں انتہی *

اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ انگریزوں کے قواعد و عادات میں بہت سي باتیں ایسي ھیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کي محنت پابزنجیر اور گمراہ ھو جاتي ھی اور ان ھي سببوں سے انگلستان کے بہت سے محنتي اکثر مدت تک بیکار رھتے ھیں اور یہہ بھي یقین ھی کہ فرانس ایسے بہت سے سببوں سے انگلستان کي نسبت آزاد ھی وہ انحصار تجارت جو شہروں اور کاریگروں کے سندیافتہ گروھوں کو حاصل تھا اور ظالمانہ قانون اور محصول اُس انقلاب کي بدولت جو فرانس میں ھوا یکقلم معدوم ھوگئے مگر بااینہمہ پھر بھي وھاں بہت سي ایسي باتیں باقي ھیں کہ اس قسم کي خرابیاں اُنسے پیدا ھوتي ھیں بہت دن نہیں گذرے کہ پولس کے قانون سے قصابونکي تعداد شہر پیرس میں چار سو پر محدود کي گئي اور سب سے بڑے درجہ کے کامون میں سے نہایت عمدہ جو تعلیم کا کام ھی سو اُسکو گورنمنٹ نے اپني مرضي اور اختیار پر منحصر کر رکھا ھی اور سوداگریکے قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بھي زیادہ خراب ھیں اور اسی صورت میں اگر فرانسیسي محنتي بیکاري کي وجہہ سے کبھي تکلیف نہیں اُٹھاتے تو وہ اس وجہہ سے نہیں کہ اُنکو سرکاري مداخلت سے پوري پوري یا ایک بڑے درجہ کي آزادي حاصل ھی اگر مصروفیت اُنکي انگلستان کے محنتي لوگوں کي نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل ھووے تو ھمکو یقین کامل ھی کہ یہہ استقلال خاصکر اُنکے کارخانوں کي کمتر وسعت پر اور تقسیم محنت کي کمی پر مبني ھی اور تقسیم محنت کي کمي اُن کارخانوں کي وسعت کے کمتر ھونے کے باعث سے ھی ایک ثلث سے کم انگلستان کي اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کي آبادي کاشتکاري میں مصروف ھی مگر باوجود اس کے ھم اسبات کے خیال کرنے پر مایل ھیں کہ انگریزي محنتیونکي پرورش فرانسیسي محنتیوں کي نسبت بہتر ھوتي ھے مگراُنکي پوشاک اور اور مصنوعي چیزوں میں جو وہ الگ الگ استعمال میں لاتے ھیں کوئي مقابلہ نہیں انگلستان_میں بڑا حصہ موتي

جھوٹي چیزونکا فرانس کي نسبت سستا اور اچھا ملتا ھی اور کاشتکاري اور کارخانوں کے محنتیوں کي اجرت ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت نصف اجرت کے قریب قریب ھے مسٹر سے صاحب اپني کتاب میں لکھتے ھیں کہ ایک گنوار گتھیا کي بیماري میں مبتلا تھا حسب اتفاق اسنے مجھہ سے علاج اپنا پوچھا چنانچہ مینے کہا کہ ایک فلالین کي کمري اور کپڑوں کے نیچي پھني چاھیئے مگر وہ یہہ نسمجھا کہ فلالین کیا چیز ھی تو مینے اُس سے دو بارہ کہا کہ اپنے قمیص کے نیچے ایک کپڑے کي کمري پھنو مگر استر اُسکا اوپر رھی اُسنے جواب دیا کہ مجکو اتنا مقدور کہان کہ قمیص کے نیچے کوئي کپڑا پھنوں جبکہ اوپر پھنے کا بھي کبھي مقدور نہیں ھوا باوجودیکہ یہہ شخص اپنے ھمسایوں میں کچھہ بري حالت میں نتھا انتہیٰ *

فرانسیسي محنتي انگریزي محنتي کي نسبت زیادہ کاموں میں مصروف رھنے سے زیادہ پیشے موجود رکھتا ھی جنمیں وہ مصروف ھوسکے اسي وجہہ سے ھر کام میں اسکي محنت کم بارآور ھوتي ھی اور ظن غالب یہہ ھی کہ روسي محنتي فرانسیسي محنتي کي نسبت بہت کم بیکار رھتا ھی اور تاتاري محنتي اُن دونوں کي نسبت بہت زیادہ کم معطل بیٹھتا ھی مگر بہت کم اصول ایسے ھیں جو اس اصول سے زیادہ صاف قایم ھیں اور سب باتوں کے یکسان رھنے میں محنت کي بارآوري تقسیم محنت کي مناسبت سے ھوتي ھے اور تقسیم محنت کي مناسبت سے کبھي کبھي بیکاري کي تکلیف اُٹھاني ضرور ھوتي ھی ایک وحشي آدمي کا حال اُسیکے ھتیاروں پر قیاس ھو سکتا ھی یعني اُسکے سونٹے اور اُسکي کھاڑي سے کہ بھدي اور ناکارہ ھوتي ھی مگر وہ بجاے خود اپني ذات میں کامل ھوتي ھی اور ایک تربیت یافتہ کاریگر پہیہ یا بیلن کي مانند ھوتا ھی یعني جبکہ وہ ھزار پرزوں کے ساتھہ کسي پیچیدہ کل میں لگایا جاتا ھی تو ایسے کاموں میں مدد دیتا ھی کہ آدمي کي عقل اور طاقت سے خارج ھیں مگر تنہا لیا جاوے تو محض بیکار اور نکما ھے *

ایک کام سے دوسرے کام میں مادي سرمایہ کے منتقل کرنے کي مشکل اُس درجہ پر موقوف ھی جس درجہ پر اُسکي صورت مصنوعي چیزوں میں بدلیگئي ھو اور بعد اُسکے اُس تبدیلي پر موقوف ھوتي ھی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیجاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑی سی دشواری سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسی پل کی تعمیر کے واسطے اکھٹے کیئے گئی ہوں وہ ایک مکان کی تعمیر میں بآسانی کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کی مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتی آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بناے گئے کسی مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کی لاگت کا اوسط منافع بھی اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھی اُسی کام میں مدت تک اسلیئے لائی جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھی زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسی دخانی کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہی جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھی زیادہ نقصان ہی کہ اُسکو پرانے لوہی میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلی یعنی غیر مادی سرمایوں اور بیجان یعنی مادی سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کی حیثیت سے بڑی مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلی ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپنی مرضی کے موافق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخانی کل یا پن چکی کی مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموںمیں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کی دو نوں قسموں میں سے عقلی سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہی اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلی سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جولاہی کی چابکدستی اور علم اُسکا کسی دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئی طبیب یا وکیل کسی وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاری رکھنے سے باز آے تو وہ واقفیت اور عقلی عادتیں جو اُسنے اپنے پہلی پیشہ میں حاصل کی تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگی جسمانی

محنت کے سبب سے خصوصا جبکہ محنتي چند معین حرکتیں کرتا رهی یعني اُسکے بعض اعصاب بہت سي محنت میں رهیں اور باقي بہت کم محنت اُٹھاویں ترکیب عنصري اکثر بیڈھنگي اور کمزور هو جاتي هی چنانچہ شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو ٹھیک ٹھاک کرنے میں بہت مشہور تھے همسے یہہ بیان کیا کہ هر آدمي کے جسم کے بیڈھنگے پن کو دیکھہ کر میں اُسکے پیشہ کو بتا سکتا هوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتي هیں اُسکي قوتوں کو ضعیف نہیں کرتي مگر احتمال هی کہ کبھي کبھي اُسکو خراب کرے یعني بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبہ دیوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر هوتا هی کہ انسان کي آیندہ کوششوں کي بارآوري کو گھٹاوے اور یہہ بات عموماً پائي جاویگي کہ آدمي جسقدر عقلي کام زیادہ کرے اُسیقدر وہ اور زیادہ اور بہتر کرنے کے لایق هوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کي دشواري کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایہ کے ایک کام سے دوسري کام میں منتقل هونے میں مزاحمت کرتے هیں وہ مختلف ملکوں بلکہ ایک هي همسایہ اور ایک هي ملک میں اُسوقت زیادہ هوجاتے هیں جبکہ صرف کام کا هي بدلنا نہیں بلکہ مقام کا بهي بدلنا پڑتا هی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے هیں کہ جن دنوں میں کتاب اپنی لکھتا تھا خود لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قیمت محنت کي ایک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھي اور پولنڈ اور اسکاٹ لینڈ میں معمولي قیمت صرف آٹھہ پنس تھي اور یہہ بهي لکھتے هیں کہ قیمتوں کا یہہ تفاوت ایک شخص کی ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اوٹھہ جانے کے خرچ کے لیئے هنیشہ کافي معلوم نہیں هوتا اور یہي تفاوت نہایت بہاري جنسوں کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ کو بلکہ ایک بادشاهت کے ایک سرے سے بلکہ دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل ہونے کا باعث ہوتا ہی کہ وہ تفاوت پھر باقي نہیں رہتا یعني جنسوں کي قیمتیں ہرجگہہ قریب برابر کے ہوجاتي ہیں انسان کي طبیعت کے اوچھےپن اور اُسکي غیر مستقل ہونے کے لحاظ سے جسکا ہم ذکر کرچکے ہیں اور تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم ہی کہ انتقال اُسکا نہایت دشوار ہی *

جب کہ مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابلہ کیا جاتا ہی تو ہم ہمیشہ اندازہ اُسکا نقدي پر کرتے ہیں اور اسطرح اندازہ کرنے میں دو وجہہ سے ہم مجبور ہیں ایک یہہ کہ قیمتي دھاتیں ہي ایسي عمدہ جنسیں ہیں جو ساري دنیا میں پھیلي ہوئي ہیں اور دوسرے یہہ کہ صرف یہي جنسیں ایسي ہیں جنکي قیمت ہرجگہہ برابر یا قریب برابر کے رہتي ہی بحسب مقابلہ اُن سیبوں کي تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانہ محنت کے اعتبار سے حاصل ہوویں بہت کم واقفیت حاصل ہوگي اور اس سے بھي کم آگاہي اُس حالت میں ہوتي ہی جبکہ † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رہنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابلہ کیا جاوے لیکن اگرچہ نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازہ بہت صحیح اور درست ہوتا ہی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بہت ناقص امتحان ہوسکتا ہی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل ہوتا ہی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا ہی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو ہم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتھہ مبادلہ کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي ہیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے ہیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیادہ ہے مگر جو کہ مصنوعي چیزوں کي قیمت وہاں بڑھي ہوئي ہی تو اس سے کسیقدر کمي اجرت کا معاوضہ انگلستان والوں کو ہوجاتا ہی مگر جو کہ انگلستان کي نسبت وہاں خوراک بہت ارزاں ہی جو ہر جگہہ محنتي

† پلکو ایک پینی کي چیز مثل تاڑي کے میکسیکو میں ہوتي ہے

کے خرچ کا بڑا حصہ ہوتي ہی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق انگریزي محنتیوں پر حاصل ہی وہ اُس سے زیادہ ہی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم ہوتا ہی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنہوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ ہند کے پاس بھیجي گئے تھے لکھي ہی دریافت ہوا کہ ملک بنگالہ میں روز مرہ کا مزدور تمام سال میں ہزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا ہی مگر باوصف اس قلت اجرت کے بہت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وہاں بہت گراں بکتي ہیں ۔البتہ خوراک زیادہ ارزاں ہی اگر وہ اُسي مول پر بکتي جس سستي سے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي ہی تو وہاں ایک کنبہ کي پرورش ایک شلنگ سے ہفتہ بھر نہوسکتي اور یہہ بات واضح ہی کہ ہر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کي پرورش کے لیئے کافي وافي ہوني ضرور ہی اور بمناسبت اراضي اور محنت مطلوبہ کي مقدار کے شاید چاول کي جنس ایسي ہی جو زمین سے بافراط تمام پیدا ہوتي ہی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول ہیں اور جب یہہ فرض کیا جاوے کہ اُسکي تمام اجرت خوراک میں صرف ہوتي ہی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل ہونگے مگر وہي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیہ کو خرید ہوسکے گي حاصل یہہ کہ اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانہ ہی بنگالہ کي اجرت سے دہ چند زیادہ ہی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ ہی اور چاولوں میں سہ چند کے قریب قریب زیادہ ہی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابلہ میں یہہ دشواري نہیں ہوتي کیونکہ پیشگي لگے ہوئے سرمایہ اور اُسکے معاوضہ کا اندازہ زر نقد میں ہوجانے کے بعد ہر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت علانیہ معلوم ہوجاتا ہے *

واضح ہو کہ آب و ہوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصلہ اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پھیلنے کی بڑے موانع ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے پہلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا ہے کہ محنتي کا نقل مکان ایسي آب وہوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضا و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقي زبانوں کا اختلاف بھي بہت مقاموںکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع ہی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي ہی وہ اُسکي نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي ہے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دُس † امریکا کو جاتے ہیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذہبوںکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک ہوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے دو چار ہي ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف ہیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور‡ یونائیٹڈسٹیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے ان دونوں ملکونمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا محنتي یا محنتیوں کے گروہوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وہاں ترغیب بڑي ہی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ہے اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقي زبان یکساں ہی *

مگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا برضا و رغبت شریک ہوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ ارادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل ہیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

---

† وجہہ اِسکي ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزي زبان نہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام ہے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنھوں نے متفق ہوکر سلطنت جمہوري قایم کي ہی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد ہیں

آب و ہوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواہی بادشاہوں سے ظہور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي نصف کرہ کے باشندے ایسے ہي نقل مکانوں کے سبب سے ہمیشہ انقلاب اور آفتوں میں مبتلا رہے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بھي اسقدر پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد ہونے والوں کا کچھہ پتہ نہیں لگتا اور بعضی ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و خستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضلع لیکونیا میں ہیلات اور مصر میں فلاح اور ہندوستان میں بھیل ہیں لگتا ہی مگر آج کل یورپ اِن حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت نہیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود ہی وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بھي نہیں ہوسکتے لیکن جب تک کہ فن سپہگري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع ہونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں ہوئي تھے جو اب حاصل ہی تب تک دولت و علم قوت و توانائي ہونے کے بجاے کمزور اور ناتواني کے باعث تھے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو ہر حالت میں غلبہ اور فائدہ رہتا تھا مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ گال والے یعنی فرانسیسي سپہ گري اور بہادري میں رومیوں پر غالب تھے اور جس وقت تک کہ گال والی پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں ہوئے تھے اُنکي سپاہیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں ہوتي تھي اور اسیطرح امن آماں کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا آساني سے شکار ہوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب ہوگئي ایسي صورتوں میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم ہوتي تھي اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں کي سپہگري کي خوبیاں زوال پذیر ہونے لگیں تو غالب معلوم ہوتا ہی کہ وحشیوں کي کسي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

† برٹنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح ہو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم ہی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا حال کا زمانہ تاریخ داں اسبات کو بخوبي جانتے ہیں زیادہ تشریح کي حاجت نہیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں صدي میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مخالفہ حملوں کے مشابہ لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف وہ چھوٹے چھوٹے نقل مکان ھیں جنکو ھم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے پکارتے ھیں اور حقیقت اُنکي یہہ ھی کہ تربیت یافتہ قوم کا ایک حصہ اپنے علم و دولت اور مادي اور غیر مادي سرمایوں سمیت ایک ویران یا کم آباد زمین پر جاکر بستا ھی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات ھی کہ باوجود بڑي ترقي علم اصول گورنمنٹ کے نئي بستیاں بسانے کے صحیح اصول جوں جوں تربیت کي ترقي ھوتي جاتي ھے بہت کم سمجھے جاتے ھیں اور اگر کچھہ سمجھے بھي جاتے ھیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم ھوتا جاتا ھے جن نہایت ابتدا کي نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور یونان والوں نے آباد کیا ھم واقف ھیں معلوم ھوتا ھی کہ وہ بستیاں اُن کے بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم ھوئي تہیں چنانچہ وہ لوگ اسبات کے مجاز تھے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاھیں اپني محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اھتمام کریں اور اپني محافظت کا بھروسا اپنے ذمہ پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئي تھیں نئي بستیوں والے اُن ملکوں کے باشندوں کي اولاد تھے مگر آزاد اولاد تھي اور ترقي اُن کي بقدر اُنکي آزادي کے ھوئي فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقہ اور شام میں اور یونانیوں نے اٹلي اور تھریس اور سسلي میں بسائیں معلوم ھوتا ھے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کي بہت جلد برابر ھوگئیں بلکہ اُنسے سبقت لیگئیں جنمیں سے وہ نکلي تہیں یعني وہ تمام دولت اور قدرت اُنہوں نے حاصل کي جو اُنکے ضلع کي وسعت اور اُس زمانہ کے علم اور مذھب سے حاصل ھونے ممکن تھي اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ ھرگز نو آباد بستیوں کے نام کي مستحق نہیں بلکہ عموماً وجود اُنکا اسطرح ھوتا تھا کہ ایسي مفتوحہ قوموں کي اراضیات اور سرمایہ اور اُنکي ذات جو تربیت یافتگي میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر ھوتي تھیں فوج والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کي دیجاتي تھي جو بیگانہ ملکوں کي لڑائیوں یا اپنے ملک کي لڑائیوں یا مفسدونکي دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال ھوسکتا ھی کہ رومیوں کي ان

بستیوں نے دنیا کي ترقي میں مدد کي یا اُسکي مانع ہوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باہر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکي منفعت کے واسطے تہیں اور خیال کیا گیا تھا کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تہیں جس ملک سے وہ بھیجي گئي تھیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکي حملوں سے اُنکي حفاظت کے کل مصارف کي مدد کرتا رہا ہی اور اپني تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاہي اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاہي کہ وہ اپنے ضلع کي پیداوار کي تجارت کو اُسي کے ساتھہ منحصر رکھیں یعني جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار ہوں وہ صرف اُسي ملک کي پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کي پیداواروں کو صرف اُسي ملک میں بھیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عہدہدار مقرر ہوتے رہے ہیں اور اور انتظام میں اُسکي طرف سے مداخلت ہوتي رہي ہی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستي والوں کے لیئے نہیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلي ملک میں پیدا ہوتي ہیں وہ کسي بیگانہ ملک سے خرید نکریں بلکہ اسبات کا بھي امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بھي پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمي اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود ہیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزي نے جزیرہ جمئیکا میں غلاموںکي تجارت کي ممانعت کي اور شمالي امریکا کي بستیوں میں لوہے اور اُون اور ٹوپیوں کے کارخانہ مقرر ہونے کي اجازت ندي اور اب بھي † ویسٹ‌انڈیا والوں کو اپني شکر صاف کرنیکا امتناع کرتي ہی اور اُن ملکوں نے جنہوں نے بستیاں باہر بھیجیں ہیں ہمیشہ اُن بستي والوں کو اپني تمام لڑائیوں میں گھسیٹا ہی اور اس وجہہ سے کہ اُن بستیوں کي حالت بخوبي محفوظ نہ تھي اپني نسبت اُنکي تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکي جان و مال

† ویسٹ‌انڈیا اُن جزیروں کو کہتے ہیں جو شمالي اور جنوبي امریکہ کے درمیان واقع ہیں اور ایسٹ‌انڈیا ہندوستان کو کہتے ہیں اسلیئے کہ یہہ مشرق میں ہی وہ مغرب میں ہی

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا ہی اور جبکہ بستي والوں کي قوت اتني بڑھي کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم ہوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو تب بھي یہہ نیک سمجھہ نہ آئي کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست کش ہوجاتے اور اگر دست کش ہونے کے سبب رفع بھي ہوسکتے تب بھي اُنکو دستبردار ہونا بہتر تھا اور حقیقت یہہ ہی کہ وہ دستبرداري خواہ مناسب تھي خواہ نہ تھي مگر ٹلنے والي نہ تھي اخرکار واقع ہونا اُسکا لابدي تھا انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ ہوئي تھي وہ چند زیادہ اس بیہودہ قصد میں ضایع کي کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رہیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے ہوتا رہا ہی مگر اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاہیئے جنسے دنیا میں تربیت کا شیوع ہوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت ہوتا ہی وہ تھوڑے تھوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر ہوئیں اور اُنکو اسلیئے کچھہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار ہو جاتی ہیں اُنسے اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں بڑي مشکل پیش آتي ہی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم ہووے کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکھونکا معاوضہ وصول ہو جاوے سرولموت ہارٹن صاحب نےجوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹھہراوے سوچیں اُنپر اُسقدر توجہہ نہیں کي گئي ہی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواہي خلایق کے سبب سے اُنپر ہوني چاہیئے تھي اور استریلیا میں بستي آباد کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تھي کہ تمام اراضي کي پہلي قیمت محنتیوں کے وہاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کي کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان کرانا بالکل برائي کا باعث ہوتا ہی یعني اُنہوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنسُ کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت ھی کہ اُسسے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطوہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتھہ ھوتے ھیں ملک یورپ کي تربیت کو پہلے پہلے اسقدر روکا کہ اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي ھر گز توقع نہیں ھے اسي تجارت نے مبتلا رکھا ھی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تھوڑا عرصہ ھوا کہ اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بھي دو گروھوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح ھو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل ھوتي ھی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادلہ ھووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں بدوں کسي خرچ کے لیجانا ممکن ھی اور کبھي کبھي جو نقصان اس سبب سے عاید ھوتا ھی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیجانا منظور ھی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوضہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے ھوجاتا ھی جو اُسوقت نصیب ھوتا ھی جب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچھا ھووے اسلیئے یہہ بات بے کہٹکے کہي جاسکتي ھی کہ نقد سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل ھوتا ھی مگر سرمایہ کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي ھی وہ یہہ ھی کہ سرمایہ والے اسبات پر راضي نہیں ھوتے ھیں کہ وہ اھتمام اپنے سرمایہ کااورروں کے بھروسےپر چھوڑیں یا سرمایہ کے ساتھہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وھوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی‌ھذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاھتے ھیں بلکہ اس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے ھیں مثلاً سنہ ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہہ تھي کہ نپولین کے ظلم و ستم سے نجات پاویں ھاں عادتوں اور آب و ھوا کا اختلاف علی‌الخصوص اختلاف آب و ھوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

ھی مگر وہ بھی بڑے منافع کے بڑی ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئی بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ برٹن کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کی شرح کا اختلاف اجرت کی شرح کے اختلاف سے بہت کم ھی اور جو کہ روز روز زیادہ ھونا ترقی تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کی دمبدم برابر کرنے پر مائل ھے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و ھوا کی خوبی پر مبنی ھیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھی غالباً کم ھوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمہ متعلقہ صفحہ ۴

خلاصہ قانون پرورش غربا جو طامس ٹاملنز صاحب کي قانوني ڈکشنري میں سے ترجمہ کیا گیا

انگلستان میں پہلي پہل جبري خیرات کا رواج بادشاہ هنري هشتم کے عہد دولت میں هوا اور جس قانون کي رو سے اس طرح خیرات هونے کا قاعدہ مقرر هوا اُسکا منشاء یہہ تھا کہ ناتوانوں یعني محتاجوں کي پرورش کیجاوے اور قوي اور تندرست غریبوں کو ایسے کام ملیں جنسے اجرت حاصل هو غرض کہ اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفاوت ظاهر هوجاوے چنانچہ محتاج سے ایسے لوگ مراد هیں جو محنت کرنے کے قابل نہیں هوتي یا اُنسے صرف اس قدر محنت هوسکتي هی جس سے وجہہ معاش کافي بہم نہیں پہونچ سکتي اور مفلس ایسے لوگوں کو کہتے هیں کہ اُنکو معاش پیدا کرنے کے واسطے محنت کرني لابدي هوتي هی پھر جو کچھہ قانون غریبوں کي پرورش کے واسطے جاري هوئے ظاهرا اُنکي بنیاد ان هي دو قسم کے غریبوں کي پرورش پر تهي سب سے پہلا قاعدہ جو اب تک منسوخ نہیں هوا وہ ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلزبت کي دفعہ ۲ هي اور وهي ایکٹ حقیقت میں اس موجودہ قانون کا ماخذ هی اُس ایکٹ کي رو سے هر † پیرش میں غریبوں کي پرورش کے مہتمم مقرر هوتے تھے جنکا بڑا کام یہہ هوتا تھا کہ پہلي قسم کے غریبوں کي پرورش کے واسطے کافي امدادیں جمع کریں اور دوسري قسم کے غریبوں کے واسطے کام کا انتظام کریں اور ایک منصف کو یہہ اختیار دیا جاتا تھا کہ اگر کوئي شخص مفلسوں میں سے اُسکام کو نکرے جسمیں اُسکو مصروف کیا جائے تو اُسکو تادیب خانہ میں بھیجدے *

---

† جسطرح بستیاں یعني شہر اور قصبے اور دیہات کي تقسیم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکٹري یا تحصیل کے هوتي هی اور خود آبادي کي تقسیم محلوں پر هوتي هی اسیطرح انگلستان میں آبادیوں کي تقسیم باعتبار گرجوں کے بھي علاوہ تقسیم معمولي کے هوتي هی یعني ایک ایک گرجے سے ایک ایک محلہ یا کئي کئي محلے یا بستي یا بستیاں متعلق هوتي هیں پس ایک گرجے سے جسقدر آبادي متعلق هوتي هی اُسکو پیرش کہتے هیں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانوں جاري ہوئے جنسے بہت سي خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعني ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ہی جنمین سے سب سے بڑي برائي یہہ معلوم ہوئي کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتي تھي جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانوں سے غربا کي پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ہی اسلیئے ہم اس قانون کي جہاں بیں کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئی جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ ہی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُں قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ہیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کي روسے کمشنروں کا مجمع غربا کي پرورش کے کارو بار کي احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ہی اور اُنکے نایب بھي اسي قانون کے بموجب کار روائي کرنے کو مقرر ہیں اور ان کمشنروں کي مرقومي بھالي کا اختیار گورنمنٹ کو حاصل ہے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطي حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسي کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ہیں اور ہر ایک معاملہ کي تحقیقات کرسکتي ہیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ہیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریري اور تقریري بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العبد کراسکتي ہیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کي جائداد غیر منقولہ کي دستاویز کے سوا اور کسي اراضي کي دستاویز کو عدالت دیواني کي طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپني کار روائي کي روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کي جاوے لکھہ کر گورنمنٹ کے کسي سکرٹر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ہیں اور پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنٹ کے دونوں فریقوں کے حضور میں گذراننے پڑتي ہی اور اُنکي کارروائي کي نسبت سکرٹر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ہیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کي ہدایت اور تجریز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ہی جنکي تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتي اِن دونوں قسم کے عہدہ داروں یعني چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کي اجازت نہیں ہوتي *

کمشنروں کو سکرٹري اور اسسٹنٹ سکرٹري اور معرر چپراسي اور اور عہدہ داروں کے نوکر رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ہی مگر تنخواہ ان سب عہدوں کي

گورنمنٹ کي تجویز پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختیارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هیں *

کمشنر اور اور هر ایک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کیا جاتا هی پانچ برس سے زیادہ اپنے عهدہ پر نهیں رہ سکتا *

جهوٹي گواهي دیني یا جهوٹے بیان پر دستخط کرنے سے مظهر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي میں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا یا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني میں شمار کیا جاتا هی اور گواهیوں کے اخراجات اس قانون کي رو سے امداد غربا میں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هیں *

قوانین پرورش غربا کي برائیوں وغیرہ کي رپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئی تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ میں تحریک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز میں ایک بورڈ یعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کیا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگرانی کریں اور اُنکو اختیار دیا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قایم کریں اور اسبات کے بهي قواعد معین کریں کہ کسقدر اور کسطرح غریبوں کي پرورش کیجاوے اور کتني مصنعت اُن سے کارخانوں میں لیجاوے اور تمام ملک میں یہہ سب قاعدے یکسان رهریں *

اسلیئے چودهویں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے یہہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانین کے بموجب کمشنروں کے اختیار میں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختیار کمشنروں کو دیئے گئے اُنکی انجام دہني کے لیئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ایکٹ ۷ جارج سویم کے غریبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربیت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجویز کرنے کے مجاز هیں اور جن مکانوں میں وہ بچهی پرورش پاویں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اورکارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پیرش کے اور عهدہداروں کي هدایت اور حساب دتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعمیل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هیں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرٹري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارلیمنٹ میں پیش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مهر کمشنروں کے موثر نهیں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغیر اسبات کے کہ چودہ دن پیشتر اُنکو اُنسے بذریعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهیں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بیان

ملکہ ایلیزبت کے ایکٹ ۴۳ کي رو سے یہہ بات مقرر کي گئي هی کہ گرجی کا انسر اور سربراہکار کو چاهیئے کہ کسي اونتادہ زمین کے قطعہ پر حسب اجازت لارڈمیئر کے

اُسي پیرش کے عام خرچ یا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرلیا جاویگا ناداں غریبوں کي آسایش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ایک ایک مکان میں کئي کئي کنبی بسادے *

بذریعہ ایکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پیرشوں کے گرجوں کے افسر یا سربراہکار جو متفق ہوگئے ہوں غریبوں کے واسطے مکانات بطور کرایہ یا بطریق بیع کے حاصل کرسکتے ہیں اور کسي دوسرے پیرش کے گرجی کے افسر یا سربراہکار سے غریبوں کي سکونت یا پرورش یا کام میں مصروف رکھنے کے واسطے معاہدہ کرسکتے ہیں *

ان قوانین کي رو سے یہہ ضرور نہیں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ ہي مکانات تعمیر کیئے جاویں بلکہ پیرش کے لوگوں کو اختیار ہی کہ وہ اپنے مکانات میں بھي اُنکو جگہہ دیں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غریبوں کي پرورش کا ٹھیکہ لوگوں کو دیسکتے ہیں * اور غریبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختیار ویسے ہي حاصل ہوتے ہیں جیسے کہ سربراہکاروں کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے یہہ محافظ مقرر کیئے گئے تھے اُس ایکٹ میں یہہ حکم تھا کہ چندہ سربراہکار جمع کیا کریں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کیا کریں لیکن اب محافظوں کا تقرر اُیکٹ ھذا کي رو سے ہوتا ہی جیسا کہ آگے بیان ہوگا *

ایکٹ ۳۰ جارج سویم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کیا کریں اور ہر سہ ماہي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارلیمنٹ کے اجلاسوں میں پیش کیا کریں *

اور ایک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہکاروں کو اختیار تھا کہ کسي قریب کے پیرش میں محتاج خانوں کو بنادیں یا بڑھادیں یا فروخت کریں یا خرید کرلیں *

کسي محتاجخانہ میں پیدا ہونے یا مقیم ہونے سے پرورش پانے کا حق نہیں قایم ہوتا *

محتاجخانوں کے انتظام کے قواعد ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ میں مندرج ہیں *

اور محتاج خانوں میں بد چلني کرنے کي سزا ایکٹ ۵۵ جارج سویم کي دفعہ ۱۳۷ میں درج ہی *

ایکٹ ۵۰ جارج سویم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفوں کو اختیار حاصل تھا کہ ایکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ میں جو قواعد مندرج ہیں اُنکي تعمیل ایسے محتاجخانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستانی نہو کراویں اور جب مناسب سمجھیں ان قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا ھی اور کوئي حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور محتاج‌خانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایہ پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا ھی اُنکے کاروبار کا اُجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا ھی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ھر پیرش کے مجمعوں میں شریک ھونے کا اختیار ھی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں ھی *

اور ایسے پیرشوں اور یونیئن میں جنمیں محتاج‌خانہ نہوں محتاج‌خانہ کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاھیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري ھی لیکن کسي نئے بنی ھوئے محتاج‌خانہ کے بڑھانے یا کچھہ ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھہ ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونیئن یعنے مجموعہ

کمشنر پیرشوں کا مجموعہ بنانے کا اختیار رکھتے ھیں چنانچہ پرورش غربا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے ھیں جنکا مجموعہ قانون کي رو سے یونیئن پکارا جاتا ھی جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاج‌خانے عام استعمال کے لایق ھوجاتے ھیں اور جبکہ یہہ مجموعہ بنایا جاتا ھی تو کمشنر ھرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے ھیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگہہ جمع کیا جاتا ھی اور کمشنروں کو یہہ بھي اختیار ھی کہ ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑ دیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت ھی کہ کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاج‌خانہ کي امداد نکرے یا فلاں فلاں قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ۵۹ جارج سویم کے دفعہ ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر کہ اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق ھی جنکي رو سے یہہ بات معین تھي کہ پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاج‌خانہ کي بھي امداد کرے منسوخ ھوگیا اور کوئي مجموعہ پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر ھی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں ھوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعہ ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے ھوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا کہ ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواہدار ھوں اور اُنکو سواے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ ھذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا ھی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعہ کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونیئن یعنے مجموعہ کے محتاجوں کي پرورش کے اھتمام و انتظام کے واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور ھر شخص کے محافظوں میں منتخب ھونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدوں کوئي محافظ منتخب نہو اور وہ خاص صفت یہہ ھی کہ وہ یونیئن کے کسي پیرش میں چندہ دیتے ھوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیہ سے کم نہو اسیطرح ایک پیرش کے محتاج خانہ کے لیئے بھي محافظ مقرر ھوسکتے ھیں *

محافظوں کا تقرر ھرسال کي پچیسوین مارچ کو یا اُسکے قریب ھوگا اور پیرش میں کے رھنے والے منصف جو گورنمنٹ کیطرف سے اپنے عہدہ پر مامور ھوں بلا لحاظ اُس عہدہ کے محافظوں میں منتخب ھونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونیئن کے جائداد رکھنے والے اور اور چندہ دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو ھزار روپیہ سے کم چندہ دینی والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینی کا اختیار ھوگا اور درھزار روپیہ یا درھزار سے زیادہ چندہ دینی والوں کو دو ووٹ دینی کا اختیار ھوگا اور چار ھزار روپیہ یا چار ھزار سے زیادہ چندہ دینی والوں کو تین ووٹ دینی کي اجازت ھی اور جائداد رکھنی والے اُس قاعدہ کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے ھیں جو ایکٹ ۵۸ جارج سوم کے دفعہ ٦ میں مندرج ھی یعني پانسو روپیہ چندہ کے دینی پر ایک ووٹ اور ھر ڈھائي سو روپیہ کے زیادہ ھونے پر ایک اور ووٹ دینی کا اختیار ملتا ھی مگر چھہ ووٹ سے زیادہ نہیں دیئے جاسکینگے گو کتنا ھی زیادہ روپیہ اُنسے لیا جاوے اور ھر ایسا جائداد رکھنی والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارندہ یا مختار کے قابض ھو وہ مالک ھونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا ھی اور مختاراً بھي دے سکتا ھی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا ھی اور ملکیت کي مالیت کا اندازہ جمع سرکاري سے کیا جاویگا اور جو کہ ووٹ تحریر مین لیئے جائینگے اور کمشنروں کي ھدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگي تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھہ ضرورت نہیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سوائے اسبات کے اور کوئي جوابدھي بہت کم ھوتي ھی کہ کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویسٹري گرجے میں ایک کمرہ ھوتا ھی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک اسباب رکھا رھتا ھی اُس کمرہ میں پیرش والوں کا جلسہ نیک کاموں کے واسطے ھوا کرتا ھی *

کار بند رهیں اور جو عهدے مقرر کرني ضرور هوں وہ کمشنروں کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جہاں محتاج خانہ نہو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکسان هوں ایک هي سمجهي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجهہ سے کئي پیرشوں کي جائدادوں کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظوں کے لیئے بهي وهي سزائیں مقرر هیں جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹهیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکٹ ۲۲ جارج سوئم کي دفعہ ۳ کے نقشہ میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بهي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یہہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئے هوئے قاعدوں کو ایسا سمجهنا چاهیئے کہ وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نہیں رکها جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکٹ ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تها اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکهتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکهتا تها *

جن قواعد کے لکهنے کي طرف هم ابهي اشارہ کرچکے هیں وہ یہہ هیں

اول . جو شخص کسي محتاج خانہ میں بهیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور انمیں کے رہنے والے میلی کچیلی نہوں پاک صاف رہیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کہانا پکانے میں بھي اُنسے استعانت چاہے اور جو شخص محتاجوں مین سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا ہو تو اُسکو حوالات میں رکھنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب ہو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ ہو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بھیجیگا جو ایک مہینے سے کم اور دو مہینے سے زیادہ نہو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکھے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق ہوں اور نہایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے ہوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس ہوگئے ہوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس ہوئے ہوں رکھے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے ہونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں وہ محتاج خانہ ہو ضرورت کے وقت بھیجا جاویگا *

چوتھے جو مفلس کام کرنے کے لایق ہونگے اُنکو کام پر گھنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجی سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آٹھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن ھي گھنٹوں میں کھانے پینے طبیعت بہلانے سستانے کے گھنٹے بھي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے شش ماھي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھٹے گورنر تمام ہو محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور خوردنے اشیاء کو لوگ ضایع تو نہیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نہیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آٹھہ بجے شام کا ھی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا ھی *

ساتویں جب کوئي محتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھي اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن ہو اُسکي تجہیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کرکے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا ہو اور اُسکي تجہیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وہاں پرورش پاتے ہیں یا کام کرتے ہیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں ہوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع ہی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بھي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مہینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں ہر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل ہونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجہہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذہب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نہو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارھویں گورنر ہر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رہنا محافظوں کي راے میں مناسب نہو حسب‌الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پہلي رپورٹ میں جو محتاجون کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاہیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باہر جانے یا درستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نہوني چاہیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت ہوني چاہیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاہیئے *

پانچویں ہر وقت کام میں مصروف رکھنا چاہیئے *

چھٹے مناسب مہرباني اور توجہہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاہیئے *

عہدہدار پیرش کے

محافظوں اور سر براہکاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یرنیئن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کر سکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکی تعیناتی کی حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگی کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کی جو اُنسے لیجاوے کمشنروں کی ہدایت اور اختیار پر موقوف ہی *

سربراہوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کی پرورش کے واسطے بطور جمع بندی کے وصول کیا جاتا ہی حکم ہی کہ اپنا حساب ہر ششماہی پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئی محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسی محافظ وغیرہ سے جسکی تحویل میں کچھہ باقی رہ گئی ہو وہ اُسی طرح وصول ہوسکتی ہی جسطرح کہ اس قانون کی رو سے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتی ہیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہکاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہدارونکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کی شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسی تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغی کی سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسی عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کی پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگی *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے ہی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم ہی کہ ہر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکی تعداد کی کمی بیشی اُس پیرش کی وسعت پر منحصر ہوگی بڑے دنسے ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول ہی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کی مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسی پیرش میں رہتا ہو غربا کی سربراہکاری کی سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہکار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کی تربیت کا

مقدور نہو اور ایسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسیلہ نہیں رکھتے اور کوئي معمولي پیشہ یا تجارت نہیں کرتے خواہ وہ مجرد ہوں خواہ اہل و عیال رکھتے ہوں کام پر لگاوینگے اور ہفتہوار یا ماہواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دھک لینے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئیلہ کي کھان والوں پر بحساب رسدي چندہ معین وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام میں مصروف رکھنے کے لیئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوہے لکڑي وغیرہ کا بہت سا ذخیرہ جمع کیا کریں اور نیز کافي روپیہ اندھے لنگڑے لولی اپاہج ضعیف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نہوں جمع کیا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي پیرش سے جس میں وہ محتاج‌خانہ ہو روپیہ بہم پہونچایا کریں اور یہي سربراہکار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورہ بالا ذخیروں کي اشیاء کا کیا کرینگے *

اور قانون میں یہہ حکم ہی کہ جن لنگڑے لولوں اندھوں ضعیف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادا دادي یا بیٹے پوتے کافي مقدور رکھتے ہوں وہ اُنکي پرورش اپنے روپیہ سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پیرش کے منصف جس میں وہ رہتے ہوں اپنے سہ ماہي کے اجلاس میں اُنکے ذمہ مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تجویز کي ہوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپیہ ماہواري کي قرقي‌ہوا کریگي *

بموجب ایکت ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاج‌خانہ میں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نہیں کیجاریگي مگر ایکت ۳۶ جارج سوم کي رو سے اُس صورت میں اُنکي پرورش محتاج‌خانہ سے علحدہ گھر بیٹھے ہوسکیگي کہ اُنکو کوئي چندروزہ خفیف بیماري یا مصیبت لاحق ہوگئي ہو یا محتاج‌خانہ کي آب و ہوا مضر ہوگئي ہو *

انہیں قوانیں کي رو سے سربراہکاروں پر لازم ہی کہ پیرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بہم پہونچانے میں قاصر ہوں خواہ وہ مستقل باشندہ اُس پیرش کے ہوں خواہ عارضے یعني ایسے کہ اتفاق سے بوجہہ کسي ضرورت کے اُس پیرش میں آئے ہوں مگر کسي اتفاقي مصیبت یا بیماري وغیرہ سے وہاں سے جانا اُنکا مصلحت نہو یا اُس پیرش کے گرد نواح کے رہنے والے ہوں اور بسبب کسي عارضہ یا مصیبت کے بلا مکر و فریب اُس پیرش میں اسایش حاصل کرنے کو آئے ہوں حوایج معمولي اور غیر معمولي یعني بیماري وغیرہ میں دوا اور طبیب جراح وغیرہ بہم پہونچایا کریں اور یہہ بھي اُنپر فرض ہی کہ ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کیا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپیہ کي ہوگي جس کے ادا کرنے پرزاني اپنے بچہ کي پرورش سے بري‌الذمہ ہو جاتا ہی در صورت نہ وصول ہونے روپیہ کے اُس دستاویز کے ذریعہ سے خاسنوں پر نالش کرسکینگے *

یہہ بات طی ہوچکي ہی کہ جس شخص کي اسقدر کثرت سے اولاد ہوگي کہ وہ سب کي پرورش نکرسکے یا کوئي کافي مزدوري کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکو بھي ناتوانوں کي طرح امداد ملیگي اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملني چاہیئے *

اس قانون کي رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکۂ ایلیزبت کے طریقہ جاري ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کي حالت میں کسیقدر یا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکي رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کي اجازت تھي کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسي خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج‌خانہ سے باہر مدد دي جاوے اور سواء اُنکي تجویز کے اور کوئي امداد جایز نہیں اور جو کچھہ ہوگي وہ موقوف کردیجائیگي باستثنائے ایسي خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہ‌کار یا محافظ اُنکي اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسي سکرٹر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کي رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاري کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعني بیماري حادثہ وغیرہ کے جنمیں محافظوں اور سربراہ‌کاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھي مدد نملیگي جب تک کہ وہ معہ کنبہ محتاج‌خانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہوني چاہیئے

کسي پیرش کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بڈھے یا کمزور بچہ کے محتاج‌خانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھي طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کي پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی جنکي رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئي سربراہ‌کار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتخب لوگ اُسکو حکم دیویں بجز چند روزہ ناگہاني بڑي سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھي سواے ضروریات کے روپیہ پیسہ کي امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاج‌خانہ میں رہتا ہو یا نرہتا ہو *

اور اگر کوئي سربراہ کار ایسي چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا ھی کہ ایسے چند روزہ مدد ضروري چیزوں کي سواء روپیہ کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو در اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جاوے اور اسیطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنیکا حکم دے سکتا ھی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماري لاحق ھو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بھي وھي سزا ھی جو مذکور ھوئي لیکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم ھی اور کسي امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بھي یہہ ھدایت ھی کہ محتاج خانہ کے اندر خواہ باھر جو کچھہ مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانہ کا گورنر یا اور کوئي ایسا ھي عہدہدار یا سربراہ کار کتاب مین درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یہہ ھی کہ جو کچھہ مدد کسي عورت کو دي جاتي ھی اُسمیں اُسکا شوھر بھی شریک ھوتا ھی اور جو مدد کسي شانزدہ سالہ یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتي ھی اُسمیں اُسکا باپ بھي شریک سمجھا جاتا ھی اسیطرح بیوہ عورت اپنے بچہ کي امداد میں شامل گني جاتي ھی یعني جو کچھہ پرورش کسي عورت یا لڑکے کي کیجاتي ھی حقیقت میں وہ شوھر اور باپ اور بیوہ کي بھي ھوتي ھی *

یہہ قانون اسبات کو بھي اوراستحکام دیتا ھی کہ ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمہدار ھیں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جیسا کہ پہلے بیان ھوچکا *

پہلے قانون کي زد سے پیرش کے عہدہدار ایسے شخصوں کي جو اپنے کنبے کي پرورش کا مقدور تو رکھتے ھوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغیرہ کے نکر سکیں ھفتہ وار یا ماھواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تھے اب اس قانون کي رو سے بھي کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیہ پیشگي دینے کي اجازت ھی اور اگر اکیس برس کي عمر کے آدمي کو یا اُسکي زوجہ کو یا سولہ برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي مورث کو کچھہ دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاویز لکھي گئي ھو یا نہو وہ قرض سمجھا جاویگا اُس مدد لینے والے کي اُجرت یا اُس شخص کي جسکو سمجھا گیا ھو کہ اُسکو مدد پہونچي ھی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعہ ۵۹ اسي قانون کے قرض میں وصول کر لیجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یہہ اجازت بھي کہ ایسے سپاھي کے کنبے کي بھي پرورش کسي شرح سے کیجاوے جو اپني نوکري میں مستعد اور سرگرم ھو منسوخ ھوگیا اور اُس مضمون کا یہہ نتیجہ بھي کہ پیرش کے عہدداروں

اور رجسٹریشن میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کي امداد کي درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے منسوخ ہو گیا *

شاگردي کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کي رو سے گرجے کے انسر اور دو منصفوں کي کي مرضي کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کي عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کي عمر تک یا شادي کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاهدوں کي نسبت مختلف احکام مندرج ہوئے اس قانون کي رو سے یہہ بات قرار پائي ھی کہ جو منصف اُن معاهدوں کا اُسي طرح ہونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضموں کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاهدے کمشنروں کے تجویز کیئے ہوئے قاعدوں کے خلاف نہیں ھیں ورنہ وہ ہرگز جائز نہونگے اور یہہ سارٹیفکٹ ہر معاهدہ کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ۶۲ اور ۶۳ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کي نقل مکان کي دشواري کو آسان کیا گیا ھی جو کسي پیرش میں سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت رکھتے ہوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے ھیں جو محتاج لوگ کسي ایسے پیرش سے جو اُنکي پرورش کرتا ہو امداد چاہنے کا حق رکھتے ھیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے ھیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراہکار نہوں وہاں سیٹل منٹ نہیں حاصل ہو سکتا اور وہاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجا جاسکتا ھی نہ وہانسے کسي اور مقام کو جہاں پرورش ہوتي ہو بھیجا جا سکتا ھی اسلیئے ہر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا ہوا ہو وہ بذریعہ اپني پیدایش یا مربیوں کے سیٹل‌منٹ حاصل کرسکتا ھی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منٹ حاصل ہو سکتا ھی وہ یہہ ھیں اول پیدایش دوسري مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادي چوتھے شاگردي پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کي اُسکي شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد ہونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاري ہونے سے پہلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بھي تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکري دوسري منصب والا اور عہدہ‌دار ہونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کي سیٹل منٹ باپ کے سیٹل‌منٹ سے ہوتي ھی اگر معلوم ہو اور جو معلوم نہو تو ماں کي سیٹل منٹ سے ہوتي ھی اور جو دونوں کي معلوم نہو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم ہوتي ھی اگر اُسکا مقام ولادت بھي

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مفلس کے اُسي مقام میں کیجاوے جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وهي قرار پاتا هی جو اُسکي ماں کا هو تاوقتیکہ سولہہ برس کا هو یا بذریعہ شادي وغیرہ کے سیٹل منٹ حاصل نکرے *

موجودہ قانون کي روسے یہہ حکم هی کہ جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے جسکے بال بچے بهي هوں خواہ وہ زنا سے پیدا هوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض هی کہ وہ اُنکو اپنے کنبہ کا جزو سمجهہ کر سولہ برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیلہ هم دریافت کرچکے کہ جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعہ سے سیٹل منٹ حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعہ سے سیٹل منٹ حاصل کرے وہ اُس سیٹل منٹ سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے غرضکہ وہ سیٹل منٹ اُسوقت جاتي رهتي هی جبکہ بچہ کي عمر اکیس برس کي هو جاوے یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشتہ اختیار کرلی جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا اُسپر کوئي اختیار نرهے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منٹ حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسي ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم سیٹل منٹ رکهتا هو تو وہ سیٹل منٹ اُس عورت کي بهي سیٹل منٹ هو جاتي هی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منٹ رکهتي هو یا نرکهتي هو اور اسیطرح اور هر ایک سیٹل منٹ جو اُسکا شوهر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي هوتي جاویگي خواہ وہ عورت اپني شوهر کے سیٹل منٹ میں کبهي رهي هو یا نرهي هو شادي کے بعد وہ سواے اپنے شوهر کے سیٹل منٹ کي کوئي خاص اپني سیٹل منٹ حاصل نہیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوهر کي کوئي سیٹل منٹ نہو تو اُسکي خاص سیٹل منٹ اگر کوئي هووے تو وہ بهي معطل رهتي هی البتہ بعدوفات اُسکے شوهر کے وہ کام دیتي هی اور کوئي اور نئي سیٹل منٹ حاصل کرنے تک وہ قایم رهتي هی *

چوتهے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شهر یا پیرش میں آباد هو تو اِس آباد هونے یا شاگردي کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منٹ حاصل کریگا اور سیٹل منٹ اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے آخیر چالیس دن میں رها هو باستثناے ایسي صورت کے کہ اُسکی پاس ایک سارٹیفکٹ هو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکٹ هو جس میں اُس پیرش والوں کا یہہ اقرار هو کہ یہہ شخص اگرچہ یهاں سے اور جگہہ کو جاتا هی مگر یہہ اور اسکا کنبہ قانوناً هماري پیرش کا مستقل باشندہ هی جس اقرار سے وہ پیرش جهاں

بھروسا رکھنے والا جاوے اُس بوجھ اور خرچ سے بری الذمہ ہو جاتا ہی جو اُس شخص کے وہاں جانے سے اُس پر عاید ہوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کو کرایہ پر لینا جائداد جو مکان اراضی وغیرہ ہو وہ اور شخصوں کی ملکیت ہوتی ضرور ہی اور وہ بجاے خرد علحدہ ہر کسی مکاں وغیرہ کا جز نہو اور اُسکی قبضہ کرنے میں کوئی اور دوسرا شخص شریک نہو لیکن اگر کسی جائداد کے متعدد قطعہ ہوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایہ پر لیا جاوے جسکے کل کرایہ کا مجموعہ سو روپیہ ہو اور وہ سب قطعی ایک ہی پیرش میں ہوں تو کوئی قباحت نہیں *

یہہ ضرور ہی کہ ایک سال کے واسطے سو روپیہ کرایہ پر کرایہ دار لیوے اور کرایہ اُسکا بھی ادا کرے اور اپنا ہی قبضہ رکھے کسی اور کو کرایہ پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رہنا اُسکا ضرور ہی یہہ ضرور نہیں کہ خاص اپنی جائداد پر رہی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانوں کی دفعہ ٦٠ میں حکم ہی کہ آیندہ سے کوئی سیٹل منت جائداد پر صرف قابض ہونے سے مکمل نہوگی جب تک کہ قابض پر مفلسوں کے چندہ کی جمع بندی بھی نہو جاوے اور سال بھر تک اُس جائداد پر چندہ نہ وصول کرلیا جاوے *

چھٹے صاحب جائداد ہونا اپنی ہی جائداد پر خود قابض ہو یا بذریعہ ٹھیکہداری کے قبضہ ہووے غرض کہ کسی قسم کے ایسے پٹہ کے ذریعہ سے جو قانونا جایز ہو قبضہ ہو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکی جائداد بذریعہ ہبہ یا ورثہ یا شادی غرض کسی جایز طریق سے حاصل ہوئی ہو اور جائداد خواہ مکان ہو یا زمین ہو سیٹل منت حاصل ہوتی لیکن ایک جائداد پر کسی معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچھہ سالانہ حق مالکانہ ملنے سے اور جائداد مشترکہ کے ایسے حق سے جس سے کبھی کچھہ غرض نرکھی ہو سیٹل منت حاصل نہیں ہوتی *

بذریعہ جائداد کے سیٹل منت حاصل کرنے کے لیئے یہی بات کافی نہیں کہ ایک پیرش میں جائداد ہو بلکہ اُس پیرش میں چالیس دن تک سکونت کرنی ضرور ہی جس میں وہ جائداد واقع ہو اور سکونت کرنے میں بھی شرط یہہ ہی کہ صاحب جائداد بذات خود رہے بی بی اور بال بچوں کی سکونت معتبر نہیں اور یہہ رہنا لگاتار چالیس دن تک ہو خواہ کئی بار رہ کر چالیس دن پورے کیئے ہوں اور یہہ ضروری نہیں کہ جائداد پر خود صاحب جائداد ہی قابض ہو اُسکی طرف سے ٹھیکہدار کرایہدار کا قابض ہونا کافی ہی مگر اس صورت میں یہہ لازم ہی کہ صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکھتا ہو جہاں اُسکی جائداد واقع ہو *-

اِس قانون کي دفعہ ۸۱ میں جو کسي گذشتہ طریقوں پر سیٹل منٹ کے کچھہ اثر نہیں کرتي یہہ حکم ھی کہ جو شخص بذریعہ جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرے اُسکي سیٹل منٹ جب تک قایم رھتي ھی کہ وہ اُس پیرش سے دس میل کے فاصلہ کے اندر اندر رھي جس پیرش میں اُس کي جائداد ھو اگر کوئي شخص اِس فاصلہ مذکور کے اندر نرھي اور اتفاقاً کسي پیرش کے ذمہ اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وہ اُسي پیرش میں بھیجدیا جاوے گا جہاں نئي سکونت کرنے سے پہلے آباد تھا اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منٹ حاصل کرلیا ھوگا تو وھاں بھیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث ھو وہ اُسوقت تک سیٹل منٹ حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اُس جائداد پر قابض نہوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چندہ کا ایک شخص پر سیٹل منٹ حاصل ھونے کے لیئے چندہ مقرر ھونا اور اُس سے اُسکا وصول ھونا ضرور ھی اگر ایک زمیندار پر چندہ مقرر ھوتا ھی اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا ھی تو کاشتکار مستحق سیٹل منٹ کا نہیں ھوتا بذریعہ کاشتکار کے چندہ وصول ھونا کافي ھی یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ خود زمیندار ھي اُسکو ادا کرے چندہ سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چندہ اور گرجا کا چندہ اور زمین کا محصول اور اور ھر ایک محصول مراد ھی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا ھی اور قانون کي رو سے صفائي شہر کا چندہ اور چندہ سڑک اور کھڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منٹ حاصل نہیں ھوتا *

پرورش زنا سے پیدا ھوئی بچوں کي

ابھي ھم بیان کرچکے ھیں کہ ولدالزنا کي سیٹل منٹ سولہ برس کي عمر ھونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منٹ حاصل کرنے تک اُسکي مان کي سیٹل منٹ ھوتي ھی اور اُسکي ماں جب تک بے شوھر کئي یا بیوہ رھی تو سولہ برس کی عمر تک اور اگر لڑکي ھو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمہ ھوتي ھی *

اس قانون میں بعد منسوخ ھونے اُن قوانین کے جنکي رو سے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچہ کي پرورش کا خرچ نہ دینے کي وجہہ سے مقید ھوتا یا ماں سزا کے قابل ھوتي یہہ حکم ھی کہ اگر کسي ایسے بچہ کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکھتي ھو اور وہ بچہ محتاج خانہ میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل ھونے کے بعد جو سہ ماھي کا اجلاس ھو اُس اجلاس کے روبرو سرپرست کار یا محافظ یہہ درخواست کرینگے کہ اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکو وہ اُس

بچہ کا باپ ٹھراویں جاوے ہو کہ جو کچھہ اُس بچہ کی پرورش کا خرچ پیرش کے ذمہ پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے چودہ دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیگی اگر بعد تحقیقات کے یہہ ثابت ہوگا کہ یہی شخص جسکو سوپراہ کاروں نے اُس بچہ کا باپ قرار دیا تھا حقیقت میں اُسکا باپ ہی تو عدالت جیسا کچھہ مناسب سمجھے گی اُسکی نسبت حکم دیگی *

لیکن یہہ حکم جب تک قابل نفاذ نہوگا کہ حسب اطمینان عدالت کے اُس بچہ کی ماں کے بیان میں سے کسی بڑی سی بات کی تصدیق اور گواہوں کی گواہی سے نہوئی ہو اور یہہ حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کی نسبت نافذ ہوگا جسقدر اُس بچہ کی پرورش کے لیئے اصل میں درکار ہوگا اور اُس بچہ کی ساتہہ برس کی عمر ہونے تک جاری رہیگا اور جو کچھہ روپیہ اُسکے باپ سے لیا جاویگا اُسمیں سے اُسکی ماں کو کچھہ نہدیا جاویگا نہ اُس کی ماں کی پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سوپراہ کاروں کی درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجھے گی تو اُس بچہ کی پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگی بشرطیکہ اُس درخواست گذرنے سے چہہ مہینے پیشتر اُسکی ولادت ہو اور اگر اُسکی ولادت چہہ مہینہ پیشتر سے زیادہ کی ہووے تو اُسکی پرورش کا خرچ دوسری شش ماہی کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمہ کی جوابدہی میں اُس شخص کا جس سے اُس بچہ کی پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا ہی جو کچھہ خرچ ہوگا اگر اُسکی نسبت عدالت کچھہ حکم نہدیوے تو وہ سوپراہ کاروں کی ذمہ پڑیگا *

عدالت سوپراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کی درصورت غیر حاضری مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ کے وکیل کی بھی تحقیقات کریگی سوائے اسبات کے کہ سوپراہ کار یا محافظ مدعاعلیہ کا دستخطی اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بھی ت مجازہی کہ تحقیقات مزید کے لیئی اظہار گواہوں کے لیوے *

ایک ہی منصف کسی ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطی حکمنامہ سے طلب کرسکتا ہی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا ہوجاوے کہ وہ روپوش ہوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافی طلب کرسکتا ہی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساہل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمہ فیصل ہونے تک تادیب خانہ میں رکہہ سکتا ہی *

کسی ایسے بچہ کی پرورش کے خرچ کا ایک مہینے کا بقیہ صرف ایک ہی منصف اسطرح سے وصول کرسکتا ہی کہ اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بھیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تھا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد ہوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم ہو تو یہہ بات معلوم ہوتي ہی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی وہ نکال کر اُس پیرش کو بھیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنہوں نے قانوناً حاصل کي ہوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تھا نہ اب نکالا جاسکتا ہی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بھگتے ہوئے لوگ ایسے ہي سمجھے جاتے ہیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ ہی اور یہي لوگ ہمیشہ نکالے جانے کے قابل ہیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز ہوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کرنیکا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رہتے ہوں گو کیسي ہي تھوڑي اور کم ہو وہ نہیں خارج ہوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بھي ایسے ہیں کہ وہ اخراج کے مانع ہیں مثلاً ایک کنتخدا عورت اپنے شوہر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں ہوسکتي گو وہ عورت کسي غیر مالک کي رہنے والي ہونے کي وجہہ سے سیٹل منت نرکہتي ہو سواے اسبات کے کہ وہ اپنے شوہر سے جدا رہتي ہو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں ہوسکتا اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باہمي کے جدا نہیں ہوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رہنے والے ہوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بھي خارج نہیں ہوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ ہی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید ہوتا ہی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے ہیں لیکن حکم نافذ ہونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال ہوتے ہیں اُسکي سیٹل منت کي نسبت اظہار لیا جاتا ہی اور اگر منصفوں کو گواہوں کي گواہي سے اسبات کا اطمینان ہوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا ہی حالانکہ اُسکي سیٹل منت قانوناً دوسرے مقام کي ہی تو اُسکے اُس مقام کے بھیجی جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ آسدن سے اکیس روز کے بعد خارج ہوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا ہی معہ

تقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کاروں خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بھیجا جاویگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بھیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بھي وہ خارج کرکے بھیجدیا جاویگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کي اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کي نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی خواہ مفلس کرے یا پیرش کے عہدہدار کریں یا کوئي ایسا شخص جو سمجھے کہ مجھے کچھہ نقصان ہوتا ہی لیکن اکثر پیرش کے عہدہدار ہي کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اکثر گرجے والوں یا سربراہ کاروں کے دستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہیئیں اور سہ ماہي کے اجلاس میں جب کہ اپیل کي تحقیقات کیجاوے گي تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچھہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہماہي کے اجلاس ہي میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي میں بھیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالت شاہي میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کر سکتي ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کي اطلاع دیجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچھہ وجوہات رکھتے ہوں پیش کریں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کي سیٹلمنٹ مفلس رکھتا تھا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ میں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کي راے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کي غیرحاضري میں بھي اپیل کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے روسے کسی لڑکے لڑکیوں کے محتاج خانہ میں لانے کی ممانعت ہی خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ ہوگا اور گورنر پر سو روپیہ سے کم جرمانہ ہوگا اور گورنر کو کسی بالغ کی جسمانی سزا دینے یا کسی مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسی منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یہی سزا ہوگی اور اگر وہ یہہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چھہ مہینے کی قید کا سزاوار ہوگا اور اس قانون میں یہہ بھی تاکید ہی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان مین ہیں چھپواکر یا خوش خط لکھواکر محتاج خانہ کے کسی عام مقام میں آویزان کرادی جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ ہوگا *

محتاج خانہ کے سربراہکاروں اور گورنروں اور عہدہداروں کو قواعد کی پابندی نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بھی سزائیں دیجاتی ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابی کریں یا کمشنروں کی حقارت کریں سزا دیجاتی ہی یعنی پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کی سزا جو بدچلنی سمجھا جاتا ہی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ ہوتا ہی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب ہوتی ہیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کی طرح وصول کیجاتی ہیں یعنے دو منصف وصول کرتے ہیں اول کوئی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئی منصف اُس شخص کو جس سے کوئی رقم وصول کرنی ہی طلب کرتا ہی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکی جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور بعد صادر ہونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکھہ سکتے ہیں اور اگر کافی عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ مین تین مہینے کے واسطے قید کرسکتے ہیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسی ولدالزنا کے معاملہ کا کوئی حکم ہو اُسکا اپیل سماعی کے اجلاس میں دائر ہوسکتا ہی *

گرجے کے انسر اور سربراہکار دو منصفوں کی اتفاق راے سے چندہ کی شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

اور یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے [illegible] کسي کي زبانی یا تحریري شہادت لیسکتا ہی کہ جج کے افسر اور سوپراہکار ہر شخص کو جو [illegible] کرتا اپنے دستخطي چندہ کي کتاب کو آٹھہ آنہ فیس کے لیکر دیکھائینگے اور چوپیس ناموں کي نقل چار آنہ فیس لیکر دینگے اور اگر وہ ندیکھائیں یا نقل [illegible] روپیہ جرمانہ اُنپر کیا جاویگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود [illegible] صرف سوپراہکار ہي تمام کاروبار کو پورش [illegible] سے متعلق ہوکر انجام دینگے *

گرجي کے افسر یا سوپراہکار چندہ کي شرح مقرر کرنے کي غرض سے مقبوضہ اور غیر مقبوضہ ملکیت پر ایسي تجویز کرنے کے مجاز نہیں جو ظاہر اور اُسي پیرش میں ہو عام قاعدہ یہہ ہی کہ ہر قسم کي مُلکیت جو پیرش میں واقع ہو اور اُس سے سالانہ منافع حاصل ہوتا ہو چندہ لگانے کے قابل ہوتي ہی *

ایک خاص قانون کے ذریعہ سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ لیا جاتا ہی جو ایک سال کے اندر ساٹھہ روپیہ سے دو سو روپیہ تک کرایہ پر تین مہینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے ہوں اور وہ چندہ کرایہ دار کے اسباب تک سے وصول ہوسکتا ہی اور وہ مالک کے کرایہ میں سے مجرا لیگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ایک ہي مناسبت سے قایم ہوتي ہی اور اس مناسبت کے لحاظ رکھنے کے واسطے سوپراہکاروں پر لازم ہوتا ہی کہ گذشتہ جمع بندیں یعني چندہ کي کتابوں کے ذریعہ سے شرح تجویز کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد ہوگئي تو منصف اُسکو خفیف اجلاس میں یہانتک کہ سہ ماہي کے اجلاس میں درست کردیں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تیسرے چوتھائي پر شرح چندہ کي قایم کرني غیر مناسب نہیں *

بموجب دفعہ ۹۶ ایکٹ ۶ و ۷ ولیم چہارم کے چندہ کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یہہ طریقہ قایم کیا گیا کہ ہر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول ہوسکے مرمت اور بیمہ وغیرہ کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي منہائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرایہ وصول ہونے کے قابل رہي جو کچھہ باقي رہے اُسپر چندہ لگایا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پہلے سے چلی آتی ہیں اُن میں تبدیلي نہیں ہوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تخمینہ کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں ہی *

جن لوگوں پر چندہ لگایا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے ہیں *

پیرل کے چندہ کی جمعوندي کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب [illegible] کرسکینگے جو ہر قسمت یا ضلع کا لیئے [illegible] اور اسکي اٹھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل سد [illegible] میں ہو سکتا ہی بشرطیکہ اپیلانٹ بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست [illegible] اپیل کي گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت [illegible] داخل کرے کہ [illegible] کي کرونگا اور جو کچھ حکم ہوگا اُس سے [illegible] اور [illegible] ہو اجلاس سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع اپنے اپیل کونے ہي

[illegible] پیروں کي امداد کے لیئے اور پیرزادوں پر چندہ لگایا جاسکتا ہے جنمیں غربا کي پرورش کے لیئے کافي چندہ جمع نہوسکے *

ازروے قانون کے چندہ لگانے کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہی *

نقشہ جمع بندي چندہ جو واسطے پرورش غربا مرتن متعلقہ ضلع سري کے پیرش کے ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۳۷ع میں بحساب فیصدي دو روپیہ آٹھہ آنہ کے مرتب کیا گیا

نمبر	نمبر مکان جسمیں ہر	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چندہ لگایا گیا	نام اور موقع	تخمیني وسعت	لگان یا کرایہ تخمیني	امدني قابل چندہ	شرح چندہ فیصدي دو روپیہ آٹھہ آنہ
۱	*	جیمس اسمتھہ	جان گرین	اراضي اور مکانات	وائیٹ ایکر کھیت	چالیس ایکر	چھہ سو روپیہ	پانسو پچاس روپیہ	تیرہ روپیہ بارہ آنہ
۲	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویسٹ سیٹریٹ یعني مغربي بازار	ایک ورڈ	تین سو روپیہ	دوسو پچاس روپیہ	چھہ روپیہ چار آنہ
۳	پانچ آنہ جس میں عنر ھی	جان پرآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پندرہ روپیہ	بارہ روپیہ آٹھہ آنہ	پانچ آنہ
وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ